اللہ

مسیحا الکیسم

حصہ سوم

علم جفر و نجوم کے اہم رموز و نکات، مجرب نقوش و عملیات

سیّد انور فراز

علم جفر و نجوم کے اہم رموز و نکات، مجرب نقوش و عملیات



سید انور فراز

نام کتاب..........مسیحا (حصہ سوم)
مصنف..........ڈاکٹر سید انور فراز
بہ اہتمام..........الفراز پبلیشرز، کراچی
اشاعت اول 2017
کمپوزنگ، گرافکس..........محمد عادل حسین
مطبع..........
قیمت..........500 روپے

ناشر: الفراز پبلیشرز
C-73، الیونتھ کمرشل اسٹریٹ، فیز 2، ایکسٹینشن، ڈی ایچ اے، کراچی
فون نمبرز: 02135312035،02135897126-7
موبائل نمبر: 0300-2107035
ای میل: Alfarazaaspk@yahoo.com
ویب سائٹ: www.maseeha.com

روحانی، فلکیاتی اور ہومیو پیتھک سائنس کا معتبر ادارہ

الفراز ایسٹرو ہومیو سروسز

زیر نگرانی: ڈاکٹر سید انور فراز

دور جدید کی نفسانفسی نے انسان کو کم علمی اور گمراہی میں مبتلا کر دیا ہے۔ جس کے سبب انسان بہت سے نہ سمجھ میں آنے والے مسائل اور الجھنوں میں مبتلا ہے جن سے نجات کا کوئی راستہ اسے نظر نہیں آتا تو وہ سمجھتا ہے کہ شاید کوئی پُراسرار معاملہ اس کے ساتھ ہے وہ کسی نادیدہ قوت کے زیر اثر ہے یا وہ کسی سحری جادوئی اثرات کا شکار ہے۔ اگر آپ ایسے کسی بھی مسئلے، پریشانی یا الجھن کا شکار ہیں جو آپ کی سمجھ سے بالاتر ہے تو ادارے سے فوری رابطہ کریں ہم آپ کو بتائیں گے کہ آپ کا مسئلہ کیا ہے اور اس کا حل کیا ہے؟

کوئی مسئلہ ایسا نہیں جس کی تشخیص ایسٹرولوجی کی مدد سے نہ ہو سکے۔

کوئی مسئلہ ایسا نہیں جو روحانی کوکی یا ہومیو ٹریٹمنٹس سے حل نہ ہو سکے۔

73-C، الیونتھ کمرشل اسٹریٹ، نزد دنارا آفس فیز ٹو ایکسٹینشن، ڈی ایچ اے، کراچی
فون نمبر: 0213-5897126-7 موبائل: 0300-2107035
Email:alfarazaaspk@yahoo.com
www.maseeha.com

اوقات ملاقات: 4pm to 9 pm، اتوار تعطیل

فہرست

پہلی بات

مسیحا حصہ اول کی اشاعت باقاعدہ کسی منصوبے کے تحت نہیں ہوئی تھی، ایک طویل عرصے سے ہم ماہنامہ پاکیزہ میں خواتین کے مسائل و مشکلات اور ان کے حل کے حوالے سے خطوط کے جوابات دیتے رہے تھے، ہمارے اس کالم کا نام مسیحا تھا اور ارادہ تھا کہ آئندہ اس نام سے ایک میگزین بھی شائع کیا جائے گا مگر مشہور ہے کہ من در چہ خیالیم، فلک در چہ خیال، گویا سب کچھ ویسے نہیں ہو سکا جیسا کہ خیال کیا گیا تھا۔

ماہنامہ پاکیزہ سے وابستگی کے آخری دنوں میں اپنے قارئین کی پرزور فرمائش پر مسیحا حصہ اول شائع کرنے کا ارادہ کیا گیا تھا، ایک پبلشر اس میں دلچسپی رکھتے تھے مگر بعد ازاں ان سے معاملہ طے نہ ہو سکا اور پھر حصہ اول لاہور سے شائع ہوئی اور ہاتھوں ہاتھ لی گئی، 2006ء میں اس کا دوسرا حصہ شائع ہوا، وہ بھی پسند کیا گیا اور تیسرے حصے کی فرمائش نہایت شدید ہے، اکثر لوگ خطوط اور فون کے ذریعے سوال کرتے ہیں کہ مسیحا کا تیسرا حصہ کب شائع ہوگا؟ حالاں کہ پہلا اور دوسرا حصہ کب کا ختم ہو چکا، اس کے بھی دوسرے ایڈیشن کی فرمائش جاری رہتی ہے، انشاء اللہ اب اس پر بھی توجہ دی جائے گی۔

پہلے اور دوسرے حصے میں زندگی میں پیش آنے والے گوں نہ گوں پیچیدہ مسائل کی نشان دہی لوگوں کے خطوط کی روشنی میں کی گئی ہے اور ان کے ممکنہ دنیاوی، نفسیاتی یا روحانی حل کی نشان دہی بھی کی گئی ہے، اس طرح دونوں حصے بہت سے علوم کا مجموعہ بن گئے ہیں یعنی علم نجوم و جفر، علم الاعداد، قرآنی وظائف، اسمائے الٰہی، جیم تھراپی، کلر تھراپی، نفسیات یا سحر و جادو اور آسیب و جنات وغیرہ سے متعلق مستند معلومات، سیارگان کے شرف یا اوج سے متعلق اعمال ان کتابوں میں شامل ہو گئے ہیں۔

مسیحا کے تیسرے حصے کا انداز بھی ہم یہی رکھنا چاہتے ہیں لیکن اس میں خاص طور پر علم جفر کے بنیادی اصول و قواعد سے روشناسی کو بھی ضروری سمجھتے ہیں کیوں کہ لوگ اپنی ناواقفیت کے باعث اعمال ان خصوصی مکمل استفادہ نہیں کر پاتے حالاں کہ ہم بار بار اپنے قارئین کو یہ

تاکید کرتے رہتے ہیں کہ جو لوگ جفری اعمال کا شوق رکھتے ہیں، انہیں چاہیے کہ بنیادی اصول وقواعد سے واقفیت حاصل کریں اور اس کے لیے حضرت کاش البرنیؒ کی کتابوں ''قواعد عملیات'' اور'' عامل کامل'' حصہ اول و دوم اور'' رموز الجفر'' وغیرہ کا مطالعہ کریں، ان کتابوں میں علم جفر کے بنیادی اصول وقواعد بیان کیے گئے ہیں جو مستند ہیں، ہم نے بھی اپنی ابتدائی زندگی میں انہی کتابوں سے استفادہ کیا ہے اور اب جو اصول وقواعد مسیحا حصہ سوم میں دیے جائیں گے، اس کے لیے انہی کتابوں پر زیادہ انحصار ہوگا، یہ درست ہے کہ بہت سی باتیں یا بہت سے رموز ونکات ایسے بھی ہوں گے جو ان کتابوں میں نہ مل سکیں یا جن کا تعلق ہمارے ذاتی تجربے سے ہو لیکن بہر حال برنی صاحب کی علمی کاوشوں سے انکار ممکن نہیں ہے، کم از کم پاکستان میں علم جفر اور دیگر اعمال و وظائف کے فروغ میں ان کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔

حضرت کاش البرنیؒ اپنی تصنیف عامل کامل حصہ اول کے دیباچے میں لکھتے ہیں ''ان علوم کو پرانے ڈھب پر پیش کرنے کا زمانہ ختم ہوگیا، ریسرچ کا زمانہ ہے، نیز لوگوں کے پاس طویل چلوں اور لمبی تسبیح گردانی کے لیے کوئی وقت نہیں، آج کا انسان یہ چاہتا ہے کہ جلدی سے جلدی زیادہ سے زیادہ سفر طے ہو سکے، تھوڑے وقت میں زیادہ کپڑا تیار ہو سکے، چند گھنٹوں میں ہزاروں اوراق کتاب چھپ جائیں اور جملہ ضرورت زندگی کے لیے کم از کم وقت میں زیادہ سے زیادہ فائدے حاصل ہو سکیں، انسانی کام و ذہن کی اس رفتار کو مدنظر رکھ کر روحانی اعمال میں بھی ایسے طریقوں کے ظاہر کرنے کی ضرورت ہے جس میں وقت کم صرف ہو، قوت زیادہ، اور سائنٹیفک نظریے سے وہ درست ہوں''

بلاشبہ برنی صاحب کا یہ ارشاد قابل قدر ہے اور اس ضرورت کو صرف اور صرف علم جفر ہی کے ذریعے پورا کیا جاسکتا ہے، بڑے بڑے چلّے، وظائف اور لمبی لمبی پڑھائیوں کا اب زمانہ نہیں رہا، لوگوں کے پاس اتنا وقت ہی نہیں ہے کہ وہ ایسی ریاضتوں کے لیے خود کو تیار کریں، علم جفر کی خوبی یہی ہے کہ مختصر وقت میں مختصر سا کام، زندگی بھر کے لیے آرام۔

علم جفر میں چلہ کشی یا طویل وظائف کی ضرورت نہیں ہوتی، کسی خاص مقصد کے تحت کوئی

عمل حکمت وتدبیر کا آئینہ دار ہوتا ہے جسے وقت کی موزونیت کی ضرورت ہوتی ہے اور یہی سب سے اہم نکتہ ہے، ہمارے اکثر عاملین وکاملین، پیر فقیر اسی نکتے کو نظر انداز کرتے ہیں، ایک موزوں وقت سے واقفیت ان کے لیے بہت بڑا مسئلہ ہے کیوں کہ اکثریت علم نجوم کے رموز ونکات سے بے خبر ہوتی ہے، جب کہ صرف علم نجوم ہی ایسا علم ہے جو وقت کی سعادت یا نحوست سے باخبر کر سکتا ہے، لوگ کتابوں اور رسالوں میں بڑے بڑے زبردست عمل ونقوش پیش کرتے رہتے ہیں لیکن ان کے لیے موزوں وقت کا انتخاب کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے، چناں چہ ان کے بہترین عمل یا نقش مؤثر ثابت نہیں ہوتے، ہم ذاتی طور پر پاکستان بھر کے ماہرین جفر اور عاملین وکاملین کے بارے میں پورے وثوق کے ساتھ یہ بات کہہ سکتے ہیں کہ اکثریت علم نجوم کی ضروری استعداد نہیں رکھتی، برسوں پہلے برنی صاحبؒ جو شرف، اوج یا نظرات کے اوقات مقرر کر گئے ہیں، سب اسی پر کاربند ہیں، اس سے زیادہ کچھ جانتے ہی نہیں، نتیجے کے طور پر ان کے پیش کردہ اعمال ونقوش جب غیر مؤثر ثابت ہوتے ہیں تو لوگوں کا اعتماد مجروح ہوتا ہے اور اس علم کے حوالے سے بھی ان کے ذہنوں میں شک وہم پیدا ہوتا ہے۔

علم جفر درحقیقت علم الحروف ہے، حروف تہجی کے تمام حروف اپنی اپنی ایک جداگانہ حیثیت رکھتے ہیں اور جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ اللہ رب العزت نے کائنات میں کوئی شے بے مقصد اور بے اثر پیدا نہیں کی، ہر شے اپنا ایک مقصد رکھتی ہے اور اس کے ظاہری اور باطنی اثر سے بھی انکار ممکن نہیں ہے، بالکل اسی طرح حرف اور اعداد بھی دنیا میں بے مقصد نہیں ہیں اور بے اثر بھی نہیں ہیں۔

علم جفر دو حصوں میں تقسیم ہے، ایک حصے کو علم الاخبار کہا گیا ہے اور دوسرے کو علم الآثار، اخبار سے مراد خبر ہے یعنی کسی مسئلے یا معاملے میں خبر حاصل کرنا جب کہ آثار سے مراد اثر ہے یعنی حروف کے اثر سے واقف ہونا اور فائدہ اٹھانا، اس حوالے سے مسلمان صوفیا نے بہت تحقیقی کام کیا، اگرچہ ان کے درمیان بعض موضوعات پر اختلافات بھی رہے مثلاً بعض صوفیا کا خیال تھا کہ حروف اپنی عنصری خصوصیت کے ذریعے اثر انداز ہوتے ہیں اور بعض کا خیال تھا

کہ وہ اپنی عددی قوت کے ذریعے اثر کرتے ہیں، بہر حال دونوں ہی صورتوں میں اثر پذیری ظاہر ہے۔

علم جفر کے حصہ ٔ آثار کے ذریعے جو نقش و طلسمات مرتب ہوتے ہیں، ان کی اثر پذیری کو سمجھنے کے مسائل آسان نہیں ہیں، عام ذہن کی رسائی اکثر وہاں تک نہیں ہوتی، شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربی اور شمس المعارف کے مصنف امام بونی لکھتے ہیں کہ علم الحروف کا سمجھنا، مشاہدے اور توفیق الٰہی پر منحصر ہے، اس نازک مسئلے کو سمجھنے کے لیے ہم حضرت کاش البرنیؒ کی تحریر سے ایک اقتباس نقل کر رہے ہیں، اس اقتباس کو سمجھنا بھی توفیق الٰہی پر منحصر ہے۔

''حروف کی قوت، فلکی اثرات، اعدادی نسبت اور طلسم کی روحانیت کو کھینچنے والے بخورات کے ذریعے معمول پر جو عمل کیا جاتا ہے، وہ گویا طبائع علوی کو طبائع سفلی میں آمیز کیا جاتا ہے، یہ ایک خمیر معنی طریقہ نہیں ہوتا بلکہ حیرت انگیز حسابی تبدیلیاں اپنے اندر رکھتا ہے، ایسی تبدیلیاں جن کی وجہ سے تاثیر کا فاعل ہوئے بغیر چارہ نہیں ہوتا، نقش یا لوح یا طلسم ایک ایسا خمیر ہوتا ہے جو طبائع اربعہ کے مرکب سے تیار کیا ہوا ہوتا ہے اور دوسری طبع میں مل کر ان کی حالت کو بدل دیتا ہے، اس لیے ارباب عمل کا یہ کام ہوتا ہے کہ افلاک کی روحانیت کو اتار کر اور صور جسمانیہ سے ربط دے کر یا نسبت عددیہ سے ملا جلا کر ایک خاص مزاج پیدا کرے جس کا اظہار طبیعت کے بدلنے کے لیے خمیر کا کام دے، وہی خمیر جو اجزائے معدنیہ میں کیمیا کرتا ہے، جب تک اس امر کے لیے ریاضتیں نہ کی جائیں، صبر و استقلال سے کام نہ لیا جائے، حروف و اعداد کی قوتوں اور نسبتوں کو نہ سمجھا جائے، افلاک کے مظاہر کو اکب کو نہ جانا جائے، ان علوم سے کام نہیں لیا جا سکتا، چوں کہ قدرت نے ہر چیز میں ایک اثر پیدا کیا ہے اس لیے ان تاثیروں سے فائدہ اٹھانا انسان کا فرض ہے، بالکل اسی طرح جس طرح امراض کو دور کرنے کے لیے جڑی بوٹیوں کی تاثیروں سے واقف ہونا ضروری ہے''۔

ہمارا خیال ہے کہ یہ اقتباس جفری اعمال کو سمجھنے اور اثر پذیری کے فلسفے یا تھیوری کو جاننے کے لیے بہت اہم ہے اس میں، وہ راز پوشیدہ ہے جس کی تحقیق صاحب عمل کو اللہ ہی سے

ملتی ہے، بہ صورت دیگر ہزاروں لوگ عمر بھر اس بھول بھلیاں میں بھٹکتے رہتے ہیں لیکن انہیں صحیح راستہ نہیں ملتا، اکثریت کا حال یہ ہے کہ لکیر کے فقیر ہیں، کتابوں، رسالوں میں جو عمل یا نقش جس طرح ملا، اُسی کو نقل در نقل آگے بڑھاتے رہے، اس نکتے پر غور کرنے کی کبھی توفیق نہیں ہوتی کہ کسی بھی نقش یا عمل میں تاثیر کیسے پیدا ہوتی ہے اور اس کا بنیادی فلسفہ کیا ہے۔

روحانیات کے نام پر گمراہ کن طرزِ عمل

مسلمان جب ہندوستان آئے تو اُن کا سابقہ ہندو مذہب اور کلچر سے پڑا، ہندو مذہب خاصا قدیم ہے۔ ہندو مذہب کے علاوہ برصغیر پاک و ہند میں بدھ مذہب اور سکھ مذہب کے ماننے والوں کی بھی بڑی تعداد موجود رہی ہے۔ بدھ مذہب اور سکھ مذہب کے بانی اور مبلغین کا تعلق چوں کہ ہندو مذہب ہی سے تھا لہٰذا آخر الذکر دونوں مذاہب میں بہت سی روایات اور رسومات ہندو ازم سے مماثل نظر آتی ہیں۔

ترکِ دنیا کا نظریہ بھی ہندو مذہب میں بنیادی اہمیت رکھتا ہے اور بدھ مذہب کی تو بنیادی اساس ہی اس پر قائم ہے۔ بدھ مذہب کے بانی گوتم بدھ ایک ریاست کے شہزادے تھے اور انہوں نے عین نوجوانی میں اپنا راج پاٹ اور عیش و آرام چھوڑ کر جنگل کی راہ لی۔ قصہ مختصر یہ کہ ہندوستان میں آباد ہونے کے بعد مسلمانوں میں بھی ترکِ دنیا کا نظریہ شدت اختیار کرنے لگا۔ اس سے پہلے مسلم صوفیا بھی یہ راستہ اختیار کرنے میں پیش پیش رہے ہیں۔ شاید اس کی وجہ عبادت و ریاضت میں زیادہ یکسوئی حاصل کرنا رہی ہوگی لیکن اُن کی تقلید میں بہت سے دیگر افراد بھی دنیا سے بے زاری اور کنارہ کشی کو پسند کرنے لگے۔ ایسے لوگ معاشرے سے کٹ کر زندگی گزارتے ہیں یا پھر اپنی حالت ایسی بنا لیتے ہیں جس سے دنیا بے زاری ظاہر ہوتی ہے۔ ایسے لوگ عام لوگوں سے دور دور رہتے ہیں۔ نہایت سادہ زندگی گزارتے ہیں اور خود کو اللہ کی یاد میں مشغول رکھتے ہیں۔ دنیا دار لوگ ایسے لوگوں کو اللہ کے نزدیک خیال کر کے اپنی حاجتوں کے لیے ان سے رجوع کرتے ہیں اور دعا کے طالب ہوتے ہیں۔ عام لوگوں کا تو خیر ذکر ہی کیا، ماضی میں بادشاہوں نے بھی ایسے اللہ کے نیک بندوں سے دعا کی درخواست کی ہے اور اُن کے دروازے پر پا پیادہ حاضری دینے کو اپنی

خوش قسمتی جانا ہے جیسا کہ مغلِ اعظم جلال الدین محمد اکبر پا پیادہ حضرت سلیم الدین چشتیؒ کے پاس حاضر ہوا تھا۔

بزرگانِ دین اور اولیائے کرام کا دنیا سے دوری اختیار کرنا تو سمجھ میں آتا ہے لیکن اُن کی نقل میں بہت سے لوگ اپنا حال اور حلیہ ایسا ہی بنا لیتے ہیں تاکہ خلقِ خدا کو فریب دے سکیں اور پھر ایسا ہی طرزِ عمل بھی اختیار کرتے ہیں تاکہ لوگ ان کی طرف متوجہ ہوں۔ ایسے لوگوں سے سوائے نقصان اور گمراہی کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ ہمیں اکثر خطوط کے ذریعے یا ذاتی ملاقاتوں کے ذریعے ایسے قصے سننے کو ملتے ہیں جن میں کسی سفید پوش، بزرگ صورت افراد کی فنکاری کا مظاہرہ سامنے آتا ہے۔ خود ہم نے اپنی زندگی میں ایسے بہت سے لوگوں کو دیکھا بھی ہے اور اُن سے ملاقات بھی کی ہے۔

ایسے لوگوں میں اکثریت عموماً دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک وہ جن کا کام ہی لوگوں کو بے وقوف بنا کر اپنا اُلو سیدھا کرنا ہوتا ہے اور دوسرے وہ جو زندگی میں ناکام اور مایوس ہو کر اپنی حقیقی ذمہ داریوں اور فرائض سے راہِ فرار اختیار کرتے ہیں۔ پہلی قسم تو یقیناً فراڈ اور بے ایمانی کے ذیل میں آتی ہے لیکن دوسری قسم حماقت، جہالت، نااہلی، نکماپن اور ہڈحرامی کے سبب وجود میں آتی ہے۔ ایسے لوگ خود کو کوئی روحانی شخصیت ظاہر کر کے مفت میں عیش کرتے ہیں اور معاشرے میں معزز ہو جاتے ہیں، دوسرے معنوں میں مذہب اور روحانیت کی آڑ میں یہ بھی ایک دھوکہ دہی ہے، ایسے لوگوں کی علمیت مشکوک ہوتی ہے، ان کا طرۂ امتیاز ہی جہالت ہے، وہ کم علم لوگوں کو ہی بے وقوف بناتے ہیں۔

برسوں پہلے کا واقعہ ہے کہ ہمارے ایک دوست نے ہمیں بتایا کہ ایک بڑے پہنچے ہوئے بزرگ کھوکھراپار سے آگے کسی ویران جگہ پر رہتے ہیں، ان سے ملنا چاہیے، ہمیں بھی اشتیاق ہوا اور جیسے تیسے وہاں پہنچ گئے۔ لوگوں کا کافی ہجوم تھا۔ آبادی سے الگ تھلگ ایک جھونپڑی بنی ہوئی تھی جس میں وہ صاحب مقیم تھے۔ دو تین مفت کے خدمت گار بھی انہیں مل گئے تھے لیکن جب ملاقات ہوئی اور اُن کے طور طریقے دیکھے، گفتگو سنی تو اندازہ ہو گیا کہ حضرت جاہلِ مطلق ہیں اور صاف معلوم ہوا کہ افتاد آ پڑی تھی کہ یہ راستہ اختیار کرنے پر مجبور ہو گئے۔

اکثر لوگ ایسے قصے بھی سناتے ہیں کہ ان کے دروازے پر کوئی بزرگ صورت صاحب تشریف لائے اور پینے کے لیے پانی مانگا اور پھر صورت دیکھ کر حیرانی کا اظہار کیا۔ کوئی ایسی بات کہہ دی جو صاحبِ خانہ (عورت یا مرد) کے دل میں اتر گئی۔ مثلاً یہ کہہ دیا کہ تم پر تو بڑی سختی نظر آ رہی ہے یا ایسی ہی کوئی بات جسے سن کر صاحب خانہ متاثر ہوجائے اور اُن کی آؤ بھگت شروع کردے۔ نتیجے کے طور پر وہ اُس گھر کے مکینوں پر اثر انداز ہوکر کوئی نہ کوئی ہنر دکھا دیتے ہیں۔ ایسے افراد مزارات پر بھی بکثرت پائے جاتے ہیں اور ہمارے گلی محلوں میں بھی اور بازاروں اور ہوٹلوں میں بھی ایسے ہی لوگ روحانیت اور علوم روحانیہ کی بدنامی کا باعث ہوتے ہیں، انہیں نہ دین کا علم ہوتا ہے اور نہ دنیا کا جب کہ حقیقت یہ ہے کہ علوم روحانیہ میں قدم رکھنے سے پہلے دین کے ساتھ دنیا کا علم بھی ضروری ہے۔

بہت سے لوگ ہم سے رابطہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ روحانیت کے شوقین ہیں، اس شعبے میں کچھ سیکھنا یا سمجھنا چاہتے ہیں، کوئی چلہ یا وظیفہ کرنا چاہتے ہیں، خاص طور پر ہمزاد یا جنات کو قابو میں کرنے کے عمل ایسے لوگوں کی اولین ترجیح ہوتی ہے، بعض علم جفر یا نجوم میں مہارت حاصل کرنے کے لیے رابطہ کرتے ہیں، ہم ان سے جب یہ معلوم کرتے ہیں کہ ان کی بنیادی دینی اور دنیاوی تعلیم کتنی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ نہ تو معقول دینی تعلیم حاصل کی اور نہ ہی دنیاوی، اکثریت صرف اس بات پر نازاں ہوتی ہے کہ جناب ہم نے قرآن شریف پڑھا ہے اور بعض نے حفظ بھی کیا ہوتا ہے، قرآن پڑھنا ثواب کا کام ہے اور اس سے بھی بڑھ کر اگر اُسے سمجھ کر پڑھا جائے تو قرآن کتاب ہدایت ہے لیکن صرف اس کوالیفکیشن پر روحانیت کے میدان میں چھلانگ لگانے کی کوشش مناسب نہیں ہوتی، ہمارے ملک میں علم دین اور روحانیت کو ایک ہی چیز سمجھ لیا گیا ہے، یہ تصور کرلیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص دین کا علم رکھتا ہے تو وہ یقیناً ماہر روحانیات بھی ہے، اسی تصور کے زیر اثر سادہ لوح خواتین وحضرات ضرورت پڑنے پر کسی بھی قریب کی مسجد کے پیش امام کی خدمت میں حاضر ہوکر اپنے مسائل بیان کرتے نظر آتے ہیں اور امام صاحب بھی انہیں مایوس نہیں کرتے۔

عزیزان من! اگر کوئی علم اپنے کچھ اصول و قواعد رکھتا ہے اور جب تک کوئی شخص باقاعدہ

طور پر اس علم کے اصول وقواعد سے واقف نہ ہو، اسے ماہر نہیں سمجھنا چاہیے، ہم ایسے لوگوں کو یہی مشورہ دیتے ہیں کہ پہلے اپنی علمی استعداد میں اضافہ کریں، تمام متعلقہ علوم سے ضرورت کے مطابق واقفیت حاصل کریں، اس کے بعد ہی وہ کسی مقام یا مرتبے کے لائق ہوسکیں گے، یہ طور طریقہ درست نہیں ہے کہ روحانیت کے شوق میں کسی کتاب یا رسالے سے کوئی عمل پڑھ کر چلہ کشی شروع کردی اور پھر وقت بھی ضائع کیا اور کوئی نہ کوئی نقصان بھی اٹھایا۔

زیر نظر کتاب مسیحا حصہ سوم کی ترتیب کے وقت ہماری نظر میں یہ تمام مسائل رہے ہیں، اسی لیے کوشش یہ کی گئی ہے کہ کم از کم علم جفر کے بنیادی اصول وقواعد کتاب میں شامل کیے جائیں تاکہ لوگ اس راستے پر اگر سنجیدگی سے آگے بڑھنا چاہیں تو ابتدائی نوعیت کی معلومات ان کے پاس ہوں، اس شعبے میں بہت آگے جانے کے لیے تو بہت زیادہ مطالعے کے ساتھ تجربے کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔

موجودہ کتاب کا مقصد ہرگز یہ نہیں ہے کہ اسے پڑھ کر اور سمجھ کر کوئی علم جفر یا علم نجوم وغیرہ کا ماہر بن سکے، مگر اتنا ضرور ہے کہ ابتدائی معلومات جو کتاب میں دیے ہوئے عملیات ونقوش اور ان کے طریق کار کو سمجھنے میں آسانی ہوگی، ہم نے دیکھا ہے کہ اکثر لوگ اپنی ذاتی ضروریات کے لیے یا بعض شوقیہ دوسروں کی مدد کرنے کے لیے عمل و نقش سے شغل کرتے ہیں لیکن بنیادی معلومات نہ ہونے کی وجہ سے غلطیوں کے مرتکب ہوتے ہیں اور اپنے طور پر اس نتیجے پر پہنچ جاتے ہیں کہ فلاں نقش بے کار ہے اور فلاں عمل میں کوئی اثر ہی نہیں ہے، حالاں کہ ایسا نہیں ہوتا، یاد رکھنا چاہیے کہ ہر عمل کا رد عمل ایک قانون قدرت ہے، کوئی عمل بھی بے فائدہ اور بے کار نہیں ہوتا، یہ الگ بات ہے کہ ہمارے طریق کار میں موجود کوئی سقم ہمیں ناکامی سے دوچار کرتا ہے بلکہ بعض اوقات عمل کے رد عمل کے طور پر کسی بڑے نقصان کا باعث بھی بن جاتا ہے، ایسے واقعات ہمارے علم اور مشاہدے میں ہیں۔

ایک اور اہم نکتہ بیان کرنا ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ کسی بھی عمل کا استحقاق بڑی اہمیت کا

حامل ہے، اگر آپ استحقاق نہیں رکھتے تو کامیابی کی امید نہ رکھیں بلکہ بعض صورتوں میں کسی نقصان یا مصیبت کا امکان نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ انسان خواہشات کا غلام ہو کر جذباتی انداز میں سوچتا ہے، وہ کسی تکلیف یا مصیبت سے پریشان ہو کر ہر وہ طریقہ اختیار کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے جس سے اُسے فائدے کی امید ہوتی ہے، ایسی صورت میں اکثر و بیشتر وہ جائز و ناجائز کی تمیز بھی کھو بیٹھتا ہے، یہی وہ صورت ہے جس میں کسی عمل یا استحقاق مجروح ہوتا ہے اور عمل کرنے والے کو کامیابی کے بجائے ناکامی یا کسی بڑے نقصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے، ہم نے دیکھا ہے کہ حروف صوامت کی زکات ادا کرنے کے بعد لوگ چھوٹے چھوٹے معاملات میں انہیں استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں، کسی سے ناراض ہو کر یا کسی خواہش کے زیر اثر دوسروں پر بندشیں لگانی شروع کر دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ جو کچھ کر رہے ہیں، اُس کا استحقاق رکھتے ہیں مگر اس کا نتیجہ بہت خراب نکلتا ہے لہٰذا اس راہ کے مسافروں کو بہت محتاط رہنے کی ضرورت ہے، یہی وہ مقام ہے جہاں دین کے حقیقی علم اور شعور کی ضرورت ہوتی ہے تا کہ دین کی روشنی میں اپنے استحقاق کا تعین کیا جا سکے۔ ایک اور صورت ایسی ہے جو عام طور پر سامنے آتی ہے، وہ یہ کہ لوگ ہر کام کو روحانی طریقے پر انجام دینے کی کوشش شروع کر دیتے ہیں، بعض تو اس حوالے سے دستِ غیب کے عملیات کی تلاش میں رہتے ہیں، حالاں کہ انہیں سمجھنا چاہیے کہ دستِ غیب صرف ان لوگوں کو حاصل ہوتا ہے جو اپنی دینی اور تبلیغی مصروفیات کے باعث روزی کمانے کے لیے وقت نہیں نکال سکتے، اسی طرح جہاں مادی مسائل کے حل کا تعلق ہے، وہاں پہلے مادی کوششوں پر زور دینا چاہیے اور جب تمام مادی کوششیں رائیگاں جائیں، تب روحانی طریقے سے مدد حاصل کرنی چاہیے، امید ہے کہ یہ گزارشات اس کتاب کے قارئین کے لیے مشعل راہ ثابت ہوں گی، جو لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں گے، ان سے درخواست ہے کہ ہمیں بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

سید انور فراز

علم جفر

علم جفر در حقیقت علم الحروف ہے اور اس کی بنیاد عربی زبان کے 28 حروف تہجی پر ہے، اردو زبان میں زیادہ حروف ہیں لیکن قدیم عرب ماہرین جفر نے 28 حروف کے لیے جو اصول وقواعد مرتب کیے تھے، ان میں کوئی ترمیم آج تک نہیں ہوسکی، اردو زبان کے اضافی حروف صوتی مناسبت سے 28 حروف کے ساتھ جوڑ دیے گئے ہیں، مثلاً پ عربی زبان میں نہیں ہے، اسے ب کے ساتھ جوڑ دیا گیا ہے یا ژ اور ٹ بھی عربی میں نہیں ہے، انہیں ر اور ت کے ساتھ رکھا گیا ہے، اس طرح علم جفر کی بنیادی اساس 28 حروف پر ہی قائم رہتی ہے، ان 28 حروف سے سات چھوٹے چھوٹے چار حرفی لفظ بنائے گئے ہیں جو ہفتے کے سات دنوں اور سات سیاروں سے نسبت رکھتے ہیں اور وہ یہ ہیں۔

ابجد۔ ہوزا۔ طیکل۔ منسع۔ فسقر۔ شتثخ۔ ذضظغ۔

قدیم زمانے میں یہودی جفار چھ کلمے استعمال کرتے تھے اور اس کی بنیاد تورات تھی جس میں یہ چھ کلمے ترتیب وار موجود ہیں یعنی ابجد، ہوز، حطی، کلمن، سعفص، قرشت ہیں، ان چھ کلموں میں 22 حروف تہجی موجود ہیں اور عبرانی زبان میں بھی 22 حروف تہجی ہیں لہٰذا یہودی جفار انہی چھ کلموں سے کام لیا کرتے تھے لیکن بعد ازاں عربوں نے عربی زبان کے 28 حروف تہجی کی بنیاد پر ساتویں کلمے کا اضافہ کیا، اس طرح ہفتے کے سات دن اور سات سیارگان پر سات کلموں کی تقسیم اصولی طور پر درست ہوگئی، اسی طرح ہر حرف کی قیمت کے مسائل بھی مزید درست ہوگئے، خیال رہے کہ حرف اور اعداد دونوں علم جفر میں ایک دوسرے کا متبادل ہیں، حروف کو اعداد میں تبدیل کیا جاتا ہے اور اعداد کو حروف میں، اس کی ضرورت علم النقوش اور طلسم کے حوالے سے پیش آتی ہے، بعض جگہ حروف کی جگہ اعداد کا استعمال مناسب خیال کیا گیا ہے تو بعض مقامات پر اعداد کے بجائے حروف ہی کو اولیت دی جاتی ہے۔

ان حروف کو سات دنوں اور سات سیاروں پر تقسیم کر دیا گیا اور ہر حرف کی ایک عددی قیمت بھی مقرر کر دی گئی جس کا تفصیلی نقشہ درج ذیل ہے۔

ابجد قمری مع سیارگان و عناصر

دن	سیارہ	آتشی	بادی	آبی	خاکی
ہفتہ	زحل	ا	ب،پ	ج،چ	د،ڈ
8	8	1	2	3	4
جمعرات	مشتری	ہ	و	ز	ح
3	3	5	6	7	8
منگل	مریخ	ط	ی، ے	ک،گ	ل
9	9	9	10	20	30
اتوار	شمس	م	ن	س	ع
1	1	40	50	60	70
جمعہ	زہرہ	ص	ف	ق	ر
6	6	80	90	100	200
بدھ	عطارد	ش	ت،ٹ	ث	خ
5	5	300	400	500	600
پیر	قمر	ذ	ض	ظ	غ
2	2	700	800	900	1000

اصطلاحات جفر

ابجد میں کل اٹھائیس حروف ہیں اوران حروف میں بائیس نقطے ہیں، ابجد کے تمام حروف کے اعداد 5995 ہیں، اگر نقطوں کا اضافہ کردیا جائے تو یہ تعداد 6017 ہوجائے گی، بعض عملیات میں اس کی ضرورت بھی ہوتی ہے، یہ حروف مکتوبی کہلاتے ہیں اور جہاں عملیات میں لکھا ہوا ہو کہ [illegible] حرف کو مکتوبی لکھو، وہاں اس حرف کو اس طرح لکھ دیا جائے، مثلاً اگر کہا

جائے کہ جیم مکتوبی لکھو تو ہم اس طرح لکھیں گے ''ج''

دوسری قسم ملفوظی ہے یعنی جو حرف جس طرح بولا یا پڑھا جاتا ہے اور جس طرح زبان سے ادا ہوتا ہے، اسی طرح لکھیں مثلاً حرف ج بولنے میں اس طرح ادا ہوتا ہے، جیم، اب ایک حرف سے تین حرف پیدا ہو گئے (ج، ی، م) اس طرح ک، ق کا ملفوظی کاف، قاف ہے، اگر ابجد کے حروف کو ملفوظی طریق پر لکھیں تو بجائے 28 مکتوبی کے 72 حرف ملفوظی بن جاتے ہیں اور نقطے 42 ہوتے ہیں جس کی تفصیل یہ ہے۔

الف، با، جیم، دال، ہا، واؤ، زا، حا، طا، یا، کاف، لام، میم، نون، سین، عین، فا، صاد، قاف، را، شین، تا، ثا، خا، ذال، ضاد، ظا، غین، امید ہے قارئین مکتوبی اور ملفوظی کا فرق سمجھ گئے ہوں گے۔

ابجد ملفوظی

الف	[illegible]	جیم	دال	ہا	واؤ	زا
111	3	53	35	6	13	8
حا	طا	یا	کاف	لام	میم	نون
9	10	11	101	71	90	106
سین	عین	فا	صاد	قاف	را	شین
120	130	81	95	181	201	320
تا	ثا	خا	ذال	ضاد	ظا	غین
401	501	601	731	805	901	1061

مکتوبی حرف 28، نقطے 22، ملفوظی حرف 72، نقطے 42، 28 عدد اسم وحید کے ہیں، 22 عدد حبیب کے ہیں، جب 28 اور 22 کو جمع کریں تو 50 ہوتے ہیں اور 50 عدد محب کے ہیں، یہ قاعدہ وہ ہے، جب آپ کو کہیں لکھا ہوا ملے، حروف مکتوبی سے اسم خدا نکالو تو آپ اس قاعدہ [illegible] تمام حاصل کر سکتے ہیں [illegible] طرح [illegible] کہا جائے کہ تمام حرف مکتوبی سے اسم

خدا حاصل کرو تو تمام حروف مکتوبی کے اعداد 5995 کے مطابق ہم خدا کے ایک یا زیادہ ایسے نام نکالیں گے جن کے کل اعداد 5995 ہوں مثلاً

غیاث المستغیثین 3612، کاشف الضر 1432، رفیع الدرجات 909، طالب 42 = تمام اسمائے الٰہی کا کل مجموعہ 5995 ہوگا۔

اسی طرح ملفوظی حروف سے اسمائے الٰہی استخراج کر سکتے ہیں۔

استنطاق

یہ لفظ بھی علم جفر میں بار بار آتا ہے اور اس طرح آتا ہے کہ ان عددوں سے حروف استنطاق بناؤ، اس لیے اس کی ماہیت بھی سمجھ لیں، اکائی پر جو ہندسہ ہو تو اس کی جگہ وہ حرف رکھ دیں جس کے اسی قدر عدد ہوں، مثلاً تین کے عدد کا استنطاق ''ج'' ہوا، اسی طرح دھائی اور سینکڑہ اور ہزار کی جگہ وہی حرف رکھتے جائیں گے چوں کہ ابجد کی تعداد ہزار پر ختم ہے اور ممکن ہے کسی اسم میں دو ہزار یا تین ہزار عدد ہوں تو اس کے لیے ہم ہر ہزار کے واسطے حرف غ لکھتے جائیں گے، مثلاً 6720 کا استنطاق یوں کیا جائے گا۔

ک 20، ذ 700، غ 1000، غ 1000، غ 1000، غ 1000، غ 1000، غ 1000

ایک دوسرا طریقہ بھی ہے یعنی جتنے ہزار ہوں، ان کے مطابق کوئی ایک حرف لے کر اس کے ساتھ ایک غین لگا دیا جائے مثلاً مندرجہ بالا مثال میں 6000 کے لیے 6 مرتبہ غین لینے کے بجائے ایک واؤ اور ایک غین لے لیا جائے، واؤ کا عدد 6 ہے، ایک غین کی شرکت سے یہ 6000 شمار ہوگا۔

اعداد بلحاظ مراتب

یہ بھی جفر کی ایک اصطلاح ہے، جب کسی جگہ آپ کو لکھا ہوا ملے کہ ان اعداد کو بلحاظ مراتب جمع کرو، اس کے یہ معنی ہیں کہ داہنی طرف سے عددوں کو جوڑتے چلے جائیں اور جو حاصل جمع ہو اس سے کام لیں، مثلاً جب ہم سے کہا جائے کہ 6720 کو بلحاظ مراتب جمع کرو تو اس کی میزان ایسے ہوگا

0+2+7+6=15 حروف ہی۔

یعنی 15 کا عدد بلحاظ مراتب حاصل جمع ہے، اب یہاں پر علمائے جفر کا ایک اصولی اختلاف بیان کر دیا جائے تاکہ آپ کو سہولت ہو، بعض اصحاب کا قول ہے کہ ہر نام کے مکتوبی اعداد ہر کام میں زیادہ سریع الاثر ہوتے ہیں مثلاً ہمیں زید نام شخص کو مسخر کرنا یا تکلیف پہنچانا مقصود ہے تو اس کے مکتوبی اعداد یعنی ز، ی، د 21 = عدد ہر حالت میں مؤثر ہوں گے، دوسرے گروہ کا قول ہے کہ بجائے مکتوبی کے ملفوظی اعداد زیادہ مؤثر ہوں گے، زید کے ملفوظی اعداد 54 ہوتے ہیں یعنی زا، ی، ا، دال

نوٹ: محبت یا جدائی کا عمل ہو تو اس کے لیے ضرورت ہے کہ مطلوب کے نام کے ساتھ اس کی ماں کا نام بھی شامل ہو، طالب کا نام مع الدہ ہو، اب یہ تمام حروف ایک جگہ لکھ کر خواہ مکتوبی اعداد حاصل کریں یا ملفوظی، ایک اختلاف تو یہ ہوا، اب دوسرے اختلاف کو سنیے، بعض علمائے جفر فرماتے ہیں کہ نام مطلوب مع والدہ اور نام طالب مع والدہ کے جو اعداد حاصل ہوں، ان کے عدد استنطاق حاصل کیا جائے (چاروں ناموں کے عدد سے عدد استنطاق حاصل کیا جائے) اور اصلی عدد میں عدد استنطاق خارج کرکے بقیہ اعداد سے عمل تیار کیا جائے یا نقش بھرا جائے تو زیادہ مؤثر ہوتا ہے، بعض محققین جفر کا مذہب ہے کہ بغیر استنطاق کے زیادہ اثر ہوتا ہے، اس بحث سے معلوم ہوا کہ اس اختلاف کی چار قسمیں ہیں جس کو ایک مثال سے زیادہ واضح کیا جا رہا ہے، مثلاً زید چاہتا ہے کہ بکر کو مسخر کرے، زید طالب ہے اور بکر مطلوب، زید کی ماں کا نام ہندہ اور بکر کی ماں کا نام رابعہ ہے، اب چاروں نام یہ ہوئے، زید ہندہ بکر رابعہ، اس کے مکتوبی حروف مع اعداد یہ ہوئے۔

ہ	ع	ب	ا	ر	ر	ک	ب	ہ	د	ن	ہ	د	ی	ز
5	70	2	1	200	200	20	2	5	4	50	5	4	10	7

تمام حروف کے اعداد کی میزان 585 ہوئی، اس کے استنطاق عدد ہوئے، 18-5+8+5 اب ایک صاحب فرماتے ہیں، 585 کا عدد زیادہ مؤثر ہے، دوسرے صاحب کا قول ہے کہ 18 عدد استنطاق کے تفریق کردو تو باقی رہے 567، یہ 567 کا عدد

زیادہ مؤثر ہے چوں کہ اس مثال اور اوپر والی عبارت سے آپ اچھی طرح سمجھ گئے ہوں گے، اس لیے زید وغیرہ کی ملفوظی طریق پر تشریح ضروری نہیں کیوں کہ خواہ مخواہ عبارت طویل ہو جائے گی لیکن یہاں قدرتی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخران چاروں قولوں میں سے مجرب قول کون سا ہے؟ اس کے لیے حضرت کاش البرنی کا یہ بیان خوب غور سے پڑھیں۔

''عملیات کا کام بہت نازک ہے جس کی تشریح آئندہ جا کر کروں گا، میرا اپنا تجربہ یہ ہے کہ کسی وقت کوئی عمل تیر کی طرح کام کرتا ہے جس سے میں خود حیران ہو جاتا ہوں لیکن کسی وقت وہی عمل ایسا بے کار ہو جاتا ہے کہ مطلق اثر نہیں کرتا، میرے پاس دن رات اس قسم کے کام ہوتے ہیں، دس جگہ کامیاب ہوتا ہوں، ایک جگہ ناکام، اس کی وجہ کیا ہے، باوجود اس کے کہ میں علوم کی باریکیوں سے واقف ہوں، میرا عاجز رہ جانا کیا معنی رکھتا ہے، جب ایک چیز میں اثر ہے تو کیوں کسی جگہ بے اثری پائی ہے، اس کی حقیقی وجہ تو یہ ہے کہ واللہ غالب امرہ، یعنی اللہ کا حکم غالب ہے اس کا کلام ہے اور وہی مؤثر حقیقی ہے، ذرہ ذرہ اس کے حکم کا پابند ہے، کسی کے لیے کوئی عمل کیا جائے یا کوئی دوا مریض کو کھلائے تو عمل یا دوا حکم خدا کی منتظر ہوتی ہے، اس کو جیسا حکم ملتا ہے، وہی بن جاتی ہے، زہر تریاق اور تریاق زہر ہو جاتا ہے اور اس کی وجہ کسی کو معلوم نہیں، وہی عالم الغیب جانتا ہے لیکن عملی طور پر جو طریقہ بزرگوں سے مجھے ملا ہے اور جس پر میں عمل کرتا ہوں، وہ یہ ہے، ابجد کے 28 حروف ہیں جس میں سے 7 حرف آبی، 7 خاکی، 7 بادی، 7 آتشی ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔

عنصری تقسیم

حروف آتشی	ا	ہ	ط	م	ف	ش	ذ
حروف بادی	ب	و	ی	ن	ص	ت	ض
حروف آبی	ج	ز	ک	س	ق	ث	ظ
حروف خاکی	د	ح	ل	ع	ر	خ	غ

نوٹ: ہماری زبان اردو میں اس ابجد سے زائد حروف ہیں، ان زائد حروف کے اعداد و عناصر وغیرہ اصل حروف کے مطابق لینے چاہئیں۔

ڈ کی جگہ د، ڑ کی جگہ ر، گ کی جگہ ک ، ٹ کی جگہ ت ، چ کی جگہ ج ، ژ کی جگہ ز شمار کی جائے۔
اب میرا مذہب اس میں یہ ہے کہ اگر طالب اور مطلوب کے نام کا پہلا حرف ایک ہی طبع کا ہے یعنی دونوں ایک ہی عنصر کے ماتحت ہیں مثلاً طالب کا نام جلیل ہے اور مطلوب کا نام قمر ہے تو یہ دونوں حرف آبی ہیں، اندریں صورت میں استطاق کی صورت جائز نہیں سمجھتا، اگر برخلاف اس کے طالب یا مطلوب کا نام محمود ہے تو دونوں میں سے ایک آبی ہے، ایک آتشی ہے، اس صورت میں استطاق کے اعداد خارج کردینے کے بعد اثر ہوگا کیوں کہ آتش و آب آپس میں دشمن ہیں، یہی میرا تجربہ ہے اور یہی میرا عمل ہے، میں نے سب صورتیں بیان کردی ہیں، ارباب ذوق جس طرح چاہیں عمل کریں، یہ قاعدہ تمام اعمال حب و تسخیر میں استعمال کیا جائے گا''

اعداد متحابہ

علم جفر میں ایک متنازع فیہ مسئلہ اعداد متحابہ کا ہے، اس حوالے سے جوز بروبنیات حاصل کیے جاتے ہیں، اس میں علمائے جفر کا اختلاف ہے، یہاں مختصر طور پر اس اختلاف کو بیان کرتے ہوئے آخر میں وہ قول پیش کیا جائے گا جو برنی صاحب کا متعین شدہ عمل ہے اور جو ہمارے تجربے میں آتا رہتا ہے۔

قواعد حروف بنیات و اعداد متحابہ و قوائمہ

چوں کہ علم جفر میں حروف بنیات اور اعداد متحابہ وقوائمہ آتے ہیں، اس لیے ہر ایک کی تشریح اور تفصیل بیان کرنا ضروری ہے، یہ تو آپ کو معلوم ہو چکا کہ علم جفر کی بنیاد ابجد کے 28 حروف پر ہے لیکن جب ان حروف کو ملفوظی کیا جائے تو آخر کا حرف اصطلاح جفر میں حرف قائمہ کہلاتا ہے، چوں کہ ملفوظی کرنے میں ابجد کے حرف آخر مختلف ہیں، اس وجہ سے تمام ابجد سے مختلف حروف قائمہ پیدا ہوتے ہیں، تفصیل یہ ہے۔

بے، تے، ثے، خے، رے، زے، طوئے، ظوئے، فے، ہے، یے، ان بارہ حرفوں کے آخر میں حرف ی قائم ہے، اب تمام ی بارہ ہیں چوں کہ ابجد میں ی کے دس عدد مقرر ہیں، اس لیے جب بارہ کو دس سے ضرب دیا تو 120 عدد حاصل ہوئے، اب 120 کا عدد اعداد

متحابہ اصطلاح جفر میں کہلاتا ہے، 120 کا عدد اگر نقش مثلث میں چاندی کی انگوٹھی پر عروج ماہ میں کندہ کر کے پہنے تو اس شخص کا ہاتھ کبھی روپے پیسے سے خالی نہ رہے گا اور ایسی جگہ سے آمد ہوگی کہ وہ شخص خود حیران ہوگا، یہ نقش علوے مرتبت اور ترقی مناصب کے واسطے بے حد مجرب ہے، یہ نقش اس چال سے بھریں جو سر نام کے حرف کی طبع کے موافق ہو۔

''برکاتی انگوٹھی'' اسی اصول کی بنیاد پر تیار کی جاتی ہے، برنی صاحبؒ نے اس کی تیاری کے لیے عروج ماہ کی شرط مقرر کی ہے لیکن ہم عروج ماہ کے ساتھ شرف قمر کو ترجیح دیتے ہیں، مزید یہ خیال بھی رکھا جائے کہ قمر کسی نحس نظر سے متاثر نہ ہو رہا ہو۔

لیکن محققین جفر نے اعداد متحابہ دوسرے طریق پر قائم کیا ہے، یعنی وہ ان بارہ حرفوں کو بجائے ی کے الف سے لکھتے ہیں یعنی یا، تا، ثا، حا، خا، را، زا، طا، الف، قاف، کاف میں حرف ف قائمہ ہے۔ صاد، ضاد میں حرف د قائمہ ہے۔

سین، شین، عین، غین، نون میں حرف ن قائمہ ہے، جیم، میم، لام میں حرف م قائمہ ہے، بس ابجد ختم ہوئی اس حساب سے حرف قائمہ سات بنے۔ (ف، و، ل، د، ن، م) ان ہی سات حروف کو بنیات کہتے ہیں، ان ساتوں حرفوں کے اعداد 211 ہیں اور 2 نقطے ہیں یعنی ف اور ن کا، اب نتیجہ یہ ہوا کہ حروف 7، اعداد 211، نقطہ 2، میزان=220

گویا علمائے جفر کا ایک طبقہ اگر اعداد 120 کو اعداد متحابہ قرار دیتا ہے تو دوسرا 220 کو۔

قاعدہ

بنیات کا دوسرا قاعدہ جو عام رائج ہے، آگے چل کر جفر میں بیان ہوگا، یہ صرف ایک خاص قاعدہ ہے جو استادان جفر نے محض عملیات کے لیے بیان کیا ہے، یہ بنیات سوائے عملیات کے کسی اور جگہ کام نہیں آتے، دوسرا بنیات جو آگے مفصل آئے گا، وہ علاوہ عملیات کے دوسرے علوم مثلاً تاریخ وغیرہ میں بھی کارآمد ہے، بعض استادوں نے اعداد متحابہ 220 کو مانا ہے، یہ عدد بھی نہایت پر تاثیر ہے، بالخصوص محبت کے واسطے یہ عدد سریع الاثر ہے، 220 کا نقش مثلث تیار کر کے اور نیچے نام طالب مع والدہ اور نام مطلوب مع والدہ ایک کاغذ پر لکھے اور طالب اور مطلوب کے نام کا موکل ابجد علیحدہ بنا کر جس کاغذ پر نقش لکھا ہے، اس

کاغذ کی پشت پر لکھ دے، پھر اس نقش کو بھاری پتھر سے دبا دے، مطلوب بے قرار ہوگا، مؤکل بنانے کا قاعدہ اور نقش بھرنے کا طریق آگے آئے گا لیکن اس سے زیادہ مجرب اور پرتاثیر عمل محبت کے لیے یہ ہے کہ نام مطلوب مع والدہ اور نام طالب مع والدہ مفرد طریق پر لکھواور 7 حرف قائمہ بھی اس کے ساتھ لکھو چوں کہ نقطہ والے حرف 2 ہیں اور 2 حرف ب کے ہیں۔

اس لیے ب بھی اس میں شامل کرو، یہ سب حرف ایک لائن میں لکھ کر تکسیر جفری کرو، جب تکسیر کامل ہو جائے تو اوپر والی لائن علیحدہ کاٹ لو اور اس کی پشت پر ایک کا ہندسہ لکھ دو اور ایک لائن آخر کی کاٹ لو، اس پر 3 کا ہندسہ لکھ دو، درمیان کا حصہ یوں ہی سالم رہنے دو اور اس پر 2 کا ہندسہ ڈال دو، پہلے دن اول ہندسہ والا، دوسرے دن دوسرے ہندسے والا، تیسرے دن تیسرے ہندسے والا نقش جلاؤ، مطلوب محبت میں بے قرار ہو جائے گا۔

ان تعویذوں پر مطلوب کا پہنا ہوا کپڑا لپیٹو، ذرا ذرا سا اور چنبیلی کے تیل میں تر کر کے جلاؤ، بتی کا رخ مطلوب کے مکان کی طرف ہو جو لائنیں کاٹی جائیں، ان کی بتی سی بنا لو اور اس پر ذرا سا کپڑا لپیٹ لو، اس مثال سے سمجھو، زید بن ہندہ طالب ہے اور بکر بن خالدہ مطلوب ہے، اب ان کے حروف یہ ہوئے، ذ، ی، د، ہ، ن، د، ہ، ب، ک، ر، خ، ا، ل، د، ہ، اب ان میں سے سات حروف قائمہ اور ایک ب جو لفظوں سے حاصل کی ہے، بڑھاؤ، ان سب کو ایک ہی لائن میں لکھو کل 32 حروف ہو جائیں گے، اب ان کی تکسیر جفری کرو۔

طریقہ تکسیر جفری

جس سطر کو تکسیر صدر مؤخر یا تکسیر جفری کرنا ہو، ان کو علیحدہ علیحدہ حروف میں لکھ کر ایک حرف بائیں ایک دائیں سے لے کر بار بار یہ عمل دہرائیں حتی کہ یہ عمل ختم ہو جائے اور تمام حروف ختم ہو جائیں اور دوسری لائن تیار ہو جائے، اب اس دوسری لائن پر بھی یہی عمل کر کے تیسری لائن تیار کریں، ہر لائن پر یہی عمل اتنی بار کریں کہ سطر اول سطر آخر میں ظاہر ہو جائے، بس اب تکسیر ختم ہے، آخری سطر کو زمام کہتے ہیں۔

مثال: اب اوپر والی لائن میں سے صرف زید بن ہندہ کی تکسیر جفری کرو (اختصار کے لیے

صرف نام مع والدہ لیا جا رہا ہے) اوپر والی لائن پہلے دن، بیچ والی لائنیں دوسرے دن اور آخر کی لائن تیسرے دن جلاؤ۔

سطر اول: ز ی د ہ ن د ہ

اس کو کاٹ کر پہلے دن جلاؤ

ہ ز د ی ن د ہ

ہ ہ د ز ن د ی

ی ہ د ہ ن د ز

ان تمام لائنوں کو کاٹ کر دوسرے دن جلاؤ

سطر آخر: ز ی د ہ ن د ہ

اس لائن کو تیسرے دن جلاؤ

طریقہ: نام طالب مع والدہ اور نام مطلوب مع والدہ کے درمیان اسم ودود لکھو، یہ حب کے عمل کی سطر بن گئی، اب اس کی تکسیر بھی کرواور سعد وقت میں بتیاں جلاؤ، مؤثر ثابت ہوگا۔

قانون زبر و بینات

انسان کے دل کو تسخیر میں لانا بہت مشکل ہے، ہر کتاب میں اس کے متعلق سریع التاثیر عمل لکھے ہوتے ہیں تا کہ جس کو دل قبول کرے اور جس پر آسانی سے عمل ہو سکے، اس کو اختیار کر لیا جائے۔

اگر کوئی شخص چاہے کہ کسی کے دل کو مسخر کرے تو مطلوب مع والدہ کے نام کے حروف میں اگر کوئی نقاط ہوں تو ان کو بھی لے لے اور عددوں کی میزان کرے، اس میزان کے مطابق اسم باری تعالیٰ نکالے اور اسم مؤکل بھی نکالے، پھر عدد مطلوب کے مطابق روزانہ اسی ساعت میں پڑھے جو مطلوب کے حروف اول کے مطابق ہو تو 11 یا 21 یا 41 دنوں میں مقصد ہاتھ آئے گا اور مطلوب حاضر ہو کر اطاعت کا دم بھرے گا، کبھی بھی ناکامی کا سامنا نہ ہوگا۔

اس قاعدے کی مثال بھی دی جا رہی ہے تا کہ شبہ نہ رہے مثلاً اگر کوئی شخص عبدالحق کے دل کو اپنی طرف مائل کرنا چاہتا ہے اور اس کو مسخر کرنا چاہتا ہے تو اس کے نام کے حروف

کو فرداً فرداً لکھا، ع، ب، د، ا، ل، ح، ق ان کا ملفوظی کیا، عین، با، دال، الف، لام، حا، قاف ہوا، اب زبر کو دور کیا، صرف بنیات رکھے تو ین، ا، ال، لف، ام، ا، اف رہے، اعداد ان کے 325 ہیں، اسم الٰہی ''یا احد قریب'' ہوا اور مؤکل شکبائیل ہوا، اب 325 بار روزانہ اس طرح پڑھیں، اجب یا شکبائیل بحق یا احد قریب، اب عبدالحق کے مخصوص اسم و ملائک چوں کہ معلوم ہو گئے ہیں، اس لیے جو شخص بھی انہیں ورد کرے گا، عبدالحق لازمی اسی طرف متوجہ ہوگا، اس کے دل میں ایسی لگن لگے گی کہ وہ جب تک ملاقات نہ کرے گا، چین نہ پائے گا، نام مع والدہ سے تخصیص ہوتی ہے، اس لیے ہمیشہ نام مع والدہ لیا کریں، یہ قاعدہ جفر کے سریع التاثیر قواعد میں سے ایک ہے۔

زبر و بنیات کا قاعدہ ہر شخص اور ہر امر کے پوشیدہ متعلقات کو ظاہر کرتا ہے جو کسی شخص کی ذات، دنیا میں اس کا مقام اور روحانیت میں اس کا تعلق ہوتا ہے، اس سے ہی اس قاعدے کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

مثال نمبر 1۔ محمد کے حروف م، ح، م، د ہیں، ان کا ملفوظی میم، حا، میم، دال ہے، کل پندرہ حروف، اول حرف کو زبر، باقی کو بنیات کہتے ہیں، اسمِ پاک محمدؐ کے زبر و بنیات درج ذیل ہیں۔

م ی م: زبر یعنی م۔ باقی ی م بنیات

ح ا: زبر یعنی ح۔ باقی ا بنیات

م ی م: زبر یعنی م۔ باقی ی م بنیات

دال: زبر یعنی د۔ باقی ال بنیات

سطر بنیات یم ا یم ال ہوئی، عدد 132 ہوئے جو لفظ اسلام 132 کے ہیں، پس اسم محمد کی ذات اور دینوی مقام اسلام ہے، گو اس مخصوص لفظ کی تلاش کرنے کے لیے خاص علم اور بصیرت کی ضرورت ہے جو کسی انسان کے دینوی مقام کو ظاہر کرتا ہے تاہم مؤکل و اسما، مشہور قواعد سے ہر شخص معلوم کر سکتا ہے۔

مثال نمبر: علیؓ کے حروف ع ل ی کی ملفوظی صورت عین، لام یا ہے، زبر کو علیحدہ کیا تو بنیات ی ن ام ا ہوا، عدد 102 ہیں، جو مطابق عدد ایمان کے ہیں، پس علیؓ کی ذات اور دینوی مقام

ایمان کا اظہار کرتا ہے، ان کی حرف بنیات بے ترتیب لفظ ایمان ہی ہیں۔

ان مثالوں کے دینے کا مقصد باطنی الفاظ کا اظہار تھا، آپ ان سے اس اہمیت کا بھی اندازہ لگالیں جو کسی شخص کے انہی حروف سے اسم باری تعالیٰ یا اسم مؤکل نکال کر کام لینے کی ہوگی۔

زبر و بینہ کے متعلق مستند اقوال کتب جفر میں موجود ہیں، یہ جان لیں کہ ہر حرف ملفوظی مکتوبی ظاہر و باطن سے خالی نہیں ہوتا، ظاہر سے مراد عدد ابجدی ہے اور باطن سے مراد عدد بنیات ہے لہٰذا ہر شخص کے ظاہر و باطن اسمائے الٰہی اور مؤکلات اسی طریقے سے با آسانی معلوم کیے جاسکتے ہیں، مثلاً الف کا عدد ایک ہے، یہ نسبت ظاہر یہ ہے، لف کے عدد 110 ہیں، اس کی نسبت بنیات بطن سے ہے، اسی قیاس پر ہر حرف کا بطن معلوم کیا جاسکتا ہے جو حرف اسم کے ساتھ خاص تعلق رکھتا ہے، ہر ایک بنیات کے جو عدد نکلیں، ان کا ہم عدد جن بھی اسمائے باری تعالیٰ سے متعلق ہے، وہ اس کے بطنی اسماء ہیں، یہی اسم اعظم ہوتا ہے، تسخیر قلب کے لیے بھی بطنی اسماء اس لیے مؤثر ہیں کہ قلب بطن سینے میں پوشیدہ ہوتا ہے، اس لحاظ سے الف کا بطن اسم الٰہی علی ہیں ہے، اگر مبارک ہستیوں سے تعلق باطنی معلوم کرنا ہو تو الف کا بطن اسم اقدس حضرت علیؑ کے اسم مبارک سے متعلق ہے اور حضرت علیؑ کے بطن میں ایمان ہے لہٰذا وہ شخص جو حرف الف کا حامل ہوگا، اسے نسبت بطینہ حضرت علیؑ سے حاصل ہو جائے گی، وہ ان کی خواب میں زیارت کرسکتا ہے، ریاضت سے آپ کی مجالس و نماز میں جب چاہے شرکت کرسکتا ہے، یہ شرکت بطنی ہوگی جسمی نہیں۔

پس جو شخص اپنے اسم باطن کو معلوم کر کے ورد کرے گا، اسے علم باطن نصیب ہوگا اور وہ اس کے حق میں اسم اعظم ہوگا۔

مخارج اعداد

استادوں نے اقسام حروف میں ایک اور صنعت پیدا کی ہے مگر تاثیر عملیات میں اس کو کہاں تک دخل ہے، یہ تحقیق نہ ہوسکا، اس صنعت کو مخارج اعداد کہتے ہیں، اس کے بہت سے طریقے ہیں۔ یہاں وہی طریقہ بیان کیا جارہا ہے جو کسی قدر صحیح ہے، باقی طریقوں کے لیے کسی مستند کتاب میں دیکھیں۔

جاننا چاہیے کہ حروف ابجد کو ملفوظی کرنے میں دو قسم پیدا ہوتی ہیں، ایک وہ حروف ہیں جو ملفوظ ہو جانے پر مضاعف ہو جاتے ہیں، مثلاً با، تا، ثا، یا، بے، تے، ثے وغیرہ اور بعض حروف تین گنا ہو جاتے ہیں جیسے الف، جیم، سین وغیرہ اب اگر ہم اس کے اعداد جمع کریں تو ایک حرف کی حالت تین قسم کی ہو جاتی ہے مثلاً س کا ملفوظی سین، س کے عدد 60 ہیں، سین کے عدد 120 ہیں، اس 120 کو مدخل کبیر کہتے ہیں، دوسری میزان اس کی یہ ہے کہ صفر کا صفر، دو اور ایک تین، میزان 30، اس 30 کو وسیط کہتے ہیں، تیسری صورت اس کی یہ ہے کہ صفر چوں کہ کوئی عدد نہیں اس لیے اسے خارج کر دیا باقی رہے تین، اس کو صغیر کہتے ہیں لیکن جو حرف کہ ملفوظی ہوتے ہیں، صرف المضاعف ہو جاتے ہیں جیسے با، تا، ثا وغیرہ، اب اگر ان کو الف سے ہی لکھا جائے تو صرف مدخل کبیر رہ جاتا ہے، وسیط اور صغیر اڑ جاتے ہیں، البتہ اگر ان حروف کو ی سے لکھا جائے تو بے، تے، ثے وغیرہ سے مدخل کبیر اور صغیر تو نکل آتا ہے مگر وسیط رہ جاتا ہے، اس بحث سے معلوم ہوا کہ جو حرف ملفوظی ہو جانے سے سہ حرفی ہے، اس کے مخرج بھی تین ہی ہوں گے اور جو حرف ملفوظی ہونے میں المضاعف ہو جاتا ہے، اس کے مخرج بھی دو ہی رہتے ہیں چوں کہ الف ہمیشہ ساکن رہتا ہے اس لیے الف سے لکھنے میں یہ حرف پھر ایک ہی رہتے ہیں (ملفوظی کی حالت میں بھی) اس لیے ان کا مخرج بھی ایک ہی رہتا ہے۔

اب علمائے جفر نے بجائے اصلی حرف کے کبیر، وسیط، صغیر سے کام لیا ہے۔

مثلاً س کا ملفوظی سین

سین کا مدخل کبیر 120، حروف ک، ق،

وسیط 30، حرف ل

صغیر 3، حرف ج

گویا مطلب یہ ہوا کہ سین کا کام ک ق ل ج سے لینا، سین کا کام ک ق سے لے سکتے ہیں یا اس کا کام ل سے لے سکتے ہیں یا اس کا کام ج سے لے سکتے ہیں یا ان تمام چار حرفوں سے لے سکتے ہیں، امید ہے اس قدر تشریح سے آپ سمجھ جائیں گے اور اسی طرح تمام حروف

ابجد کے اعداد بنا سکیں گے، طالب و مطلوب کے ناموں میں طبع کا اختلاف ہو تو مخارج سے کام لینا چاہیے۔

مرکز حروف

اس حوالے سے بھی علمائے جفر کے درمیان اختلافات پائے جاتے ہیں لیکن یہ اختلافات زیادہ شدید نوعیت کے نہیں ہیں چوں کہ لوگوں کے اپنے اپنے ذاتی تجربات اس معاملے میں نمایاں ہیں لہٰذا اکثریت ایسے اختلافات کو زیادہ اہمیت نہیں دیتی، اکثر علم جفر کی اصطلاحات میں لکھا ہوتا ہے کہ مرکز فوقی، مرکز قلبی یا مرکز تحتی سے کام لیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ حروف یا الفاظ کے اول حرف، درمیانی حرف یا آخری حرف سے کام لیا جائے، چناں چہ جس عمل میں جس کا جو تجربہ ہے اسے نظر انداز نہیں کرنا چاہیے، اس کی مثال یہ ہے کہ اگر کسی شخص کا نام فہد ہے تو بعض علمائے جفر نام کے پہلے حرف ف کو اہم سمجھتے ہیں اور اس حرف سے نقش یا طلسم تیار کرنے کو افضل جانتے ہیں، بعض کے نزدیک درمیان کا حرف ہ زیادہ اہم ہے اور وہ اس کے استعمال پر زور دیتے ہیں جب کہ بعض آخری حرف د کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔

اس حوالے سے حضرت کاش البرنیؒ کی تحقیق اور تجربہ یہ ہے کہ حروف قلبی زیادہ مؤثر ہوتے ہیں، ہم اس رائے سے اختلاف نہیں کر سکتے لیکن اپنا ذاتی تجربہ اور مشاہدہ بیان کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں، ہمارا خیال یہ ہے کہ نام کے حروف سے زیادہ اہمیت کسی شخص کے زائچہء پیدائش کی ہے، اس پر غور کرنے کے بعد کسی درست راستے کا انتخاب کرنا چاہیے، خیال رہے کہ اکثر ہمارے جفری عامل اُس وقت ناکام ہوتے ہیں جب زائچہء پیدائش میں موجود حقائق کو نظر انداز کرتے ہیں اور ہم پہلے بھی یہ بات لکھ چکے ہیں کہ اکثر ماہرین جفر، علم نجوم پر زیادہ دسترس نہیں رکھتے لہٰذا زائچہء پیدائش کو سمجھنے اور اُس پر غور کرنے کی تکلیف بھی گوارہ نہیں کرتے، اکثر تو زائچہ پڑھنے کی اہلیت سے ہی محروم ہیں۔

برنی صاحبؒ نے بھی اپنی کتاب میں اس حقیقت کا اظہار کیا ہے، وہ لکھتے ہیں ''میرا دن رات کا تجربہ ہے کہ اکثر اصحاب مجھ سے امداد عملیات روحانی لیتے ہیں، وہ اپنا پیسا بھی خرچ

کرتے ہیں، میں بھی ان کے واسطے حقیقی اور سچی محنت کرتا ہوں لیکن وہ پھر بھی ناکام رہتے ہیں جس سے ان کو بھی تکلیف اور بدگمانی ہوتی ہے اور خود مجھے بھی شرمندگی ہوتی ہے، میں اس کا تو قائل نہیں کہ عملیات میں تاثیر نہیں، ہاں، بعض مرتبہ ترتیب اور ترکیب میں فرق ہوجاتا ہے لیکن فی صدی پچیس ناکامی کی وجہ ناموں کی بے ترتیبی ہوتی ہے، اس لیے کہ نام اصلی اور صحیح معلوم نہیں ہوتا، بعض اوقات جو مشہور نام ہوتا ہے، وہی لکھ دیتے ہیں"۔

آپ نے دیکھا کہ محض نام پر انحصار کرنے سے کیسے مسائل پیدا ہوتے ہیں، حضرت کاش البرنی جیسا عظیم جفار بھی شرمندگی کا شکار ہوتا ہے، بات وہی ہے کہ نام ہمارے اپنے تجویز کردہ ہیں جن میں بعض اوقات تبدیلیاں بھی ہوتی رہتی ہیں، مثلاً بچپن میں نام کچھ اور تھا، بعد میں کچھ اور ہوگیا، شادی سے پہلے کچھ اور تھا، شادی کے بعد اس میں مزید کوئی اضافہ ہوگیا، وغیرہ وغیرہ۔

تاریخ پیدائش اور وقت پیدائش سب سے زیادہ اہم اور مستند ہیں کیوں کہ یہ اللہ کی طرف سے مقرر کردہ ہیں، کسی انسان کو یہ اختیار حاصل نہیں کہ وہ اپنی تاریخ پیدائش تبدیل کرسکے یا اپنی مرضی کی تاریخ اور وقت پر پیدا ہو، بعض لوگوں کو اپنی تاریخ پیدائش معلوم نہیں ہوتی تو ہماری تحقیق اور تجربہ یہ ہے کہ انسان کی زندگی میں اس کی تاریخ پیدائش کے بعد دوسری اہم ترین تاریخ نکاح وشادی کی ہے، ہمارے خیال میں یہ تاریخ بھی اللہ ہی مقرر کرتا ہے، ہم کوشش کے باوجود بھی بعض اوقات اپنی پسندیدہ کسی تاریخ یا وقت پر نکاح نہیں کرسکتے، کچھ نہ کچھ مجبوریاں ہم نے دیکھا ہے کہ درمیان میں آجاتی ہیں اور بالآخر جب اللہ کی مقرر کردہ تاریخ آتی ہے تو تمام رکاوٹیں دور ہوجاتی ہیں اور شادی ہوجاتی ہے۔

برسبیل تذکرہ اپنا ایک ذاتی تجربہ بیان کرنے کی اجازت دیجیے، لندن میں مقیم ایک لڑکی تقریباً گزشتہ چار سال سے ایک لڑکے سے شادی کے لیے کوششوں میں مصروف تھی، دونوں کے درمیان محبت و پسندیدگی موجود ہے، دونوں کے خاندان والے شادی کے مخالف بھی نہیں تھے، بظاہر شادی میں کوئی رکاوٹ نہیں تھی، وہ ہر سال ہم سے کسی اچھی تاریخ کی فرمائش کرتی رہی اور ہم ہر سال بلکہ بعض اوقات ایک سال میں کئی بار مختلف تاریخیں

تجویز کرتے رہے مگر ہر بار کوئی نہ کوئی وجہ ایسی ہوتی کہ وہ شادی کرنے میں ناکام رہتی، ہماری تجویز کردہ کسی تاریخ کو بھی وہ شادی نہیں کرسکی اور آخر اسی سال 2016ء میں اچانک ایک روز اس کا میسج ملا کہ میں نے شادی کرلی ہے، ہم نے اسے مبارک باد دی، حالاں کہ اس سال ہم نے اسے شادی کے لیے کوئی تاریخ نکال کر نہیں دی تھی۔

ایسے بہت سے واقعات ہمارے تجربے اور مشاہدے میں موجود ہیں جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ انسان بے پناہ اختیارات کا مالک ہونے کے باوجود بہت سے معاملات میں بے بس ولاچار ہے، اپنی ذاتی زندگی میں بھی ہم ایسے بہت سے تجربات سے گزر چکے ہیں، یعنی یہ جانتے ہوئے بھی کہ فلاں وقت مناسب نہیں ہے اور فلاں کام اس دوران میں نہیں ہونا چاہیے مگر صاحب علم ہوتے ہوئے بھی ہم اسے روک نہ سکے اور جو ہونا تھا، وہ ہوا، باب العلم حضرت علی کا قول ہمارے سامنے ہے، آپ نے فرمایا ''میں نے اپنے ارادوں کے ٹوٹنے سے خدا کو پہچانا'' چناں چہ اللہ بس، باقی ہوس۔

تخلیص

اکثر جفری اعمال میں ''تخلیص'' کا لفظ سامنے آتا ہے کہ حروف کی تخلیص کرو، اس کا مطلب حروف کو خالص کرنا ہے یعنی ایسے حروف جن کی تکرار ہورہی ہو، انہیں خارج کرکے اصل حروف برقرار رکھے جائیں، مثال کے طور پر کسی عمل میں نام مع والدہ اور کوئی اسم الٰہی یا آیت لی گئی ہے تو تمام حروف کو جب علیحدہ علیحدہ کرکے لکھا جائے گا تو بعض حروف ایک سے زیادہ مرتبہ آئیں گے، انہیں خارج کرکے اصل حروف کو برقرار رکھنا تخلیص کہلاتا ہے، مثال اس کی یہ ہے کہ محمد احسن بن زبیدہ کے نام میں مندرجہ ذیل حروف ہیں۔

م ح م د ا ح س ن زب ی د ہ

اب اس سطر میں بعض حرف ایک سے زیادہ مرتبہ موجود ہیں، مثلاً م ح د وغیرہ تخلیص کے نتیجے میں خالص حروف یہ ہوں گے۔

م ح د ا س ن ز ب ی ہ

اس مثال سے تخلیص کا مطلب آپ سمجھ گئے ہوں گے۔

بسط حرفی

یہ بھی ایک جفری اصطلاح ہے جس کا مطلب کسی بھی نام، آیت وغیرہ کے حروف کو علیحدہ علیحدہ کر کے لکھنا ہے، جیسا کہ اوپر کی مثال میں محمد احسن بن زبیدہ کے نام کو علیحدہ علیحدہ حروف میں لکھا گیا ہے، بسط حرفی کی دیگر اقسام بھی ہیں مثلاً ''بسط تمازج، بسط تضعیف'' وغیرہ۔

بسط تمازج کی ضرورت اُس وقت پیش آتی ہے جب کسی عمل میں طالب و مطلوب کے نام کے حروف میں کمی بیشی کا مسئلہ درپیش ہو، مثلاً مطلوب کے مع والدہ میں حروف کم ہوں یا طالب کے نام مع والدہ میں حروف زیادہ ہوں، قصہ مختصر یہ کہ دونوں فریقین کے ناموں میں حروف کی کمی و بیشی کا مسئلہ درپیش ہو تو بسط تمازج کا قانون کام کرتا ہے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ جب ایسی صورت درپیش ہو یعنی ایک کے نام میں حروف کم ہوں اور دوسرے کے نام میں حروف زیادہ ہوں تو دونوں کے ناموں کے حروف علیحدہ علیحدہ الگ لکھ لیے جائیں اور زیادہ حرف کم کر کے دونوں کو برابر کر لیا جائے، اس کے بعد دونوں ناموں کو باہم امتزاج دیا جائے، اس طرح کہ پہلے طالب کے نام کا حرف لیا جائے اور پھر مطلوب کے نام کا، اس طرح ایک نئی سطر دونوں ناموں کے حروف کی تیار ہوگی، اس میں ان حروف کا اضافہ کر دیا جائے جو زیادہ تھے لیکن اگر وہ طالب کے نام سے نکالے گئے تھے تو سطر کے شروع میں اضافہ کیا جائے گا، اگر مطلوب کے نام سے نکالے گئے تھے تو سطر کے آخر میں اضافہ ہوگا، اس حوالے سے حضرت کاش البرنیؒ نے محبت کا ایک سریع التاثیر جفری عمل دیا ہے جو ہمارے بھی تجربے میں آچکا ہے اور اس کے اثر سے انکار ممکن نہیں ہے لہٰذا ہم یہ عمل یہاں لکھ رہے ہیں۔

دو افراد کے درمیان محبت اور دوستی کے لیے مندرجہ بالا طریقے کے مطابق دونوں کے نام مع والدہ لے کر دیکھیں کہ ان میں کتنے حروف ہیں، اگر دونوں کے نام مع والدہ کے حروف برابر ہوں تو پھر کوئی مسئلہ نہیں، بسط تمازج کی ضرورت پیش نہیں آئے گی، اگر کمی بیشی ہے تو مندرجہ بالا بسط تمازج کے طریقے پر عمل کرتے ہوئے دونوں ناموں کے حروف کی ایک نئی سطر تیار کر لیں اور پھر اس کی تکسیر جفری کریں اور نام نکالیں، اس کے بعد تین فتیلہ تیار

کریں، پہلا فتیلہ پہلی لائن سے بنایا جائے اور پہلے روز جلایا جائے، دوسرا فتیلہ درمیانی لائنوں سے بنایا جائے اور دوسرے دن جلایا جائے جب کہ تیسرا فتیلہ آخری لائن یعنی زمام سے تیار کیا جائے اور تیسرے روز جلایا جائے، تین روز ہی کے عمل سے مقصد حاصل ہو جائے گا۔

یہی عمل دو افراد کے درمیان مخالفت پیدا کرنے یا جدائی کے لیے بھی استعمال ہو سکتا ہے مگر طریقے عمل میں فرق ہوگا جس کا اظہار ضروری نہیں ہے، ایسے اعمال کے لیے بہتر وقت کا انتخاب بھی ضروری ہوتا ہے۔

بسط تضعیف عام طور پر بلندی و مرتبہ اور ترقیاتی امور کے لیے مستعمل ہے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے نام کے حروف علیحدہ علیحدہ لکھیں اور پھر ہر حرف کی قوت میں اضافہ کریں یعنی اُسے دوگنا کر لیں، مثلاً کسی کا نام احمد ہے اح م د، اب اس کو بسط تضعیف کے ذریعے دوگنا کیا، ا کا دوگنا ب ہوگا کیوں کہ الف کا عدد 1 ہے اور ب کے عدد 2 ہیں، اسی طرح ح کا عدد 8 ہے اس کا دوگنا 16 ہوگا لہٰذا ی ولیں گے، م کے اعداد 40 ہیں، دوگنا 80 ہوا لہٰذا حرف ف لیا جائے گا، د کا عدد 4 ہے، دوگنا 8 ہوا لہٰذا حرف ح لیا جائے گا۔ اب بسط تضعیف کے ذریعے احمد کے حروف کی نئی سطر یہ حاصل ہوئی۔ ب، ی، و، ف، ح

گویا اس طرح نام کے حروف کو ترقی دے کر ان کی قوت میں اضافہ کر دیا گیا، اس طریقہء کار کے مطابق بھی ایک جفری عمل نہایت پرتاثیر تجربے میں آیا ہے جو یہاں پیش کیا جا رہا ہے۔

یہ عمل چاند کی ابتدائی تاریخوں میں شروع کیا جاتا ہے اور 14 دن کا عمل ہے، چاند کی پہلی تاریخ سے مغرب کے فوراً بعد شروع کیا جائے، نام مع والدہ کے حروف کو بسط تضعیف کے ذریعے دوگنا کر کے جو حروف حاصل ہوں، ان کی تکسیر جفری کر کے ایک فتیلہ تیار کریں اور جس وقت مغرب کے بعد چاند طلوع ہو تو چنبیلی کا تیل کورے چراغ میں ڈال کر اس فتیلے کو جلائیں، کاغذ کی بتی پر صاف روئی لپیٹ کر چراغ میں رکھیں، اس کے بعد وسعت تضعیف کے بعد جو حروف حاصل ہوئے ہیں، ان کے اعداد نکالیں اور اتنی تعداد کے مطابق اسم الٰہی "یا متعالی" کا ورد کریں، اگر پڑھائی کے دوران تعداد پوری ہو جائے اور فتیلہ پورا نہ جل سکے تو کوئی حرج نہیں، اس کو بجھا کر

احتیاط سے رکھ لیں اور دوسرے دن کی پڑھائی میں شامل کر لیں، اگر پورا جل جائے تو دوسرے دن نیا فتیلہ تیار کریں، اسی طرح 14 روز مکمل کریں، انشاء اللہ ترقی ہوگی اور زندگی میں نمایاں کامیابی حاصل ہوں گی، حضرت کاش البرنیؒ نے اس عمل کو دست غیب کا عمل لکھا ہے۔

تکسیر جفری

مندرجہ بالا عمل میں علم جفر کی مزید اصطلاحات کا ذکر ہوا ہے، اس کی وضاحت بھی ضروری ہے، مثلاً تکسیر جفری کا ذکر ہوا ہے، اگرچہ اس کی بہت سی اقسام ہیں لیکن تمام اقسام کا ذکر ضروری نہیں ہے، جس سطر کی تکسیر کرنا مقصود ہو، اُسے علیحدہ علیحدہ حروف میں لکھ کر ایک حرف بائیں جانب سے لیں اور ایک دائیں جانب سے، اس طرح ایک نئی سطر وجود میں آئے گی، اسی عمل کو اس دوسری سطر پر بھی دہرائیں تو ایک تیسری سطر وجود میں آئے گی، یہی عمل ہر نئی سطر پر دہراتے رہیں، یہاں تک کہ پہلی سطر دوبارہ وجود میں آجائے، بس اب تکسیر کا عمل مکمل ہوا، آخری سطر سے پہلے جو لائن ہوگی، اسے زمام کہا جاتا ہے، ایک مثال کے ذریعے طریق کار کو سمجھ لیں۔

مثلاً زاہد کی والدہ کا نام زبیدہ ہے، نام کے علیحدہ علیحدہ حروف ز، ا، ہ، د، ز، ب، ی، د، ہ ہیں، ان حروف کی تکسیر جفری کی مثال یہ ہوگی لیکن مثال میں صرف زاہد کے نام کی تکسیر دی جارہی ہے۔

سطر اول: ز ا ہ د

د ز ہ ا

زمام: ا د ہ ز

ز ا ہ د

اقسام حروف

جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ علم جفر در حقیقت علم الحروف ہے، علمائے جفر نے حروف کے بارے میں جو تحقیق کی ہے، وہ نہایت قابل قدر ہے، حروف کے ہر ہر پہلو کا جائزہ لیا گیا ہے اور ان کی اقسام بھی مقرر کی ہیں، علم جفر کے طالب علم کو حروف کی جملہ اقسام کے

بارے میں مکمل معلومات ہونا چاہیے۔

ہم یہاں حروف کی نمایاں اور مشہور اقسام بیان کر رہے ہیں۔

حروف صوامت: یہ کل 13 حروف ہیں جن میں کوئی نقطہ نہیں ہے۔

ا۔ح۔د۔ر۔س۔ص۔ط۔ع۔ک۔ل۔م۔و۔ہ۔

حروف صوامت کو گپ چپ کے حروف کہا جاتا ہے، عام طور پر استحکام، روک تھام اور بندش کے کاموں میں استعمال ہوتے ہیں، اساتذہ نے اس کے علاوہ بھی ان سے کام لینے کے طریقے ایجاد کیے ہیں جو دیگر اعمال میں بھی معاون و مددگار ثابت ہوتے ہیں، زندگی کی تقریباً تین چوتھائی ضروریات میں ان سے کام لیا جا سکتا ہے۔

حروف ناطق: یہ ایسے حروف ہیں جن میں نقطہ ضروری ہے، ان کی کل تعداد 15 ہے۔

ب۔ت۔ث۔ج۔خ۔ذ۔ز۔ش۔ض۔ظ۔غ۔ف۔ق۔ن اور ی۔

عام طور پر "ی" مفرد انداز میں لکھا جائے تو اس پر نقطہ نہیں ہوتے لیکن درحقیقت ی کے نیچے دو نقطے ہوتے ہیں جو اس وقت ظاہر ہوتے ہیں، جب اسے دوسرے حرفوں کے ساتھ ملا کر لکھا جاتا ہے۔

حروف ناطق، حروف صوامت کی ضد ہیں، اگر صوامت سے بندش کے کام لیے جاتے ہیں تو حروف ناطق سے کشادگی اور بندشوں کو کھولنے میں مدد لی جاتی ہے۔

حروف نورانی: یہ تعداد میں 14 ہیں۔

ح۔ر۔س۔ص۔ط۔ع۔ک۔ق۔ل۔م۔ن۔و۔ہ۔ی۔ا

قرآن کریم میں جو حروف مقطعات مختلف سورتوں میں استعمال ہوئے ہیں، وہ انہی حروف نورانی پر مشتمل ہیں، اس اعتبار سے انہیں نہایت مقدس اور متبرک حروف قرار دیا گیا ہے، تحفظ، قوت وغلبہ، کشادگی رزق اور دیگر بہت سے امور میں ان سے کام لیا جاتا ہے۔

حروف ظلمانی: یہ حروف نورانی کی ضد ہیں۔

ب۔ت۔ث۔ج۔خ۔د۔ذ۔ز۔ش۔ض۔ظ۔غ اور ف

یہ حروف اعمال شر میں مستعمل ہیں جن کا مقصد کسی کو نقصان پہنچانا ہو سکتا ہے لیکن اساتذہ

نے ان کے ذریعے اعمال خیر میں بھی مدد لی ہے اور ایسے طریقے تعلیم کیے ہیں جو مثبت ہیں۔

حروف توانجیہ: علم جفر کی اصطلاح میں حروف توانجیہ ایسے حروف کو کہا جاتا ہے جو ایک ہی شکل وصورت کے ہوں اور دو یا دو سے زیادہ یا تین ہوں۔

جیسا کہ ب، ت، ث - ج، ح، خ - د، ذ، ر، ز، س، ش، ص، ض - ط، ظ - ع، غ۔

حروف مکتوبی: ایسے حروف کو کہا جاتا ہے جنہیں الفاظ میں بیان کیا جائے یا لکھا جائے تو ان کا پہلا اور آخری حرف ایک ہی ہو اور وہ حروف تعداد میں صرف 3 ہیں، میم، نون، واؤ۔ ان تینوں حروف میں پہلا اور آخری حرف ایک ہی ہے۔

حروف مسروری: یہ ایسے حروف ہیں جنہیں اگر لکھا جائے تو دو ہی حروف پر مشتمل ہوں، جیسا کہ با۔ تا۔ ثا۔ حا۔ را۔ زا۔ طا۔ ظا۔ ہا۔ یا وغیرہ۔

اساس و نظیرہ

یہ بھی علم جفر کا ایک قاعدہ ہے جسے نہایت کارآمد سمجھا جاتا ہے، بعض اعمال میں اس کی ضرورت پیش آجاتی ہے، چنانچہ اسے یاد رکھنا چاہیے۔

تمام حروف 28 ہیں جنہیں دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ الف سے نون تک 14 حروف کو اساس قرار دیا گیا ہے اور سین سے غین تک 14 حروف کو نظیرہ کہا گیا ہے لہٰذا جب کسی عمل میں کہا جائے کہ اصل حروف کے نظیرہ حروف سے کام لیا جائے تو یہ طریقہ کام آتا ہے، اس کی تفصیل یہ ہے کہ ہر حرف کا 15 واں حرف اس کا نظیرہ ہے مثلاً الف کا نظیرہ حرف سین ہوگا، اسی طرح بے کا نظیرہ عین ہوگا، اس کا تفصیلی چارٹ بھی دیا جا رہا ہے۔

اساس: ا ب ج د ہ و ز ح ط ی ک ل م ن

نظیرہ: س ع ف ص ق ر ش ت ث خ ذ ض ظ غ

مزید اصطلاحاتِ جفر

علم جفر میں اصطلاحات کی بھرمار ہے، چیدہ چیدہ اصطلاحات اور ان کے معنی و مفہوم بیان کردیے گئے ہیں، مزید بھی کچھ اصطلاحات کے بارے میں وضاحت کی جا رہی ہے۔

جمل یا جمل کبیر: اس سے مراد یہ ہے کہ عبارت، حروف کو ابجد قمری کے ذریعے سے بسط

حرفی کر کے اس کے اعداد لیے جائیں۔

مفصل اعداد: اس کی تعریف یہ ہے کہ بسط ملفوظی کیا جائے اور اس کے اعداد لیے جائیں، مثلاً اگر نام فہد ہے تو اسے ملفوظی طریقے پر لکھا جائے جیسے کہ فا، حا، دال اور پھر تمام حروف کے اعداد لیے جائیں، اس طرح فہد کے اعداد 125 ہوں گے۔

مبسوط اعداد: اس کا مطلب یہ ہے کہ حروف جس قدر بھی ہوں، اُن کے اعداد بسط عددی کے ذریعے حاصل کیے جائیں۔

ترفع عددی: ترفع سے مراد ترقی دینا یا آگے بڑھانا ہے لہٰذا حروف کے اعداد کو ترقی دی جائے یعنی اکائی کے اعداد کو دہائی میں اور دہائی کے اعداد کو سیکڑے میں تبدیل کر دیا جائے تو یہ ترفع عددی کہلائے گا۔

ترفع حرفی: اس طریق کار میں حروف کو ترقی دینا مقصود ہے مثلاً الف کی ترقی ب میں اور ب کی ترقی ج میں ہے، اسی طرح ترتیب وار ہر حرف کو ترقی دی جائے گی اور اس حرف کے مراتب بلند ہوتے چلے جائیں گے۔

ترفع طبعی: ضرورت کے تحت حروف کی عنصری حیثیت میں تبدیلی کی جاتی ہے، تمام حروف آتشی، خاکی، آبی اور بادی ہیں، انہیں ضرورت کے مطابق کسی دوسرے عنصری حروف سے تبدیل کر دیا جائے، اسی تبدیلی کو ترفع طبعی کہا جاتا ہے۔

ترفع اقراری: حروف کی ترقی کی ایک شکل یہ بھی ہے جسے اقراری کہا جاتا ہے، اس طریقے میں حرف کے بعد آنے والے تیسرے حرف سے ترقی کا عمل مکمل کیا جاتا ہے، مثلاً الف کے بعد اگرچہ ب ہے مگر تیسرا حرف ج لیا جائے تو یہ ترفع اقراری کہلائے گا، اسی طرح ب کا ترفع د میں ہوگا اور دال کا واؤ میں، وغیرہ وغیرہ۔

مراتب عددی: اس طریق کار میں کسی نام یا اسم و آیت وغیرہ کے حروف سے جو اعداد حاصل ہوتے ہیں، انہیں مراتب کے اعتبار سے ترتیب دے کر لکھا جاتا ہے، مثلاً نام رزاق ہے تو اعداد کی تفصیل یہ ہوگی، ۲۰۰، ۷، ۱، ۱۰۰۔

مرتبے کے اعتبار سے ترتیب دیا تو، ر کے عدد ۲۰۰ ہیں تو وہ افضل ہے لہٰذا مراتب عددی

کے مطابق ترتیب یہ ہوگی، ۲۰۰، ۱۰۰، ۷، ۱۔

اسی طرح اگر طالب ومطلوب کا نام لیا جائے گا تو اس میں بھی مراتب عددی کا خیال رکھا جائے گا، یہ قواعد تکسیر کے موقع پر زیادہ اہمیت کے حامل ہوتے ہیں اور اس قانون کے تحت مراتب علوی اور مراتب سفلی کا بھی خیال رکھنا پڑتا ہے، ان مراتب کی تفصیل سے گریز کیا جارہا ہے کیوں کہ جفر کی تمام کتابوں میں یہ تفاصیل موجود ہیں جب کہ موجودہ کتاب محض علم جفر ہی کے لیے مخصوص نہیں ہے۔

جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے کہ اس کے علاوہ بھی مزید اصطلاحاتِ جفر موجود ہے جن کا بیان یہاں غیر ضروری ہے، بہت سی اصطلاحات کا تعلق علم جفر کے حصہ اخبار سے ہے جو ہماری اس کتاب کا موضوع نہیں ہے۔

اقسام ابجد

علم جفر میں ایک سے زیادہ ابجد موجود ہے، مشہور ومعروف ابجد قمری ہے جسے جمل کبیر بھی کہا جاتا ہے، اس کے بعد ابجد شمسی بھی مشہور ہے اور اکثر جفری اعمال میں اس کی ضرورت پیش آتی ہے، اس کے بعد دیگر اور بہت سی ابجد ہیں جن کی ضرورت بہت کم ہی پیش آتی ہے کیوں کہ ان کا استعمال عموماً حصہ اخبار میں زیادہ ہے، اس لیے یہاں ان کا تذکرہ نہیں کیا جارہا، شائقین علم جفر کی دیگر کتابوں سے استفادہ کر سکتے ہیں، ابجد قمری کا چارٹ پہلے دیا جاچکا ہے، یہاں ابجد شمسی کا چارٹ دیا جارہا ہے۔

ابجد شمسی

ا	ب	ت	ث	ج	ح	خ	دڈ	ذ	ر	ز	س	ش	ص
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ک	ل	م	ن	و	ہ	ی
۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

علم الساعات

علم جفر میں ساعتوں کے علم کی بھی بڑی اہمیت ہے، اسے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا، اکثر جفری اعمال کے لیے متعلقہ سیارگان کی ساعتوں کا خیال رکھنا پڑتا ہے، عمل جس سیارے سے متعلق ہو، اسی کی ساعت میں کیا جائے، ہفتے کے سات دن، سات سیارگان سے منسوب ہیں اور ہر دن کا آغاز منسوبی سیارے کی ساعت سے ہوتا ہے، روزمرہ کی ساعتیں صرف عملیاتی کام میں ہی معاون و مددگار نہیں ہیں بلکہ اہم سوالات کے جوابات حاصل کرنے میں بھی ان سے مدد لی جاتی ہے، اس کے لیے ضروری ہے کہ علم الساعات پر مکمل عبور حاصل ہو۔

اس حوالے سے حضرت کاش البرنیؒ کی کتابیں الساعات حصہ اول و دوم بھرپور رہنمائی فراہم کرتی ہیں، ہماری کتاب مسیحا حصہ اول میں بھی روز و شب کی چوبیس ساعتیں معلوم کرنے کا طریقہ دیا گیا ہے اور ان ساعتوں سے ضروری سوالوں کے جواب حاصل کرنے کے اصول بھی بیان کیے گئے ہیں۔

واضح رہے کہ عام طور پر ایک دن اور رات میں بارہ بارہ ساعتیں ہوتی ہیں، اس طرح چوبیس گھنٹے میں چوبیس ساعتیں ساتوں سیارگان کی ترتیب وار گردش کرتی ہیں، مثلاً ہفتے کے روز صبح طلوع آفتاب کے ساتھ ہی ہفتے سے منسوب سیارہ زحل کی ساعت شروع ہوجاتی ہے، اس کے بعد مشتری، مریخ، شمس، زہرہ عطارد اور قمر کی ساعتیں بالترتیب آتی ہیں، قمر کے بعد دوبارہ اس دن کی پہلی ساعت یعنی زحل کی ساعت آجائے گی اور باقی سیارگان کی ساعتیں سابقہ ترتیب کے مطابق آئیں گی، ساعتوں کی ترتیب کو ذہن نشین کرنے کے لیے ایک مختصر کلیہ یاد کرلینا چاہیے جو یہ ہے۔

لی، خس، ہدر یعنی ل سے مراد زحل، ی سے مراد مشتری، خ سے مراد مریخ، س سے مراد شمس، ہ سے مراد زہرہ، د سے مراد عطارد، اور ر سے مراد قمر، تمام سیارگان کے آخری حروف سے یہ کلیہ ترتیب دیا گیا ہے جس سے معلوم ہوجاتا ہے کہ کس ستارے کے بعد کس ستارے کی ساعت ہوگی۔

سال بھر میں صرف چند ہی روز ایسے ہوتے ہیں، جب دن اور رات کی طوالت میں

زیادہ فرق نہیں ہوتا یا دن اور رات برابر ہوتے ہیں، باقی عرصے میں دن اور رات کی طوالت میں نمایاں فرق رہتا ہے، مثلاً گرمیوں میں دن بڑے ہوتے ہیں اور راتیں چھوٹی ہوتی ہیں جب کہ سردیوں میں راتیں بڑی ہوتی ہیں اور دن چھوٹے ہوتے ہیں، اس کا حساب طلوع وغروب آفتاب کے مطابق کیا جاتا ہے، صبح طلوع آفتاب سے شام غروب آفتاب تک دن کتنے گھنٹے اور منٹ کا ہوگا؟ یہ معلوم کرنے کے بعد اسے 12 پر تقسیم کردیا جائے تو اس دن کی ایک ساعت کے بارے میں معلوم ہوگا کہ وہ ایک گھنٹے سے زیادہ ہے یا کم، اسی طرح غروب آفتاب سے طلوع آفتاب تک رات کی طوالت معلوم کی جاسکتی ہے اور اسے 12 پر تقسیم کرکے رات کی ایک ساعات کا دورانیہ معلوم کیا جاسکتا ہے، یہ تمام طریق کار علم الساعات کی کتابوں میں اور ہماری کتاب مسیحا حصہ اول میں تفصیل سے دیا گیا ہے لہٰذا اسے یہاں دہرانا ضروری نہیں ہے، البتہ دن اور رات کی ساعتوں کا نقشہ یہاں

د جارہا ہے جس سے ہر روز وشب کی ساعتوں اور سیاروی ترتیب سے واقفیت ہوسکتی ہے۔

دن کی ساعتیں

(طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک)

دن	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
اتوار	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل
پیر	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس
منگل	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر
بدھ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ
جمعرات	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد
جمعہ	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری
ہفتہ	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ

رات کی ساعتیں

(غروب آفتاب سے طلوع آفتاب تک)

رات	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
اتوار	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد
پیر	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری
منگل	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ
بدھ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل
جمعرات	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس
جمعہ	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر
ہفتہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ

علم نجوم

ابتدا ہی سے اس حقیقت کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ علم جفر سے کام لینے کے لیے علم نجوم سے واقفیت ضروری ہے، علم جفر حروف اور اعداد کی مخصوص خصوصیات اور قوت کو ضرورت کے مطابق ترتیب دینے کا نام ہے اور پھر ترتیب شدہ طلسم یا نقش وقت کی سعادت یا نحوست کا مرہون منت ہوتا ہے، وقت کی سعادت یا نحوست سے آگاہی علم نجوم کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

وقت کیا ھے؟

اللہ رب العزت نے جب نظام کائنات کو ترتیب دیا تو اسے وقت کا پابند کیا ہے اور اس ضرورت کے لیے ہمارے نظام شمسی میں چاند اور سورج کی گردش کو مقرر کر دیا جس کی نشان دہی قرآن کریم میں بھی کر دی گئی ہے، دونوں کی روزانہ، ماہانہ اور سالانہ گردش موسمی تغیر و تبدل، صبح و شام، دن اور رات کا اہتمام کرتی ہے، یہ اہتمام کرہ ارض پر طلوع غروب آفتاب کے ماتحت ہے، سورج اور چاند کی مخصوص گردش کے ساتھ ہی دیگر سیارگان بھی اللہ کے مقرر کردہ اصول و قواعد کے پابند ہیں اور اپنے اپنے دائروں میں اپنی اپنی مخصوص رفتار سے گردش کر رہے ہیں، تمام سیارگان کی اس گردش کے مطالعے کا نام علم نجوم ہے، اس گردش سے ہم وقت کی خوبیوں اور خامیوں یعنی سعادت و نحوست کے بارے میں جانتے ہیں، چناں چہ علم جفر سے کام لینے کے لیے علم نجوم سے آگاہی حاصل ہونا نہایت ضروری ہے، بہ صورت دیگر ہمارا بہترین ترتیب شدہ عمل ضائع ہو سکتا ہے، اس عمل میں تاثیر پیدا کرنے کے لیے مناسب اور موزوں وقت کا انتخاب ضروری ہے۔

ابتدائی ضروری نکات

پروردگار نے ہمارے نظام شمسی میں بے شمار سیارے اور ثوابت پیدا کیے ہیں جو اپنے اپنے مقام پر اپنی ڈیوٹی انجام دے رہے ہیں، ان سے واقفیت کے علم کو "علم الفلکیات" کہا جاتا ہے، قدیم زمانوں سے علم فلکیات میں مشاہدے اور مطالعے کا عمل جاری ہے اور وقت کے

ساتھ ساتھ فلکیاتی تحقیق کے میدان میں نت نئے انکشافات سامنے آتے رہتے ہیں، علم فلکیات کی ایک برانچ علم نجوم ہے جو ثوابت و سیارگان کے مقام و گردش سے پیدا ہونے والے اثرات پر روشنی ڈالتی ہے، اس طرح علم نجوم کی بھی مختلف شاخیں وجود میں آگئی ہیں لیکن ہم یہاں صرف جاری موضوع کی مناسبت سے گفتگو کریں گے۔

سیارے

ہمارے نظام شمسی میں یوں تو بہت سے سیارے گردش کر رہے ہیں لیکن چاند اور سورج کے علاوہ جن سیارگان کی اہمیت اور اثرات کا مشاہدہ کیا گیا ہے، ان میں سرفہرست عطارد، زہرہ، مریخ، مشتری، زحل، یورینس، نیپچون اور پلوٹو ہیں، اس کے علاوہ راس و ذنب کی حیثیت اور اہمیت سے بھی انکار ممکن نہیں، یہ پرچھائیں سیارے ہیں یعنی انہیں سیارہ قمر کے سائے کہا جاتا ہے۔

بروج

نظام شمسی میں پروردگار نے 12 بروج بھی مقرر کیے ہیں اور ان بارہ بروج کے اندر قمر کی منزلیں مقرر کی گئی ہیں جن کا تذکرہ بھی قرآن کریم میں کیا گیا ہے، یہ بارہ بروج حمل سے حوت تک پھیلے ہوئے ہیں، ترتیب وار ان کے نام یہ ہیں۔

حمل۔ ثور۔ جوزا۔ سرطان۔ اسد۔ سنبلہ۔ میزان۔ عقرب۔ قوس۔ جدی۔ دلو۔ حوت

بارہ بروج سے متعلق سیارگان کی قدیم و جدید وابستگی کچھ یوں ہے، حمل و عقرب کا حاکم سیارہ مریخ کو تسلیم کیا گیا ہے، ثور اور میزان کا حاکم سیارہ زہرہ، جوزا اور سنبلہ کا حاکم سیارہ عطارد، جدی اور دلو کا حاکم سیارہ زحل، قوس اور حوت کا حاکم سیارہ مشتری لیکن جدید علم نجوم کے مطابق اس وابستگی میں فرق آجاتا ہے جو علم جفر کے حوالے سے اس کتاب کا موضوع نہیں ہے۔

بارہ برجوں کے اس دائرے کے لیے 360 درجات مقرر کیے گئے ہیں جب کہ ایک برج کے درجات تیس ہیں، اسی اصول کی بنیاد پر سیارہ شمس کی سالانہ گردش کو مدنظر رکھتے ہوئے شمسی کیلنڈر ترتیب دیا گیا ہے جسے اب گریگری یا عیسوی کیلنڈر بھی کہا جاتا ہے، اس کے

مطابق سال کے 365 یا 366 دن مقرر کیے گئے ہیں اور ان دنوں کو 360 درجات تک محدود کر دیا گیا ہے۔

منازل قمر

بارہ بروج اپنے اندر 28 منازل قمر رکھتے ہیں، اس موضوع پر سیر حاصل معلومات کے لیے ہمارے کتاب ''اک جہان حیرت'' کا مطالعہ کرنا چاہیے، 28 منزلوں کی تفصیل یہ ہے جو ہر برج میں واقع ہیں اور بعض منازل ایک برج سے دوسرے برج تک دراز ہیں یعنی ان کی ابتدا اگر ایک برج سے ہو رہی ہے تو انتہا اس سے اگلے برج میں ہے، 28 منازل قمری سے 28 حروف تہجی منسوب ہیں، ان کی تفصیل بھی دی جا رہی ہے۔

برج حمل: شرطین، بطین، ثریا	منسوبی حروف: ا۔ب۔ج
برج ثور: ثریا، دبران، ہقعہ	منسوبی حروف: ج۔د۔ہ
برج جوزا: ہقعہ، ہنعہ، ذراع	منسوبی حروف: ہ۔و۔ز
برج سرطان: نثرہ، طرفہ، جبہ	منسوبی حروف: ح۔ط۔ی
برج اسد: جبہ، زبرہ، صرفہ	منسوبی حروف: ی۔ک۔ل
برج سنبلہ: صرفہ، عوا، سماک	منسوبی حروف: ل۔م۔ن
برج میزان: غفرہ، زبانہ، اکلیل	منسوبی حروف: س۔ع۔ف
برج عقرب: اکلیل، قلب، شولہ	منسوبی حروف: ف۔ص۔ق
برج قوس: شولہ، نعائم، بلدہ	منسوبی حروف: ق۔ر۔ش
برج جدی: زابح، بلعہ، سعد السعود	منسوبی حروف: ت۔ث۔خ
برج دلو: سعود، اخبیہ، مقدم	منسوبی حروف: خ۔ذ۔ض
برج حوت: مقدم، مؤخر، رشا	منسوبی حروف: ض۔ظ۔غ

ہر قمری منزل اگرچہ کسی نہ کسی برج میں واقع ہے اور اس برج کا حاکم سیارہ اس منزل پر اثر

انداز ہوتا ہے لیکن ہر منزل کا حکمران بھی ہے جو بنیادی طور پر منزل کا حاکم تصور کیا جاتا ہے، 28 منزلوں کو سات سیارگان پر تقسیم کیا گیا ہے، اس طرح ایک سیارہ چار منزلوں پر حکمران ہے، اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سیارہ زحل کی حکمرانی منزل ذراع۔ سماک۔ بلدہ اور ذابع پر ہے۔

سیارہ مشتری کی حکمرانی منزل شرطین۔ طرفہ۔ مقدم اور شولہ پر ہے۔

سیارہ مریخ کی حکمرانی منزل اکلیل۔ جبتہ۔ ثریہ اور بلعہ پر ہے۔

سیارہ شمس کی حکمرانی منزل ہنقعہ۔ صرفہ۔ قلب اور مؤخر پر ہے۔

سیارہ زہرہ کی حکمرانی بطین۔ دبران۔ عوا اور اخبیہ پر ہے۔

سیارہ عطارد کی حکمرانی زبانہ۔ نعائم۔ سعود اور غفرہ پر ہے۔

سیارہ قمر کی حکمرانی منزل ہقعہ۔ نثرہ۔ زبرہ اور رشا پر ہے۔

ہر منزل قمر اپنا مخصوص اثر رکھتی ہے اور اُس پر حکمرانی کرنے والا سیارہ اُس اثر کی نشان دہی کرتا ہے، مزید یہ کہ وہ منزل جس برج میں واقع ہے، اُس برج اور سیارے کے اثرات بھی اہمیت رکھتے ہیں، منازل قمری کے خواص اور اثرات اپنی جگہ اہمیت کے حامل ہیں، خصوصاً ہر منزل سے متعلق طلسمات و نقوش اور منزلوں میں موجود دیگر ثوابت و سیارگان کی حرکات بھی اہمیت کی حامل ہیں، ان سے متعلق اعمال نہایت دقیق اور پُر تاثیر ہیں، ہم نے اپنی کتاب اک جہان حیرت میں منازل قمری کی خصوصیات پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے اور منزل سے متعلق اہم طلسمات کی تیاری کا طریقہ بھی واضح کیا ہے، اس میدان میں قدم رکھنے والوں کو اس کتاب کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیے۔

علم الحروف اور منازل قمر

واضح رہے کہ قمر کی منزلیں 28 ہیں اور عربی زبان کے حروف تہجی بھی 28 ہیں، اس طرح ہر منزل سے ایک حرف منسوب ہے جس کی تفصیل اوپر بیان ہو چکی ہے، قمر تقریباً 28 دن میں منازل قمری کا ایک دورہ مکمل کر لیتا ہے، یہی اس کا ماہ قمری کہلاتا ہے، جب بھی کوئی عمل کریں تو یہ ضرور معلوم کریں کہ قمر دوران عمل کون سی منزل میں ہے اور کیا تاثیر ظاہر کر رہا

ہے اور کیا وہ تاثیر آپ کے عمل کے لیے موافق ہے یا ناموافق، اگر تاثیر معاون و مددگار ہوگی تو کام کے نتائج جلد برآمد ہوں گے اور اثر پذیری میں اضافہ ہوگا، اس کے برخلاف صورت میں ناکامی کا اندیشہ موجود ہے، مثلاً آپ کوئی عمل محبت کرنا چاہتے ہیں یا کوئی عمل خیر کا طلسم لکھنا چاہتے ہیں اور اُس وقت قمر منزل بطین میں ہے تو کامیابی کی امید رکھنا چاہیے کیوں کہ یہ منزل ایسے کاموں کے لیے موافق و معاون ہے۔

اکثر حروف تہجی کے عامل قمری منزل سے متعلق حرف سے کام لیتے ہیں، مثلاً محبت کا عمل منزل بطین میں کیا جائے گا تو حرف ب کی قوت سے کام لیا جائے گا۔

اگر کوئی شخص تمام حروف تہجی کی زکات ادا کرنا چاہتا ہے تو متعلقہ منزل کے دوران میں ہی یہ زکات ادا کی جائے گی، اس کا طریقہ کار علم جفر کی کتابوں میں موجود ہے، موجودہ زمانے میں اتنا وقت اور فرصت عام آدمی کو نہیں ہے کہ وہ تمام حروف تہجی کی زکات ادا کرے، البتہ ممکن ہے کہ ضرورت کے مطابق چند حروف کی زکات ادا کر لی جائے ابتدا میں حروف تہجی کی مختلف اقسام بیان کی گئی ہیں جن میں حروف نورانی، ظلمانی، حروف صوامت وغیرہ نمایاں ہیں، عام طور پر لوگ حروف صوامت کی زکات ادا کرنے کے شوقین ہوتے ہیں اور اس سلسلے میں سورج یا چاند گہن کے موقع پر حروف صوامت کی زکات ادا کرتے ہیں لیکن اکثریت ناکام ہوتی ہے، اثر جاری نہیں ہوتا، اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ یہ لوگ کتابوں یا رسالوں میں زکات کے طریقے پڑھ کر یا کسی اپنے ہی جیسے اُستاد سے مشورہ کر کے زکات ادا کر لیتے ہیں، انہیں جس ابتدائی تعلیم و تربیت کی ضرورت ہوتی ہے، وہ انہیں حاصل نہیں ہوتی، سنی سنائی باتوں سے متاثر ہو کر اس میدان میں اندھا دھند چھلانگ لگا بیٹھتے ہیں اور بعد میں شکایت کرتے نظر آتے ہیں کہ ہمیں تو کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوا۔

اگر کوئی شخص حروف صوامت کے 13 حروف کی زکات متعلقہ منازل قمری میں ادا کر لے تو سورج یا چاند گہن میں ادا کی گئی زکات سے زیادہ پُر تاثیر قوت حاصل ہو جائے گی لیکن خیال رہے کہ اس اہتمام کے لیے کسی قابل اور تجربے کار استاد کی نگرانی میں کرنا ضروری ہے ورنہ

بعض چھوٹی چھوٹی غلطیاں بھی نقصان دہ ثابت ہوتی ہیں اور تمام محنت اور وقت کے ضائع ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔

قصہ مختصر یہ کہ وہ لوگ جو خود کو اس شعبے کے لیے وقف کر دیتے ہیں اور خدمت خلق جن کی زندگی کا مقصد ہوتا ہے، ان کے لیے لازم ہے کہ اگر تمام نہیں تو ضرورت کے مطابق حروف کی زکات ادا کریں لیکن وہ لوگ جو اپنی بعض ضروریات میں مختلف جفری اعمال سے استفادہ کرنا چاہتے ہیں، انہیں خود کو اس کڑی آزمائش میں نہیں ڈالنا چاہیے، ان کے لیے اتنا کافی ہے کہ وہ بنیادی اصول وقواعد سے واقف ہوں اور وقت کی سعادت و نحوست کا ادراک رکھتے ہوں تاکہ مناسب عمل کو مناسب وقت پر تیار کر سکیں، ان لوگوں کے لیے جو خود کو روحانیات کی دنیا کے لیے وقف کرنا چاہتے ہیں، حروف تہجی کی زکات کا طریقہ دیا جا رہا ہے۔

زکات حروف تہجی

اگر مقصود 28 حروف تہجی کی زکات ادا کرنا ہو تو متعلقہ منزل قمر میں شروع کریں اور اس حرف کو باموکل چار ہزار چار سو چوالیس (4444) مرتبہ 28 روز تک پڑھیں، اس طرح ہر حرف کی زکات ادا کی جائے تو یہ زکات اکبر ہوگی، اگر زکات اصغر ادا کرنا ہو تو متعلقہ حروف کی منزل میں اس حرف کو مع موکل 4444 مرتبہ پڑھنا کافی ہوگا۔

زکات اکبر ایک بہت طویل کام اور ریاضت ہے جب کہ زکات اصغر کسی بھی حرف کی ایک ہی دن میں متعلقہ قمری منزل میں ادا ہو سکتی ہے، زکات اکبر کے بعد کسی مداومت کی ضرورت نہیں رہتی جب کہ زکات اصغر کے بعد روزانہ مداومت ضروری ہوگی، مثلاً اگر آپ حرف الف کی زکات ادا کرنا چاہتے ہیں تو قمری منزل شرطین میں ادا کریں گے اور باموکل پڑھنے کا طریقہ یہ ہوگا۔

اجب یا اسرافیل بحق یا الف

دوران عمل میں تمام اصول وقواعد عملیات کی پابندی کی جائے گی اور متعلقہ منزل اور

حرف سے متعلق بخور بھی جلایا جائے گا، زکات مکمل ہونے کے بعد حسب توفیق صدقہ و خیرات اور فاتحہ کا اہتمام ضرور کریں، اس کے بعد جب کوئی ضرورت پیش آئے تو اس حرف کو مع موکل ایک نشست میں ایک ہزار آٹھ سو مرتبہ پڑھیں اور دیکھیں کہ کس قدر اثر پیدا ہوا ہے، حروف تہجی سے متعلق دیگر بہت سے اعمال موجود ہیں جو اکثر کتب جفر میں مل جاتے ہیں، زکات ادا کرنے کے بعد ان سے کام لیا جا سکتا ہے، حروف تہجی کی زکات شروع کرنے سے پہلے یہ نیت کرنا ضروری ہوگا کہ آپ زکات اکبر شروع کر رہے ہیں یا اصغر اور پورے 28 حروف کی زکات دینا چاہتے ہیں یا کسی ایک حرف کی، اس معاملے میں کسی صاحب زکات سے اجازت لینا بھی ضروری ہوگا جو آپ کی معقول رہنمائی کا فریضہ بھی انجام دے، حروف تہجی کی زکات ترتیب وار الف سے شروع کر کے ی تک بھی دی جا سکتی ہے اور بے ترتیب بھی، یعنی آپ صرف چند مخصوص پسندیدہ حروف کی زکات دینا چاہتے ہیں تو دے سکتے ہیں۔ ذیل میں متعلقہ حروف کے موکلات کی تفصیل دی جا رہی ہے، زکات کے لیے ہر حرف کو مع موکل پڑھنے کا طریقہ بھی لکھ دیا گیا ہے۔

حروف تہجی مع موکلات

ا	ب	ت	ث	ج	ح	خ
اسرافیل	جبرائل	عزرائل	میکائل	کلکائل	تنکفیل	مھکائل
د	ذ	ر	ز	س	ش	ص
دردائل	اسرافیل	امواکیل	شرفائل	ھمواکیل	ھمرائل	اھجمائل
ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق
عطکائل	اسماعیل	لوزائل	لومائل	لوخائل	سرحماکیل	عطرائل
ک	ل	م	ن	و	ہ	ی
حرورائل	طاطائل	رویائل	خولائل	رفتمائل	دوریائل	سراکیطائل

طریقہ استخراج مؤکلات

اگرچہ مؤکلات بنانے کے بہت سے قواعد اور قانون ہیں لیکن حروف تہجی کے مؤکلات کے لیے جو قواعد مستند ہیں، وہ دیے جا رہے ہیں، ایک عام طریقہ یہ ہے کہ جس نام یا جس عمل یا جس عبارت کا مؤکل نکالنا مقصود ہو، اس کے تمام حروف کو ملفوظی بنائیں یعنی جو حرف جس طرح بولا جاتا ہے، اس طرح لکھا جائے، ملفوظی حرف کے بارے میں پہلے بیان کیا جا چکا ہے، مثلاً حرف ج کا ملفوظی جیم ہے، اس مثال کے مطابق جس حرف، لفظ یا آیت وغیرہ کا مؤکل معلوم کرنا ہے تو اس کے تمام حرف ملفوظی کر کے بہ حساب ابجد ان کے اعداد نکالے جائیں اور پھر انہیں 28 پر تقسیم کیا جائے جو تقسیم سے بچ جائے، اس کو دیکھیں کہ وہ ابجد میں کس نمبر پر ہے، اُسے نوٹ کرلیں اور پھر اسے ملفوظی کریں اور 28 پر تقسیم کریں، اگر اُس کے اعداد 28 سے کم ہوں تو تقسیم نہ کریں، اسی طرح رہنے دیں اور دیکھیں کہ اب ابجد میں اس کا نمبر کون سا ہے؟ اس طرح جو حرف برآمد ہو، پہلے دو حرف بھی اس میں شامل کرلیں اور پھر تینوں حروف کو ملفوظی کر کے ان کے اعداد حاصل کریں اور 28 پر تقسیم کر کے جو عدد باقی بچے، اُس کا حرف بنا کر آخر میں کلمہ ایل لگا دیں، بس یہی اس حرف، نام یا عبارت کا مؤکل ہوگا۔

اب ایک مثال کے ذریعے اس تمام طریقے کو سمجھ لیں، اگر زید کے نام کا مؤکل بنانا ہے تو اس کے ملفوظی حروف زا، یا اور دال ہوں گے، ان کے اعداد 54 ہوئے، 28 پر تقسیم کیا تو باقی 26 رہا، اب ابجد میں 26 واں حرف ض آیا، اس کو ملفوظی کیا اور اعداد لیے تو 805 حاصل ہوئے، اسے 28 پر تقسیم کیا تو باقی 21 بچے، ابجد میں اکیسواں حرف ش ہے، اب اس کے ملفوظی اعداد 360 ہوئے، 28 پر تقسیم کیا تو باقی چوبیس بچے، حرف خ برآمد ہوا، اب ضاد، شین، خا کے اعداد لیے جو 1766 ہوئے، انہیں 28 پر تقسیم کیا تو باقی 2 رہے، ابجد میں دوسرا حرف ب ہے لہٰذا ایل کا اضافہ کیا تو مؤکل بائل برآمد ہوا، امید ہے کہ اس مثال سے تمام طریقہ واضح ہوگیا ہوگا۔

طلسمات ونقوش

علم جفر میں حروف اور اعداد سے کام لیا جاتا ہے، اس کے دو طریقے عام ہیں، اول یہ کہ حروف واعداد سے کوئی طلسم ترتیب دیا جائے اور اُسے کسی مناسب وقت پر لکھ کر قواعد کے مطابق استعمال میں لایا جائے، دوسرا اور زیادہ استعمال میں آنے والا طریقہ نقش کا ہے، حروف یا اعداد کی مدد سے کوئی نقش ترتیب دیا جائے اور اُسے مناسب وقت پر تمام قواعد کی پابندی کرتے ہوئے لکھ کر استعمال میں لایا جائے، عام لوگ نقش کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں رکھتے، وہ یہ دیکھ کر حیران ہوتے ہیں کہ چند خانوں میں کچھ اعداد یا حروف لکھ دیے جاتے ہیں جسے نقش یا لوح کا نام دیا جاتا ہے، وہ یہ سوچنے پر مجبور ہوتے ہیں کہ آخر چند خانوں میں لکھے ہوئے اعداد یا حروف میں تاثیر کیسے پیدا ہوتی ہے اور یہ کس طرح مقصد کے مطابق کام کرتے ہیں۔

یاد رکھنا چاہیے کہ نقش یا طلسم کسی ماہر جفار کا حروف واعداد کی مدد سے مرتب کیا ہوا ایک ایسا نسخہ ہے جیسا کسی بیماری کے علاج کے لیے کوئی قابل حکیم مختلف جڑی بوٹیوں کے ذریعے مرتب کرتا ہے اور پھر اُسے استعمال کرنے کا طریقہ بھی بتاتا ہے، بہر حال یہ ایک ایسا موضوع ہے جسے سمجھنے کے لیے توفیق الٰہی کی ضرورت ہے، عام طور پر لوگ کتابوں اور رسالوں میں لکھے ہوئے نقوش کی نقل کر لینا کافی سمجھتے ہیں اور اکثر کتابت کی غلطیوں کی وجہ سے غلط نقش نقل کر لیتے ہیں کیوں کہ ان میں کسی بھی نقش کو پرکھنے اور سمجھنے کی صلاحیت نہیں ہوتی، اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلویؒ کے نام سے منسوب مشہور کتاب شمع شبستان رضا ایسی غلطیوں سے بھری پڑی ہے۔

طلسمات

الف سے ی تک تمام حروف اپنے مخصوص خواص اور اثرات رکھتے ہیں، پہلا حرف الف ہے جسے حروف تہجی میں اولیت حاصل ہے، پہلی منزل قمر الشرطین سے متعلق ہے، اسم اعظم

یعنی اسم ذات ''اللہ'' میں بھی سب سے پہلے الف ہے، انسانی جسم میں اس کا تعلق سر اور دماغ سے ہے، اس کا عدد 1 ہے، اس حرف کی مزید تشریح غور طلب ہے، اگر اسے ملفوظی کیا جائے تو 3 حرف حاصل ہوتے ہیں، ا، ل، ف، اس طرح اس کے اعداد 111 بن جاتے ہیں جو اسمائے الٰہی میں یا کافی کے اعداد ہیں، اپنی تاثیر میں یہ آتشی ہے، انا، یکتائی، انفرادیت کا مظہر ہے۔

اگر اسم ذات اللہ کے ملفوظی حروف لیے جائیں تو یہ گیارہ ہوں گے، ا۔ل۔ف۔ل۔ا۔م۔ل۔ا۔م۔ہ۔ا، اگر عقل و دانش میں اضافہ اور دماغی قوت میں اضافہ مقصود ہو تو ان حروف کو چینی یا شیشے کی پلیٹ پر زعفران کی روشنائی سے لکھ کر تھوڑا سا شہد ڈال کر چاٹنا یا عرق گلاب سے دھو کر اس میں شہد ملا کر پینا مفید ثابت ہوتا ہے، یہ عمل اس وقت شروع کرنا چاہیے جب قمر منزل شرطین میں ہو، یہ طریق کار طلسمات میں شمار ہوتا ہے۔

اسی طرح اگر کسی عورت یا مرد کی تالیف قلب مطلوب ہو تو اس وقت کا انتخاب کیا جب شمس منزل شرطین میں برج حمل کے پہلے درجے پر ہو یعنی تحویل آفتاب کا وقت ہو، عام طور پر تحویل آفتاب سے مراد یہ ہے کہ شمس ہر سال 20 یا 21 مارچ کو برج حمل کے پہلے درجے اور دقیقے پر آتا ہے لیکن تحویل کا وقت نہایت مختصر اور لمحاتی ہوتا ہے، اس عمل میں تحویلی وقت کی ضرورت نہیں ہے، صرف اتنا کافی ہوگا کہ شمس برج حمل کے پہلے درجے پر موجود ہو، یہ عام طور پر تقریباً چوبیس گھنٹے کا وقت ہوتا ہے لہٰذا اسی وقت میں جب ساعت مریخ سعد ہو تو تانبہ اور سونا ملا کر ایک لوح پر 111 بار حرف الف لکھا جائے اور پھر لوح کی پشت پر مطلوبہ شخص کا نام مع والدہ لکھا جائے تو یقیناً یہ لوح اُس کی تالیف قلب میں معاون ثابت ہوگی، ذہنی اور جسمانی کمزوریوں کو دور کرے گی اور اس میں اعلیٰ صفات پیدا ہوں گی، یہ طریقہ بھی طلسمات میں شامل ہے، اگر کسی عورت کی اصلاح مقصود ہو تو ساعتِ زہرہ کا یا قمر کا انتخاب کیا جائے، اگر غیر شادی شدہ لڑکی ہو تو ساعتِ زہرہ لی جائے اور شادی شدہ ہو تو ساعتِ قمر مناسب ہوگی۔

اگر میاں بیوی یا طالب و مطلوب کے درمیان موافقت نہ ہو، دونوں ایک دوسرے سے بے زار رہتے ہوں تو اسی طرح چاندی اور تانبہ ملا کر لوح تیار کی جائے اور اس پر ایک ہزار مرتبہ حرف الف لکھا جائے، دونوں کا نام مع والدہ نقش کی پشت پر لکھا جائے، اس طرح "فلاں بن فلاں علیٰ حب فلاں بنت فلاں"، اگر طالب مرد ہے تو اس کا نام پہلے آئے گا اور عورت کا بعد میں، اگر عورت ہے تو اس کا نام پہلے لکھا جائے اور مرد کا بعد میں، اس لوح کو تیار کرنے کے بعد عطرِ مُشک سے معطر کرے اور ایسی جگہ رکھیں جہاں اُسے حرارت ملتی رہے تو انشاء اللہ دونوں کے درمیان محبت و رغبت میں اضافہ ہوگا، باہمی بے زاری اور سرد مہری دور ہوگی، یہ طریقہ بھی طلسمات میں شمار ہوگا۔

جفری طریقے سے طلسم بنانے کے بے شمار اصول و قواعد ہیں، اساتذہ کا قول یہ ہے کہ طلسم، نقش یا تعویذ سے زیادہ زود اثر ثابت ہوتا ہے، جفری طریقے پر طلسم بنانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ مقصد کے مطابق ایک سطر لکھی جائے اور اس میں ضرورت کے مطابق حروف ابجد شامل کیے جائیں، یعنی مقصدی سطر اور حروف ابجد کو باہم امتزاج دے کر ایک نئی سطر حاصل کر لی جائے پھر اس کی تکسیر کی جائے، اس طرح تمام تکسیر کے تین حصے کر لیے جائیں، حصہ اول میں اصل سطر ہوگی، حصہ دوم میں زمام کو چھوڑ کر باقی تمام تکسیری عمل ہوگا، تیسرا حصہ زمام یعنی آخری سطر پر مشتمل ہوگا، بعض لوگ تینوں حصوں کے تین فتیلے بنا کر انہیں جلاتے ہیں، اس طریقے کو بھی طلسمی طریقے کار کہا جائے گا، جب کہ بعض لوگ ہر حصے کے حروف کو مخصوص تعداد میں جوڑ کر نئے لفظ تشکیل دیتے ہیں اور انہیں طلسمی لفظ کہا جاتا ہے، اس کے بعد انہیں استعمال میں لایا جاتا ہے، مثلاً دو افراد کے درمیان محبت اور ہم آہنگی مقصود ہے تو دونوں کا نام مع والدہ علیحدہ علیحدہ حروف میں لکھا جائے اور حروف ابجد میں سے چار حرف ب ۔ د ۔ و ۔ ح لیے جائیں، دونوں کے ناموں کے درمیان میں یہ حرف رکھے جائیں، اس کے بعد تکسیر کا عمل کیا جائے اور پھر تکسیری عمل سے جو تین حصے حاصل ہوں گے ان کے طلسمی الفاظ بنا لیے جائیں، جس کا طریقہ یہ ہے کہ کل اعداد اگر طاق ہوں

تو تین یا پانچ حرف ملا کر ایک لفظ بنایا جائے اور اگر جفت ہوں تو چار حرف ملا کر نیا لفظ بنالیا جائے ،اس کی مثال یہ ہے۔

فرض کریں احسن اور آمنہ کے درمیان باہمی محبت اور ہم آہنگی مقصود ہے تو دونوں کے نام مع والدہ لے کر درمیان میں مندرجہ بالا چار حرف شامل کر لیے جائیں تو یہ سطر بن جائے گی ، طوالت سے بچنے کے لیے والدہ کا نام مثال میں شامل نہیں کیا جا رہا۔

ا۔ح۔س۔ن۔ب۔د۔و۔ح۔ا۔م۔ن۔ہ، اب طلسم بنانے کا طریقہ یہ ہوگا کہ کل حروف 12 ہیں جو با آسانی تین یا چار پر تقسیم ہو سکتے ہیں لہٰذا تین تین یا چار چار حروف کے لفظ بنا لیے جائیں ،اس طرح ۔احس ،نبد ،وحا،منہ ، یہ تینوں طلسمی لفظ کہلائیں گے ،اگر چار چار حرف لیے جائیں تو یہ لفظ حاصل ہوں گے ۔احسن ، بدوح ،امنہ ،اس طرح اصل حروف ظاہر ہو جائیں گے لہٰذا طریقہء اول کو ہی ترجیح دی جائے گی کیوں کہ طلسم کا مطلب ہی پوشیدہ کرنا ہے ،اسی طرح باقی تکسیر کے دیگر حصوں کے بھی طلسمی الفاظ بنا کر استعمال کیا جاتا ہے۔

مختصراً علم جفر میں طلسمات کی وضاحت کر دی گئی ہے لیکن یہ کافی نہیں ہے ، یہ موضوع بہت بڑا ہے ،اس کی اور بھی بہت سی اقسام ہیں جن میں تصویری اشکال بھی شامل ہوتی ہیں ، قصہ مختصر یہ کہ جو لوگ اس راستے میں جتنا آگے جانا چاہیں ،ان کے لیے اتنا بڑا میدان موجود ہے۔

علم النقوش

اکثر عملیات میں بتایا جاتا ہے کہ عمل ترتیب دینے کے بعد اس کا نقش مثلث یا مربع تیار کر لیا جائے لیکن عام آدمی کو نہیں معلوم کہ نقش مثلث کیا ہے اور مربع کسے کہتے ہیں، پھر یہ کہ اسے کیسے تیار کیا جاتا ہے ،اسی ضرورت کے پیش نظر ہم یہاں مختصراً مختلف نقوش کا تعارف اور نقش بنانے کا طریقہ درج کر رہے ہیں ، اگر چہ اس کی کوئی خاص ضرورت اُس صورت میں نہیں ہے جب علم نقش سے دلچسپی رکھنے والے خواتین وحضرات کے پاس علم

النقوش کی کوئی بھی مستند کتاب موجود ہو، جیسا کہ حضرت کاش البرنی کی کتاب ''عامل کامل حصہ دوم'' اگر یہ کتاب آپ کے پاس موجود ہے تو آپ کے لیے کسی بھی قسم کا کوئی بھی نقش تیار کرنا مشکل کام نہیں ہوگا لیکن عموماً عام لوگ ایسی کتابوں کا مطالعہ نہیں کرتے لہٰذا ہر نقش کے بارے میں ابتدائی نوعیت کی معلومات ہم دے رہے ہیں۔

اگرچہ مختلف قسم کے نقوش کی تعداد بہت زیادہ ہے لیکن یہاں صرف چند نقوش کے بارے میں آگاہ کیا جا رہا ہے جو عام طور پر استعمال میں آتے ہیں۔

مثلث

9 خانوں کے نقش کو مثلث کہا جاتا ہے، یہ سیارہ قمر سے منسوب ہے، دائیں سے بائیں یا اوپر سے نیچے اس کے ہر تین خانوں کی میزان 15 ہوتی ہے، اس اعتبار سے اسے 15 کا نقش بھی کہا جاتا ہے، پورے نقش کی میزان 45 ہوتی ہے، واضح رہے کہ 45 عدد آدم کے ہیں اور 15 حوا کے، لہٰذا اسے آدم و حوا کا نقش بھی کہا جاتا ہے۔

قاعدہ اور چال

نقش مثلث 9 خانوں میں اپنی اصل یعنی طبعی حالت میں یہاں دیا جا رہا ہے، اس کی چاروں عنصری چالیں بھی دی جا رہی ہیں یعنی آتشی، بادی، آبی اور خاکی، اگر نقش مثلث میں کسی خاص اسم یا آیت یا کسی عمل کا نقش تیار کرنا ہو تو قاعدہ یہ ہے کہ کل اعداد میں سے 12 عدد کم کریں اور اسے تین پر تقسیم کریں، اگر پورا تقسیم ہو جائے تو بہت اچھی بات ہے، اگر کچھ باقی بچے تو اُسے کسر کہا جاتا ہے، کسر کو نقش بھرتے وقت مخصوص خانوں میں استعمال کیا جاتا ہے، اگر ایک بچے تو ساتویں خانے میں ایک عدد کا اضافہ کیا جاتا ہے اور دو بچیں تو چوتھے خانے میں ایک عدد کا اضافہ کر دیا جائے گا، تقسیم کرنے سے جو خارج قسمت حاصل ہوگا، اُسے نقش کے خانہ اول میں رکھ کر ایک ایک عدد کے اضافے سے پورا نقش مکمل کیا جائے گا، اگر کسر کا مسئلہ ہوگا تو مطلوبہ خانے میں ایک عدد کا اضافہ کر دیا جائے گا۔

آتشی چال

۸	۱	۶
۳	۵	۷
۴	۹	۲

بادی چال

۲	۷	۶
۹	۵	۱
۴	۳	۸

آبی چال

۶	۷	۲
۱	۵	۹
۸	۳	۴

خاکی چال

۴	۹	۲
۳	۵	۷
۸	۱	۶

ہر نقش میں ایک سے 9 تک اعداد ہیں، پہلا خانہ وہی تصور ہوگا جس میں عدد ایک لکھا گیا ہے لہٰذا کوئی بھی وضع نقش کسی بھی چال سے مرتب کیا جائے گا تو خانہ ءاول سے جس میں عدد 1 ہے، شروع کیا جائے گا اور آخری خانے تک جس میں عدد 9 ہے، نقش مکمل ہو جائے گا، ایک مثال کے ذریعے مزید وضاحت کی جا رہی ہے مثلاً آپ اسم الٰہی باسط کا نقش مثلث میں تیار کرنا چاہتے ہیں تو پہلے اسم باسط کے اعداد معلوم کریں، ابجد قمری سے ب، الف، س اور ط کے اعداد معلوم کیے تو یہ ہوئے، 72=9+60+1+2۔ اب 72 میں سے قانون کے مطابق 12 عدد کم کیے تو باقی 60 بچے، 60 کو 3 پر تقسیم کیا تو جواب 20 آیا اور باقی کچھ نہیں بچا، گویا اس نقش میں کوئی کسر نہیں آئے گی، 20 کو خانہ ءاول میں رکھ کر ایک ایک عدد کے اضافے سے نقش میں مندرجہ بالا آتشی چال کے مطابق پُر کیا تو آخری خانہ ءنو میں 28 کا عدد آئے گا اور نقش مکمل ہو جائے گا، نقش کے دائیں سے بائیں یا اوپر سے نیچے ہر تین خانوں کی میزان 72 ہوگی، مثالی نقش درج ذیل ہے:

یابابسطُ

۲۷	۲۰	۲۵
۲۲	۲۴	۲۶
۲۲	۲۸	۱۲

امید ہے کہ مثلث نقش طبعی اور وضعی کی تیاری کا طریقہ سمجھ میں آ گیا ہوگا، اسی نقش کو آتشی چال کے بجائے کسی بھی دوسری عنصری چال کے مطابق بھی بھرا جا سکتا ہے۔

مربع

یہ 16 خانوں کا نقش ہے، اس کے اوپر سے نیچے یا دائیں سے بائیں چار خانوں کی میزان 34 اور کل خانوں کی میزان 136 ہوگی، اسے سیارہ عطارد سے منسوب کیا گیا ہے، عام طور پر مثلث اور مربع نقوش زیادہ استعمال میں آتے ہیں۔

آتشی

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

بادی

۱۱	۸	۱	۱۴
۲	۱۳	۱۲	۷
۱۶	۳	۶	۹
۵	۱۰	۱۵	۴

آبی

۱۴	۱	۸	۱۱
۷	۱۲	۱۳	۲
۹	۶	۳	۱۶
۴	۱۵	۱۰	۵

خاکی

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

مربع نقش بھی طبعی اور عنصری چال کے مطابق دیے جا رہے ہیں، اگر کسی مخصوص عمل کے لیے نقش تیار کرنا ہو تو کل اعداد میں سے 30 عدد کم کر کے چار پر تقسیم کریں اور خارج قسمت کو خانہ اول میں رکھ کر چال کے مطابق تمام خانے بھرلیے جائیں گے، چار پر تقسیم کرنے سے اگر ایک باقی بچے تو خانہ نمبر 13 میں ایک عدد کا اضافہ کریں گے، اگر 2 باقی بچیں تو خانہ نمبر 9 میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا اور تین باقی بچیں تو پانچویں خانے میں ایک عدد کا اضافہ کیا جائے گا۔

مخمس

اس میں 25 خانے ہوتے ہیں اور 5 خانوں کی میزان 65 جب کہ کل اعداد کی میزان 325 ہوگی، اسے سیارہ زہرہ سے منسوب کیا گیا ہے۔

مخمس طبعی کی ایک سے زیادہ چالیں ہیں جو ضرورت کے تحت اختیار کی جاتی ہیں، یہاں صرف ایک چال جو عام ہے، دی جا رہی ہے، اگر کوئی خاص عمل تیار کرنا ہو تو کل اعداد میں سے 60 عدد تفریق کر کے پانچ پر تقسیم کریں، خارج قسمت کو خانہ اول میں رکھ کر ترتیب وار نقش مکمل کرلیں، تقسیم کرنے سے اگر ایک باقی بچے تو اکیسویں خانے میں ایک عدد کا اضافہ کریں، دو باقی بچیں تو سولھویں خانے میں ایک عدد بڑھا دیں، تین باقی بچے تو گیارھویں خانے میں اور چار باقی بچیں تو چھٹے خانے میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔

۷	۱۳	۱۹	۲۵	۱
۲۰	۲۱	۲	۸	۱۴
۳	۹	۱۵	۱۶	۲۲
۱۱	۱۷	۲۳	۴	۱۰
۲۴	۵	۶	۱۲	۱۸

مسدس

مسدس میں 36 خانے ہوتے ہیں اور ہر 6 خانوں کی دائیں سے بائیں یا اوپر سے نیچے میزان 111 ہوتی ہے، تمام خانوں کی میزان 666 ہوگی، یہ شمس سے منسوب ہے۔

مسدس کی ایک سے زیادہ چالیں ہیں یہاں صرف ایک معروف چال دی جارہی ہے، مخصوص اعمال کے لیے وضعی مسدس پُر کرنی ہو تو کل اعداد میں سے 105 عدد نفی کریں اور پھر 6 پر تقسیم کریں، خارج قسمت کو خانہ اول میں رکھ کر چال کے مطابق نقش مکمل کرلیں، اگر کسر ایک آئے تو 31 ویں خانے میں ایک عدد کا اضافہ کردیں، دو آئے تو چھبیسویں، تین باقی بچیں تو انیسویں، چار باقی بچیں تو تیرھویں، پانچ باقی بچیں تو ساتویں خانے میں ایک عدد کا اضافہ کردیں۔

١٢	١٩	٣٠	١٣	١٨	١
١٣	٣٣	١١	٢	٢٨	٢٤
٢٩	٣	١٤	٢٣	١٠	٣٢
٤	٢٧	١٥	٢٢	٣٤	٩
١٧	٨	٣٥	٢٦	٥	٢٠
٣٦	٢١	٦	٧	١٦	٢٥

مسبع

7x7 یعنی 49 خانوں کا نقش مسبع کہلاتا ہے، اس کے دائیں سے بائیں یا اوپر سے نیچے سات خانوں کی میزان 175 ہوتی ہے، نقش کے کل اعداد کا مجموعہ 1225 ہوگا، اسے سیارہ مریخ سے منسوب کیا گیا ہے۔

مسبع نقش کی بھی صرف معروف چال دی جارہی ہے، کسی مخصوص نقش کی تیاری کے لیے

کل اعداد میں سے 168 عدد کم کر کے سات پر تقسیم کریں، حاصل قسمت کو نقش کے پہلے خانے میں رکھ کر چال کے مطابق نقش مکمل کر لیں، کسر ایک آئے تو 43 ویں، دو آئے تو 36 ویں، تین آئے تو 29 ویں، چار آئے تو بائیسویں، پانچ آئے تو پندرھویں اور چھ آئے تو آٹھویں خانے میں ایک عدد کا اضافہ کر دیں۔

۹	۱۷	۲۵	۳۳	۴۱	۴۹	۱
۲۶	۳۴	۴۲	۴۳	۲	۱۰	۱۸
۳۶	۴۴	۳	۱۱	۱۹	۲۷	۳۵
۴	۱۲	۲۰	۲۸	۲۹	۳۷	۴۵
۲۱	۲۲	۳۰	۳۸	۴۶	۵	۱۳
۳۱	۳۹	۴۷	۶	۱۴	۱۵	۲۳
۴۸	۷	۸	۱۶	۲۴	۳۲	۴۰

ثمن

8x8 یعنی 64 خانوں پر مشتمل اس نقش کے ہر ضلع کی میزان 960 ہوگی مکمل نقش کے کل اعداد کا مجموعہ 2080 ہوگا، اسے سیارہ مشتری سے منسوب کیا گیا ہے، عام طور پر یہ نقوش زیادہ مستعمل نہیں ہیں، اس لیے ثمن کی بھی صرف ایک معروف چال دی جا رہی ہے، اس نقش کے کل اعداد 260 ہیں، نقش بھرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کل اعداد میں سے 252 عدد تفریق کر کے باقی کو 8 پر تقسیم کریں جو حاصل قسمت ہو، اُسے خانہ اول میں رکھ کر مقررہ چال سے نقش پُر کریں، اگر تقسیم کرنے سے ایک باقی بچے تو خانہ 57 میں ایک عدد کا اضافہ کریں، اگر 2 باقی بچیں تو خانہ 49، اگر 3 باقی بچیں تو خانہ 41 میں اور 4 باقی بچیں تو خانہ 33، اگر 5 باقی بچیں تو خانہ 25، 6 باقی بچیں تو خانہ 17، 7 باقی بچیں تو خانہ 9 میں ایک کا اضافہ کرنا چاہیے، نقش مکمل ہو جائے گا۔

۳۲	۳۵	۴۶	۱۷	۱۶	۵۱	۶۲	۱
۶۱	۲	۱۵	۵۲	۴۵	۱۸	۳۱	۳۶
۱۹	۴۸	۳۳	۳۰	۳	۶۴	۴۹	۱۴
۵۰	۱۳	۴	۶۳	۳۴	۲۹	۲۰	۴۷
۵	۵۸	۵۵	۱۲	۲۱	۴۲	۳۹	۲۸
۴۰	۲۷	۲۲	۴۱	۵۶	۱۱	۶	۵۷
۱۰	۵۳	۶۰	۷	۲۶	۳۷	۴۴	۲۳
۴۳	۲۴	۲۵	۳۸	۵۹	۸	۹	۵۴

متسع

9x9 یعنی 81 خانوں کا نقش متسع کہلاتا ہے، اس کے 9 خانوں کی میزان 369 ہوگی، جب کہ کل خانوں کے اعداد کا مجموعہ 3321 ہوتا ہے، اسے سیارہ زحل سے منسوب کیا گیا ہے، اگر وضعی نقش پُر کرنا ہو تو کل اعداد میں سے 360 عدد کم کر کے 9 پر تقسیم کریں اور حاصل قسمت کو خانہ اول میں رکھ کر چال کے مطابق نقش مکمل کریں، اگر تقسیم سے ایک باقی بچے تو خانہ 73، 2 بچے تو خانہ 64، 3 باقی بچے تو خانہ 55، چار باقی ہو تو 46، پانچ باقی ہو تو خانہ 37 میں، 6 باقی بچے رہے تو خانہ 48، سات باقی ہو تو خانہ 19، آٹھ باقی ہو تو خانہ 10 میں ایک کا اضافہ کریں، اس طرح نقش مکمل ہو جائے گا، نقش کے دائیں سے بائیں یا اوپر سے نیچے 9 خانوں کی میزان 359 ہوگی، کوئی بھی نقش جب مکمل کرلیں تو میزان ضرور چیک کریں، اگر میزان درست نہ ہوگی تو نقش غلط ہوگا، یقیناً ایسی غلطی بھی موجود ہوگی، کتابوں یا رسالوں میں جو نقش دیے جاتے ہیں، انہیں بھی نقل

کرنے سے پہلے ان کے خانوں کی میزان کو ضرور چیک کرنا چاہیے۔

۱	۴۲	۷۴	۳۴	۶۶	۲۶	۵۸	۱۸	۵۰
۸۱	۳۲	۶۴	۲۴	۵۶	۱۶	۴۸	۸	۴۰
۷۱	۲۲	۶۳	۱۴	۴۶	۶	۳۸	۷۹	۳۰
۶۱	۱۲	۵۳	۴	۴۵	۷۱	۲۸	۶۹	۲۰
۵۱	۲	۴۳	۷۵	۳۵	۶۷	۲۷	۵۹	۱۰
۴۱	۷۳	۳۳	۶۵	۲۵	۵۷	۱۷	۴۹	۹
۳۱	۷۲	۲۳	۵۵	۱۵	۴۷	۷	۳۹	۸۰
۲۱	۶۲	۱۳	۵۴	۵	۳۷	۷۸	۲۹	۷۰
۱۱	۵۲	۳	۴۴	۷۶	۳۶	۶۸	۱۹	۶۰

اختلاف رائے

علم نقوش کے ماہرین کے درمیان نقوش کی منسوبات میں اختلافات بھی موجود ہیں، اس حوالے سے دو نمایاں گروپ مشہور ہیں، مشرقی اور مغربی، دونوں اپنے اپنے نظریات کے پابند ہیں، مثلاً نقش مثلث کو مشرقی گروپ والے سیارہ قمر سے منسوب کرتے ہیں اور مغرب والے سیارہ زحل سے، مربع نقش مشرق میں عطارد سے منسوب ہے تو مغرب میں مشتری سے اور دلچسپ بات یہ ہے کہ حضرت کاش البرنیؒ جو علمائے مشرق کے پیروکار تھے، انہوں نے جب لوح مشتری وضع کی تو مربع کا انتخاب کیا، ثمن یعنی 8x8 سے گریز کیا، مخمس کو سیارہ مریخ سے، مسدس کو شمس سے یہاں دونوں گروپس میں اتفاق پایا جاتا ہے، 7x7 مسبع کو سیارہ زہرہ سے اور 8x8 ثمن کو سیارہ عطارد سے اور 9x9 متسع کو سیارہ قمر سے منسوب کیا گیا ہے، عام معلومات کی خاطر یہ اختلاف رائے ظاہر کیا جا رہا ہے لیکن عام لوگوں کو اس اختلافی مسئلے میں الجھنا نہیں چاہیے۔

ایک مجرب جفری طلسم

طلسم کا لفظ سامنے آتے ہی جادو کا لفظ ذہن میں ابھرتا ہے اور اکثر لوگ قصے کہانیوں میں پڑھی ہوئی باتوں کی وجہ سے طلسم یا طلسمات کے لفظ کے معنی سحر و جادو ہی سمجھتے ہیں حالانکہ یہ نظریہ غلط ہے۔

بنیادی طور پر طلسم سے مراد پوشیدہ یا خفیہ اشارے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ طلسمی حروف و اعداد اور اشکال قدیم زمانے سے مروج ہیں اور ہر دور میں اس دور کی مروجہ زبانوں کے حروف والفاظ کے ایسے کلمے یا اشکال طلسم سمجھے گئے جو عام لوگوں کی سمجھ سے بالاتر تھے مگر ان کے اثر و فوائد یا نقصانات سے انکار ممکن نہ تھا۔ طلوع اسلام کے بعد مسلمان ماہرین جفر نے علم جفر کو بام عروج پر پہنچایا تو عملیات و نقوش کے ساتھ جفری طلسمات کے قواعد بھی مرتب کیے۔ کیونکہ تجربے میں آیا ہے کہ ایک چھوٹا سا طلسمی لفظ زود اثری میں اکثر بڑے بڑے وظیفوں اور چلّوں یا نقوش سے زیادہ زود اثر ثابت ہوتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ عام نظر میں ممکن ہے وہ ایک بے معنی لفظ یا کوئی عجیب ٹیڑھی میڑھی لکیروں کا نقشہ ہو جو لوگ حروف صوامت سے کام لیتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ مختلف حروف کی آمیزش سے جو طلسمی کلمے تیار کیے جاتے ہیں وہ بظاہر مہمل اور بے معنی ہوتے ہیں مگر جس مقصد کے لیے انہیں ترتیب و تشکیل دیا گیا ہوتا ہے وہ اس پر یقیناً اثر انداز ہوتے ہیں لیکن یہ حقیقت ہے کہ علم جفر کے لامحدود سمندر میں ایسے نقوش و طلسمات کی کمی نہیں جو آج بھی انسان کو حیرت میں ڈال سکتے ہیں۔

ہم ایک ایسے ہی کثیر المقاصد طلسم کا طریقہ کار بیان کر رہے ہیں جس کی قوت و تاثیر سے انکار ممکن نہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ کوئی حسابی غلطی یا شرائط و ضوابط میں کوتاہی ساری محنت پر پانی پھیر دے۔ ایسی صورت میں دوبارہ کوشش ضرور کرنا چاہیے۔ اس قاعدے

سے کسی بھی سیارے کے شرف یا اوج میں کوئی کام لیا جا سکتا ہے۔ استادان فن ایسے طریقوں کو عام نہیں کرتے، سینے کا راز بنا کر رکھتے ہیں۔ کیونکہ ان کے پیش نظر بہر حال یہ حقیقت ہوتی ہے کہ انسان جذبات کا پتلا اور خواہشات کا غلام ہے جو اکثر جذبات سے مغلوب ہو کر صبر کا دامن ہاتھ سے چھوڑ دیتا ہے اور اپنی معمولی ضروریات یا خواہشات کے لیے بھی انتہا پسندی کا مظاہرہ کرتا ہے لہٰذا خود بھی نقصان اٹھاتا ہے اور دوسروں کے لیے بھی پریشانیاں کھڑی کرتا ہے۔ بہر حال ہمارا ذاتی تجربہ یہ ہے کہ اللہ گنجے کو ناخن ہی نہیں دیتا اور نا اہل و ظالم کی آنکھوں پر پردے پڑ جاتے ہیں۔ اسی طرح علوم روحانیات میں بھی منفی سوچ رکھنے والے سب ہی گوہر مراد نہیں پاتے۔

جیسا کہ ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ علم جفر کا حصہ آثار، حروف اور اعداد کی اثر پذیری کے قانون سے بحث کرتا ہے۔ علمائے جفر نے 28 حروف تہجی کو الگ الگ طبقات اور سلسلوں میں تقسیم کیا ہے جیسا کہ حروف صوامت، حروف نورانی، حروف ظلمانی، حروف ناطق وغیرہ۔ اسی طرح ان کی عناصری، مکتوبی، ملفوظی اور مسروری تقسیم ابجد بسیط ہے اور ابجد قمری کے علاوہ بھی بہت سی ابجدات ان حروف کی نت نئی عددی قیمتیں ظاہر کرتی ہیں۔ زیر نظر طریقہ کار میں ابجد شمسی سے اعداد کی قیمتیں لی جائیں گی جس کی جدول تمام کتب جفر میں مل سکتی ہے اور اس کتاب میں ہم بھی دے رہے ہیں۔

خیال رہے کہ ماہرین جفر کے نزدیک ابجد شمسی، ابجد قمری سے زیادہ زود اثر اور جلالی ہے۔ اب طریقہ کار سمجھ لیں۔

آپ کا مقصد خواہ کوئی بھی ہو۔ صرف شرط یہ ہے کہ نیک اور جائز ہو۔ یہ طریقہ کار اس میں کام دے گا اور ایسا تیر بہدف ثابت ہوگا کہ آپ حیران رہ جائیں گے مگر ایک بار ہم اپنی تنبیہ کو دہرائیں گے کہ خدارا خواہشات کے لامتناہی سلسلے کو لگام دیں۔ جہاں واقعی صورت حال قابو سے باہر ہو گئی ہو اور آپ مادی طور پر تمام کوششیں کر کے تھک گئے ہوں اور آپ کا ہدف کوئی مطلب و مقصد ہے، آپ اس کے حصول کا قانونی اور شرعی استحقاق رکھتے

ہوں تو اس عمل سے کام لیں، اگر قانونی اور شرعی استحقاق حاصل نہیں ہیں، صرف جذباتی خواہشات سے مغلوب ہیں تو ہرگز یہ عمل نہ کریں کیوں کہ بہر حال یہ ایک جلالی عمل ہے۔

اگر حالات کی خرابی یا دشمنوں کی ریشہ دوانیوں کے سبب آپ کا جائز حق آپ کو نہ مل رہا ہو تب ہی اس طریقہ کار کو کام میں لائیں جو لوگ ہماری اس تنبیہ کو نظر انداز کر کے جائز و ناجائز کا خیال نہیں رکھیں گے وہ اپنے نفع و نقصان کے خود ذمہ دار ہوں گے۔ ہمارا کام فروغ علم کے لیے اس طریقے کو ظاہر کرنا ہے۔

اگر آپ کسی رشتے کا حق رکھتے ہیں یعنی اس کے لیے موزوں ہیں اور رشتہ نہیں ہو رہا۔ کچھ حاسدین، مخالفین رکاوٹیں ڈال رہے ہیں یا آپ کا افسر اعلیٰ، مالک یا باس آپ کا حق غصب کر رہا ہے۔ آپ کی جائز ترقی میں رکاوٹ ڈال رہا ہے یا دفتر میں ماحول آپ کے خلاف ہے اور آپ کی ترقی میں رکاوٹ ڈالتا ہے۔ اسی طرح کاروباری معاملات میں حالات کی گردش یا کسی اور وجہ سے نقصان ہو رہا ہے یا کاروبار ترقی نہیں کر رہا ہے۔ بہر حال آپ کا جو بھی مقصد ہے اسے مختصر انداز میں لکھ لیں مثلاً اگر کسی کے دل میں اپنی جگہ بنانی ہے، وہ آپ کی بیوی ہے یا شوہر (اگر بیوی ناراض ہو کر چلی گئی ہے تو اس طریقے سے واپس آسکتی ہے)۔ اگر شوہر چھوڑ گیا ہے اور کسی صورت اپنانے کے لیے تیار نہیں ہو رہا تو بھی یہ طریقہ کام دے گا)، افسر اعلیٰ ہے یا باس، الغرض کوئی بھی شخص جو آپ کا مخالف ہے اور آپ کے جائز حقوق مار رہا ہے تو مقصد کے طور پر اس کا نام اور اس کی ماں کا نام لیا جائے گا، ماں کا نام معلوم نہ ہو تو نام کے ساتھ اس کا عہدہ یا مرتبہ بھی لیا جا سکتا ہے۔

اگر مقصد ملازمت میں ترقی ہے یا کاروباری ترقی ہے یا بیرون ملک کا سفر ہے، ویزے پاسپورٹ یا اس نوعیت کے کسی معاملے میں رکاوٹ ہو رہی ہے' قصہ مختصر یہ کہ جو بھی مقصد ہے اسے جامع الفاظ میں مختصراً لکھیں مثلاً اگر ملازمت کا حصول ہو تو مقصد ''حصول ملازمت'' لکھیں، قرض کا معاملہ ہو تو مقصد ''ادائیگی قرض'' ہوگا۔ ملازمت میں ترقی رکی ہوئی ہے تو مقصد ''ترقی عہدہ و مرتبہ'' یا ''تنخواہ میں اضافہ'' یا ''کاروباری ترقی'' مقدمہ

ہے تو مقصد ''مقدمے میں کامیابی'' یا مقصد شہرت وعروج ہے یا محبت کا حصول بہر حال جو بھی مقصد و مطلب ہے اسے متعین کرلیں اور پھر ابجد شمسی سے پہلے اپنے نام اور اپنی والدہ کے نام کے اعداد نکال لیں، اس کے بعد مطلوب یا مقصد کے اعداد نکال کر اپنے نام مع والدہ کے اعداد میں جمع کر لیں، اب چودہ حروف نورانی کے اعداد بھی اس مجموعے میں جمع کردیں۔ اس کے بعد تمام جمع شدہ اعداد کے دوبارہ ابجد شمسی سے حروف بنالیں اور ان حروف کے آخر میں لفظ ائیل لگا کر مؤکل کا نام پیدا کریں۔

سمجھ لیں کہ یہ مؤکل آپ کے مقصد کو پورا کرنے پر مامور ہو گیا ہے۔ اب اسے متحرک کرنے یعنی ہدف کو پورا کرنے کے لیے روبہ عمل لانا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ تمام حروف کے جتنے اعداد حاصل ہوں ان سے ایک مثلث یا مربع نقش بلا کسر تیار کریں۔ (اگر مثلث میں کسر آئے تو مربع پر کریں اور مربع میں کسر آئے تو مثلث پر کریں۔ تیسرا طریقہ بلا کسر نقش کا مثلث خالی البطن ہوگا) شرف شمس یا زہرہ یا قمر یا کسی اور مؤثر وقت میں اس نقش کو سفید کاغذ پر تمام قواعدِ نقوش کے مطابق لکھیں (مثلاً نقش کے ضلع قولہ الحق والہ الملک کے بنائیں۔ ملائکہ اور حروف مقطعات نقش کے چاروں طرف لکھیں جیسا کہ قاعدہ ہے) اور نقش کے اوپر اس مؤکل کا نام لکھیں جو آپ نے تمام حروف کے اعداد کی مدد سے تیار کیا ہے۔ نقش کو معطر کر کے بازو پر باندھیں یا گلے میں پہن لیں۔ حسب توفیق صدقہ یا خیرات کریں۔

اب جس دن نقش پہننا ہے اسی رات سے ایک عمدہ اور صاف کاغذ کی کاپی پر سرخ یا زرد روشنائی سے مؤکل کا نام لکھنا شروع کردیں۔ یہ نام اتنی ہی مرتبہ لکھنا ہوگا جتنی کل حروف کے اعداد کی تعداد ہے۔ اگر ایک ہی مرتبہ میں نہ لکھ سکے تو تھوڑی تھوڑی تعداد میں یعنی جتنی ہمت ہو روزانہ لکھیں۔ اب اصل تعداد خواہ کتنے ہی دنوں میں پوری ہو پروانہ کریں۔ روزانہ باوضو پاک صاف ہو کر لکھتے رہیں۔ اگر لگن سچی ہے اور مقصد نیک ہے تو لکھنے کے دوران ہی مقصد حاصل ہو جائے گا یا ایسے اسباب پیدا ہونے لگیں گے جو مقصد

کی طرف رہنمائی کریں گے۔ ورنہ تعداد پوری ہونے کے بعد ضرور مقصد حاصل ہوگا لیکن اگر اس کے بعد بھی مقصد کے حصول کے آثار پیدا نہ ہو رہے ہوں تو پھر ایک دوسرا کام کرنا ہوگا۔

کاپی کے وہ کاغذ جن پر آپ نے مؤکل کا نام لکھا ہے پھاڑ کر الگ کر لیں اور چاہیں تو تمام کاغذ کی ایک ہی موٹی سی بتی بنائیں جسے فتیلہ کہا جاتا ہے یا دو تین بتیاں بنائیں، اس پر روئی وغیرہ لپیٹ کر چنبیلی کے تیل میں تر کر کے کسی مٹی کے پیالے میں مزید چنبیلی کا تیل ڈال کر چراغ بنالیں اور اس فتیلے کو جلا دیں، چراغ کا رخ یعنی فتیلے کا منہ اس سمت میں رکھیں جدھر آپ کا مطلوب رہتا ہو یا مقصد و مطلوب اگر کوئی شخص نہیں ہے تو پھر چراغ کا رخ قبلے کی طرف رکھیں، انشاللہ یقیناً کامیابی ہوگی۔ جب مقصد پورا ہو جائے تو جو نقش پاس رکھا ہے اسے چلتے ہوئے پانی میں بہا دیں، مقصد پورا ہونے کے بعد مٹھائی پر فاتحہ دے کر تقسیم کریں اور حسب توفیق صدقہ و خیرات دیں۔

یقیناً یہ عمل پڑھنے والوں کو بہت مشکل معلوم ہو رہا ہوگا لہٰذا ضروری ہے کہ ایک مثال کے ذریعے سارے طریقۂ کار کی وضاحت کر دی جائے۔

اس کتاب میں ابجد شمسی کا چارٹ موجود ہے اس کی مدد سے اپنے نام مع والدہ اور مقصد یا مطلوب کے نام کے اعداد نکال لیں۔

فرض کریں آپ کا نام الطاف ہے اور ماں کا نام فاطمہ ہے اور آپ کا مقصد ترقی ہے تو ابجد شمسی سے نام مع والدہ اور مقصد کے اعداد نکالے گئے تو مجموعہ 3856 آیا۔ اب حروف نورانی کے اعداد بھی ابجد شمسی سے لیں گے۔

14 حروف نورانی یہ ہیں۔ ا، ہ، ح، ط، ی، ک، ل، م، ن، س، ع، ص، ق، ر۔

ان 14 حروف نورانی کے ابجد شمسی سے کل اعداد کا مجموعہ 4657 ہوگا۔ نام مع والدہ اور مقصد کے اعداد بھی اس میں جمع کر دیے۔ تو مجموعہ 8513 آیا۔ نقش مثلث یا مربع ان ہی اعداد کا تیار ہوگا اور ان ہی اعداد سے مؤکل پیدا کیا جائے گا۔ اس کا طریقہ کار سمجھ لیں۔

8513 میں اکائی کے مرتبے پر عدد 3 ہے۔ ابجد شمسی میں عدد 3 کا حروف ''ت'' ہے۔ دہائی کے مرتبے پر ایک ہے یعنی یہ 10 ہوا لہٰذا 10 عدد ''ر'' کے ہیں تو ت کے بعد ر کا حرف لیا۔ سیکڑے کے مرتبے پر 5 ہے لہٰذا 500 کا حرف ''ل'' ہے۔ اب ہزار کے مرتبے پر 8 ہے اور ابجد شمسی میں ''ی'' کے 1000 ہیں تو اصولاً 8 ی لینا ہوں گے، اب اس سلسلے میں دو طریقے یا دو اصول ہیں۔ اول تو یہ کہ 1000 کے مرتبے پر جو عدد ہے اتنے ہی ''ی'' لے لیے جائیں یعنی 8 ی لے لیں گے۔ اس طرح ہمیں جو حروف حاصل ہوں گے وہ یہ ہوں گے، ت رل ی ی ی ی ی ی ی ی۔ ان حروف کے آگے ایل کا اضافہ کر کے موکل کا نام بنایا جائے گا جسے لکھنا خاصا پیچیدہ اور مشکل ہوسکتا ہے لہٰذا ایک دوسرا طریقہ بھی اساتذہ نے مقرر کیا ہے۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اکائی دہائی سیکڑے تک ت رل کے حروف حاصل کر لیے جائیں اور پھر 1000 کے مرتبے پر 8 کے عدد کے لیے ''دی'' کے حرف لے لیے جائیں۔ اس طرح جو حروف حاصل ہوں گے وہ ت رل دی ہوں گے اور کلمہ ایل لگانے کے بعد ''ترلدیائل'' موکل بنے گا۔

امید ہے سارا طریقہ اب واضح ہوگیا ہوگا۔ آخری الجھن نقش بھرنے سے متعلق ہوسکتی ہے تو 9 خانوں کا مثلث نقش بھرنے کے لیے کل اعداد کے مجموعے میں سے 12 عدد کم کریں اور جو باقی بچیں اسے 3 پر تقسیم کر دیں۔ اب جو حاصل قسمت آئے اس نقش کے خانہ اول میں رکھ کر چال کے مطابق نقش پر کریں۔ نقش کی چال آتشی لیں۔ اگر مربع یعنی 16 خانوں کا نقش بنانا ہے تو کل اعداد میں سے 36 عدد کم کریں اور 4 پر تقسیم کریں۔ جو حاصل قسمت آئے نقش کے خانہ اول میں رکھ کر آتشی چال کے مطابق ایک عدد کے اضافے سے تمام خانے بھرلیں اگر دونوں طریقوں سے نقش میں کسر آرہی ہو تو تیسرا طریقہ یہ ہوگا کہ مقصد کے الفاظ میں کوئی تبدیلی کی جائے، مثلاً ترقی کی جگہ ''ترقی کاروبار کے اعداد لیے جائیں، اس طرح کوشش کر کے اعداد کے مجموعے کو درست کیا جاسکتا ہے تاکہ مثلث یا مربع نقش بلا کسر آسانی سے مکمل ہو سکے۔

کلمہ طیبہ کے جفری اسرار

حمد السرّ ھو

بے شک حروف نورانی کے بعد حروف صوامت نہایت اہم اور اپنے اثرات میں نہایت قوی حروف ہیں اور اس کا ثبوت یہ بھی ہے کہ اسم ذات اللہ اور اسم پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حروف پر بھی اگر نظر ڈالیں تو ان دونوں ناموں میں حروف صوامت ہی استعمال ہوئے ہیں۔ کسی حرف پر کوئی نقطہ نہیں ہے۔ اس سے بھی آگے بڑھ کر ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارا کلمہ شریف بھی حروف صوامت پر ہی مشتمل ہے۔ پورے کلمے میں ایک حرف بھی ایسا استعمال نہیں ہوا ہے جس پر کوئی نقطہ استعمال ہوا ہو۔

ماہرین جفر نے کلمہ شریف سے بھی ایک نیا نقطہ برآمد کیا ہے۔ کلمے کے حروف کو علیحدہ علیحدہ لکھیں اور اس کے بعد تلخیص کر لیں یعنی جو حروف ایک سے زائد بار آئے ہیں انہیں کاٹ دیں تو صرف 9 حروف اصل ہوں گے جو یہ ہیں:

ل ا ہ م ح د ر س و

ان 9 حروف کے اعداد 354 ہیں جب کہ تمام حروف صوامت کے اعداد 543 ہیں یعنی اگر ان اعداد کی مفرد قوت لی جائے تو وہ 3 ہو گی۔ کلمہ شریف کے تلخیص شدہ حروف سے جو کلمہ بنتا ہے وہ یہ ہے

حمد السرّ ھو

اس کلمے کو ایک طلسم سمجھ لیجیے۔ اگر اس کے معنی معلوم کیے جائیں تو یہ ہوں گے۔

''تعریف کے قابل اس کے (اللہ کے) تمام بھید ہیں۔''

عزیزانِ من! 354 کا نقش مثلث بھر کے سورج گرہن میں اگر اس کی زکوٰۃ نکال لی جائے تو یہ نقش تمام بندش کے کاموں میں مفید ثابت ہوگا۔ نقش یہ ہے:

حمد السرّ ھو

١١٧	١٢٢	١١٥
١١٦	١١٨	١٢٠
١٢١	١١٤	١١٩

سورج گرہن میں اس نقش کی زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ یہ ہوگا کہ باوضو رجال الغیب کا خیال رکھتے ہوئے علیحدہ کمرے میں بیٹھیں۔ پہلے 354 مرتبہ اوّل و آخر درود شریف کے ساتھ کلمۂ طیبہ پڑھیں۔ بعدازاں کالی یا نیلی روشنائی سے یا کسی پینسل سے 354 مرتبہ اس نقش کو لکھ لیں۔ نقش کے اوپر طلسمی کلمہ بھی ضرور لکھیں۔

آسانی کے لیے بہتر یہ ہوگا کہ پہلے سے کسی سادہ کاپی پر 354 نقوش کے خانے بنا لیں تاکہ عین وقت پر صرف نقش بھرنے کا کام ہی کرنا پڑے۔ اس کام سے فارغ ہونے کے بعد کچھ شیرینی پر فاتحہ دیں اور ایصالِ ثواب میں تمام اولیائے کرام اور خصوصاً حضرت غوث گوالیاری رحمتہ اللہ علیہ کو نہ بھولیں۔ جس کاپی میں نقوش لکھے ہیں اسے کسی سیاہ کپڑے یا کاغذ میں لپیٹ لیں اور قبرستان میں جا کر ایسی جگہ دفن کر دیں جو لوگوں کی گزرگاہ نہ ہو۔

اب آپ ایک سال کے لیے اس نقش کے عامل ہو گئے۔ نقش کی تاثیر کو برقرار رکھنے کے لیے مداومت کے طور پر 9 نقش روزانہ لکھنا ہوں گے۔ اس کام کے لیے بھی ایک کاپی بنانا ہوگی جس میں فرصت کے اوقات میں 9 نقش لکھ دیا کریں۔

مندرجہ بالا نقش کسی بھی قسم کی بندش کے لیے استعمال ہو سکتا ہے۔ نقش لکھ کر اس کے نیچے یا پشت پر مقصد کی سطر لکھ دیں۔ مثلاً اگر کسی کی زبان بندی مقصود ہے تو مقصد کی سطر کے طور پر اتنا لکھنا کافی ہوگا:

''بستم زبان فلاں بن فلاں درغرض وحق فلاں بن فلاں۔'' اسی طرح مختلف بیماریوں کے علاج معالجے کے لیے یعنی ان کی روک تھام کے لیے بھی مقصد کی سطر نقش پر لکھی جا سکتی ہے،

یعنی اگر کسی کا سر درد نہ جاتا ہو، دنیا بھر کے علاج ہو چکے ہوں تو یہ نقش لکھ کر دیں، تاکہ سر میں باندھے، اسی طرح مرگی کے دوروں کی بندش کے لیے بھی یہ نقش استعمال کر سکتے ہیں، اگر خواتین کو ماہانہ نظام بہت شدید اور حد سے زیادہ ہو، جریان خون حد سے زیادہ ہونے کی وجہ سے جان جانے کا خطرہ ہو تو اس کی بھی بندش کی جا سکتی ہے لیکن یاد رہے کہ جریان خون کی بندش اسی صورت میں کی جائے جب جان جانے کا خطرہ ہو، بندش کی دوسری اقسام میں ایسے کاموں کے لیے بھی یہ نقش استعمال ہو سکتا ہے جب کوئی بری یا گندی عادتوں میں مبتلا ہو مثلاً جھوٹ بولنا، چوری کرنا، نشہ کرنا، مار پیٹ کرنا، بدزبانی اور گالم گفتار کرنا، گھر سے بھاگنا وغیرہ۔

مقصد کی سطر اس طرح لکھیں:

''دبستم درد سر فلاں بن فلاں''

''دبستم دورہ مرگی فلاں بن فلاں''

''دبستم جریان خون فلاں بن فلاں''

''دبستم دروغ گوئی فلاں بن فلاں''

''دبستم عادتِ چوری فلاں بن فلاں''

''دبستم عادتِ نشہ فلاں بن فلاں''

''دبستم دست درازی فلاں بن فلاں''

''دبستم بدزبانی فلاں بن فلاں''

''دبستم قدم در ایں مکان فلاں بن فلاں''

''دبستم ناجائز تعلق فلاں بن فلاں و بین فلاں بن فلاں''

اسی طرح دیگر بیماریوں کی روک تھام بھی اس نقش سے ممکن ہوگی۔ اس کے علاوہ بھی بہت مقاصد میں اسے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً ناجائز تعلقات کا خاتمہ، شراب، جوا یا کسی عادت بد سے روکنا، طاقت ور دشمن کو ظلم سے روکنا وغیرہ۔ شرط یہی ہے کہ نقش کے

ساتھ اپنا مقصد واضح طور پر لکھیں۔

نقش کے مؤکل کا نام "حیشائل" ہے۔ نقش کی پشت پر اس کا نام بھی لکھیں، خیال رہے کہ مؤکل کے حروف ج، ی، ث ہیں۔

جس طرح حروفِ صوامت کے کاموں میں چاند، سورج گرہن، قمر در عقرب اور قرانِ شمس و قمر وغیرہ کے اوقات بہتر ہوتے ہیں، اسی طرح اس نقش سے کام لیتے وقت ایسے ہی اوقات کو اوّلیت دیں۔ بحالتِ مجبوری اگر ایسا کوئی وقت قریب نہ ہو اور ضرورت شدید آن پڑے تو مقصد کو مدِنظر رکھتے ہوئے عطارد، مریخ اور زحل کی ساعتوں کا انتخاب کریں، جو روزانہ مل سکتی ہیں۔ اس کے علاوہ جو لوگ علم نجوم سے واقفیت رکھتے ہیں اور سیارگان کے نظرات کو سمجھتے ہیں، ان کے لیے مناسب وقت کا حصول زیادہ مشکل نہیں ہوتا۔

آخری بات وہی ہے جو ہم برسوں سے کہتے چلے آرہے ہیں کہ ہرگز ہرگز کسی ناجائز مقصد کے لیے اس نقش کو استعمال نہ کریں۔ ہمیشہ اپنے جذبات پر قابو رکھیں۔ چھوٹی موٹی باتوں کو نظرانداز کر دیا کریں، خصوصاً اپنی ذات کے حوالے سے بہت زیادہ تحمل اور صبر و برداشت کا مظاہرہ کریں۔ خلق خدا کو فیض پہنچانے کی نیت رکھیں۔ اپنے ذاتی نام و نمود اور اپنے قوت و اقتدار کی خاطر اس نقش کی زکوٰۃ نہ دیں۔ اکثر لوگ اپنی تکلیف یا پریشانی کو بڑھا چڑھا کر بیان کرتے ہیں اور اپنے مخالف کے مظالم بھی بہت نمک مرچ لگا کر سناتے ہیں تاکہ ان کے خلاف کوئی کارروائی کی جائے۔ ایسے معاملات میں نہایت دانش مندی کی ضرورت ہوتی ہے، کیوں کہ یک طرفہ شکایات سامنے آتی ہیں۔

ان کی روشنی میں کوئی قدم اٹھانا نامناسب بات ہے۔ ایسی صورت میں جب تک قطعی اطمینان نہ حاصل ہو جائے، کوئی قدم نہ اٹھائیں۔ وہ لوگ جو حروفِ صوامت سے کام لیتے ہیں، مقصد کی سطر بنا کر ان کے طلسمی کلمے تیار کر کے اس نقش کے چاروں طرف لکھ دیں۔ یہ دوآتشہ عمل بن جائے گا۔ ہم نے ہر بات تفصیل سے بیان کر دی ہے۔

لوح فطرت

علم جفر کے خزانے سے جو عمل ہم یہاں درج کر رہے ہیں، اسے سینے کا راز کہا جائے تو غلط نہیں ہوگا، یہ عمل انسان کی زندگی میں مثبت تبدیلیاں لاتا ہے، تالیف القلوب کے لیے اکسیر الا کا سیر کا درجہ رکھتا ہے۔

وہ بچے یا بڑے جو عام طور پر سیدھی راہ چھوڑ کر غلط راستے پر چلنا شروع کر دیتے ہیں، انہیں اس عمل کے ذریعے راہ راست پر لایا جاسکتا ہے، اگر کسی کے پیدائشی زائچے میں ایسی خرابیاں موجود ہوں، جن کی وجہ سے زندگی میں ناکامیاں اور نامرادیاں بڑھتی جا رہی ہوں اور انسان روز بروز بدحالی کا شکار ہو رہا ہو، شادی میں تاخیر ہو رہی ہو تو بھی علم جفر کے اصولوں پر مبنی یہ لوح فائدہ دے گی، اس کے استعمال سے تھوڑے ہی دنوں میں زندگی بدل جاتی ہے، یہ ہمارے مجرب اور آزمودہ اعمال میں سے ایک ہے، اس جفری لوح کا نام ہم نے "لوح فطرت" رکھا ہے۔

واضح رہے کہ حروف ابجد 28 ہیں اور ان حروف کے کل اعداد 5995 ہیں، ان حرفوں میں 22 نقاط ہیں لہٰذا کل میزان 6045 ہوئی۔

اپنے نام مع والدہ کے اعداد ابجد قمری سے حاصل کریں اور پھر 6045 بھی نام مع والدہ کے اعداد میں جمع کرلیں، اس کے بعد مخمّس جو 5x5 خانوں کا نقش ہے، دی گئی مخصوص چال سے مکمل کریں۔

اس عمل کا مؤکل ہمغائل ہے، نقش کے چاروں طرف ہر خانے کے ساتھ مؤکل کا نام بھی تحریر کریں، یہ کام اُس وقت کریں جب عروج ماہ میں قمر اپنے درجہ شرف پر ہو اور اُس وقت زحل یا عطارد کی ساعت نہ ہو، قمر ہر قسم کے نحس نظرات سے پاک ہو یعنی دیگر سیارگان شمس، زحل، مریخ، زہرہ، مشتری، عطارد، راس و ذنب سے تربیع یا مقابلے کی نظر نہ ہو۔

علم نجوم پر یقین نہ رکھنے والے حضرات اس کے علاوہ بھی مناسب وقت اس عمل

کے لیے استخراج کر سکتے ہیں، اس موقع پر چاندی کی گول یا چوکور تختی پر اس نقش کو کندہ کیا جائے یا ہرن کی جھلی پر مشق وزعفران عرق گلاب میں ملا کر لکھا جائے اور نقش کو تہ کرتے ہوئے اس کے اندر رتی برابر سونا یا سونے کا ورک رکھ دیا جائے، اگر سونے کا ورک میسر نہ ہو تو چاندی کا ورک بھی رکھا جا سکتا ہے۔

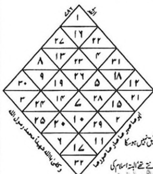
نقش کے اوپر 786 کے بعد درج ذیل اسمائے الٰہی لکھے جائیں۔

یا رحمٰنُ کُلَّ شَیٍٔ وَرَاحِمَهٗ یَا رحمٰنُ

نقش کی تیاری کے بعد حسب دستور سفید رنگ کی مٹھائی پر فاتحہ دیں اور یہ اسمائے الٰہی 92 مرتبہ پڑھ کر نقش پر دم کریں، بعد ازاں موم جامہ یا پلاسٹک کوٹڈ کر کے دائیں بازو پر باندھیں یا گلے میں ڈال لیں، اگر فوری طور پر پہننا ممکن نہ ہو تو پیر کے روز صبح سورج نکلنے کے فوراً بعد ساعت قمر میں پہن لیں، انشاء اللہ حیرت انگیز نتائج ملاحظے میں آئیں گے، رفتہ رفتہ زندگی بدل جائے گی۔

ضروری ہے کہ اس تمام عمل کو مثال کے ذریعے واضح کر دیا جائے، فرض کریں آپ کا نام محمد علی ہے تو نام کے کل اعداد 202 ہوں گے، والدہ کا نام زینب ہے تو دونوں کا مجموعہ 271 ہوا، اب نام مع والدہ کے اعداد میں 6045 کو بھی جمع کر لیا تو مجموعہ 6316 ہو گیا، دی گئی مخصوص چال کے مطابق اس مجموعے کا نقش مخمس تیار کرنا ہے، مخمس کی تیاری کا قاعدہ اس کتاب میں دیا گیا ہے یعنی کل اعداد میں سے 60 عدد تفریق کریں اور پھر انہیں 5 پر تقسیم کریں، حاصل قسمت کو نقش کے پہلے خانے میں رکھ کر ایک ایک عدد کے اضافے سے نقش مکمل کریں، اگر تقسیم سے 1 بچے تو 21 ویں خانے میں 1 عدد کا اضافہ کریں، اگر 2 بچے تو 16 ویں خانے میں ایک عدد کا اضافہ کریں، اگر تین بچے تو گیارہویں خانے میں ایک کا اضافہ کریں، اگر چار بچے تو چھٹے خانے میں ایک عدد کا اضافہ کر کے نقش مکمل کر لیں، اس کے بعد دیکھیں کہ نقش کے دائیں اور بائیں یا اوپر سے نیچے پانچ خانوں کی میزان 6316 ہونی چاہیے، اگر ایسا نہیں ہے تو غلطی ہے، حساب کو دوبارہ چیک کریں۔

اسم اعظم صرف اسم ذات اللہ ھے





صاحب رموز جفر حضرت کاش برنی فرماتے ہیں "مجھے یہ تحقیق نہیں ہوسکا کہ قدیم زمانے کے لوگ 66 کے عدد کو کیوں محترم و متبرک مانتے تھے البتہ اسلام کی سر بلندی سے یہ راز فاش ہوا کہ 66 عدد اسم ذات اللہ کے ہیں" اسم ذات اللہ کی اس لوح کے ہر چار خانوں کی میزان 66 ہے اور یہ بے شمار خوبیوں اور زبردست روحانی قوت کی حامل ہے اسے پاس رکھنے والا ہمیشہ دنیا میں سر بلند اور سرفراز رہتا ہے اسے شرف شمس کے موقع پر سونے کی تختی پر کندہ کرنا افضل ہے ورنہ چاندی پر کندہ کر کے اسے گولڈ پلیٹڈ کرالیا جاتا ہے لوح اسم اعظم تقریباً ہر مسئلے کے حل میں مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ ہمارا ذاتی تجربہ ہے کہ اس لوح کا حامل ہمیشہ سر بلند و باوقار رہتا ہے۔

یہ تری کرم نوازی جو نہیں تو اور کیا ہے
کبھی بے ادب نہ گزرا مرے پاس سے زمانہ

چال کا نقش اور مثالی نقش درج ذیل ہے۔

۲۲	۱۴	۱	۱۸	۱۰
۳	۲۰	۷	۲۴	۱۱
۱۶	۸	۲۵	۱۲	۴
۹	۲۱	۱۳	۵	۱۷
۱۵	۲	۱۹	۶	۲۳

۷۸۶

الحق	همغائل	همغائل	همغائل	همغائل	همغائل	قوله
همغائل	۱۲۷۳	۱۲۶۴	۱۲۵۱	۱۲۶۸	۱۲۶۰	همغائل
همغائل	۱۲۵۳	۱۲۷۰	۱۲۵۷	۱۲۷۵	۱۲۶۱	همغائل
همغائل	۱۲۶۶	۱۲۵۸	۱۲۷۶	۱۲۶۲	۱۲۵۴	همغائل
همغائل	۱۲۵۹	۱۲۷۲	۱۲۶۳	۱۲۵۵	۱۲۶۷	همغائل
همغائل	۱۲۶۵	۱۲۵۲	۱۲۶۹	۱۲۵۶	۱۲۷۴	همغائل
وله	همغائل	همغائل	همغائل	همغائل	همغائل	الملكه

تسخیر خاص سیاروی

بلاشبہ یہ عمل طلسمی تاثیرات کا حامل ہے، دو افراد کے درمیان محبت اور اتصال میں اپنا ثانی نہیں رکھتا، بشرطیکہ تمام شرائط کی نہایت سختی سے پابندی کی جائے، ہرگز ناجائز مقاصد کے لیے نہ کیا جائے، پتھر دل محبوب کو موم کرنے یا رشتے میں رکاوٹ ڈالنے والے کسی فرد کے لیے بھی کیا جاسکتا ہے، اس عمل کے لیے علم نجوم سے کم از کم اتنی واقفیت ضروری ہے کہ آپ رفتارِ سیارگان پر نظر رکھ سکتے ہوں اور یہ کام کسی بھی معیاری تقویم یا جنتری کی مدد سے ہوسکتا ہے، تمام جنتریوں میں سیارگان کے مختلف بروج میں داخلے اور اُن کے باہمی نظرات وغیرہ کی تفصیل موجود ہوتی ہے، جو لوگ جفری عملیات کا ذوق وشوق رکھتے ہیں انہیں چاہیے کہ رفتارِ سیارگان اور اُن کے باہمی نظرات کا علم ضرور حاصل کریں۔

اصول و قواعد عمل

سب سے پہلے ایک علیحدہ کمرے کا انتخاب کریں، خواہ کوئی چھوٹا سا کمرہ ہی کیوں نہ ہو، اُسے پاک صاف کریں اور ہر طرح کے گرد وغبار سے صاف ستھرا کر کے معطر کریں، معطر کرنے کے لیے عطر سہاگ (عطر حنا) استعمال کریں اور زہرہ اور مشتری کا بخور جلائیں، جب بھی کمرے میں داخل ہوں، خود بھی پاک صاف اور معطر لباس کے ساتھ داخل ہوں۔

کمرے میں ایک میز اور کرسی کے سوا کوئی سامان نہ رکھیں، میز پر کوئی کاغذ یا گتے کی بڑی شیٹ چسپاں کریں اور اُس پر ایک بڑا دائرہ بنائیں، اس دائرے کو 360 درجات میں تقسیم کر دیں یعنی دائرے میں ایک ایک درجے کے فاصلے سے اس طرح نشانات لگائیں جیسے گھڑی میں منٹ یا سیکنڈ کے لیے نشانات دیے جاتے ہیں۔

دو مورتیاں

اس کام سے فارغ ہونے کے بعد پلاسٹر آف پیرس سے دو مورتیاں تیار کریں، ایک کا رنگ سفید بادامی دوسری کا سرخ، اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ بازار سے بچوں کے

کھیلنے کے لیے ایسے گڈا گڑیا با آسانی مل جاتے ہیں جو اندر سے خالی یعنی کھوکھلے ہوتے ہیں، گڑیا یعنی لڑکی کے لیے ایک چھوٹا سا سوراخ کر کے پلاسٹر آف پیرس بھر دیں، تھوڑی دیر میں وہ جم جائے گا پھر کسی بلیڈ سے پلاسٹک کو کاٹ کر الگ کر دیں، اسی طرح گڈے میں سوراخ کر کے پلاسٹر آف پیرس میں سُرخ رنگ ملا کر بھر دیں تو دوسرا پُتلا بھی تیار ہو جائے گا۔

سیاروی اوقات

اب جب قمر و زہرہ کے درمیان قران، تسدیس یا تثلیث ہو تو مطلوب کے پُتلے پر اعداد متحابہ 284 کسی نوک دار چیز سے لکھیں اور مطلوب کا نام بھی مع والدہ لکھیں، خیال رہے کہ اگر مطلوب عورت ہے تو قمر و زہرہ کے نظرات میں یہ کام کیا جائے گا، اگر مطلوب مرد ہے تو قمر و مشتری کے نظرات کو اولیت دی جائے، اگر اس دوران میں ساعت زہرہ، مشتری، قمر وغیرہ مل جائے تو بہتر ہے لیکن نظر کے وقت زحل یا عطارد کے ساتھ سے گریز کیا جائے۔

دوسرے پُتلے پر طالب کے اعداد 220 اور نام مع والدہ لکھا جائے گا اور قمر و زہرہ یا مشتری کے مندرجہ بالا نظرات کا خیال رکھا جائے گا۔

اب ایسے وقت کا انتخاب کریں جب قمر و شمس برج سنبلہ اور حوت میں ہوں، شمس برج حوت میں 19 فروری سے تقریباً 20 مارچ تک قیام کرتا ہے، البتہ قمر اس دوران میں ایک بار استقبالیہ پوزیشن میں آتا ہے، اسی طرح شمس برج سنبلہ میں 24 اگست سے 23 ستمبر تک ہوگا، اس دوران میں جب قمر برج حوت میں ہو تو استقبالیہ پوزیشن ضرور آئے گی، بس جب قمر شمس کے مقابلے ہو، اُس وقت دونوں پتلوں کو دائرے کے اندر انہی درجات پر رکھ دیں جن درجات پر شمس و قمر موجود ہیں، شمس جس درجے پر موجود ہے، اُس کے سامنے طالب کا پُتلا رکھا جائے گا اور قمر جس درجے پر ہوگا، اُس کے سامنے مطلوب کا پُتلا رکھیں، بعد ازاں 504 مرتبہ حروف ''رک رفد بجق یا بدوح'' پڑھیں اور دونوں پتلوں پر دم کر دیں، لیجیے عمل کا ایک مرحلہ بہ خیر و خوبی مکمل ہوا، کچھ مٹھائی پر فاتحہ دیں اور معصوم

بچوں میں تقسیم کر دیں۔

جس وقت دونوں پتلے رکھے گئے ہیں، اُس وقت کو نوٹ کر لیں اور روزانہ اُسی وقت دونوں پتلوں کو درجات کے لحاظ سے آگے بڑھاتے رہیں یعنی جنتری کے مطابق 24 گھنٹے میں قمر جتنا آگے گیا ہو اور شمس جتنا آگے بڑھا ہو، اُسی کے مطابق دونوں کو آگے بڑھاتے رہیں اور بعد ازاں 504 مرتبہ رک رفد پڑھ کر دونوں پر دم کر دیا کریں۔

جس روز قمر شمس سے قران کرے گا تو دونوں پتلے ایک ہی درجے پر ہوں گے، عین اُس وقت جب قران شمس و قمر ہو رہا ہو، دونوں کو باہم اس طرح ملا دیں کہ دونوں کا منہ آمنے سامنے ہو، اس کے بعد دونوں پر کوئی کپڑا وغیرہ لپیٹ کر اچھی طرح دھاگا لپیٹ دیں، اگر کپڑا طالب و مطلوب کا استعمال شدہ ہو تو زیادہ بہتر ہوگا، اس کے بعد اُسے مٹی کی ہانڈی یا کسی باکس میں بند کر لیں اور کسی باغ میں یا پھل دار درخت کی جڑ میں دفن کر دیں، حسب دستور ختم دلائیں اور نمازِ شکرانہ ادا کریں کہ کامیابی سے یہ عمل اختتام کو پہنچا، دونوں کے درمیان ایسی محبت ہوگی کہ کبھی جدا نہ ہوں گے۔

منفی پہلو

اگر چہ اس عمل کا منفی رُخ بھی ہے یعنی اسے حب کے علاوہ بغض و جدائی کے لیے بھی کیا جا سکتا ہے لیکن ہم ایسے اعمال سے گریز کرتے ہیں، یہ الگ بات ہے کہ معاشرے میں ایسی صورتیں بھی پیدا ہوتی ہیں جن میں جدائی شرعاً جائز ہو جاتی ہے، خصوصاً دو افراد کے درمیان ناجائز تعلقات کے معاملے میں، اس صورت میں یہ تمام عمل معکوس انداز میں کیا جا سکتا ہے یعنی دونوں پتلوں کو اُس وقت دائرے میں رکھا جائے جب قران شمس و قمر ہو اور اُس وقت دونوں کو اُٹھالیا جائے جب شمس و قمر کے درمیان مقابلے کی نظر قائم ہو، دونوں کو اس طرح باہم چسپاں کیا جائے کہ دونوں کی پُشت ملی ہو اور منہ مخالف سمت ہوں، ہانڈی میں رکھ کر دفن کرا دیا جائے، ایسی صورت میں باغ کے بجائے قبرستان یا کسی خشک درخت کی جڑ میں دفن کریں۔

١١ ٩ ٨ ١ ٥ ٥ ١١٩ ١١٩ك ١١ ١١ ١١ ١١ ٩٩٨

بستم خواب فلاں بنت فلاں علیٰ حب فلاں بن فلاں العجل العجل العجل الساعۃ الساعۃ الساعۃ

عمل دیگر خواب بندی

یہ بھی ایک مجرب عمل ہے جو بارہا تجربے میں آچکا ہے، اس کے لیے سورج یا چاند گہن، قمر در عقرب یا ایسے وقت کا انتخاب کیا جائے جب قمر اور زحل کے درمیان مقابلے یا تربیع کی نظر قائم ہو، وقت عمل طالع برج ثابت یا ذو جسدین ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم. واللہ من ورآء ھم محیط. بل ھوا قرآن مجید فی لوحِ محفوظ. خواب بندی فلاں بنت فلاں فی حق فلاں بن فلاں العجل العجل الساعۃ الساعۃ. ط ا د ع ١١١ ما مک سرام



طلسمِ عجیب

قمر جب برج حوت کی آخری منزل رشا میں داخل ہو اور اُس وقت زہرہ بھی وہاں موجود ہو اور دونوں حالتِ قران میں ہو، اُس وقت یہ طلسم تانبے یا چاندی کی تختی پر کندہ کیا جائے اور بخور قمر و زہرہ کا روشن کریں، رجال الغیب کی سمت کا خیال رکھیں۔

اگر مرد چاہے کہ شہرت اور مقبولیت حاصل کرے تو مرد کی تصویر بنائی جائے جو خواتین کے جھرمٹ میں بیٹھا ہو، اگر عورت مقبولیت اور شہرت چاہتی ہے تو عورت کی تصویر بنائی جائے جس کے ارد گرد مرد موجود ہوں، قران قمر و زہرہ کے وقت اس تصویر کو کندہ کریں اور ساتھ موکل کا نام جو کامل بکتی یا غیبی لکھیں، بعد ازاں اپنا نام مع والدہ لکھیں، لوح کو محفوظ کرلیں اور پھر ساتویں رات میں زہرہ کے سامنے بخور کریں۔

اعمال حروفِ صوامت

نقش تحفظ

گرہن کے اوقات میں عموماً بندش اور غلط کاموں سے روکنے کے اعمال کیے جاتے ہیں۔
یہ اعمال خاص طور سے حروفِ صوامت کی مدد سے تیار کیے جاتے ہیں اور حروفِ صوامت کی زکواۃ بھی گرہن کے اوقات میں ادا کی جاتی ہے لیکن علمائے جفر نے حروفِ صوامت سے دیگر اُمور میں بھی کام لیا ہے۔ خاص طور سے تحفظِ جان و مال میں بھی یہ حروف نہایت زوداثر ثابت ہوتے ہیں، زیر نظر نقش حضرت کاش البرنیؒ کا عطیہ خاص ہے لہٰذا جو لوگ بھی اس نقش سے کام لیں، اُن پر واجب ہے کہ اُن کے لیے ضرور ایصالِ ثواب کرے۔

اس حقیقت سے تو انکار ممکن نہیں کہ موجودہ دور خطرات و حادثات سے خالی نہیں۔ اس کے علاوہ بھی نفسا نفسی کا وہ عالم ہے کہ انسان بھی انسان کا دشمن بنا ہوا ہے۔ اعلیٰ روایات اور اخلاقی قدریں ناپید ہوتی جا رہی ہیں۔ حسد، جلن، تنگ نظری، خودغرضی اور مفاد پرستی کا یہ عالم ہے کہ اپنے پرائے کی پہچان مشکل ہوگئی ہے۔ اس دورِ خرابی میں یقیناً ایسی روحانی قوت کی ضرورت محسوس ہوتی ہے جس کی مدد اور تعاون سے انسان حادثات و آفات سے ہی نہیں حاسدین و مخالفین کے شر سے بھی محفوظ رہ سکے۔

حُروفِ صوامت ایسے حُروف کو کہا جاتا ہے جو بے نقاط ہوں۔ اٹھائیس حروف تہجی میں ایسے حروف کی تعداد 13 ہے، ان 13 حُروف کی عددی قیمت 543 ہے۔ حُروفِ صوامت کی طرح 14 حُروف نورانی ہیں جو قرآن کریم میں حروف مقطعات کے طور پر آئے ہیں اور اکثر علمائے جفر کا عقیدہ یہ بھی ہے کہ اللہ ربّ العزت نے حروف مقطعات کے ذریعے قرآن کریم کی تا قیامت حفاظت کا اہتمام کیا ہے۔

ان حُروف مقطعات میں سے الٓمٓ طٰہٰ طٰسٓ طٰسٓمٓ عٓسٓقٓ نٓ کے اعداد بھی 543 ہیں، گویا یہ حروف نورانی اپنے اعتبار سے حروف صوامت کے 13 حروف کے ہم پلہ ہیں۔

543 کا نقش مثلث خاکی چال سے تیار کر کے نقش کے نیچے مقصد اور نام مع والدہ لکھ لیا جائے اور یہ کام عین گرہن کے وقت تمام شرائط و قواعد کے مطابق کیا جائے تو یہ ایک ایسا نقش تحفظ ہوگا جو حادثات اِرضی و سماوی کے علاوہ نظرِ بد، سحر و جادو، آسیب و جنّات، مخالفین کی زبان کے شر اور حاسدوں کے حسد سے محفوظ رکھے گا۔ اس نقش کو سفید کاغذ یا سیسے کی دھات کے پترے پر لکھ کر پاس رکھیں۔ لکھتے ہوئے لوبان یا اگربتی ضرور جلائیں۔ کاغذ پر کالی یا نیلی روشنائی کے قلم سے لکھ لیں۔ سیسے کا پترا بہت نرم ہوتا ہے، اس پر کسی بھی نوک دار شے سے بہ آسانی کندہ کر سکتے ہیں۔ ایسے لوگ جو نقوش کے حسابی قواعد سے واقف نہیں ہیں اُن کی آسانی کے لیے نقش اور اس کی چال ہم دے رہے ہیں۔

١٨٠	١٨٥	١٧٨
١٧٩	١٨١	١٨٣
١٨٤	١٧٧	١٨٢

نقش کی چال بہت آسان ہے۔ پہلا خانہ وہ ہے جس میں 177 لکھا ہے۔ دوسرا خانہ 178 کا ہے۔ اُس کے بعد ترتیب وار 179، 180، 181، 182، 183، 184، 185 تک خانے بھرتے چلے جائیں۔ یہی نقش کی خاکی چال ہے۔ نقش کے اوپر ٧٨٦ لکھیں۔ چاروں کونوں پر **قوله الحق وله الملك** اور چاروں ملائکہ جبرائیل، عزرائیل، میکائیل، اور اسرافیل لکھیں۔ نقش کے دائیں طرف **كهيعص** اور بائیں طرف **حمعسق** لکھیں۔ اُس کے بعد نقش کے چاروں طرف حروفِ صوامت اس طرح لکھیں۔

احد رسص طعك لموه

حُروفِ صوامت کے یہ چار الفاظ کی ایک ایک سطر نقش کے چاروں طرف آئے گی۔ اِس کے بعد چاروں طرف لکیر کھینچ کر نقش کے اردگرد حاشیہ لگا دیں۔ اب نقش کے نیچے یا پُشت پر مقصد کے مطابق عزیمت نام مع والدہ کے ساتھ لکھیں۔

اگر یہ نقش نظرِ بد، آسیب و جنّات اور سحر و جادو سے حفاظت کے لیے بنانا چاہتے ہیں تو نقش

کے نیچے اس طرح لکھیں۔

سددتُ افواهَ ونظر الجن والانسِ والشياطينِ والسّحرَه وَالابالسه مِن الجن والانس والشياطين ومن يَلُوذُبهم باللّٰه العزيزالاَ عزوباللّٰه الكبير الاكبر بحق آلٓمٓ طٰهٰ طٰسٓ طٰسٓمٓ عٓسٓقٓ نٓ اَللّٰهُمَّ احفظ عَلٰى حَامِلِ هذاالدُّ عَاءَ (نام مع والده) بِامرِاللّٰهِ الواحِدِ القَهَّار۔

اگر اس نقش کے ذریعے مخالفین اور دشمنوں کی زبان بندی مقصود ہے تو نقش کے نیچے اس طرح لکھیں۔

وجعلنا مِن بَين ايديهم سَدًّا ومِن خلفِهِمْ سدًّا فاَغشينا هُم فهُمْ لايبصرون۔ صُمٌّ بُكمٌ عُميٌ فهُمْ لايرجعُون عَقدتُ لِسانِهِمْ وسددتُ افواهِهُمْ۔ بحق آلٓمٓ طٰهٰ طٰسٓ طٰسٓمٓ عٓسٓقٓ نٓ اَللّٰهُمَّ احفظ عَلٰى حَامِلِ هذاالدُّعَاءَ (نام مع والده) بِ امرِاللّٰهِ الواحِدِ القَهَّار۔

اگر گھر میں ناچاقی، فتنہ وفساد ہو، تمام گھر والے باہم لڑتے جھگڑتے ہوں یا میاں بیوی کے درمیان اتحاد ومحبت نہ ہو، ایک دوسرے کو برا بھلا کہتے ہوں یا دفتر وغیرہ میں دوسرے عزت نہ کرتے ہوں تو نقش کے نیچے یا پشت پر آیات ودعا اس طرح تحریر کریں۔

وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلفِهِمْ سدًّا فاَغْشينا هُم فهُمْ لايُبصِرُوْنَ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَااَيْدِيهِمْ فهُمْ لايَنْطِقُوْنَ لَوْاَنْفَقْتَ مَا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعاً مَا اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَ هُمْ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ بحق آلٓمٓ طٰهٰ طٰسٓ طٰسٓمٓ عٓسٓقٓ نٓ اَللّٰهُمَّ احفظ علىٰ حامل هذاالدُّعَاءَ (نام مع والده) بِامرِاللّٰهِ الواحِدِ القَهَّار۔

اگر مقصد ذاتی تحفظ، دشمنوں، آسیب وجنات یا سحر وجادو سے حفاظت ہو تو نقش کے نیچے یا پشت پر اس طرح لکھیں۔

كـذالك الـلّـه ربّي عَن فوقهم وَ عَن فوقنا كذالك اللّهُ انا عن يسارهم ون يسارنا انه على كل شيٍ قدير، ولكل شيٍ حفيظُ وصلى الله علىٰ محمد وسلم بحقِ آلمّ طٰهٰ طٰسٓ طٰسٓمٓ عٓسٓقٓ نٓ اَللّٰهُمَّ احفظِ عَلَىٰ حَامِلِ هذا الدُّعَآءُ (نام مع والدہ) بامرِ اللّٰهِ الواحدِ القهّار۔

نقش تیار کرنے کے بعد اسے طریقے کے مطابق تہہ کر کے رکھ لیں اور کچھ مٹھائی پر فاتحہ دیں۔ تمام انبیاء واولیاء کے ساتھ حضرت کاش البرنیؒ کو بھی ایصال ثواب کریں۔ نقش کو موم جامہ کر کے گلے میں ڈالیں یا بازو پر باندھیں۔ اگر اس طرح کوئی قباحت محسوس ہو تو سامنے کی جیب میں بھی رکھ سکتے ہیں۔

اعمال بندش

میاں بیوی میں محبت کے لیے عمل خاص

زن وشوہر میں اختلافات، مزاجی ناہمواری، باہمی لڑائی جھگڑا، محبت کی کمی وغیرہ کے لیے یہ ایک مجرب طریقہ ہے اور صرف شادی شدہ خواتین وحضرات ہی اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ نہایت آسان بھی ہے۔ گرہن کے درمیانی وقت میں ایک سفید کاغذ پر کالی یا نیلی روشنائی سے پوری بسم اللہ لکھ کر سورہ الم نشرح پوری لکھیں پھر یہ آیت لکھیں۔

والقيت عليك محبة فلاں بن فلاں (یہاں مطلوب کا نام مع والدہ لکھیں) علیٰ محبة فلاں بنت فلاں (یہاں طالب کا نام مع والدہ لکھیں) كما الفت بين آدم و حوا و بين يوسف و زليخا و بين موسىٰ و صفورا و بين محمدؐ و خديجة الكبرىٰ و اصلح بين هما اصلاحاً فيه ابداً

اب تمام تحریر کے اردگرد حاشیہ (چاروں طرف لکیر) لگا کر کاغذ کو تہہ کر کے تعویز بنالیں اور موم جامہ کر کے بازو پر باندھ لیں یا پھر اپنے تکیے میں رکھ لیں۔

خیال رہے کہ مندرجہ بالا نقوش لکھتے ہوئے باوضو رہیں، پاک صاف کپڑے پہنیں، علیحدہ کمرے کا انتخاب کریں، لکھنے کے دوران مکمل خاموشی اختیار کریں اور اپنے مقصد کو ذہن میں واضح رکھیں کہ آپ کیا چاہتے ہیں، رجال الغیب کا خیال رکھیں کہ آپ جس طرف رخ کر کے بیٹھے ہوں وہ آپ کے سامنے نہ ہوں، رجال الغیب کا نقشہ اس کتاب میں دیا جارہا ہے، اس سے مدد لیں۔

ناجائزو ناپسندیدہ تعلق کا خاتمہ

اکثر والدین اپنے بیٹے یا بیٹی کی ایسی محبت یا وابستگی سے پریشان رہتے ہیں جوان کے نزدیک ناپسندیدہ ہوتی ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ ان کا لڑکا یا لڑکی ایک غلط راستے پر چل رہے ہیں۔

ایسی صورت میں طریقہ یہ ہے کہ گہن کے وقت کسی علیحدہ کمرے میں باوضو بیٹھ کر مندرجہ ذیل سطور کسی سفید کاغذ پر کالی یا نیلی روشنائی سے لکھیں اور کاغذ کو تہہ کر کے تعویذ کی شکل بنا لیں اور پھر اس کاغذ کو کسی بھاری وزنی چیز کے نیچے دبا دیں یا قبرستان میں دفن کر دیں، اگر ایسے دو نقش تیار کیے جائیں اور دونوں کو لڑکا اور لڑکی کی گزرگاہ کے قریب دفن کیا جائے تو بھی نہایت مؤثر ہوگا، انشاء اللہ دونوں کے درمیان علیحدگی ہو جائے گی۔

"احد رسص طعک لموہ لادیا یا غفور یا غفور بستم تعلق فلاں بن فلاں و بین فلاں بن فلاں عَقدَت قُلوبهم ابداً یا حراکیل بحق یا قابض یا مانع العجل العجل الساعة الساعة"

بھاگنے والے کو روکنا یا مفرور کی واپسی

اگر کوئی بچہ یا بڑا گھر سے بھاگتا ہو یا گھر چھوڑ کر چلا گیا ہو تو اس کے لیے سورج یا چاند گہن کے وقت نقش بنانے کا طریقہ یہ ہے۔

.... وقت علیحدہ کمرے میں بیٹھ کر سفید کاغذ پر کالی یا نیلی روشنائی سے اس طرح نقش

لکھیں۔ حروف صوامت کی چار سطریں دائیں بائیں اور اوپر نیچے اس طرح لکھیں کہ درمیان کی جگہ خالی رہے اور حروف کی سطروں سے ایک چوکور خانہ بن جائے۔ پھر اس خانے کے درمیان بیچ میں بھاگنے والے کا نام مع والدہ لکھیں۔ اس کے بعد حروف صوامت کی سطور کے اوپر سات سات مرتبہ یہ چار آیات لکھ دیں۔

صُم بُکم عُمی فَھُم لا یَرجعُون ۔ صُم بُکم عُمی فَھُم لا یَعقِلُون۔ صُم بُکم عُمی فَھُم لا یُبصِرُون۔ صُم بُکم عُمی فَھُم لایَتَکلمُون۔

اب اگر بھاگنے والے کو روکنا مقصود ہے تو بیچ کے خانے میں اس کے نام کے ساتھ اس جملے کا اضافہ کر دیں ''بستم قدم درون خانہ''۔ مثالی نقش درج ذیل ہے۔

۷۸۶

صُم بُکم عُمی فَھُم لا یَرجعُون
صُم بُکم عُمی فَھُم لا یَرجعُون
صُم بُکم عُمی فَھُم لا یَرجعُون
صُم بُکم عُمی فَھُم لا یَرجعُون
صُم بُکم عُمی فَھُم لا یَرجعُون
صُم بُکم عُمی فَھُم لا یَرجعُون
صُم بُکم عُمی فَھُم لا یَرجعُون

صُم بُکم عُمی فَھُم لایَتَکلمُون
صُم بُکم عُمی فَھُم لایَتَکلمُون
صُم بُکم عُمی فَھُم لایَتَکلمُون
صُم بُکم عُمی فَھُم لایَتَکلمُون
صُم بُکم عُمی فَھُم لایَتَکلمُون
صُم بُکم عُمی فَھُم لایَتَکلمُون
صُم بُکم عُمی فَھُم لایَتَکلمُون

احد رسص طعک لموہ
احد رسص طعک لموہ
فلاں بن فلاں
احد رسص طعک لموہ
احد رسص طعک لموہ

صُم بُکم عُمی فَھُم لا یَعقِلُون
صُم بُکم عُمی فَھُم لا یَعقِلُون
صُم بُکم عُمی فَھُم لا یَعقِلُون
صُم بُکم عُمی فَھُم لا یَعقِلُون
صُم بُکم عُمی فَھُم لا یَعقِلُون
صُم بُکم عُمی فَھُم لا یَعقِلُون
صُم بُکم عُمی فَھُم لا یَعقِلُون

صُم بُکم عُمی فَھُم لا یُبصِرُون
صُم بُکم عُمی فَھُم لا یُبصِرُون
صُم بُکم عُمی فَھُم لا یُبصِرُون
صُم بُکم عُمی فَھُم لا یُبصِرُون
صُم بُکم عُمی فَھُم لا یُبصِرُون
صُم بُکم عُمی فَھُم لا یُبصِرُون
صُم بُکم عُمی فَھُم لا یُبصِرُون

اس تعویذ کو اس کے تکیے میں یا سرہانے کسی جگہ رکھ دیں۔ انشاء اللہ گھر سے بھاگنے سے باز آ جائے گا اور زیادہ وقت گھر میں ہی گزارے گا۔ اگر بھاگ گیا ہوئے کو واپس بلانا مقصود ہے تو اس نقش کو کسی لکڑی کے تختے یا موٹے گتے پر چپکا دیں اور پھر اسے گھر کی جنوبی دیوار پر ایک کیل ٹھونک کر لٹکا دیں۔ بھاگنے والے کا نام جو درمیان میں لکھا ہے، اس کے پہلے حرف پر کوئی سوئی یا آل پن چبھو دیں۔ انشاء اللہ 13 دن میں واپس آئے گا یا اس کی کوئی خبر ملے گی۔ عمل کے بعد مٹھائی پر فاتحہ ضرور دیں اور 300 روپے خیرات کر دیں۔

دو افراد کے درمیان عداوت و دشمنی

اکثر دو افراد کے درمیان عداوت یا دشمنی اس قدر بڑھ جاتی ہے اور پورے خاندان کے لیے عذاب بن جاتی ہے، اس کا خاتمہ ضروری ہے، اکثر تو اس بنیاد پر باہمی قریبی رشتوں میں دراڑیں پڑ جاتی ہیں، ایسی صورت حال کے لیے درج ذیل عمل مفید ثابت ہوگا، دیکھنا یہ ہوگا کہ دونوں میں سے حق پر کون ہے اور ناحق کون کر رہا ہے؟ لہٰذا نقش لکھتے ہوئے پہلے اُس فریق کا نام مع والدہ لکھیں جو ظلم و زیادتی کر رہا ہو اور بعد میں اس کا نام لکھیں جو حق پر ہو اور اس ساری دشمنی میں اپنا دفاع کر رہا ہو۔

احد رسں طعك لموه لادیا یا غفور یا غفور بستم اختلاف و عداوت فلاں بن فلاں و بین فلاں بن فلاں بحق صمٌ بکمٌ عمیٌ فھم لایعقلون یا حراکیل العجل العجل العجل الساعة الساعة الساعة الوحا الوحا الوحا

کسی صاف کاغذ پر نیلی یا کالی روشنائی سے دو نقش گہن کے وقت لکھیں اور موم جامہ یا اسکاچ ٹیپ لپیٹ کر اُس راستے میں دائیں بائیں کسی سائیڈ دفن کر دیں، جہاں سے اُن کا گزر ہوتا ہو، زمین میں دفن کرنے سے پہلے نقش پر کوئی وزنی پتھر بھی رکھ دیں، بعد از اں کچھ مٹھائی پر فاتحہ دے کر بچوں میں تقسیم کر دیں اور حسب توفیق صدقہ و خیرات کریں۔

مخالف کی زبان بندی

عین گہن کے وقت مندرجہ ذیل سطور کالی یا نیلی روشنائی سے لکھیں یا سیسے کی تختی پر کسی نوکدار چیز سے کندہ کریں اور پھر کسی بھاری چیز کے نیچے دبا دیں یا کسی نم دار جگہ دفن کردیں۔ انشاءاللہ وہ شخص آپ کی مخالفت سے باز آ جائے گا۔

ا ح د ر س ص ط ع ک ل م و ہ لا دیا یا غفور یا غفور عقد اللسان فلاں بن فلاں فی الحق فلاں بن فلاں یا حراکیل

برائے خواب بندی

خواب بندی سے مراد یہی ہے کہ کسی کی توجہ حاصل کی جائے یعنی وہ ہمیشہ آپ کے لیے بے چین اور بے قرار رہے، اس مقصد کے لیے درج ذیل نقش لکھ کر کسی وزنی چیز کے نیچے دبائیں، یہ نقش قمر در عقرب یا سورج یا چاند گہن میں لکھا جائے گا۔

ا ح د ر س ص ط ع ك ل م و ہ لا دیا یا غفور یا غفور بستم خواب و خود فلاں بن فلاں (یہاں اس کا نام مع والدہ لکھیں جس کے دل میں محبت پیدا کرنا ہے) علے حب فلاں بن فلاں (اپنا نام مع والدہ) یا حراکیل

بندش طلاق

اکثر ایسی صورت حال پیدا ہو جاتی ہے کہ شوہر یا شوہر کے گھر والے طلاق دینے پر آمادہ ہو جاتے ہیں، بعض شوہر ذرا ذرا سی بات پر بیوی کو طلاق کی دھمکی دیتے رہتے ہیں، ایسی صورت حال میں طلاق کو روکنے کے لیے درج ذیل نقش لکھ کر وزنی چیز کے نیچے دبائیں۔

ا ح د ر س ص ط ع ك ل م و ہ لا دیا یا غفور یا غفور بستم ارادئہ طلاق فلاں بن فلاں (یہاں اس کا نام مع والدہ لکھیں جس سے طلاق کا خطرہ ہو) فی حق فلاں بن فلاں (اپنا نام مع والدہ) یا حراکیل العجل العجل العجل الساعۃ الساعۃ الساعۃ۔

اصلاحی اعمال

منفی سوچ کی فطری خرابیاں

اکثر والدین ہمیں ایسے مسائل میں پریشان نظر آتے ہیں جو اولاد سے متعلق ہوتے ہیں، بعض موقعوں پر والدین کی غلطیاں سامنے آتی ہیں اور بعض موقعوں پر اولاد کی، جدید زمانے کے تقاضوں کو محسوس کرنا اور ان کی پیروی کرنا کوئی بری بات نہیں ہے، بعض والدین اسے برا سمجھتے ہیں جس کے نتیجے میں اولاد باغیانہ رویہ اختیار کرتی ہیں، البتہ بعض صورتیں ایسی ہوتی ہیں جو کسی صورت میں بھی مناسب نہیں سمجھی جاسکتیں، اس حوالے سے نئے اور پرانے زمانے کی کوئی تفریق نہیں ہے، بچوں میں علمی ذوق کی کمی، تعلیمی سرگرمیوں سے عدم دلچسپی اور اس سے آگے بڑھ کر غیر ضروری یا غیر اخلاقی نوعیت کی سرگرمیاں، بے ہودگی، بدتمیزی، سرکشی، نافرمانی جیسے مسائل جب بچوں میں جنم لینے لگیں تو والدین کسی زمانے کے بھی ہوں، برداشت نہیں کرسکتے، ایسی صورتوں میں اکثر آخری حل کے طور پر روحانی علاج کا سہارا لیا جاتا ہے، بعض کیسوں میں اگر نفسیاتی مسائل موجود ہوں تو نفسیاتی علاج بھی ضروری ہوجاتا ہے۔

اس سلسلے میں سب سے زیادہ حروف صوامت سے روک تھام کے طریقے دیے جاتے ہیں، بے شک اکثر مواقعوں پر یہ طریقے مؤثر اور کارگر ثابت ہوتے ہیں، جب کہ بعض صورتوں میں ناکامی کا سامنا بھی ہوتا ہے، ہماری اکثر خواتین ان کاموں میں پیش پیش رہتی ہیں، ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ چھوٹے نابالغ بچوں کے سلسلے میں ان اعمال و وظائف سے جو حروف صوامت سے متعلق ہیں، کام نہ لیا کریں کیوں کہ بعض اوقات حروف صوامت سے لگائی گئی بندشیں، نقصان دہ بھی ثابت ہوتی ہیں۔

عام طور پر چھوٹے بچے فطری طور پر شریر اور ناسمجھ ہوتے ہیں، خصوصاً لڑکے ماں کے لیے مشکلات کا باعث بنتے ہیں، ان کی شرارتوں اور نادانیوں کو کنٹرول کرنے کے لیے ہرگز بندش کے

عمل یا نقوش استعمال نہیں کرنے چاہئیں، خیال رہے کہ شریر بچہ ہی ذہین ہوتا ہے، آپ اس کی ذہانت کو عمل یا وظیفوں سے کنٹرول کرنے کی کوشش کریں گی تو یہ اُس کی ترقی کے راستے میں رکاوٹ کا باعث ہوگا، بہترین طریقہ تو یہی ہوسکتا ہے کہ ایسے بچوں کو زیادہ سے زیادہ مصروف رکھا جائے، یہ مصروفیت تعلیمی بھی ہوسکتی ہے اور تفریحی بھی۔

بالغ اور سمجھ دار اولاد کی خرابیاں کچھ دوسری نوعیت کی ہوتی ہیں مگر ان خرابیوں کی جڑ عام طور سے کم عمری میں کسی خراب صحبت یا تعلق کا نتیجہ ہوتی ہے جس پر چھوٹی عمر میں ہی توجہ دینے کی ضرورت ہے، اس کے علاوہ بعض بچوں کے پیدائشی زائچے میں کچھ فطری خرابیاں ایسی موجود ہوتی ہیں جو انہیں منفی دلچسپیوں یا سرگرمیوں کی طرف راغب کرتی ہیں، فطری خرابیوں کو دور کرنے کے لیے ایک عمل یہاں دیا جا رہا ہے۔

عمل برائے اصلاح و ہدایت

جب یہ محسوس کریں کہ بری عادتیں یا خصلتیں رفتہ رفتہ اپنی انتہا کو پہنچ گئی ہیں اور ان خصلتوں کا شکار کوئی بھی مرد یا عورت جو بالغ ہے، سمجھ دار ہے، اچھے برے کی تمیز رکھتا ہے، کسی صورت بھی بعض نہیں آتا اور ہدایت نہیں پاتا تو اس کے نام کے والدہ کے اعداد ابجد قمری سے حاصل کریں، جس کا مثالی طریقہ یہ ہے، مثلاً نام احمد حسین ہے اور ماں کا نام زبیدہ ہے تو ابجد قمری سے دونوں کے اعداد حاصل کیے جائیں۔

1+8+40+4+8+60+10+50=181، یہ احمد حسین کے اعداد ہوئے۔

7+2+10+4+5=28، یہ زبیدہ کے اعداد ہوئے، اب دونوں ناموں کے اعداد باہم جمع کرلیں تو کل مجموعہ 209 ہوگا۔

نیا چاند ہونے کے بعد جو پہلا اتوار، پیر، جمعرات یا جمعہ آئے، اس دن سے اس عمل کو فجر کی نماز کے بعد شروع کیا جائے۔

پاک پانی کی ایک بوتل پاس رکھیں اور مندرجہ ذیل کلام الٰہی اور اسم الٰہی 209 مرتبہ، پہلے اور آخر درود شریف کے ساتھ پڑھیں، پڑھنے کے دوران میں اپنے ذہن کو اس

نکتے پر رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے کلام کی برکت سے آپ کے مطلوبہ شخص کو ہدایت دے اور راہ مستقیم پر لائے۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ بِحَقِّ يَا هَادِىُ

مندرجہ بالا مثال کے مطابق 209 مرتبہ پڑھنا ہوگا لیکن جو لوگ اپنے ایسے ہی کسی مقصد کے لیے یہ عمل کرنا چاہیں، وہ مندرجہ بالا طریقے کے مطابق پہلے اعداد حاصل کریں اور پھر اسی تعداد کے مطابق پڑھیں۔

جب عمل مکمل ہو جائے تو آنکھیں بند کرکے مطلوبہ شخص کا چہرہ تصور میں لائیں اور پیشانی پر پھونک ماردیں، بعدازاں پانی کی بوتل میں بھی دم کرلیں۔

یہ عمل 21 دن تک پابندی سے کیا جائے اور 21 دن کے بعد وہ پانی دن میں دو تین مرتبہ پلا دیا کریں، اگر براہ راست نہ پلا سکیں تو اس کے پینے کے پانی میں تھوڑا سا پانی روزانہ ڈال دیا کریں، البتہ پانی کو ختم نہ ہونے دیں، جب ختم ہونے لگے، بوتل میں تھوڑا سا رہ جائے تو مزید پاک پانی بوتل میں بھرلیں، اس طرح لمبے عرصے تک یہ پانی استعمال کرائیں، انشاء اللہ فطرت کی کجی دور ہوگی اور بڑے سے بڑا شیطان بھی راہ راست پر آجائے گا۔

آخری بات یہ ذہن میں رکھیں کہ دلوں کو اور فطرتوں کو بدلنے والا ہمارے حکم کا پابند نہیں ہے، ہم عمل کے ذریعے اس کے حضور جو درخواست پیش کررہے ہیں، وہ یقیناً اُس پر توجہ دے گا اور جب مناسب سمجھے گا، ہماری درخواست قبول فرمائے گا لہٰذا مہینہ دو مہینہ یہ کام کرکے بددل نہ ہوں، مسلسل یہ عمل جاری رہے، خواہ کتنا ہی عرصہ کیوں نہ لگ جائے، انشاء اللہ ضرور یہ حاجت پوری ہوگی۔

عشق بندی بذریعہ الحمد شریف

عموماً لڑکے لڑکیاں ایسے عشق و معاشقے میں مبتلا ہوتے ہیں جو سمجھ دار ماں باپ کے نزدیک نامناسب اور غلط ہوتا ہے، لڑکے لڑکیاں اندھے ہوکر ایک دوسرے کی محبت میں مبتلا ہوجاتے ہیں اور تعلیم و تربیت سے بے بہرہ ہوکر اپنا قیمتی وقت برباد کرتے ہیں، ایسی

صورت حال میں سورۂ فاتحہ کے ذریعے بندش کی جاسکتی ہے لیکن یہ عمل بھی سورج یا چاند گہن میں کرنا چاہیے، عمل مجرب ہے، اس کی عام اجازت ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم، الحمد الله بستم رویش رب العالمين بستم مویش و بستم دلش الرحمن بستم لبانش الرحيم بستم گوشش مالک یوم الدین بستم سینه اش فلاں بن فلاں علی حب فلاں بن فلاں اياک نعبدو بستم شکمش واياک نستعين بستم زبانش اهدناالصراط المستقیم بستم دست هاش صراط الذين بستم پائش انعمت علیهم بستم عقلش غير المغضوب بستم هوشش عليهم ولاالضالين آمين از ابلیس شیطان دیوان پریان من بستم شمانیز به بندیدنامن نکشائم شماهم نکشائید بحرمت اهیاً اشراهیاً فلاں بن فلاں علی حب فلاں بن فلاں العجل العجل العجل اليوم اليوم اليوم۔

دونوں میں سے کسی کا پہنا ہوا کپڑا لے کر کالی روشنائی سے لکھیں اور سرہانے تکیے میں رکھ دیں یا مسہری وغیرہ میں سرہانے کی طرف پوشیدہ کردیں، پہلی مرتبہ فلاں بن فلاں کی جگہ لڑکے کا نام پہلے لکھیں اور لڑکی کا بعد میں، دوسری مرتبہ لڑکی کا نام پہلے اور لڑکے کا نام بعد میں لکھیں۔

برائے کند ذہنی

اکثر بچے کند ذہن ہوتے ہیں اور انہیں تعلیمی معاملات میں خاصی دشواری کا سامنا رہتا ہے، جو کچھ پڑھتے ہیں، یاد نہیں ہوتا، ایسے بچوں کے لیے درج ذیل عمل کریں۔

نوچندے بدھ کے روز یا شرف قمر میں یہ عمل کیا جائے، اس کے علاوہ شرف عطارد یا اوج عطارد میں شروع کیا جاسکتا ہے۔

پاک پانی پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم 786 مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور چالیس روز تک یہ پانی ایک ایک چمچا روز نہار منہ اور شام کو عصر و مغرب کے درمیان پلا دیا کریں، انشاء اللہ کچھ دن بعد ہی ذہنی تبدیلی پیدا ہونے لگے گی اور سبق یاد ہونے لگے گا۔

سورہ کوثر کا تالے والا عمل

اس عمل کے لئے گہن کے وقت سے پہلے ایک نیا غیر استعمال شدہ تالا لا کر رکھ لیں۔ تالا لوہے یا اسٹیل کا ہو۔ بہترین بات یہ ہوگی کہ ایسا تالا ہو جو چابی سے کھلتا اور بند ہوتا ہو لیکن اگر ایسا تالا نہ ملے تو کوئی حرج بھی نہیں ہے۔ آپ وہی تالا لے لیں جو بغیر چابی کے کھٹکے سے بند ہوتا ہو۔

مکمل گرہن کے وقت باوضو علیحدہ کمرے میں مغرب کی طرف منہ کر کے بیٹھیں، رجال الغیب کی سمت کا خیال رکھیں اور بسم اللہ پوری پڑھنے کے بعد سات مرتبہ سورہ کوثر پوری پڑھیں اور پھر زبان سے اپنے مقصد کا اظہار کریں۔ اس کے بعد تالے کے سوراخ میں پھونک مار کر تالا بند کر دیں۔

خیال رہے کہ اس سارے کام کے دوران اپنی ذہنی اور روحانی قوت کو اپنے مقصد پر مرتکز کریں۔ یعنی دل میں یہ یقین پیدا کریں کہ آپ جو کچھ کر رہے ہیں اور جس مقصد سے کر رہے ہیں وہ یقیناً انجام پائے گا۔ اس میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہ رکھیں۔ مقصد کے حوالے سے سورہ کوثر پڑھنے کے بعد آپ کا جملہ اس طرح ہونا چاہیے۔

مثلاً کسی کے دل میں جگہ اور محبت پیدا کرنا مقصود ہے تو یوں کہیں۔ ''میں نے باندھا خواب و خیال کو فلاں بن فلاں کے جب تک مجھے نہ دیکھے، چین نہ پائے۔''

اگر مقصد کسی بری عادت یا حرکت سے روکنا ہے تو اس طرح کہیں ''میں نے باندھا عادت بدگوئی اور جھوٹ کو فلاں بن فلاں کے کبھی جھوٹ نہ بولے اور خراب کلمات منہ سے نہ نکالے۔''

اگر نشے یا جوئے کی عادت سے روکنا ہو تو جملہ اس طرح کہیں۔ ''میں نے باندھا عادت نشہ یا جوا فلاں بن فلاں کا، کبھی نشہ نہ کرے یا کبھی جوا نہ کھیلے۔''

الغرض کسی بھی برے کام یا بری عادت سے روکنے کے لئے اپنے مقصد کا اظہار ایک مختصر سے جملے میں اس طرح کریں کہ آپ کی کوشش کا اثبات ظاہر ہو اور اس کام کی نفی کی جائے جس کا مقصود ہے۔

برائے ترک عادات بد

بچوں کی بری عادتیں ختم کرنے کے لیے یہ بھی ایک سادہ اور مجرب عمل ہے، کسی بھی نوچندے اتوار، پیر، جمعرات یا جمعہ کو بعد نماز فجر یہ عمل کیا جاسکتا ہے۔

اسم الٰہی ''التواب'' اول آخر گیارہ بار درود شریف کے ساتھ 101 مرتبہ پڑھ کر پاک صاف پانی پر دم کرلیں، بعدازاں یہ پانی بچے کو دن میں دو تین مرتبہ تھوڑا سا پلادیا کریں، مہینہ ختم ہونے سے پہلے اگر پانی ختم ہونے لگے تو مزید پانی بوتل میں بھرلیا کریں، نئے مہینے میں پانی کی نئی بوتل اسی طریقے کے مطابق دوبارہ تیار کرلیا کریں۔

برائے گریہ

چھوٹے بچے بعض اوقات بلا کسی خاص وجہ یا بیماری کے بے تحاشا روتے ہیں، اکثر تو اس کی وجہ ان کی کوئی جسمانی تکلیف ہوتی ہے مثلاً ریاحی تکالیف، پیٹ میں درد وغیرہ، اس صورت میں معقول علاج ہونا چاہیے، بعض اوقات نظر بد کی وجہ سے بھی ایسا ہوتا ہے، بہر حال درج ذیل نقش کسی سفید کاغذ پر لکھ کر بچے کے گلے میں ڈالنا مفید ثابت ہوگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم . ط ط ط ط ط ط ھی ھی ھی ھی ھی ھی قدوس قدوس قدوس قدوس قدوس قدوس برحمتک یا ارحم الرحمین.

عمل برائے ہر مقصد

کوئی بھی مشکل یا مہم درپیش ہو تو یہ عمل کام دیتا ہے۔

عروج ماہ میں کسی بھی نوچندے جمعرات یا جمعہ، اتوار یا پیر سے شروع کیا جاسکتا ہے، اس عمل کی مدت 12 دن ہے۔

یا بدیعُ العَجائب بِالخیر یا بَدیعُ

روزانہ 800 مرتبہ اول آخر گیارہ بار درود شریف کے ساتھ پڑھیں اور اللہ سے اپنے مقصد کے لیے عاجزی و انکساری کے ساتھ دعا کریں۔

سحری اور آسیبی امراض

''زمانہ بہت خراب ہے''

یہ مشہور جملہ ہم بچپن سے سنتے آرہے ہیں اور شاید ہمارے بڑے بھی یہی جملہ سنتے سنتے بوڑھے ہوگئے اور پھر اللہ کو پیارے ہوگئے، شاید یہ جملہ دنیا بھر میں صدیوں سے بولا جارہا ہے، گویا ہر دور میں انسان اپنے زمانے سے خوش اور مطمئن نہیں رہتا، اس جملے کی ایک اور شکل یہ ہے ''دنیا بڑی خراب ہے'' عام طور پر لوگوں کے ستائے ہوئے یہ جملہ بولتے نظر آتے ہیں۔

اس میں کتنی حقیقت ہے اور کتنا فسانہ ہے، یہ ایک الگ بحث ہے مگر اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اکثریت مختلف نوعیت کے مسائل میں مبتلا رہتی ہے لہٰذا زمانے کی شکایت اور دنیا کی شکایت ہر زبان پر نظر آتی ہے، حقیقت یہ بھی ہے کہ لوگوں میں نفسانفسی، خود غرضی، حسد، جھوٹی انا، غرور و تکبر کی بیماریاں عام ہیں، وہ دوسروں کی خوشیوں سے خوش نہیں رہتے، دوسروں کے غم کو اپنا غم نہیں سمجھتے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ کسی کی مصیبت یا پریشانی ان کے لیے خوشی کا باعث ہوتی ہے اور کسی کی خوشی ان کے دل میں حسد کا مادہ پیدا کرتی ہے، یہ اخلاقی برائیاں معاشرے میں بے شمار مسائل کو جنم دینے کا باعث بنتی ہیں۔

نفسانفسی اور خود غرضی باہمی طور پر ایسے تنازعات کو جنم دیتی ہے جن کے نتیجے میں پورے پورے خاندان اور برادریاں تباہ ہوجاتی ہیں، موجودہ پاکستانی معاشرے میں اسی نفسانفسی کے باعث جادوٹونے، تعویذ گنڈے، گندے عملیات کا رواج بڑھ رہا ہے، اس حوالے سے لوگ اچھے برے کی تمیز بھی کھوچکے ہیں، اپنی خواہشات کے زیر اثر اسلامی تعلیمات کو فراموش کرکے لوگ سفلیات یعنی گندے کام کرنے والے ہندو یا دیگر غیر مذہب کے عاملوں کے پاس جانے میں بھی کوئی جھجک محسوس نہیں کرتے، یہ ایک الگ بحث ہے کہ اس نام نہاد عاملوں میں بھی کتنے فراڈیے موجود ہیں جو صرف لوگوں کو بے وقوف بنا کر اپنا دھندا

چلاتے ہیں، افسوس ناک بات یہ ہے کہ نام نہاد مسلمان عاملین بھی اکثر اسی رنگ میں رنگے نظر آتے ہیں، شہروں میں کسی حد تک تعلیمی شعور زیادہ ہے لیکن ہمارے دیہاتی اور مضافاتی علاقوں میں لوگ ایسے عاملوں اور ٹھگوں کے ہتھے آسانی سے چڑھ جاتے ہیں، سندھ ہو یا پنجاب، گاؤں دیہات کا حال سب جگہ یکساں ہے، اندرون سندھ ہندو برادری بھی کثرت سے آباد ہے اور ہمیں اکثر ایسی خبریں ملتی رہتی ہیں کہ مسلمان ان کے ہندو عاملوں کے پاس جاتے ہیں تاکہ اپنے مسائل حل کراسکیں، خاص طور پر ایسے مسائل جن کا تعلق ناجائز خواہشات سے ہو، اس صورت حال کو بہتر بنانے کے لیے ہمارے علمائے کرام اور مبلغین کو گاؤں دیہاتوں میں جا کر لوگوں کی تعلیم و تربیت پر توجہ دینا چاہیے۔

سحر و جادو اور تعویذ گنڈوں کی پھیلتی ہوئی وبا کو روکنے کے لیے مخلص اور حقیقی علم رکھنے والے افراد کو آگے آنا چاہیے، جب کہ صورت حال اس کے برعکس ہے، عام طور پر وہ لوگ عامل کامل یا پیر فقیر بنے بیٹھے ہیں جو زندگی بھر کسی علم و ہنر میں کوئی کارنامہ انجام نہیں دے سکے اور ناکام زندگی سے گھبرا کر روحانی علاج کا دھندا اختیار کرلیا، ہمارے ہاں تو فیشن کے طور پر بھی مسجد کے پیش امام یا مؤذن روحانی معالج بن بیٹھتے ہیں جب کہ ان کا علوم خفیہ سے دور دور تک کوئی تعلق نہیں ہوتا، چند ٹونے ٹوٹکے اور عملیات و وظائف مختلف کتابوں یا رسالوں سے پڑھ لیتے ہیں اور دھندا شروع کر بیٹھتے ہیں، ایسے لوگ معاشرے کو سخت نقصان پہنچا رہے ہیں، ہماری کتاب مسیحا حصہ اول و دوم و سوم کا بنیادی مقصد ہی یہ ہے کہ عام لوگوں میں روحانی علوم کی معقول اور درست سمجھ بوجھ پیدا ہو۔

اصول و قواعد تشخیص

عزیزان من! علم نجوم کے علاوہ علم جفر کے بھی اپنے اصول و قواعد ہیں جن کے ذریعے کسی مریض کا حال معلوم کیا جاتا ہے، اس کا ایک طریقہ تو یہ ہے کہ علم الساعات سے کام لیا جائے، حضرت کاش البرنیؒ کی کتاب الساعات حصہ اول و دوم اس حوالے سے معاون و مددگار ہو گی۔

دوسرا طریقہ جو بہت معروف اور مشہور ہے، یہ ہے کہ مریض یا سائل کا نام مع والدہ لے کر ابجد قمری سے اعداد حاصل کیے جائیں اور اُس میں اُس روز کے اعداد بھی شامل کیے جائیں جب مریض بیمار ہوا تھا، اگر وہ دن یاد نہ ہو تو اُسی دن کے اعداد شامل کیے جائیں جب مریض کے بارے میں سوال کیا گیا ہو، تمام اعداد کے مجموعے کو چار پر تقسیم کریں، اگر ایک باقی بچے تو سایہ یا آسیبی اثر شمار ہو گا، اگر دو باقی بچیں تو ہوائی اثرات کی نشان دہی ہوتی ہے، اگر تین باقی رہے تو سحر و جادو کا شکار ہوا ہے، اگر چار باقی بچیں یعنی برابر تقسیم ہو جائے تو جسمانی بیماری یا خرابی خون کی نشان دہی ہوتی ہے۔

اسی طریقے پر بے اولادی کا سبب بھی معلوم کیا جاتا ہے، تمام حسابی عمل اسی طرح کیا جائے گا جیسا کہ بتایا گیا ہے، تقسیم کرنے سے اگر ایک باقی بچے تو خرابی یا عیب مرد کا ہے، باقی دو بچے تو عورت کا عیب ہے، باقی تین ہو تو آسیبی اثرات کی نشان دہی ہوتی ہے، اگر باقی صفر ہے تو سحر و جادو کا اثر تسلیم کیا جائے گا۔

مرض کی ابتدا جس دن ہو، اُس کے اعداد لینے ہوں گے یا دن سوال کے اعداد تو اس سلسلے میں دنوں کے عربی نام استعمال کیے جائیں، یہاں ہم دنوں کے عربی نام اور اُن کے اعداد کا چارٹ دے رہے ہیں۔

پیر	منگل	بدھ	جمعرات
جمعہ	ہفتہ	اتوار	
دوشنبہ	سہ شنبہ	چہار شنبہ	جمعرات
جمعہ	شنبہ	یک شنبہ	
367	422	566	412
118	357	387	

دوسرا طریقہ

بیمار کا حال معلوم کرنے کے لیے ایک دوسرا طریقہ بھی استعمال میں آتا ہے، کوری ٹھیکری

پر یہ الفاظ زعفران سے لکھے جائیں اور مریض کے بدن پر مل کر ٹھیکری کو کوئلوں کی آگ میں ڈال دیا جائے، الفاظ یہ ہیں۔

طلقبول مصلحتة

آگ میں ڈالنے کے بعد دیکھیں کہ حروف سیاہ ہو گئے ہیں تو بیماری جسمانی ہوگی، حروف سفید ہو جائیں تو بیماری خطرناک نوعیت کی ہے اور مریض کا بچنا مشکل ہوگا، اگر حروف سُرخ ہو جائیں تو سمجھنا چاہیے کہ مریض کو کوئی نفسیاتی مسئلہ ہے، اگر حروف غائب ہو جائیں تو سایہ یا آسیب ہے۔

علم نجوم اور سحری اثرات

مندرجہ بالا طریقوں کے علاوہ علم نجوم کے ذریعے بھی اس نوعیت کے معاملات کی تحقیق و تشریح ہو سکتی ہے، اس سلسلے میں پیدائشی زائچہ یا زائچہ نکاح یا وقتی زائچہ دیکھنا چاہیے، عام طور پر وقتی زائچے سے کام لینا آسان اور ممکن ہوتا ہے لیکن اس معاملے میں علم نجوم سے بھرپور واقفیت اور مہارت ضروری ہے، بہ صورت دیگر درست نتائج اخذ کرنا ممکن نہیں ہوتا۔

کسی بھی زائچے میں راہو اور کیتو (راس و ذنب) سحری یا آسیبی اثرات یا نفسیاتی مسائل کی نشان دہی کرتے ہیں، اس حوالے سے ہماری کتاب میڈیکل ایسٹرولوجی کے موضوع پر انشاء اللہ جلد ہی شائع ہوگی۔

سب سے پہلے طالع کے حاکم کی پوزیشن پر نظر ڈالنی چاہیے، اگر وہ زائچے کے چھٹے گھر میں قابض ہو اور اس پر راہو کی نظر ہو تو سحر و جادو کی نشان دہی ہوتی ہے، چھٹے گھر کا حاکم اگر راس سے متاثرہ ہو تو بھی سحری اثرات کی نشان دہی ہوتی ہے، اسی طرح پانچویں اور بارھویں گھر کے حاکم بھی راس سے متاثرہ ہو کر ایسی صورت حال پیدا کرتے ہیں، اگر راس زائچے کے پہلے، پانچویں، چھٹے یا بارھویں گھر کو متاثر کرتا ہو تو بھی سحری اثرات کی نشان دہی ہوتی ہے، اسی مناسبت سے کیتو (ذنب) کو دیکھنا چاہیے، یہ نفسیاتی یا آسیبی مسائل کی نشان دہی کرتا ہے۔

باھمی تعلق پر بندش

ایک خط اور اس کا جواب

’’آپ نے میرے لیے نیلے دھاگے والا عمل لکھا تھا، میں نے یہ عمل شروع کیا تو دھاگا کوئلے کی آگ میں ایسے جلتا تھا جیسے دھاگا نہیں کوئی پلاسٹک کی چیز جل رہی ہے اور آخر تک اس سے رس نکلتا رہتا ہے، میں نے 28 دن تک یہ عمل کیا ہے (نیلے دھاگا والا عمل مسیحا حصہ دوئم میں موجود ہے)، دھاگا جلنے کی پوزیشن یہی رہی، آخر میں نے بے زار ہو کر چھوڑ دیا، آپ نے لکھا تھا کہ جن لوگوں پر واقعی سحری اثرات ہوتے ہیں وہ خود یہ کام نہیں کر سکتے، میرے پاس ایسا کوئی بندہ نہیں تھا جو میری جگہ یہ عمل کرتا، آپ نے سورۂ فلق والا پانی بھی تجویز کیا تھا، وہ بھی پیتا رہا، پھر چھوڑ دیا، میری پریشانی بدستور قائم ہے، کوئی فرق نہیں پڑا، اب نفسیاتی مریض بن گیا ہوں، اس کے بعد میں نے چار مرتبہ آپ کو خط لکھنے کی کوشش کی لیکن خط نہ لکھ سکا، جب بھی آپ کو خط لکھنے کا ارادہ کرتا، کاغذ اور قلم اٹھاتا تو ہاتھ میں درد ہونے لگتا، دماغ بھاری ہو جاتا تو پھر لکھنا چھوڑ دیتا، آج وضو کر کے 7 بار آیت الکرسی اور 7 مرتبہ یا حافظُ یا حفیظُ یا رقیبُ یا وکیلُ پڑھ کر حصار باندھا اور پھر یہ خط بڑی ہمت سے لکھ رہا ہوں، ہمارے دشمن عاملوں کے پاس پیسا پانی کی طرح بہا رہے ہیں، وہ چاہتے ہیں کہ ہمیں تباہ و برباد کر دیں، مہربانی کر کے میری مدد کریں۔‘‘

جواب: عزیزم! آپ کو نیلے دھاگا والا عمل بتایا گیا تھا، وہ گیارہ دن سے زیادہ نہیں کیا جاتا، اگر گیارہ دن کے بعد بھی سحری اثرات ختم نہ ہوں تو مزید مشورہ کرنا چاہیے، البتہ سورۂ فلق کا پانی مستقل پیتے رہنا چاہیے، جیسا کہ ہم نے نشان دہی کی تھی اور آپ نے بھی اس کا حوالہ دیا ہے کہ ایسے معاملات میں انسان اپنا علاج خود نہیں کر سکتا، آپ کو چاہیے تھا کہ اگر کوئی مرد نہیں مل رہا تھا تو یہ کام اپنی بیوی سے بھی کرا سکتے تھے، چوں کہ آپ کے مسئلے میں اب کچھ نفسیاتی عوامل بھی شامل ہو چکے ہیں لہٰذا ہومیو پیتھک علاج کی بھی ضرورت ہے، آپ جس ڈاکٹر کا جو علاج کر رہے ہیں اسے ... جاری رکھیں ... بہتر نہیں ہوگا۔

سحری اثرات کو ختم کرنے کے لیے ایک دوسرا عمل بھی ہم لکھ رہے ہیں لیکن جیسا کہ آپ کی حالت ہے، کیا آپ یہ عمل کر سکیں گے؟ اگر اس سلسلے میں مسجد کے مولانا صاحب سے مدد لے سکیں تو بھی بہتر ہوگا، بہر حال طریق عمل یہ ہے۔

چینی یا شیشے کی ایک بڑی پلیٹ جو غیر استعمال شدہ یعنی نئی ہو، لے لیں اور روز صبح طلوع آفتاب سے پہلے یعنی فجر کی نماز کے بعد اس پلیٹ پر پہلے یہ اسما لکھیں۔

یَا حَیُّ حِینَ لَا حَیُّ فِی دَیمُومَتِهِ مُلکِهِ وَبَقَآئِهِ یَا حَیُّ

اس اسم کے بعد پوری بسم اللہ اور پوری سورۂ فاتحہ بھی لکھیں، بہتر ہوگا کہ زعفران کی روشنائی سے لکھیں، اگر زعفران نہ ملے تو کھانے میں استعمال ہونے والا زرد رنگ لے لیں اور اس میں تھوڑی سی پسی ہوئی ہلدی بھی ملا لیں، پوری پلیٹ پر یہ لکھنے کے بعد عرق گلاب سے پلیٹ کو دھولیں اور ایک کپ میں وہ عرق گلاب ڈال لیں، تھوڑا سا شہد ملائیں اور پی لیں، یہ عمل چالیس دن کریں۔

اس بار پینے کا پانی اس طرح تیار کریں کہ ایک بار بسم اللہ، پھر سورۂ النّاس اور پھر سورۂ فلق پڑھیں، اسی ترتیب کے ساتھ 111 بار پڑھ کر پانی پر دم کریں اور یہ پانی آپ بھی پابندی سے دن میں تین ٹائم پئیں اور اپنی بیوی کو بھی پلائیں۔

عزیزان من! جیسا کہ ابتدا ہی میں عرض کیا تھا کہ زمانہ خراب ہے، دنیا بہت بری ہے، حرص و ہوس عام ہے اور بہت بڑھ چکی ہے، یہی وجہ ہے کہ ہم ایسے وظائف اور عملیات اب اکثر و بیشتر شائع کرتے رہتے ہیں تاکہ لوگ جعلی عاملوں کے پھندے میں نہ آئیں اور اپنے طور پر ایسے مسائل کو حل کر سکیں، اکثر ایسے عامل حضرات یہ گمراہ کن پروپیگنڈا بھی کرتے ہیں کہ گندے اور سفلی عملیات کا توڑ بھی سفلی عملیات کے ذریعے ہی ممکن ہے گویا نعوذ باللہ اللہ کا کلام، اُس کے اسمائے الٰہی، سفلی عملیات سے زیادہ حیثیت و اہمیت کے حامل ہو گئے، استغفر اللہ۔ مصیبت یہ ہے کہ ہمارے اکثر خواتین و حضرات جو خود کو مسلمان بھی کہتے ہیں، ایسے گمراہ کن پروپیگنڈے کا شکار ہو جاتے ہیں۔

اس حوالے سے ایک ''گنڈا'' بھی مجرب اور نہایت مفید ثابت ہوتا ہے، اسے تیار کرنے کا طریقہ بھی ہم لکھ رہے ہیں، یہ گنڈا سحرزدہ یا آسیب زدہ کے گلے میں ڈال دینا چاہیے۔

گنڈا برائے سحرو آسیب

کچے سوت کے سات تار نیلے رنگ کے لے لیں جس کے لیے گنڈا تیار کرنا ہوا سے سیدھا کھڑا کردیں، پہلے ایک دھاگا پیشانی سے پاؤں کے انگوٹھے تک ناپ لیں یعنی پیشانی پر جس جگہ بال ختم ہو رہے ہوں وہاں سے پاؤں کے انگوٹھے تک دھاگا ناپ لیں پھر مزید 6 دھاگے اس کے برابر کے لے کر سات تار کا گنڈا بنالیں، اب کسی بھی نوچندے جمعرات، جمعہ، اتوار یا پیر کو صبح فجر کے بعد یا عصر و مغرب کے درمیان دھاگے میں گرہ لگانے کے لیے چھلّا بنائیں اور ایک بار سورۂ فلق اور ایک بار چہل کاف پڑھ کر چھلے میں پھونک مارتے ہوئے گرہ لگادیں، اس طرح پورے دھاگے میں تھوڑے تھوڑے فاصلے سے گیارہ گرہیں لگائیں بعد ازاں یہ گنڈا مریض کے گلے میں ڈال دیں، انشاء اللہ محفوظ و مامون رہے گا، اثرات ختم ہوجائیں گے اور آئندہ کے لیے بھی حفاظت رہے گی، چہل کاف درج ذیل ہے لیکن اس سے پہلے چند باتیں چہل کاف کے حوالے سے گوش گزار کرنا ضروری ہیں کیوں کہ اکثر لوگ نہیں جانتے کہ چہل کاف درحقیقت کیا ہے؟

چہل کاف درحقیقت عربی زبان میں کہے گئے تین شعر ہیں اور باوزن اور بامعنی ہیں، صوفیائے کرام سے روایت بھی ہے اور اکثر کتب میں تحریر ہے کہ یہ تین شعر حضرت سیدنا غوث الاعظم شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ کو بہت پسند تھے اور وہ اکثر ان اشعار کو پڑھا کرتے تھے، بعض لوگوں کا یہ خیال بھی ہے کہ یہ اشعار دراصل حضرت غوث الاعظم ہی کے ہیں، ان اشعار کی تشریح اور ان کے معنی نہایت قابل غور ہیں جن کی تشریح فی الحال یہاں ممکن نہیں ہے مختصراً اتنا عرض کردینا کافی ہوگا کہ ان تین اشعار میں دشمن کو تنبیہ کی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ سے فتح و نصرت چاہی گئی ہے۔

كَفَاكَ رَبُّكَ كَمْ يَكْفِيكَ وَاكِفَةً
كِفْكَا فُهَا كَكَمِيْنٍ كَانَ مِنْ كَلَكَا
تَكُرُ كَرًّا كَكَرِّ الْكَرِّ فِيْ كَبَدٍ
تَجَلّٰى مُشَكْشَكَةً كَلُكْلُكٍ لَكَكَا
كَفَاكَ مَابِيْ كَفَاكَ الْكَافُ كُرْبَتَه
يَاكَوْكَبًا كَانَ تَحْكِيْ كَوْكَبَ الْفَلَكَا

عمل سورئہ فلق و الناس

ایک اور عمل مشہور ہے اور مجرب ہے، واضح رہے کہ سورۂ فلق اور سورۂ الناس جنہیں معوذتین بھی کہا جاتا ہے، اُس وقت ان سورتوں کو پڑھنے کا حکم دیا گیا تھا جب یہودی ابی لبید نے نبی اکرم ﷺ پر جادو کیا تھا، اسی بنیاد پر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے ان دونوں سورتوں کو اپنے مرتب کردہ قرآن پاک میں شامل نہیں کیا تھا، آپؓ کا موٴقف یہ تھا کہ یہ دونوں سورتیں تو ردِ سحر کے لیے ہیں، قصہ مختصر یہ کہ جو لوگ ان دونوں سورتوں کو صبح شام اپنے ورد میں رکھتے ہیں، وہ نظر بد، سحر و جادو اور ہر طرح کے خناسی امراض سے محفوظ رہتے، ان سورتوں کو پڑھنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ پہلے ایک بار بسم اللہ، پھر سورۂ الناس اور پھر سورۂ فلق پڑھی جائے اور اس طرح ایک بار شمار کیا جائے یعنی تینوں کو ملا کر پڑھا جائے تو ایک بار ہوگا پھر اسی طرح تین بار پڑھا جائے اور اپنے اوپر، بچوں پر یا گھر کے دیگر افراد پر دم کر دیا جائے۔

سحر و جادو کے توڑ کے لیے دوسرا طریقہ یہ ہے کہ سات روز تک صبح فجر کے بعد اسی طرح چالیس مرتبہ پڑھ کر مریض پر دم کریں اور پانی پر بھی دم کریں تاکہ اُسے پلایا جائے، انشاء اللہ سات روز ہی میں ہر قسم کے سحر و جادو کے اثرات کا خاتمہ ہو جاتا ہے، ضرورت محسوس کریں تو 21 دن تک بھی یہ عمل کیا جا سکتا ہے، اگر 21 دن کے بعد بھی مریض ٹھیک نہ ہو تو سمجھ لینا چاہیے کہ معاملہ سحر و جادو کا نہیں ہے بلکہ کوئی نفسیاتی بیماری

اپنا رنگ جمائے بیٹھی ہے۔

اگر چہ نیلے دھاگے والا عمل مسیحا حصہ دوم میں شائع ہو چکا ہے لیکن اسے دوبارہ موجودہ کتاب میں بھی شامل کیا جارہا ہے تاکہ لوگ شکایت نہ کریں کہ مسیحا حصہ دوم اب کہاں سے لائیں، واضح رہے کہ مسیحا حصہ اول و دوم اب ختم ہو چکی ہے، بازار میں دستیاب نہیں ہے۔

سحری اثرات کی شناخت اور علاج

نیلے رنگ کا سوتی دھاگا لیں اور عصر و مغرب کے درمیان پیشانی پر جہاں بال ختم ہو رہے ہیں، وہاں رکھ کر پاؤں کے انگوٹھے تک ناپ لیں پھر اس دھاگے کے برابر دس دھاگے اور لے لیں، اس طرح گیارہ دھاگوں کا ایک دھاگا بن جائے گا، اس دھاگے میں ایک پھندا بنائیں اور سورۂ فلق ایک بار پڑھ کر پھندے کے سوراخ میں پھونک مارتے ہوئے اس طرح گانٹھ لگا دیں جیسے پھونک کو گانٹھ میں باندھ دیا ہے، دھاگے کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک تھوڑے تھوڑے فاصلے پر اسی طرح گیارہ گانٹھیں لگائیں اور ہر مرتبہ ایک بار سورۂ فلق پڑھ کر گانٹھ کے پھندے میں پھونک ماریں اور گانٹھ لگا دیں، اب اس ڈورے کا ایک گولا سا بنالیں اور کوئلے جلا کر پہلے سے پاس رکھیں، پھر یہ دھاگا ان پر ڈال دیں اور دیکھیں کہ دھاگا نارمل انداز میں جل رہا ہے یا کوئی ایب نارمل بات دھاگے کے جلنے میں محسوس ہو رہی ہے، ایب نارمل بات یہ ہو سکتی ہے کہ دھاگے کے جلنے سے کوئی بدبو پھیلے، بہت زیادہ دھواں پیدا ہو، دھاگا جلتے ہوئے چٹ پٹ کی آوازیں دے وغیرہ وغیرہ، اگر ایسا ہو رہا ہے تو اثرات موجود ہیں، مکمل طور پر ختم نہیں ہوئے اگر دھاگا نارمل انداز میں جل جائے تو سمجھ لیں کہ اب کوئی سحری اثرات نہیں ہیں اور جو بھی کمزوری ہے وہ جسمانی تقاضوں کے مطابق ہے، اگر دھاگے کے جلنے میں ایب نارملٹی ہے تو یہی عمل روزانہ عصر و مغرب کے درمیان گیارہ روز تک کریں، تاوقتیکہ دھاگا جلنے کا عمل نارمل نہ ہو جائے، اس دوران میں ہفتے کے روز صبح کوؤں کو خوراک ڈالیں اور منگل کے روز آوارہ کتوں کو گوشت وغیرہ ڈالیں۔

نقش ردِ سحر و آسیب و شیاطین

زیرِ نظر نقش معظم بھی ہر قسم کے سحری اثرات، آسیبی معاملات اور جنات و شیاطین کے خلاف ایک طاقت ورڈھال کی حیثیت رکھتا ہے، اگر اس نقش کو اُن تمام قرآنی آیات کا مجموعہ کہا جائے جو سحریات و شیاطین سے نجات کے لیے مشہور ہیں تو غلط نہیں ہوگا، حقیقت یہ ہے کہ صرف اہل نظر ہی اس نقش کی کاملیت کا اندازہ کر سکتے ہیں، ہم اس بارے میں مزید کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ اس نقش کو شمس یا مریخ کی ساعات میں اس وقت تحریر کیا جائے جب شمس یا مریخ نحوست سے پاک ہوں، شرف یا اوج میں ہوں یا ان کے درمیان سعد نظر قران، تثلیث یا تسدیس کی ہو، عروج ماہ ہو اور قمر بھی نحوست سے پاک ہو، اس نقش معظم کو گھر یا دکان میں فریم کر کے بھی لگایا جا سکتا ہے۔

		بسم اللہ الرحمن الرحیم		
۲۲۵۱	۲۲۵۴	حفظهما وهو العلی العظیم	۲۲۵۸	۲۲۴۴
۲۲۵۷	۲۲۴۵	ذالک تقدیر العزیز العلیم	۲۲۵۰	۲۲۵۵
حفظهما وهو العلی العظیم	ذالک تقدیر العزیز العلیم		ذالک تقدیر العزیز العلیم	حفظهما وهو العلی العظیم
۲۲۴۶	۲۲۶۰	[illegible]	۲۲۵۳	۲۲۴۹
۲۲۵۲	۲۲۴۸	[illegible]	۲۲۴۷	۲۲۵۹
		[illegible]		

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۳۰۳	۹۳۱	۱۷۴۰۵	ولایفلح
۱۷۴۰۴	۱۲۶	۳۰۲	۹۳۲
۱۲۷	۱۷۴۰۷	حیث اتی	۳۰۱
۹۳۰	الساحر	۱۲۸	۱۷۴۰۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شرفات واوج سیارگان

الواح و طلسم زحل

اعمال شرف زحل کے لیے خصوصی روحانی تحائف

علماء جفر و نجوم فرماتے ہیں کے شرف زحل دراصل بادشاہوں کے لیے تسخیر سلطنت اور فتوحات کے سلسلے میں کام دیتا ہے۔ اس کے سعد اثرات عام لوگوں کی زندگی میں حصول جائداد وز مین یا بقائے جائداد وز مین کے سلسلے میں معاون و مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ عام زندگی میں ایسے تمام امور جن میں قیام و استحکام کی ضرورت محسوس ہوتی ہے، سیارہ زحل کی سعادت اثری سے انجام پاتے ہیں۔ معاشی اور مالی استحکام ہو یا محبت اور شادی اور ازدواجی زندگی میں پائداری مقصود ہو الغرض بقائے دائمی کا کوئی بھی معاملہ ہوتو سیارہ زحل کے سعد اوقات میں کیے گئے اعمال موثر و مفید ثابت ہوتے ہیں۔

علمائے روحانیات کی تحقیق کے مطابق سیارہ زحل کے موکل علوی کا نام سیدنا کسفیائیل، موکل سفلی یا ارضی کا نام ابونوح اور عون کا نام میمون سیاف السحابی ہے اور اسمائے حسنٰی میں یا فتاح یا رزاق اس سے منسوب ہیں۔ دونوں اسمائے الٰہی کے اعداد کا مجموعہ 797 ہے، ہم یہاں لوحِ زحل طبعی اور وضعی دونوں دے رہے ہیں۔

لوح شرف زحل طبعی

سیارہ زحل سے متعلقہ اعمال بے شمار ہیں۔ علمائے مشرق نقش مثع یعنی 9 در 9 کو زحل سے منسوب کرتے ہیں، اس میں 81 خانے ہوتے ہیں جبکہ علمائے مغرب نقش مثلث کو زحل کا نقش قرار دیتے ہیں۔ (واضح رہے کہ علمائے مشرق اور مغرب کی اصطلاح کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مغرب سے مراد یورپ اور امریکا لیا جائے جیسا کہ آج کل رواج ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ابتدائے اسلام سے ہی یہ اصطلاح رائج ہے، ایشیائی ممالک کے اہل علم کو علمائے مشرق کہا گیا ہے اور افریقہ، اندلس (اسپین) کے اہل علم کو علمائے مغرب کہا گیا)۔

بہر حال دونوں کی تقلید ہمارے نزدیک جائز ہے۔ امام بونیؒ کا شمار اگر چہ علمائے مشرق میں ہے مگر وہ بھی نقش مثلث کو زحل سے منسوب کرتے ہیں۔

اگر غور کیا جائے تو نقش مثلث اور متسع میں نہایت دلچسپ مماثلت موجود ہے۔ 9 در 9 کے 81 خانوں میں 9 مثلثیں چھپی ہوئی ہیں۔ اس طرح مثلث کو نقش متسع سے علیحدہ نہیں کہا جا سکتا۔ مثلث کو عام طور پر 15 کا نقش بھی کہا جاتا ہے جس میں 9 خانے ہوتے ہیں۔ علمائے مشرق اسے سیارہ قمر سے منسوب کرتے ہیں اور علمائے مغرب کے نزدیک 9 در 9 کا نقش متسع قمر سے منسوب ہے۔ مثلث کو نقش ''حوا'' بھی کہا جاتا ہے کیونکہ حوا کے اعداد ابجد قمری سے 15 ہیں۔ نقش مثلث کی مساحت یعنی کل اعداد نقش کی میزان 45 ہے جو حضرت آدمؑ کے عدد ہیں۔ اس کے علاوہ زحل کے عدد بھی 45 ہیں اور حضرت لوطؑ کے نام مبارک کے اعداد بھی 45 ہیں۔

45 کے مرکب عدد سے مفرد عدد 9 برآمد ہوتا ہے اور 9 در 9 کے نقش متسع کے 81 خانوں کا مفرد عدد بھی 9 ہے جبکہ نقش کے ہر ضلع کی میزان 369 ہے اور مفرد عدد اس کا بھی 9 ہے۔ نقش کی مساحت 3321 ہے اور مفرد عدد 9 ہوگا۔ قصہ مختصر یہ کہ زحل کی ''لوح طبعی'' 9 در 9 کا نقش متسع ہے جس کے خواص میں دشمنی اور تفرقے کا خاتمہ، امن و آشتی، اعلیٰ افسران اور امراء، حکام بالا وغیرہ سے تائید و حمایت یا حاجت روائی وغیرہ شامل ہیں۔ علمائے جفر کہتے ہیں کہ شرف زحل میں اس لوح طبعی کو سیسے کی تختی پر کندہ کر کے سرہانے رکھ کر سو جائے تو خواب میں مدفون خزانوں کی اطلاع مل سکتی ہے۔

ہم زحل کی لوح طبعی موافق چال کے مطابق پہلی بار متعارف کروا رہے ہیں۔ اسے موثر اوقات میں تمام قواعد و ضوابط کے مطابق سیسے کی دھات پر کندہ کیا جائے اور تمام اصول و قواعدِ عملیات کی پابندی کی جائے، زحل کا بخور میعہ سائلہ، کالی مرچ، قرنفل وغیرہ ہیں، ان میں سے کوئی ایک جلا کر دھونی دی جائے، زحل کے عطریات میں عطرِ گل (مٹی کا عطر) اور عطرِ خس شامل ہیں، نقش کندہ کرتے ہوئے رِجال الغیب کی سمت کا خیال رکھا جائے۔

سیارہ زحل کو 2011ء میں شرف کی قوت حاصل ہوئی تھی جب وہ اپنے برج شرف

میزان میں آیا تھا اور اس سال 2016ء میں اپنے برج اوج قوس میں رہا۔

ظاہر ہے یہ اوقات جب ایک بار ہاتھ سے نکل جائیں تو دوبارہ ان کا حصول مشکل ہوتا ہے، البتہ ان مواقع پر تیار کردہ الواح یا خاتم وغیرہ چوں کہ ہم زیادہ تعداد میں تیار کرتے ہیں تو ضرورت مند براہ راست طلب کر سکتے ہیں۔

وہ لوگ جو خود ان الواح کو بنانا چاہیں، ان کے لیے ایسے اوقات کی نشان دہی کی جا سکتی ہے جب یہ الواح تیار ہو سکتی ہیں، شرف یا اوج کے علاوہ یہ الواح ایسے اوقات میں بھی تیار کی جا سکتی ہیں جب سیارہ زحل باقوت پوزیشن میں ہو اور شمس، مشتری، زہرہ، عطارد وغیرہ سے سعد نظرات رکھتا ہو۔

۷۸۶

لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار

یا عزرائیل · یا جبرائیل · یا میکائیل · یا اسرافیل

۳۱	۳۶	۲۹	۷۶	۱۸	۷۴	۱۳	۱۸	۱۱
۳۰	۳۲	۳۴	۷۵	۷۷	۷۹	۱۲	۱۴	۱۶
۳۵	۲۸	۳۳	۸۰	۷۳	۷۸	۱۷	۱۰	۱۵
۲۲	۲۷	۲۰	۴۰	۴۵	۳۸	۵۸	۶۳	۵۶
۲۱	۲۳	۲۵	۳۹	۴۱	۴۳	۵۷	۵۹	۶۱
۲۶	۱۹	۲۴	۴۴	۳۷	۴۲	۶۲	۵۵	۶۰
۶۷	۷۲	۶۵	۴	۹	۲	۴۹	۵۴	۴۷
۶۶	۶۸	۷۰	۳	۵	۷	۴۸	۵۰	۵۲
۷۱	۶۴	۶۹	۸	۱	۶	۵۳	۴۶	۵۱

لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار

کہیعص · حمعسق

لوح کا سامنے والا حصہ مکمل ہونے کے بعد پشت پر موکلات و طلسم اور مقصد تحریر کرنا ضروری ہوگا، اگر آپ چاہتے ہیں کہ لوح صرف آپ کے لیے مخصوص رہے تو اپنا نام مع والدہ بھی مقصد کے بعد تحریر کر لیں، تمام کام سے فارغ ہو کر کچھ مٹھائی پر فاتحہ دلائیں اور لوح کو حفاظت سے کسی جگہ

محفوظ کر لیں، بعدازاں نوچندے ہفتہ کو صبح زحل کی ساعتِ اوّل میں پہن لیں اور حسبِ توفیق صدقہ وخیرات کریں، یعنی کم ازکم آٹھ فقیروں کو کھانا کھلادیں، یہ لوح زندگی بھر کام دے گی۔

وضعی لوح شرف زحل

جیسا کہ ابتدا میں واضح کر دیا گیا تھا کہ زحل کے منسوبی اسمائے الٰہی یا فتاح یا رزاق

یا کمفیائیل ابو نوح میمون سیاف السحابی

برائے عروج و ترقی و غلبہ حاملِ ایں لوحِ مبارک



ہیں۔ ان کے اعداد کے مطابق اور لوح طبعی کی چال کو مدنظر رکھتے ہوئے وضعی لوح شرف زحل تیار کی جا سکتی ہے جو کہ مروج بھی ہے۔ ہمیں ذاتی طور پر جو طریقہ پسند ہے اور ہمارے طویل تجربے اور مشاہدے میں آیا ہے وہ "لوح حرفی" کا ہے یعنی دونوں اسمائے الٰہی کو بست حرفی کے بعد 9 در 9 کے نقش میں پُر کیا جائے۔ اس طرح یہ لوح مبارک عروج وترقی اور بلند مقام ومرتبے کے حصول میں سریع التاثیر ثابت ہوتی ہے اور زحل کی ہر قسم کی نحوست کا خاتمہ کرتی ہے، زحل جو پابندیاں اور بندشیں لگاتا ہے وہ بھی اس لوح کی برکت سے ختم ہو جاتی ہیں۔ حضرت کاش البرنی نے اسے "لوح عروج" لکھا ہے۔ ان لوگوں کے لیے خاص طور پر سفارش کی جاتی ہے جن کا ستارہ زحل ہے یا سیارہ زحل کے ستائے ہوئے ہیں اور زندگی ناکام گزار رہے ہیں۔

ہمارے طریقہ کار کے مطابق مذکورہ اسمائے الٰہی کی لوح وضعی یہاں دی جارہی ہے اور نقش کی رفتار لوح طبعی کے مطابق ہوگی ساتھ ہی سیارہ زحل کی طلسمی لوح بھی دی جارہی ہے جو وضعی لوح کی پُشت پر بنائی جائے گی۔ اس میں سیارہ زحل کی مہر، طلسم کے علاوہ ثابت کوکب الکید کا نشان بھی موجود ہے۔ اس طرح یہ لوح اپنے فوائد میں بے بہا ثابت ہوگی،

ہم اس کی تعریف میں زیادہ کچھ نہیں کہنا چاہتے، اہلِ نظر اس کی اہمیت اور افادیت کو خود سمجھ سکتے ہیں مختصر یہ کہ یہ لوح ناکام زندگی کو کامیابیاں اور خوشیاں دینے کی پوری طرح اہل ہے، زندگی کا کوئی بھی مسئلہ ہو، روزگار، ترقی، شادی میں رکاوٹ، ازدواجی زندگی میں عدم استحکام، طلاق کا اندیشہ وغیرہ اور اس کی وجہ زحل کے ناقص اور نحس اثرات ہوں تو یہ لوحِ مبارک اُنھیں زائل کرنے اور رکاوٹوں کو دور کرنے میں نہایت مؤثر و مفید ثابت ہوتی ہے، اسے شرفِ زحل کا خصوصی تحفہ سمجھنا چاہیے۔

۷۸۶

ھو اللہ الرحمن الرحیم الملک القدوس

ق	ا	ز	ر	ال	ح	ا	ت	ف
ا	ق	ا	ز	ر	ال	ح	ا	ت
ز	ا	ق	ا	ز	ر	ال	ح	ا
ر	ز	ا	ق	ا	ز	ر	ال	ح
ال	ر	ز	ا	ق	ا	ز	ر	ال
ح	ال	ر	ز	ا	ق	ا	ز	ر
ا	ح	ال	ر	ز	ا	ق	ا	ز
ت	ا	ح	ال	ر	ز	ا	ق	ا
ف	ت	ا	ح	ال	ر	ز	ا	ق

۹ ۲ ۷ ۳ ۸ ۴ ۶ ۱

لمن الملک الیوم

للہ الواحد القھار

۵

طلسمی لوح زحل نورانی





عزیزان من! یہ دونوں نقش نہایت سادہ اور آسان ہیں، ایک نورانی لوحِ شرفِ زحل اور دوسرا نورانی طلسم شرفِ زحل ہے، دونوں کو سیسے کی گول تختی پر آگے پیچھے کندہ کیا جا سکتا ہے، سیسہ بہت نرم دھات ہے جس پر کسی بھی نوک دار چیز سے لکھنا مشکل نہیں ہوتا، چوں کہ یہ

نورانی لوح ہے لہٰذا اسے پہلے سے سانچہ یا ڈائی بنا کر مقررہ وقت پر بھی ڈھالا جاسکتا ہے،قدیم زمانوں میں ایسی الواح کی تیاری کے لیے یہی طریقہ رائج تھا مگر اپنی ذاتی ضرورت کے لیے آپ کو ڈائی یا کوئی سانچہ بنانے کی ضرورت نہیں ہوگی، وقتِ مقررہ سے پہلے گول دائرہ اور لوح کے ڈیزائن کی مارکنگ کرلیں اور پھر مناسب وقت پر لوح تیار کرلیں۔

اس سلسلے میں مزید جن باتوں کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے وہ یہ ہیں کہ آپ ساعتِ زحل شروع ہونے سے پہلے باوضو ہو کر ایک علیحدہ کمرے میں تمام ضروری سامان کے ساتھ بیٹھ جائیں، کچھ مٹھائی فاتحہ کے لیے ساتھ رکھیں عمدہ اور تیز خوشبو لباس میں لگائیں، زحل کی خوشبو عطرِ گل ہے جسے لوگ عطرِ گُل سمجھتے ہیں، گُل کے معنی پھول کے ہیں جب کہ گل مٹی کو کہتے ہیں،عطرِ گل تجہیز و تکفین کے وقت استعمال ہوتا ہے لہٰذا وہیں سے ملے گا، دوسرا عطر خس ہے، یہ عام ملتا ہے اور موسم گرما کا عطر کہلاتا ہے، ان دونوں کے علاوہ بھی کوئی تیز خوشبو استعمال کی جاسکتی ہے، اگر زحل کے متعلقہ بخورات میعہ سائلہ، کالا دانہ، کالی مرچ، قرنفل وغیرہ میں سے کوئی چیز بھی نہ مل سکے اور بخور جلانا آپ کے لیے ممکن نہ ہو تو لوبان یا صندل کی اگربتی جلا کر کمرے کو معطر کرلیں، رجال الغیب کا خیال رکھیں کہ آپ نے جس سمت اپنا رخ رکھا ہے وہ آپ کے سامنے تو نہیں آرہے، اس کے بعد 7 مرتبہ یا حافظ یا حفیظ یا رقیب یا قریب پڑھ کر دونوں ہاتھوں پر دم کریں اور بسم اللہ پڑھ کر لوح تیار کرلیں بعد ازاں 99 مرتبہ دونوں آیات پڑھ کر نقش پر دم کردیں، مٹھائی پر فاتحہ دے کر اپنے کیے ہوئے کام میں تاثیر کے لیے اللہ سے دُعا کریں، لوح کو محفوظ کرلیں اور کسی بھی نوچندے ہفتے کو صبح سورج نکلنے کے بعد ایک گھنٹے کے اندر پہن لیں یعنی اپنے پاس رکھیں حسبِ توفیق صدقہ خیرات کریں، بہترین بات یہ ہوگی کہ 8 غریبوں کو کھانا کھلا دیں یا کسی معذور اور سخت بیماری میں مبتلا انسان کی حسبِ توفیق مالی مدد کریں۔

خیال رہے کہ مندرجہ بالا دونوں نقوش طلسمی اثر رکھتے ہیں انہیں پاس رکھنے والا انشاء اللہ کبھی زحل کی نحوست کا شکار نہیں ہوگا، اُس پر کبھی کوئی غالب نہیں آسکتا، وہی غالب رہے گا، ہر قسم کی بندش اور رکاوٹ اس کا راستہ نہیں روک سکتی طلسم زحل تسخیر خلق اور جذب

القلوب کی تاثیر بھی رکھتا ہے، اس کا حامل اگر کسی کے پاس اپنی حاجت لے کر جائے گا تو وہ انکار نہیں کر سکے گا، لوحِ زحل نورانی قبضہ واستحکام اور پائیداری کے لیے بھی مفید ہے اور زمین و جائیداد کے حصول میں بھی مددگار ثابت ہوگی، وہ لوگ جو برسوں سے اپنی ذاتی رہائش کے لیے کوشش کر رہے ہیں اور ناکام ہیں اس لوح کے حیرت انگیز فوائد محسوس کریں گے، پراپرٹی کا کام کرنے والوں کے لیے بھی یہ لوح عروج وترقی کا باعث ہوگی۔

اصل طلسم زحل کے ساتھ سورۂ بقرہ کی آیت نمبر 163 ہے جو تسخیرِ خلق اور جذب القلوب کے لیے یا مقدمات میں کامیابی اور دشمن سے تحفظ کے لیے اکسیر کا درجہ رکھتی ہے، ساتھ ہی وہ قولِ ربانی ہے جس سے غلبۂ عالم اور جاہ وحشم عیاں ہے۔ دائیں بائیں حروفِ نورانی ہیں جو سیارہ زحلؔ سے منسوب ہیں یعنی الٓمٓ اور طٰسٓ، زحل کی مہر، مؤکل اور طلسم کے علاوہ اس لوح میں ثابت کوکب اسپیکا کا طلسم بھی موجود ہے، خیال رہے کہ اسپیکا کاروبار میں ترقی اور دولت کے حصول کے لیے مشہور ہے، مغرب میں اسپیکا کے طلسم کو خاص وقت میں کندہ کر کے کاروبار کی جگہ پر رکھا جاتا ہے۔

جیسا کہ ہم پہلے بھی بتا چکے ہیں کہ زحل کی دھات سیسہ ہے اور پتھر، سیاہ عقیق یا سنگِ حدید ہے لہٰذا ''لوحِ نورانی'' کو ان پر کندہ کرنا افضل ہے، اگر کسی انتہائی مجبوری کے تحت یہ ممکن نہ ہو سکے تو پھر عمدہ قسم کا سیاہ یا نیلا کاغذ لیں اور اُس پر نیلی یا کالی روشنائی سے دونوں نقوش اس طرح لکھیں کہ تہہ کرنے بعد دونوں ایک دوسرے پر چسپاں ہو جائیں، اس کے بعد تہہ کر کے تعویذ بنالیں اور چمڑے میں بند کرا کے بازو پر باندھیں یا گلے میں پہن لیں، انشاءاللہ یہ تعویذ بھی اپنا اثر دکھائے گا، مسئلہ صرف اتنا ہے کہ تیس سال بعد حاصل ہونے والے اس وقت پر جو لوح تیار کی جائے گی وہ زندگی بھر کام آئے گی اور کاغذ پر اس کی پائیداری مشکوک رہے گی، وہ کبھی بھی خراب ہو سکتی ہے اور اس کا اثر ختم ہو سکتا ہے، شرف زحل کے موقع پر سیاہ عقیق پر یہ لوح نورانی کندہ کی گئی تھی، اب محدود تعداد میں دستیاب ہے، ضرورت مند اس سلسلے میں ادارے سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

لوح مشتری

وسعت و ترقی، مال و دولت کا حصول

اگر شمس زندگی کا مظہر ہے اور اس کی روشنی تمام جانداروں کے لیے حیات بخش ہے تو باقی قمر وعطارد، زہرہ ومریخ، مشتری وزحل، یورینس ونیپچون اور پلوٹو وچیرون بھی اپنی اپنی جگہ اپنے مخصوص اثر سے ہمیں متاثر کرتے ہیں، ماہرین فلکیات کی تحقیق کے مطابق سورج کا تعلق قوت وتوانائی سے ہے، قمر اس قوت کو فعالیت بخشتا ہے اور عطارد وذہانت، زہرہ ترتیب و سلیقہ اور ہم آہنگی، مریخ جوش وجذبہ اور جنون، مشتری وسعت و ترقی اور زحل حدود وقیود مقرر کرتا ہے، یورینس نئے خیال وراستے کی جانب رہنمائی کرتا ہے، پلوٹو اختتام اور نئی نمود سے متعلق ہے، نیپچون تخلیقی عمل میں معاون ہے، چیرون مسیحائی کرتا ہے۔

قصہ مختصر یہ کہ ہر سیارہ ہمارے نظام شمسی میں اپنی اپنی مخصوص ڈیوٹی اللہ رب العلیٰ، خالق الخلوق کے حکم سے انجام دے رہا ہے اور اس کے حکم کے مطابق ہی مسخر ہے۔

(وسخرلکم اللیل والنهار والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ ان فی ذلک لایت لقوم یعقلون)

مشتری

سیارہ مشتری ہمارے نظام شمسی میں ایک سست رفتار اور سب سے بڑا سیارہ ہے، اسے انگریزی میں Jupitar، فارسی میں برجیس، سنسکرت میں برھسپت یا گرو کا نام دیا گیا ہے، یہ سورج کے گرد اپنا ایک چکر تقریباً 13 سال میں بحالت رجعت واستقامت مکمل کرتا ہے، ہماری زمین سے 1350 گنا بڑا ہے، اس کے 9 چاند ہیں۔

علم نجوم میں اس کا اثر وسعت، پھیلاؤ اور ترقی ہے، اس کی خصوصیات میں فلسفہ اور مذہب، آئین وقانون شامل ہیں، کہا جاتا ہے کہ جب انسان کی روح نے تجربات زندگی سے واقفیت حاصل کرلی تو وہ مادی حدود سے آزاد ہو کر اعلیٰ مقامات کی طرف پرواز

کرنا چاہی تو اس کو مدد کی ضرورت محسوس ہوئی جو اسے مشتری کے ذریعے ودیعت کی گئی، ہم یہاں کسی فلسفیانہ موشگافی میں نہیں الجھنا چاہتے، بنیادی نکتہ یہ ہے کہ مشتری کی گردش وسعت و پھیلاؤ کا باعث ہوتی ہے مگر اس وقت جب اس کی کامک شعاعیں مثبت انداز میں ہم تک پہنچ رہی ہوں لیکن اس کے برعکس مشتری کا منفی اثر محدودیت کا باعث ثابت ہوتا ہے۔

مشتری دائرہ بروج میں برج قوس اور برج حوت سے منسوب ہے، یہ تقریباً 13 سال میں بارہ برجوں کا دورہ مکمل کرتا ہے اور ایک برج میں تقریباً 13 ماہ گزارتا ہے، اس اعتبار سے کسی بھی برج میں تقریباً بارہ تیرہ سال بعد ہی اس کی آمد ہوتی ہے، برج سرطان میں اسے شرف اور برج میزان میں اوج کی قوت حاصل ہوتی ہے، اس کے علاوہ مشتری اگر اچھی پوزیشن میں ہو اور سیارہ شمس یا زہرہ سے سعد نظرات قائم کرے تو اس وقت کو بھی مشتری کے سعد اور باقوت اوقات میں شمار کیا جاتا ہے، بے شک شرف اور اوج کے اوقات برسوں میں ہاتھ آتے ہیں لیکن دیگر نظراتی اوقات تقریباً ہر سال مل سکتے ہیں۔

سیارگان کے شرف یا اوج کی قوت وسعادت کا عالم علوی میں ظہور، عالم سفلی (مادی دنیا) پر بھی موثر ہوتا ہے، ملکی اور بین الاقوامی سطح پر اقتصادی حالات بہتر ہوتے ہیں، ترقیاتی اور مثبت کام ہوتے ہیں۔

ماہرین نجوم وعلم جفر اس بات پر متفق ہیں کہ کسی سیارے کی ایسی ارفع و اعلیٰ قوتوں کو اگر مناسب وموافق مادہ مہیا کر دیا جائے تو انہیں محفوظ کیا جا سکتا ہے اور یہ محفوظ شدہ قوت جس شخص کے پاس ہوگی، اس کے لیے فیض بخش اور فوائد کا باعث ہوگی، یہ بالکل ایسی ہی بات ہے جیسے تانبے کے تار میں دوڑتی ہوئی برقی قوت اگر چہ نظروں سے پوشیدہ ہے مگر اس کے وجود سے انکار ممکن نہیں، برقی قوت مناسب دھات میں محفوظ رہتی ہے جب کہ خشک لکڑی، پتھر یا دیگر غیر موصل اشیا میں جذب نہیں ہو سکتی۔

قدیم زمانے سے سیارگان کی مثبت قوتوں کو موافق دھاتوں یا پتھروں پر محفوظ کرنے کے طریقے رائج ہیں، برٹش میوزیم میں ایسے قدیم نوادرات محفوظ ہیں جن پر سیارگان کے مخصوص

نقوش اور طلسمات کندہ کیے گئے یا ڈھال لیے گئے، یہ قیمتی دھاتوں اور پتھروں پر مخصوص امراٴ اور بادشاہوں کی چھوڑی ہوئی نشانیاں ہیں یقیناً قدیم زمانے کے باکمال اہل علم، بادشاہوں اور روٴسا کے لیے یہ علمی مشقت کرتے ہوں گے، اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلویؒ سے منسوب کتاب "شمع شبستان رضا" میں 7 سیارگان کے طلاسم دیے گئے ہیں اور بتایا گیا ہے کہ جب سکندر ذوالقرنین کو پہلی مرتبہ یاجوج ماجوج کے مقابلے میں ناکامی ہوئی تو اس وقت کے حکمائے نے یہ طلسم تیار کر کے بادشاہ کے بازو پر باندھا اور وہ فتح ونصرت سے ہمکنار ہوا۔

مسلمان علمائے جفر نے ایسے موثر طریقے اور قواعد برسوں کے تجربات کی روشنی میں وضع کیے ہیں جو سیاروں کی کاسمک شعاعوں کو جذب اور محفوظ کرنے کے لیے مخصوص ہیں، ان طریقوں میں مخصوص اوقات، مخصوص اشکال وعلامات اور مخصوص نقوش وغیرہ ترتیب دے کر مخصوص دھاتیں یا پتھر، جانوروں کی کھالیں وجھلیاں وغیرہ استعمال کی جاتی ہیں۔

یونان، مصر و بابل، عرب وایران میں اگرچہ یہ فن زمانہ قدیم سے رائج تھا لیکن جب طلوع اسلام کے بعد صوفیائے کرام اور اہل فلاسفہ کا زمانہ آیا تو اس فن کی ہیئت بدل گئی، قدیم نقوش وعملیات جو مشرکانہ تھے، منسوخ کر دیے گئے اور قرآنی آیات واسمائے الٰہی نے ان کی جگہ لے لی، مسلم ماہرین روحانیات نے علم الحروف واعداد کے خواص کی تحقیق میں کمال حاصل کیا، اسمائے الٰہی و آیات قرآنی کی روحانی تاثیرات کے حوالے سے نت نئے انکشافات ہوئے۔ الغرض یہ شعبہ ایک نئی آب وتاب کے ساتھ سامنے آئے اور آج تک ترقی کی بے شمار منازل طے کر چکے ہیں۔

لوح مشتری نورانی

قدیم زمانے میں مشتری کے مخصوص طلسم کو مشتری کی مخصوص دھاتوں پر کندہ کیا جاتا تھا یا طلسم کا سانچا بنا کر ڈھال لیا جاتا تھا، مسلمان علمائے جفر نے مشتری کے طلسم اور موٴکلات کے ساتھ قرآنی آیات یا اسمائے الٰہی کا بھی اضافہ کیا اور مخصوص نقوش میں لوحِ مشتری مرتب کی گئی، ہم یہاں اپنا ذاتی اور مخصوص طریقہ پیش کر رہے ہیں جس میں موافق اسمائے

الٰہی اور حروف نورانی سے کام لیا گیا ہے، نقش کے انتخاب میں ہم نے مثلث ''خاتم سلیمانی'' کو ترجیح دی ہے کیوں کہ یہ خود ایک طلسم کی حیثیت رکھتی ہے، ہم نے اس کا ڈیزائن تھوڑی سی ترمیم کے ساتھ مزید خوبصورت بنا دیا تا کہ خواتین اگر گلے میں پہنیں تو خوش نما معلوم ہو، خواتین کے لیے ''لوح مشتری'' اس اعتبار سے بھی ایک خصوصی تحفہ ہے کہ سیارہ مشتری خواتین کے زائچے میں شوہر کی نمائندگی کرتا ہے، جب کہ مرد حضرات کے زائچے میں زہرہ بیوی کا نمائندہ ہے لہٰذا مشتری کی سعادت ایک موزوں اور مناسب شوہر کے حصول میں مددگار ہوتی ہے یا شادی شدہ خواتین کو شوہر کا اچھا اور مخلصانہ سلوک میسر آتا ہے، علم نجوم کے مطابق یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ زائچے میں اگر مشتری کم زور یا نحس اثرات سے متاثرہ ہو تو اچھا شوہر مل سکے یا جلد شادی ہو سکے۔

طریق کار

لوح مشتری کو سونے یا چاندی کی گول لوح پر تیار کیا جائے، تین دائروں کے درمیان خاتم سلیمانی میں پہلا خانہ درمیان میں ہے جس میں اسم ذات ''اللہ'' لکھا گیا ہے، اس کے اعداد 66 ہیں، دوسرے خانے میں اسمِ الٰہی ''محیط'' ہے اس کے اعداد 67 ہیں، تیسرے خانے میں اسمِ الٰہی ''حکم'' اعداد 68، چوتھے خانے میں حروف مقطعات میں سے ''طس'' اعداد 69، پانچویں خانے میں حروف مقطعات میں سے ''یٰسٓ'' جو مشتری سے منسوب ہے، اعداد 70، چھٹے خانے میں بھی مشتری سے منسوب ''آلمٓ'' اعداد 71 اور آخری ساتویں خانے میں اسمِ الٰہی ''باسط'' اعداد 72۔ نقش کے ہر ضلع یعنی آمنے سامنے کے تین خانوں کی میزان 205 ہوگی، یہ اعداد ''حی القیوم''، حی الولی الحق اور دائم اللطف کے ہیں، اس اعتبار سے نقشِ مبارک کی اہمیت اور افادیت مزید بڑھ جاتی ہے، نقش کے دائیں بائیں حمٓعسٓقٓ اور کھٰیٰعٓصٓ سیارہ زہرہ کے حروفِ مقطعات لکھے جائیں گے اور چاروں کونوں پر چاروں ملائک کے نام، سر لوح پر ایک جانب 786 اور دوسری جانب یاحی القیوم لکھا جائے گا، یہ نقش کا ایک رخ ہوا دوسرے رخ پر نقش کے موکل یاھرائیل کے ساتھ مال و

دولت پر حکمران مؤکلات کے نام اور مشتری کے مؤکلات کے نام مع طلسم دیے جائیں گے۔
لوح مشتری کی تیاری کے لیے بہترین دھات تو سونا ہے یعنی سونے کی گول لوح بنوائی جائے اور اس پر کندہ کیا جائے۔ یہ میسر نہ ہو تو سونا چاندی ملا کے لوح بنوائی جائے۔ یہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر چاندی کی لوح پر بنائیں اور اس پر سونے کا پانی چڑھوا لیا جائے یعنی گولڈ پلیٹنگ کرالی جائے، نقش کی تیاری کے وقت مشک، عود، صندل سرخ یا حب الغار وغیرہ کا بخور جلائیں اور عطر گلاب، مشک یا عود کا عطر لباس پر لگائیں اور لوح کی تیاری کے بعد زرد رنگ کے ریشمی کپڑے کو خوشبو سے معطر کر کے اس میں لپیٹ لیں، مثالی لوح کے دونوں رُخ یہاں دیے جا رہے ہیں۔

لوح مشتری کے فوائد

مشتری چوں کہ وسعت وترقی اور مال ودولت کا ستارہ ہے لہٰذا مشتری کی اصول وقواعد کے مطابق اور درست وقت پر تیار کی ہوئی لوح کا پاس رکھنا خوش قسمتی کی علامت ہے، اس کی موجودگی سے کاموں میں رکاوٹیں دور ہوتی ہیں اور نئے چانس سامنے آتے ہیں، ذہانت کے ساتھ فہم وفراست کا مظاہرہ ہوتا ہے اور آپ کی خوش تدبیری آپ کو کامیابی سے ہم کنار کرتی ہے، یہ تصور غلط ہے کہ ''لوح مشتری'' پاس رکھنے سے خود بہ خود دولت کی بارش شروع ہو جائے گی، ہاں یہ ضرور ہے کہ آپ کو پہلے سے زیادہ آمدن کے مواقع حاصل ہوں گے اور آپ جس کام میں ہاتھ ڈالیں گے وہ فائدہ بخش ثابت ہوگا اور نتیجے کے طور پر مال و دولت میں اضافہ ہوگا، وہ لوگ جو یہ شکایت کرتے ہیں کہ انعامی اسکیموں میں کامیابی نہیں ملتی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ خوش قسمتی ان کا ساتھ نہیں دیتی، لہٰذا ''لوح مشتری'' ایسے لوگوں کے لیے بھی فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔

خواتین کے حوالے سے ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں کہ ان کی زندگی کا اہم ترین ستون ان کا شوہر ہے جو جدید علم نجوم میں مشتری سے منسوب ہے، لہٰذا ''لوح مشتری'' پاس رکھنے سے شوہر کے معاملات بہتر ہوتے ہیں، اس کا رویہ محبت آمیز اور مخلصانہ ہوتا ہے، اگر خواتین ''ورکنگ وومین'' ہیں تو ان کی مقبولیت میں اضافہ ہوتا ہے، اپنے اعلیٰ افسران یا باس وغیرہ کی نظر میں نمایاں حیثیت حاصل ہوتی ہے، اور اس طرح ترقی کے راستے کھلتے ہیں، غیر شادی شدہ لڑکیوں کی شادی کے معاملات بہتر طور پر طے ہوتے ہیں اور جلد شادی کا امکان پیدا ہوتا ہے۔

''لوح مشتری نورانی'' چوں کہ حروف مقطعات کی حامل ہے اور حروف مقطعات کے بارے میں مشہور ہے کہ اللہ رب العزت نے ان مبارک حروف سے قرآن پاک کی حفاظت کا اہتمام بھی کیا ہے، لہٰذا یہ لوح تحفظ جان ومال کے لیے بھی موثر ہے، ایسے افراد جو اس لوح کو خود تیار نہ کر سکیں وہ ہم سے براہ راست رابطہ کر سکتے ہیں، شرف مشتری کے موقع پر سونے چاندی اور تانبے کی ... پھر زبرجد پر تیار کردہ لوح مشتری نورانی حاصل کی جا سکتی ہے۔

لوحِ خوش بختی

تثلیث شمس مشتری کا خصوصی نقش

اکثر ایسی ضرورت پیش آجاتی ہے کہ جب دو سیارگان کے اہم نظرات ہمارے پیش نظر ہیں اور ان کی ساعتِ قوت کو محفوظ کرنا مقصود ہو، مثلاً شمس اور مشتری کی تسدیس یا قران بڑی اہمیت کے حامل ہیں، شمس عروج ومرتبہ، عزت ووقار، رعب ودبدبہ، اعلیٰ حکام یا اہلِ ثروت سے قربت اور ان کے سامنے سرخرو ہونا جب کہ مشتری وسعت وترقی اور مال ودولت سے متعلق ہے، جب ایسی صورت حال سامنے ہو یعنی شمس اور مشتری باہم تثلیث کا سعد زاویہ بنا رہے ہوں، نحوست سے پاک ہوں، قمر بھی اُس وقت نحوست سے پاک ہو اور عروج ماہ ہو تو ایک ایسا نقش تیار ہو سکتا ہے جسے لوح خوش بختی کا نام دیا جا سکتا ہے، ایسے اوقات کا حصول زیادہ مشکل نہیں ہے کیوں کہ شمس اور مشتری کے درمیان تثلیث یا قران کے مواقع ہر سال میسر آسکتے ہیں، اگر علم نجوم سے معقول واقفیت ہو اور اصول وقواعد پر دسترس حاصل ہو تو نہایت کامیابی سے لوحِ مشتری بختی تیار کی جاسکتی ہے۔

دونوں سیارگان کی مشترکہ خصوصیات کو یکجا کرنے کے لیے جو لوح تیار کی جائے گی اس کے لیے سب سے پہلے چہل اسماء سے یہ اسمِ اعظم لیا جائے گا۔

یَا اِلٰہَ الاٰلِھَۃِ الرَّفِیۡعُ جَلَالَہٗ

یہ اسمِ اعظم نہایت جلیل القدر اور رعب ودبدبہ رکھتا ہے اور سیارہ شمس کی خصوصیات کے لیے مناسب ترین ہے۔ سیارہ مشتری کی سعادت کے حصول کے لیے ہم سورہ نور کی آیت نمبر 33 لیں گے جو لوح مشتری کے لیے مشہور ہے۔

یُغْنِیَھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ

مندرجہ بالا اسم الٰہی کے کل اعداد 974 ہیں جب کہ آیت کے اعداد 2186 ہیں۔ اب عام اصول کے مطابق تو طریقہ یہ ہوگا کہ 974 اور 2186 اعداد کا نقش علیحدہ

علیحدہ تیار کیا جائے لیکن ایک طریقہ ایسا بھی ہے جس کے تحت ایک ہی نقش میں دونوں کو اس طرح سمو دیا جائے کہ ان کی علیحدہ علیحدہ حیثیت بھی برقرار رہے۔ اس کے لیے 32 خانوں کا مربع نقش ترتیب دیا جائے گا جو ذوالکتابت ہوگا۔ ذوالکتابت نقش کی خوبی یہ ہوتی ہے کہ اسمائے الٰہی یا آیات اپنی اصل حیثیت میں قائم رہتے ہیں اور اصول نقش کی خلاف ورزی بھی نہیں ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے مندرجہ بالا اسم اعظم اور آیت کو 4 حصوں میں تقسیم کرنا ہوگا اور ہر حصے کے علیحدہ علیحدہ اعداد حاصل کرنا ہوں گے جس کی مثال مندرجہ ذیل ہے۔

میزان	=	جَلالَہ'	الرَّفِیعُ	الا الھۃ	یَا اِلٰہَ
974	=	69	391	467	47
		فضلہ	مِن	اللّٰہ	یُغنِیَہُم
2186	=	915	90	66	1115

32 خانوں کے مربع نقش میں پہلے 16 خانے آتشی ذوالکتابت چال کے مطابق اسم اعظم سے پُر کیے جائیں گے۔ آپ چاہیں تو اسم اعظم جسے 4 حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اسے حرفی شکل میں لکھیں یا عددی، دونوں صورتیں درست ہوں گی۔ یہ کام شمس کی ساعت میں انجام دیا جائے گا اور اس وقت بخور شمس کا ہی جلایا جائے گا جو کہ صندل سرخ، گلنار، عود، زعفران وغیرہ ہو سکتا ہے۔

اس کے بعد نقش کا دوسرا دور مشتری کی ساعتوں میں مندرجہ بالا طریقے سے مذکورہ بالا آیت سے مکمل کیا جائے گا۔ یہاں بھی آپ کو اختیار ہے کہ آیت کو حرفی انداز میں لکھیں یا عددی۔ مشتری کی ساعتوں میں مشتری کا بخور جلانا ہوگا جو یہ ہے۔ صندل سرخ، عود، عنبر، جدوار یا ناگر موتھا۔

یہ تمام کام باوضو ہو کر صاف لباس پہن کر علیحدہ کمرے میں کیا جائے اور تمام شرائط کا خیال رکھا جائے۔ یعنی لکھتے ہوئے رجال الغیب سامنے نہ ہوں۔

اس لوح کو سونے کی تختی پر کندہ کرنا افضل اور موثر ترین بات ہوگی۔ اگر اس کی توفیق نہ ہو تو چاندی کی دھات کا انتخاب کریں مگر بعد میں اس پر سونے کا پانی چڑھوالیں یعنی گولڈ پلیٹنگ کروالیں۔ اگر چاندی بھی میسر نہ ہو تو پھر ہرن کی جھلی پر مشک وزعفران اور عرق گلاب کی روشنائی سے لکھیں۔

اگر آپ تمام کام شرائط وقواعد کے ساتھ درست اوقات میں کر لیتے ہیں تو سمجھ لیں کہ ایک بیش قیمت اور نادر تحفہ آپ کے ہاتھ آ گیا ہے۔ اس لوح کی پشت پر مشتری اور شمس کے طلسم اور موکلات بھی لکھے جائیں گے جو علیحدہ سے دیے جا رہے ہیں لیکن خیال رہے کہ شمس کے طلسم اور موکلات شمس کی ساعت میں ہی لکھے جائیں اور مشتری کے طلسم وموکلات مشتری کی ساعت میں لکھے جائیں، گویا ہر ستارے کا متعلقہ کام اُسی کی ساعت میں انجام دیا جائے اور خوشبو اور بخور بھی متعلقہ ستارے کا ہی استعمال ہو۔

تمام کام سے فارغ ہونے کے بعد کچھ زرد رنگ کی مٹھائی پر فاتحہ دیں اور اسے بچوں میں تقسیم کر دیں۔ لوح کو عطر مشک وگلاب سے معطر کر کے کسی بھی نوچندی جمعرات یا اتوار کو سورج نکلنے کے وقت اپنے مقاصد کے تحت دعا مانگ کر اپنے پاس رکھ لیں۔ لوح کو موم جامہ کریں یا پلاسٹک کوٹڈ کرالیں۔

انشاء اللہ یہ لوح زندگی بھر کام آنے والی چیز ہوگی اور آپ کے عروج وترقی اور عزت و وقار، حصول مال و دولت سے متعلق معاملات میں معاون و مددگار رہے گی، جو لوگ یہ شکایت کرتے ہیں کہ قسمت ساتھ نہیں دیتی ان کی شکایت دور ہو جائے گی۔

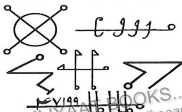
بہترین بات یہ ہوگی کہ مندرجہ بالا اسم اعظم اور آیت مبارکہ کو اپنے ورد میں بھی رکھیں۔ آپ دیکھیں گے کہ وقت کے ساتھ ساتھ رفتہ رفتہ آپ کی زندگی ایک نیا رخ بدل رہی ہے جو نہایت مثبت، ترقیاتی اور خوش حالی کا ہے۔ قارئین کی سہولت کے لیے مکمل لوح کا عددی نقش اصول وقواعد کے مطابق یہاں درج کیا جا رہا ہے۔ اس کے ساتھ طلاسم وموکلات بھی دیے جا رہے ہیں۔ مثالی نقش اور چال کا نقش اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں۔

الحق					قوله
	یاجبرائیل ۴۸۶				
کھیعص یا عزرائیل	۶۹ / ۹۱۵	۳۹۱ / ۹۰	۴۶۷ / ۶۶	۴۷ / ۱۱۱۵	حمعسق یا اسرافیل
	۴۶۶ / ۶۵	۴۸ / ۱۱۱۶	۶۸ / ۹۱۴	۳۹۲ / ۹۱	
	۴۹ / ۱۱۱۷	۴۶۹ / ۶۸	۳۸۹ / ۸۸	۶۷ / ۹۱۳	
	۳۹۰ / ۸۹	۶۶ / ۹۱۲	۵۰ / ۱۱۱۸	۴۶۸ / ۶۷	
وله					الملک

16 / 16	11 / 11	6 / 6	1 / 1
5 / 5	2 / 2	15 / 15	12 / 12
3 / 3	8 / 8	9 / 9	14 / 14
10 / 10	13 / 13	4 / 4	7 / 7

شمس اور مشتری کے مؤکلات طلسم درج ذیل ہیں۔

یا روقیائیل ابو عبداللہ المذہب
یا صرفیائیل ابو ولید شمہورش



لوح شرفِ زہرہ نورانی

تسخیر خلق اور مقبولیت خاص

سیارہ زہرہ عشق و محبت، حسن وخوبصورتی اور دوستی وتعلقات کا ستارہ کہلاتا ہے، یہ مالی اُمور پر بھی اثر انداز ہے، آمدن میں اضافے اور انعامی اسکیموں میں زہرہ کے کردار کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کیوں کہ دائرۂ بروج میں زہرہ دوسرے گھر یعنی خانۂ مال کا حاکم ہے اور دائرۂ بروج کے ساتویں گھر برج میزان پر بھی اس کی حکمرانی ہے، ساتواں گھر انسانی زندگی میں تعلقات پر زور دیتا ہے لہٰذا ہر قسم کی پارٹنر شپ خواہ کاروباری ہو یا ازدواجی، ساتویں گھر کے زیر اثر ہے۔

کسی بھی زائچے میں سیارہ زہرہ محبت، شادی اور دیگر نوعیت کے تعلقات کی نشان دہی کرتا ہے، اگر زائچے میں زہرہ کمزور ہو یا نحس اثرات کا شکار ہو تو ایسے خواتین وحضرات کی زندگی میں ہر قسم کے تعلقات متاثر ہوتے ہیں، محبت میں ناکامی، شادی میں تاخیر، عملی زندگی میں عزیز واقارب، ملازمت یا کاروبار میں دوسروں سے تعلقات میں خرابی کی نشان دہی ہوتی ہے، ایسے افراد عموماً خشک مزاجی کا شکار رہتے ہیں، زائچے میں سیارہ زہرہ کی خرابیاں بعض اوقات نہایت پیچیدہ نوعیت کی بیماریوں کا سبب بھی بنتی ہیں جن میں جنسی ونفسیاتی امراض اور بانجھ پن جیسے مسائل شامل ہیں۔

سیارہ زہرہ اگر زائچے میں طاقت ور ہو اور نحس اثرات سے پاک ہو تو انسان معاشرے میں محبوبیت اور مقبولیت حاصل کرتا ہے، دوسرے لوگ اُس کی قربت سے خوشی وشادمانی محسوس کرتے ہیں اور پروانہ وار اس پر نثار ہونے کے لیے تیار رہتے ہیں، محبت یا شادی اس کے لیے خوشی اور اطمینان کا باعث ہوتی ہے، عام زندگی میں بھی لوگوں سے بہتر تعلقات استوار ہوتے ہیں جس کی وجہ سے ملازمت یا کاروباری معاملات میں ترقی ملتی ہے اور خوش حالی ساتھ چلتی ہے، ایسے لوگوں کو کبھی کوئی مالی پریشانی نہیں ہوتی بلکہ تحفہ تحائف ملتے رہتے

ہیں اور انعامی اسکیموں میں بھی کامیابی حاصل ہوتی رہتی ہے۔
زائچے میں زہرہ کی کمزوری دور کرنے اور ناقص اثرات سے نجات کے لیے عام طور سے ڈائمنڈ تجویز کیا جاتا ہے جو آج کے زمانے میں عام آدمی کے لیے خاصی ناممکن سی بات ہے اور شاید ماضی میں بھی ڈائمنڈ کا استعمال عام آدمی کے بس کی بات نہ رہی ہوگی، ایسے قیمتی جواہرات تو امراء اور بادشاہوں کے زیر استعمال ہی ہو سکتے ہیں۔
علم جفر اور علم نجوم کے اشتراک سے ماہرین نجوم و جفر ایسے طلسم و نقوش ترتیب دینے میں کامیاب رہے ہیں جو پیدائشی زائچے کی کمزوریوں اور نحس اثرات کو دور کر سکیں، اس سلسلے میں سیارہ زہرہ کے اوج، شرف یا دیگر باقوت سعد نظرات سے مدد لی جاتی ہے اور ایسا مادّہ مہیا کیا جاتا ہے جو زہرہ کے سعد و باقوت اثر کو قبول کرلے پھر مقررہ وقت پر زہرہ سے منسوب دھات پر مرتب شدہ نقوش و طلسمات نقش کر لیے جاتے ہیں ضرورت مند ایسی الواح کے استعمال سے خاطر خواہ فائدہ اٹھاتے ہیں۔
عزیزان من! اگرچہ شرف زہرہ کے حوالے سے بہت سے اعمال و نقوش مروج ہیں اور مختلف کتابوں میں بھی درج ہیں، ماہرین جفر ہر سال ایسے اعمال سے آگاہ کرتے رہتے ہیں جو یقیناً مؤثر و مفید بھی ہوتے ہیں لیکن ہم پہلی بار ''لوح شرف زہرہ نورانی'' پیش کر رہے ہیں جس کے سریع التاثیر ہونے میں کوئی کلام نہیں ہے، قرآنی حروف مقطعات کی یہ لوح مبارک کہ اپنی صفات و تاثیر میں عجیب ہے جو لوگ اسے شرف زہرہ کے موقع پر تیار کر کے پاس رکھیں گے وہ خود اس کے فیوض و برکات کا مشاہدہ کرلیں گے۔
عزیزان من! اس لوحِ مبارک کو شرف زہرہ یا اوج زہرہ کے اوقات میں ساعتِ زہرہ میں چاندی یا تانبے کی لوح پر کندہ کیا جائے اور تمام قواعد عملیات کا خیال رکھا جائے یعنی رجال الغیب سامنے نہ ہوں، سفید لباس پہن کر باوضو ہو کر زہرہ کا بخور صندل سفید، کافور وغیرہ جلائیں یا عمدہ قسم کی صندل کی اگربتیاں کام میں لائیں، لباس میں عطرِ حنا کی خوشبو لگائیں بطور تحفہ کے لیے کچھ سفید یا سبز رنگ کی مٹھائی پاس رکھیں اور نقش مکمل کرنے کے بعد

719 مرتبہ اسمائے الٰہی یالطیف الرحیم الکریم کا ورد کر کے لوح پر دم کریں اور مٹھائی پر فاتحہ دے کر بعد ازاں خود بھی کھائیں اور دیگر احباب میں بھی تقسیم کر دیں، فاتحہ کے بعد ایصال ثواب کرتے ہوئے ہمارے دادا حضرت کمبل پوش کو بھی یاد رکھیں۔

لوح مبارک نورانی یہ ہے۔

قوله		۷۸۶ یا لطیفُ الرّحیمُ الکریمُ				الحق
یاالله الرزاق الباسط السمیع	1 کہیعص	9 دیان	12 یٰسٓ	20 کافی	23 حمعسق	یاالله الرزاق الباسط السمیع
	15 ۷۳	18 طٰسٓمٓ	21 عزیزالقائم	4 الٰہ الاعین	7 ۶۳	
	24 ۲۷۹	2 حٰمٓ محصی	10 اللہ	13 آلمٓ	16 ۱۰۷	
	8 ۲۴	11 طٰسٓ	19 علی	22 نعم المولٰی	5 ۱۹۹	
	17 حق	25 ۲۸۰	3 ۱۹۷	6 ۶۲	14 باسط	
الملك		یا لطیفُ الرّحیمُ الکریمُ				وله

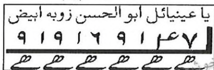
ہر شخص کو اپنی ذات کے لیے ایک لوح تیار کرنے کی اجازت عام ہے، لوح کو پاس رکھنے یا پہننے کے بعد اگر تسخیر خاص یا تسخیر خلق مقصود ہو تو روزانہ یالطیف الرحیم الکریم کا ورد 719 مرتبہ 80 روز تک کریں اور اگر رزق و روزگار یا کاروباری ترقی، ملازمت کا حصول مقصود ہو تو اسمائے الٰہی یااللہُ الرزاقُ الباسطُ السمیعُ کا ورد 719 مرتبہ 80 دن تک جاری رکھیں انشاء اللہ آپ کا مقصد پورا ہوگا۔

نقش کے خانوں میں چال کو سمجھنے کے لیے ہر خانے کے کونے میں انگریزی ہندسے دیئے گئے ہیں جو نقش کے اندر نقش کی رفتار ظاہر کرتے ہیں، ان

کی پیروی کرتے ہوئے نقش کے خانے پُر کیے جائیں گے، پہلے خانے میں زہرہ کے حروفِ مقطعات کھیعص اور 23ویں خانے میں حمعسق نقش کی پیشانی پر موجود ہیں، اسمِ ذات اللہ نقش کے قلب میں قائم ہے، نقش کی کاملیت اور خوبیوں پر ہم کیا روشنی ڈالیں، اہلِ نظر ہی اس کا عرفان کرسکتے ہیں۔

نقش مکمل کرنے کے بعد پُشت پر زہرہ کے مؤکلات و طلسم اور اپنا نام مع والدہ لکھیں اور ساتھ ہی نقش کے مؤکل کا نام لکھیں جو یہ ہے "یاطیذائل"

مؤکلاتِ زہرہ اور طلسم یہ ہے

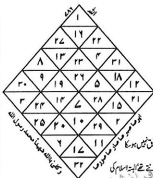


خاتم طلسم زہرہ

شرف یا اوج زہرہ کے موقع پر خاتم طلسم زہرہ بھی تیار کی جاسکتی ہے، اس خاتم کو تیار کرنے کے لیے مزید مواقع بھی حاصل ہوسکتے ہیں، اگر عروج ماہ میں قمر و زہرہ، عطارد و زہرہ، مریخ و زہرہ یا مشتری و زہرہ کے درمیان تثلیث یا تسدیس کی نظر ہو اور قمر یا نظر میں شامل دیگر سیارگان نحوست سے پاک ہوں تو یہ خاتم تیار کی جاسکتی ہے۔

اس وقت چاندی کی انگوٹھی پر طلسم کندہ کر کے آپ ایک ایسا تمغہ حاصل کرسکتے ہیں جسکا کوئی ثانی نہیں۔ اس طلسم کو زہرہ کے مخصوص پتھر یا کسی بھی زرد، سبز یا سفید پتھر پر بھی کندہ کیا جاسکتا ہے۔ کندہ کرتے وقت برادہ سفید صندل اور لوبان ملا کر جلائیں اور انگوٹھی یا پتھر کو زہرہ کی سعد ساعتوں میں دھونی دیں۔ جب اس کام سے فارغ ہوجائیں تو پھر کسی بھی جمعہ یا جمعرات کو ساعتِ زہرہ میں دائیں ہاتھ میں پہن لیں۔ بعدازاں اس طلسم کی قوت تاثیر کا آپ کو خود اندازہ ہوجائے گا۔

اسم اعظم صرف اسم ذات اللہ ھے





صاحب رموز جفر حضرت کاش برنی فرماتے ہیں "مجھے یہ تحقیق نہیں ہوسکا کہ قدیم زمانے کے لوگ 66 کے عدد کو کیوں محترم و متبرک مانتے تھے البتہ اسلام کی سربلندی سے یہ راز فاش ہوا کہ 66 عدد اسم ذات اللہ کے ہیں" اسم ذات اللہ کی اس لوح کے ہر چار خانوں کی میزان 66 ہے اور یہ بے شمار خوبیوں اور زبردست روحانی قوت کی حامل ہے اسے پاس رکھنے والا ہمیشہ دنیا میں سربلند اور سرفراز رہتا ہے اسے شرف شمس کے موقع پر سونے کی تختی پر کندہ کرنا افضل ہے ورنہ چاندی پر کندہ کر کے اسے گولڈ پلیٹڈ کرالیا جاتا ہے لوح اسم اعظم تقریباً ہر مسئلے کے حل میں مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ ہمارا ذاتی تجربہ ہے کہ اس لوح کا حامل ہمیشہ سربلند و باوقار رہتا ہے۔

یہ تری کرم نوازی جو نہیں تو اور کیا ہے
کبھی بے ادب نہ گزرا مرے پاس سے زمانہ

رزق میں کشادگی، ملازمت کا حصول یا ترقی، شادی میں رکاوٹ، محبت میں کامیابی، لوگوں میں مقبولیت اور شہرت، الغرض ایسے بے شمار فوائد اس طلسم زہرہ کی تاثیرات میں شامل ہیں، خاتم طلسم زہرہ یہ ہے۔

ماهالا مراه
ععصص
الالمس

اس طلسم کو کندہ کرنے سے پہلے اس کی زکوۃ و صدقات کا طریقہ سمجھ لیں۔ جس روز ساعتِ زہرہ میں طلسم لکھنا ہے۔ اس سے چند روز پہلے یا دو تین روز پیشتر اس کی زکوۃ کے لیے تیاری کریں۔ وہ اس طرح کہ روزانہ زہرہ کی جو ساعتیں بھی مل رہی ہیں ان میں سے 6 ساعتوں میں جو سعد ترین ہو، ایک سفید کاغذ پر سبز روشنائی سے 6 بار اس طلسم کو لکھ لیں۔ اس طرح 6 ساعتوں میں 36 مرتبہ لکھا جائے گا۔ کسی ایک ہی کاغذ پر مقررہ ساعات میں 6 بار لکھ لیا کریں۔ بعد میں اسے حفاظت سے رکھ دیا کریں۔ جب 6 ساعتوں میں 36 مرتبہ ہو جائے تو علیحدہ علیحدہ کاٹ کر آٹے میں ملا کر گولیاں بنا لیں اور دریا یا سمندر پر جا کر مچھلیوں کو ڈال دیں۔ بعد از اں واپسی پر 6 قسم کا اناج لیں مثلاً گندم، چاول، چنے کی دال، ماش کی دال، مونگ کی دال، مسور کی دال وغیرہ۔ حسب توفیق برابر وزن میں لے لیں چاہے ایک ایک پاؤ ہی کیوں نہ ہو۔ گھر لا کر اسے جس طرح مناسب سمجھیں عمدہ طریقے سے پکا لیں۔ اگر حلیم بنائیں تو مرغی یا بکرے کا گوشت ڈالیں یا جس طرح مناسب سمجھتے ہوں میٹھا یا نمکین پکا لیں۔ اور اس پر فاتحہ دے کر خود بھی کھائیں دوسروں کو بھی کھلائیں۔ بس یہی اس عمل کی زکوۃ و صدقہ ہے۔ اس کے بعد ساعت زہرہ میں یہ طلسم چاندی کی انگوٹھی پر کندہ کرلیں۔ اگر وہ بھی میسر نہ ہو تو ہرن کی جھلی پر سبز قلم سے لکھ کر رکھ لیں اور بعد میں کسی انگوٹھی میں رکھ کر اس کے اوپر سبز، فیروزی رنگ کا نگینہ جڑوا لیں۔

لوح عطارد نورانی

ذہانت اور حصول علم کے لیے تحفۂ خاص

سیارہ عطارد کو منشی فلک کہا جاتا ہے اور اس کا تعلق ذہانت، قوت حافظہ، علمی سرگرمیوں، کمیونی کیشن، پرنٹنگ، نشرواشاعت، محکمہ ڈاک و ٹیلی فون، سفر اور ذرائع سفر، ٹرانسپورٹ کے کاروبار وغیرہ سے ہے' اس وقت لوح شرف عطارد تیار کی جاتی ہے۔ جو تسخیر اہل قلم' قوت حافظہ، مباحثہ علمی میں برتری کا حصول' حصول علم و حکمت' فصاحت و بلاغت' امتحان میں کامیابی' بچوں کی کند ذہنی یا علم سے بے رغبتی کو دور کرنے کے لیے اور دماغی کمزوری سے نجات کے لیے مؤثر ہوتی ہے' اس کے علاوہ یہ لوح ان ملازمین کے لیے بھی مفید ثابت ہوتی ہے جن کی ترقی رکی ہوئی ہو یا کسی افسر سے کوئی کام اٹکا ہوا ہو' کسی وزیر یا مشیر سے غرض ہو' عہدے اور مرتبے سے تنزلی ہوگئی ہو' ٹرانسپورٹ سے وابستہ افراد بھی اس موقع سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جن کی گاڑیاں حادثات کا شکار ہوتی ہوں یا انہیں اس کام سے خاطر خواہ مالی فوائد حاصل نہ ہو رہے ہوں' انشاء اللہ اس لوح کی برکت سے انہیں ضرور فائدہ ہوگا۔

بعض پے چیدہ ذہنی امراض بھی سیارہ عطارد کے حلقہ اثر میں آتے ہیں، خاص طور پر یادداشت کی کمزوری، ذہنی قوت کی کمی اور زیادہ پے چیدہ امراض میں مرگی، مالی خولیا، ہسٹیریا یا دیگر نفسیاتی بیماریاں، چناں چہ شرف عطارد یا اوج عطارد کے وقت ان امراض سے نجات کے لیے بھی نقش و طلسم تیار ہوتے ہیں۔

لوح عطارد کی تیاری کے بہت سے طریقے مروج ہیں اور مخصوص ضروریات کے تحت سیارہ عطارد سے متعلق اعمال کی بھی کمی نہیں ہے لیکن ہم اس لوح مبارک کو حروف مقطعات یعنی حروف نورانی سے تیار کرتے ہیں' یہ ہمارا مخصوص طریق کار ہے، جو آپ کو کہیں اور نہیں ملے گا۔

تیاری کا طریقہ

واضح رہے کہ قرآن کریم میں حروف مقطعات کی اصل تعداد 14 ہے اور یہی حروف

نورانی ہیں، اللہ رب العزت نے ان حروف سے قران کریم کی حفاظت فرمائی ہے، 14 حروف نورانی میں سے 2 کا تعلق سیارہ عطارد سے ہے، طٰہ اور قٓ ،اس کے علاوہ دو حروف مقطعات سیارہ شمس کے ہیں اور ہم نے ان حروف نورانی کی روحانی توانائی سے مدد لی ہے، اس لوح میں دیگر بھی بہت سے راز پوشیدہ ہیں جنھیں اہل علم ونظر ہی سمجھ سکتے ہیں۔

برج جوزا اور سنبلہ والوں کے لیے تو یقیناً یہ ''لوح عروج وترقی'' ہے مگر دیگر افراد بھی جو اپنی ذہنی صلاحیتوں میں کمی یا زائچے میں عطارد کی کمزوری سے پیدا ہونے والی خرابیوں سے پریشان ہیں اس لوح مبارک سے فیضیاب ہو سکتے ہیں۔''لوح مبارک'' یہاں دی جا رہی ہے۔

۷۸٦

یا اسمع السامعین

یاجبرائل

طه	حٰمٓ	آلمٓر	قٓ
۲۷۲	الحکم	۱۵	۴۷
۹۸	۲۶۹	نٓ	۱۶
الحی	۱۷	۹۷	کریم

یا اسرافیل — کھیعص

یا عزرائل — حمعسق

یامحی الباقی المنعم

لوح کی پیشانی پر حروف نورانی طٰہٰ، حٰمٓ، آلمٓر اور قٓ قائم ہیں، نقش کی میزان 433 ہے جو ''اسمع السامعین'' اور ''محی الباقی المنعم'' کے اعداد ہیں، نقش کی چال ذوالکتابت ہے۔ شرف کے اوقات میں سیارہ عطارد کی ساعات کارآمد ہوں گی جو اپنے شہر کے طلوع و غروب آفتاب کو مد نظر رکھ کر اخراج کی جائیں۔

ساعتِ عطارد میں باوضو ہوکر چاندی کی پلیٹ پر کندہ کریں یا ہرن کی جھلی یا عمدہ سفید کاغذ پر بھی زعفران، عنبر اور عرقِ گلاب کی روشنائی سے لکھ سکتے ہیں، عمدہ قسم کے عطر مجموعہ کی خوشبو سے معطر کریں، نقش لکھتے ہوئے لوبان یا صندل کی اگربتی جلائیں، رجال الغیب کی سمت کا خیال رکھیں کہ وہ پُشت پر یا بائیں ہاتھ پر ہوں۔ نقش کی پُشت پر مؤکلات علوی و سماوی وارضی کے نام لکھیں۔

''اَقسمتُ علیکم یا جبرائیل یا نوائیلُ ابو العجائب برقانٌ بحق طٰہٰ حٰمٓ المٓرٰ قٓ ترقی وعروج صحتِ کاملہ وحلِ المشکلات العجل الساعۃ''

نقش کی تیاری کے بعد قاعدے کے مطابق کچھ سبز شیرینی پر فاتحہ دیں اور نقش پہننے کے بعد حسب توفیق صدقہ وخیرات کریں خصوصاً معصوم بچوں کو نظرانداز نہ کریں۔

سمجھ لیں ایک ایسا تحفہ آپ نے پالیا ہے جو زندگی بھر معاون و مددگار رہے گا، نقش کو پہلی بار پہننے یا پاس رکھنے کے لیے نوچندے بدھ کی پہلی ساعت کا انتخاب کریں یعنی سورج نکلنے کے بعد ایک گھنٹے کے اندر پہن لیں اور اپنے روزانہ کے ورد و وظائف میں اسمائے الٰہی یا اسمع السامعین اور یا محی الباقی المنعم 433 مرتبہ پڑھا کریں انشاء اللہ کوئی مسئلہ، مسئلہ نہیں رہے گا۔

خاتم عطارد

عطارد ذہانت، قوت حافظہ اور تعلیمی سرگرمیوں سے متعلق ہے سفر اور نشر واشاعت کے معاملات بھی اس کے زیراثر ہیں، وہ لوگ جو کند ذہنی کمزور حافظہ اور تعلیمی امور میں عدم دلچسپی کی شکایات رکھتے ہیں، لازمی طور پر ان کے پیدائشی زائچے میں سیارہ عطارد کمزور ہوتا ہے، بعض لوگ غبی اور کم عقلی یا کم فہمی جیسی کمزوریوں میں مبتلا ہوتے ہیں، وہ بھی عطارد کی کمزوری ہے، عام طور پر جن لوگوں کے زائچے میں عطارد کمزور ہو وہ علم ریاضی میں ہمیشہ کمزور رہتے ہیں، بعض بچے سائنس کے سبجیکٹ میں اپنی ریاضی کی کمزوری کے سبب آگے نہیں بڑھ پاتے، ان کے لیے یہ وقت نہایت فائدہ بخش ہے، اس وقت میں لوح عطارد نورانی

کے علاوہ ''خاتم عطارد'' بھی تیار ہوتی ہے یعنی عطارد کا مخصوص نقش انگوٹھی پر یا کسی موافق اسٹون پر کندہ کرلیا جاتا ہے' خاتم عطارد کا خصوصی نقش اس بار دیا جا رہا ہے' جو لوگ تیار کرنا چاہیں' کر سکتے ہیں' یہ 9 خانوں کا مثلث نقش ہے' اسے چاندی کی انگوٹھی یا کسی ایسے پتھر پر لکھیں جو سبز یا فیروزی رنگ کا ہو پتھر کو بعد میں انگوٹھی میں جڑوالیں یا اس کا لاکٹ بنوا کر گلے میں بھی پہن سکتے ہیں' نقش یہ ہے۔

٩	٤	١١
١٠	٨	٦
۵	١٢	٧

عطارد سال میں کم از کم تین مرتبہ رجعت میں ہوتا ہے یا شمس کے قریب ہونے کی وجہ سے غروب رہتا ہے جیسا کہ مئی، جون کے مہینوں میں تھا، خاتم عطارد اس صورت حال میں معاون و مددگار ثابت ہوتی ہے، برج جوزا اور سنبلہ والوں کا ستارہ عطارد ہے، وہ بھی اس نقش سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو لوگ خود تیار نہ کرسکیں وہ براہ راست رابطہ کر سکتے ہیں۔

نقش عطارد بہت سادہ اور آسان ہے، نقش کا پہلا خانہ وہ ہے جس میں 4 کا عدد ہے، اسی خانے سے نقش کی چال کا آغاز ہوگا اور پھر بالترتیب 4 سے 11 تک نقش بھرا جائے گا، نقش کندہ کرتے ہوئے باوضو ہوکر قبلہ رُخ بیٹھیں تا کہ رجال الغیب سامنے نہ ہوں، لوبان کی اگربتی جلائیں اور چنبیلی کا عطر استعمال کریں، کام مکمل ہونے کے بعد سبز رنگ کی مٹھائی پر فاتحہ دے کر چھوٹے بچوں میں تقسیم کریں اور پھر نوچندے بدھ کے روز صبح پہلی ساعتِ عطارد میں پہن لیں۔

لوح قمر نورانی

اعمال شرف قمر

چاند یعنی سیارہ قمر ہماری زمین کا سب سے زیادہ قریبی ہمسایہ ہے، دیگر سیارگان کے مقابلے میں یہ زیادہ تیز رفتار بھی ہیں اور عام طور پر 28 یا 29 دن میں 12 بروج کا دورہ مکمل کر لیتا ہے، ایک برج میں تقریباً ڈھائی دن اس کا قیام رہتا ہے، قمر کی نحوست اور سعادت کا سامنا ہمیں پورے مہینے رہتا ہے، خاص طور پر جب یہ برج عقرب میں ہوتا ہے تو انتہائی منحوس اثر ظاہر کرتا ہے لیکن اس کے برخلاف جب یہ اپنے شرف کے برج ثور میں ہوتا ہے تو نہایت عمدہ اور مبارک اثر دیتا ہے۔

وہ لوگ جن کا شمسی، قمری یا پیدائشی برج سرطان ہے، اُن کا ستارہ قمر ہے، قمر کی تیز رفتاری کی وجہ سے ایسے لوگوں کے موڈ جلدی جلدی تبدیل ہوتے رہتے ہیں، ایسے لوگ نہایت حساس اور جذباتی طبیعت کے مالک ہوتے ہیں۔

سرطان آبی برج ہے لہٰذا اس کا تعلق احساسات و جذبات سے ہے، قمر کے سعد اوقات تمام کاموں کے لیے موافق ہوتے ہیں اور نحس اوقات ناموافق رہتے ہیں، انسانی زندگی پر اور ہماری زمین پر قمری اثرات فوری طور پر اثر انداز ہوتے ہیں، سمندر میں اُتار چڑھاؤ چاند کی گردش کا مرہون منت ہے، انسانی جسم میں دوران خون میں تیزی یا سُستی بھی چاند کی گردش کے زیرِ اثر ہے، اس کے علاوہ جسم کے تمام ایسے غدود جو رطوبات پیدا کرتے ہیں اور ہمارا دماغ بھی چاند کے زیر اثر ہے، چاند کی پہلی تاریخ سے 14 تاریخ تک چاند کا اثر مثبت اور قوی ہوتا ہے، اس دوران میں دماغی بیماریوں میں مبتلا افراد کے دورے شدید ہو جاتے ہیں جب کہ چاند کی 14 سے 30 تاریخ تک چاند کے اثرات کمزور و پست ہوتے ہیں۔

سیارہ قمر کے اثرات پر ایک تفصیلی مضمون اس کتاب میں شامل ہے جس میں ہم نے

کامیابی کے حصول کے لیے اپنے قارئین کو مشورہ دیا ہے کہ اپنا ہر نیا کام چاند کی پہلی سے 14 تاریخ کے درمیان شروع کرنے کی عادت ڈال لیں تاکہ چاند کے مثبت اثرات کے زیراثر شروع کام آپ کے لیے فائدہ بخش ثابت ہو۔

سال میں کچھ مہینے ایسے ہوتے ہیں جب شرف قمر چاند کی ابتدائی تاریخوں میں آتا ہے یعنی پہلی تاریخ سے 14 تاریخ کے درمیان، اس عرصے کو ''عروج ماہ'' کہا جاتا ہے اور چاند اس دوران میں نہایت طاقت ور اثرات ظاہر کرتا ہے، اس دوران میں شرف قمر کی سعادت کا حصول سونے پر سہاگا ہے، تمام قمری اعمال و وظائف میں ایسے اوقات کو کبھی نظر انداز نہ کریں، اس دوران میں لوح قمر، خاتم قمر یا برکاتی انگوٹھی تیار کرنا چاہیے، برکاتی انگوٹھی اعداد متحابہ سے تیار کی جاتی ہے۔

قمر کا تعلق چوں کہ ہماری روزمرہ کی زندگی کی ضروریات سے ہے لہٰذا صحت وتندرستی، جاب یا کاروباری اُمور اور روزمرہ کے کاموں میں آسانی کے لیے اس لوح کو پاس رکھنا مفید ثابت ہوتا ہے۔

وہ لوگ جو کسی نظرِ بد کا شکار ہوتے ہیں یا دماغی اور دورانِ خون سے متعلق بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں، جسمانی غدود کا فنکشن درست نہیں ہوتا جس کی وجہ سے بانجھ پن جیسی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں اُن کے لیے بھی لوح قمر نہایت مبارک اور فائدے مند ثابت ہوتی ہے، دماغ سے متعلق بیماریوں میں بھی لوح قمر شفا بخش اثرات رکھتی ہے۔

زائچہ پیدائش میں اگر قمر دیگر منحوس سیارگان سے متاثرہ ہو تو لازمی طور پر ایسا شخص کسی نہ کسی نفسیاتی بیماری کا شکار ہوتا ہے، وہ بدمزاج، لڑاکا، چھوٹی چھوٹی باتوں پر بھڑک نے والا ہوسکتا ہے، اسے مختلف وہم اور بدگمانیاں پریشان کرسکتی ہیں، بعض فاطر العقل یا مجنوں ٹائپ لوگوں کے زائچوں میں قمر کی متاثرہ پوزیشن دیکھنے میں آئی ہے، عام طور پر ایسے لوگوں کو سچا موتی پہننے کا مشورہ دیا جاتا ہے جو فی زمانہ ایک نایاب اور نہایت قیمتی چیز ہے، عام طور پر کم آمدنی والا آدمی اصلی سچا موتی خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔

لوح قمر نورانی

۷۸٦

یا ملک الرحمن الرحیم

8 حمعسق	1 طسم ن	6 الٓمرٰ
3 ۲۲۹	5 الٓم الصمد	7 ۲۴۳
4 نافع	9 ۳۱۳	2 ۱۹۴

ہم پہلی مرتبہ حروفِ نورانی سے لوح قمر تیار کرنے کا طریقہ دے رہے ہیں، حروف نورانی کا یہ نقشِ معظم ایک بیش بہا قیمتی تحفہ ہے، اس کے فوائد بے شمار ہیں جو لوگ وقتِ مقررہ پر تیار کر کے پاس رکھیں گے وہی اس کا لطف بھی اُٹھائیں گے۔

واضح رہے کہ سیارہ قمر کا تعلق ملائکہ میں حضرت جبرائیل سے ہے اور اسماء الحسنٰی یا رحمٰن یا رحیم ہیں، نقش مذکورہ کے ہر تین خانوں کی میزان 708 ہے اور یا ملک الرحمٰن الرحیم کے اعداد بھی 708 ہیں، حروف نورانی میں طسم ن سیارہ قمر سے منسوب ہیں، الٓمرٰ سیارہ شمس سے اور حمعسق سیارہ زہرہ سے منسوب ہیں، نقش کے درمیان میں انگریزی ہندسے نقش کی چال کو ظاہر کرتے ہیں کہ پہلا خانہ کون سا ہے اور دوسرا، تیسرا کون سا ہے؟ یہ

اعداد نقش میں نہیں لکھے جائیں گے۔

نویں خانے میں 313 کے اعداد ہیں جو فتح و نصرت اور کامیابی سے متعلق ہیں، یہ راز بھی غور طلب ہے کہ تاریخ اسلام کا پہلا معرکہ حق و باطل غزوہ بدر ہے جس میں شرکائے اسلام کی تعداد 313 تھی، صدیوں قبل حضرت داؤد نے جالوت کے زبردست لشکر کو شکست دی، کہا جاتا ہے کہ اس جنگ کے دوران میں بھی آپ کے ساتھیوں کی تعداد 313 تھی، اگر 313 کا مفرد عدد حاصل کیا جائے تو 7=3+1+3، گویا مفرد عدد 7 ظاہر ہوا، اس کی پراسراریت اپنی جگہ، اسے ایک مقدس عدد بھی تسلیم کیا جاتا ہے، دنیا بھر کے تمام مذاہب میں 7 کے عدد کو مذہبی رسومات کی ادائیگی میں اولیت دی جاتی ہے، اس کی تفصیل میں جانے کی ہم ضرورت محسوس نہیں کرتے، اہل اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب بھی اس حقیقت سے باخبر ہیں۔

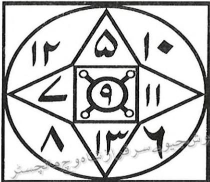
لوح قمر نورانی کو شرف قمر کے دوران میں چاندی کی پلیٹ پر لکھا جائے کیوں کہ قمر کی دھات چاندی ہے۔ باوضو ہو کر رجال الغیب کا خیال رکھتے ہوئے، لوبان کافور یا عود کی اگر بتی کمرے میں جلائی جائے اور لباس میں کیوڑہ یا عرق گلاب کا عطر لگائیں۔

نقش کی پشت پر قمر کے مؤکلات علوی و سماوی تحریر کریں اور اپنا نام مع والدہ بھی لکھیں، بعد ازاں کچھ مٹھائی پر فاتحہ دیں اور بچوں میں تقسیم کردیں، نقش کو موم جامع یا پلاسٹک کوٹڈ کرالیں اور نوچندے پیر کے روز صبح سورج نکلنے کے بعد ایک گھنٹے کے اندر 708 مرتبہ یا مالک الرحمٰن الرحیم کا ورد کرکے لوح پر دم کریں اور اپنے پاس رکھیں، یہ کام نقش لکھنے کے فوراً بعد بھی کیا جاسکتا ہے، اب ان اسمائے الٰہی کو اپنے ورد میں شامل کرلیں یعنی روزانہ 708 مرتبہ اول آخر گیارہ بار درود شریف کے ساتھ پڑھنا اپنا معمول بنالیں اور اللہ سے اپنے مقاصد کی تکمیل کے لیے دعا کریں۔

قمر کے مؤکلات ارضی و سماوی یہ ہیں۔ یا میکائیل، یا شد حائل ابوالنور مرۃ الابیض بن الحارث

خاتم مشتری

ایک طلسمی انگوٹھی کا خفیہ راز



''لوح مشتری نورانی'' کا تحفہ پہلے پیش کیا جاچکا ہے جو یقیناً اپنی مثال آپ ہے جو لوگ اس لوح کو تیار کریں گے وہ خود اس کے بے شمار فوائد کا مشاہدہ کرلیں گے، اہل علم اس لوح میں پوشیدہ خفیہ رازوں کا حقیقی ادراک کرسکتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ دیگر معروف روحانی رسائل میں لوح مشتری نورانی کو خصوصی اہمیت دی گئی۔

ماہنامہ آئینہ قسمت نے اسے ٹائٹل پر شائع کیا جب کہ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ بعض دیگر رسائل میں بھی یہ لوح مبارک شائع کی گئی جب کہ لوح مشتری کے حوالے سے جو دیگر الواح ونقوش سامنے آئے ہیں ان کے بارے میں ہم زیادہ کچھ نہیں کہنا چاہتے، سوائے اس کے کہ اکثر نام نہاد عاملین اور ماہرین جفر نے تمام اصول وقواعد کو مدنظر نہیں رکھا اور مشتری کے نقوش کو مکمل اور درست انداز میں پیش نہیں کیے، دراصل نقل کے لیے بھی عقل کی

ضرورت ہوتی ہے، پرانی کتابوں میں سے جو کچھ بھی مل گیا، ایک جگہ اکٹھا کر کے سامنے رکھ دیا، یہ صورت حال اکثر رسائل میں نظر آتی ہے۔

ہم نے گزشتہ مضمون میں بھی نشان دہی کی تھی کہ مشتری انسانی زندگی کے اہم ترین معاملات و مسائل پر اثر انداز ہوتا ہے، مثلاً اعلیٰ تعلیم کا حصول، اچھی جاب، معقول شوہر، بیرون ملک سفر، حج وعمرہ کی سعادت، کاروباری معاملات میں وسعت و ترقی، انعامی اسکیموں میں خوش بختی اور شادی میں رکاوٹ یا تاخیر کو ختم کرنے میں بھی مشتری کی سعادت اہم حیثیت رکھتی ہے، خاص طور پر لڑکیوں کے زائچے میں جدید علم نجوم کی تحقیقات کے مطابق مشتری ایک بہتر شوہر کے انتخاب میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

اگر مشتری کی پوزیشن زائچہ پیدائش میں کم زور ہو اور وہ زائچے کے پہلے، دوسرے، تیسرے، چوتھے، آٹھویں یا بارھویں گھروں میں سے کسی گھر کا مالک ہو اور کم زور پوزیشن رکھتا ہو یا کسی منحوس ستارے سے متاثرہ ہو تو شادی میں تاخیر، ناکارہ، نکھٹو، جاہل، ظالم اور کنجوس شوہر ملتا ہے۔

ایسی صورت میں منجم حضرات مشتری کا منسوبی پتھر پیلا پکھراج کسی اچھے وقت میں پہننے کا مشورہ دیتے ہیں (اچھے وقت سے مراد یہ ہے کہ اُس وقت مشتری باقوت ہو اور زائچے میں طالع کے درجات سے ناظر ہو) یا مشتری کا منسوبی نقش انگوٹھی پر کندہ کر کے دائیں ہاتھ کی پہلی انگلی یا رنگ فنگر میں پہنایا جاتا ہے، ساتھ ہی مشتری کی مخصوص صدقات پابندی سے دینے کی ہدایت کی جاتی ہے تو تھوڑے ہی عرصے میں لڑکی کی نصیب کشائی کا سامان ہو جاتا ہے۔

یہی صورت مرد حضرات کے ساتھ اس وقت پیش آتی ہے جب سیارہ مشتری زائچے کے پہلے، دوسرے، چوتھے، پانچویں، ساتویں، نویں، دسویں، گیارھویں اور بارھویں گھر کا حاکم ہو اور زائچے میں کم زور پوزیشن رکھتا ہو، منحوس گھروں میں ہو یا کسی منحوس کے ساتھ حالت قران میں ہو یا کسی منحوس کی نحس نظر کا شکار ہو۔

ایسی صورت میں ذاتی صلاحیتوں میں کمی، ذہانت اور تعلیم سے محرومی، خوش بختی اور عمدہ

شعور کا فقدان، جاہل اور نامعقول شریک حیات، بیرون ملک سفر میں رکاوٹ یا بیرون ملک جانے کے بعد ناکامیاں، کاروبار میں اور عزت و وقار میں نامرادی، اولاد سے محرومی جیسے مسائل سامنے آتے ہیں، ایسی صورت میں بھی عام منجمین پیلا پکھراج پہننے کا مشورہ دیتے ہیں لیکن بعض صورتوں میں مشتری کا پتھر استعمال کرنا نقصان دہ بھی ثابت ہوتا ہے، وہ کچھ دوسری خرابیوں کا باعث بن سکتا ہے، خاص طور پر جب مشتری زائچے کے چھٹے، آٹھویں اور بارھویں گھر کا مالک بھی ہو اور ان گھروں پر برج قوس قابض ہو تو ایسی صورت میں مشتری کا منسوبی پتھر کچھ نئی خرابیاں اور مسائل پیدا کرتا ہے، ایسی صورت میں بہترین بات یہی ہوتی ہے کہ مشتری کا نقش انگوٹھی پر کندہ کر کے خاص وقت پر پہنایا جائے، قدیم زمانوں سے یہ طریقہ کار رائج ہے اور سات سیارگان کے ساتھ راس و ذنب کے نقش مثلث بھی اس حوالے سے مستعمل ہیں۔

خاتم مشتری شرف سیہ کہ زائچہ پیدائش میں مشتری کی پیدائشی خرابیوں کو دور کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے بلکہ چوں کہ مشتری کا تعلق مال و دولت، وسعت و ترقی اور فہم فراست سے ہے لہٰذا اس انگوٹھی کو پہننے والا جس کام میں بھی ہاتھ ڈالے، کامیاب و کامران رہتا ہے، اس کا ہاتھ روپے پیسے سے خالی نہیں رہتا، انعامی اسکیموں میں شرکت فائدے کا باعث ہوتی ہے، وہ اپنے کاموں میں معقول حکمت عملی اختیار کرتا ہے اور ایسے راستوں سے بچتا ہے جو اسے نقصان یا کسی تباہی کی طرف لے جائیں۔

اس حوالے سے حسب وعدہ ہم اپنا مخصوص طریقہ کار قارئین کی نذر کر رہے ہیں، یہ سینے کے وہ راز ہیں جنہیں لوگ عام نہیں کرتے، وماتوفیقی الا باللہ

''نقش خاتم مشتری'' ابتدا میں دیا جا رہا ہے، اسے مشتری کے شرف، اوج یا ایسے اوقات میں تیار کیا جا سکتا ہے جب مشتری باقوت اور نحوست سے پاک ہو، ساعت مشتری میں وقت کندہ کیا جائے یا ڈھال لیا جائے جب قمر بھی باقوت ہو اور موافق برج میں ہو، مشتری سے قربت یا دوستانہ نظر رکھتا ہو اس وقت سے فائدہ اٹھانے کے لیے مشتری کی سعد

ساعت کا انتخاب کیا جائے اور پہلے سے تمام تیاری مکمل کر لی جائے۔

مشتری کا بخور اور خوشبو استعمال کریں، مشتری کے بخورات میں مشہور حب الغار ہے لیکن یہ آسانی سے دستیاب نہیں ہے لہٰذا صندل سرخ، لوبان، عود وغیرہ سے کام لیا جاسکتا ہے، اگر انگوٹھی پہلے سے تیار نہ ہو تو چاندی کے پترے پر نقش کندہ کر کے رکھ لیں اور بعد میں اس پتر ے کو چاندی کی انگوٹھی میں جڑ والیں، یہ نقش کسی زرد یا سبز رنگ کے نگینے پر بھی لکھا جاسکتا ہے مگر ظاہر ہے یہ کام عام لوگوں کے بس کا نہیں ہے، اس سلسلے میں ہم سے براہ راست رابطہ کیا جاسکتا ہے۔ ہم چاندی کے علاوہ مشتری کے منسوبی پتھر پیلے جیڈ پر لوح مشتری نورانی اور خاتم مشتری تیار کرتے ہیں، اس کے علاوہ گرین جیڈ پر لوح عطارد بھی تیار ہوگی، انشاء اللہ۔

اس بات کا خیال رکھا جائے کہ نقش کا دائرہ اور اندرونی خانے ہر قسم کی خامی سے پاک ہوں، کیوں کہ ان خانوں کے مخصوص زاویے بھی ایک طلسمی اثر رکھتے ہیں، نقش کے درمیان میں مشتری کا طلسم ہے، اسے بھی مکمل صفائی اور درستگی کے ساتھ بنانا ضروری ہوگا۔

مخصوص ڈیزائن میں درحقیقت یہ 9 خانوں کا مثلث نقش ہے، جس کی چال آتشی ہے، یعنی پہلا خانہ عدد 5 کا ہے اور اس کے بعد بالترتیب 6، 7، 8، 9، 10، 11، 12 اور 13 عدد لکھے جائیں گے، اگر کسی سانچے میں ڈھالنا مقصود ہو یا ڈائی بنا کر ایک سے زیادہ نقوش مختصر وقت میں تیار کرنا ہوں تو لازم ہوگا کہ وہ نقش جو ڈائی بنانے کے لیے دیا جائے اسے عامل ساعت مشتری میں جمعرات کے روز اپنے ہاتھ سے چال کے مطابق پُر کرے اور پھر اس کی ڈائی بنوالی جائے اور یہ کام بھی اسی دوران میں کر لیا جائے جب مشتری سرطان میں حرکت کر رہا ہو۔ بعض لوگ علم نقوش وطلسمات سے حقیقی واقفیت نہیں رکھتے اور نام نہاد عامل و کامل بنے بیٹھے ہیں، اس پر بہت زور دیتے ہیں کہ نقش کو ہاتھ سے لکھا جائے، مخصوص ہیکلوں کی الواح وطلسمات میں یہ شرط ضروری نہیں ہے لیکن جو طریقہ ہم نے لکھا ہے اُس پر عمل کرنا ضروری ہوگا۔

برکاتی انگوٹھی کا راز

برسوں پہلے غالباً 1998ء میں ہم نے برکاتی انگوٹھی کے راز کو عام کیا تھا اور بعد میں بھی شاید ایک بار اس کا طریقہ کار شائع کیا گیا مگر اب اتنا طویل عرصہ گزرنے کی وجہ سے لوگوں نے شکایت کی کہ ہمارے پاس پرانے کالموں کا ریکارڈ نہیں ہے اور آپ کی کسی کتاب میں بھی اس کے بارے میں کوئی مضمون نہیں ہے، لہٰذا اب اسے کتاب میں شامل کیا جا رہا ہے۔

عزیزان من! یہ انگوٹھی علم جفر کے اہم رازوں میں سے ایک راز ہے، جفری اصولوں کے مطابق حروف ابجد کی ایک خاص قوت کو ''اعداد متحابہ'' کہا جاتا ہے، علمائے جفر کے درمیان ان اعداد کے سلسلے میں ایک دلچسپ اختلاف ہے، یعنی بعض کے نزدیک 120 اعداد متحابہ ہیں اور بعض کے نزدیک 220۔

اس اختلاف سے قطع نظر دونوں کی اہمیت اپنی جگہ مُسلم الثبوت ہے، حقیقت یہ ہے کہ 120 کا مرکب عدد دولت کے لیے ہے اور 220 کا مرکب عدد محبت کے لیے، چناں چہ 120 کا نقش مثلث اگر اپنے نام کے پہلے حرف کی عنصری چال کے مطابق تیار کیا جائے اور انگوٹھی میں پہنا جائے تو یہ برکاتی انگوٹھی مالی فراوانی اور کشادگی رزق و روزگار کے لیے تیر بہ ہدف ثابت ہوگی۔

حضرت کاش البرنیؒ اپنی کتاب ''عامل کامل'' حصہ اول میں لکھتے ہیں کہ اعداد 120 کا نقش مثلث چاندی کی انگوٹھی پر کندہ کر کے پہنا جائے تو ایسے شخص کا ہاتھ کبھی پیسے سے خالی نہیں رہے گا، بس یہی اس انگوٹھی کا خفیہ راز ہے جو سب سے پہلے برنی صاحبؒ مرحوم نے منکشف کیا، اس انگوٹھی سے فائدہ اٹھانے والوں پر لازم ہے کہ ان کے لیے ضرور ایصال ثواب و دعائے خیر کریں۔

عزیزان من! ہر شخص کے نام کا پہلا حرف اس انگوٹھی کی تیاری میں معاون ہے، خیال رہے کہ حروف ابجد اپنی عناصری تقسیم کے مطابق چار عناصر میں بٹے ہوئے ہیں یعنی آتش،

باد، آب اور خاک، ہم یہاں اس کی تفصیل دے رہے ہیں تا کہ آپ جان سکیں کہ آپ کے نام کا پہلا حرف کس عنصر سے تعلق رکھتا ہے۔ واضح رہے کہ اس سلسلے میں پورے نام کو لیا جائے، مثلاً اگر نام محمد رفیع ہے اور رفیع کے نام سے پکارا جاتا ہے تو پہلا حرف ''ر'' نہیں ''م'' ہوگا، اسی طرح عبدالرحمٰن میں ''ع'' کو لیا جائے گا، پکارنے والے نام کی اہمیت نہیں ہوگی اور نام بھی وہ جو آپ کے سرکاری شناختی کارڈ میں لکھا گیا ہو۔

حروف ابجد کی عنصری تقسیم

ا، ہ، ط، م، ف، ش، ذ = آتشی حروف

ب، پ، و، ی، ن، ص، ت، ٹ، ض = بادی حروف

ج، چ، ز، ژ، ک، س، ق، ث ظ = آبی حروف

د، ڈ، ح، ل، ع، ر، ڑ، خ، غ = خاکی حروف

اعداد 120 کو مثلث 9 خانوں کے نقش میں بھرا جائے تو اس کی چار عنصری چالیں ہوں گی، ہر شخص اپنے نام کے پہلے حرف کے عنصر کے مطابق چال کا انتخاب کر کے اپنے لیے نقش منتخب کر سکتا ہے، اس طرح کل چار نقش تیار ہوں گے جو تمام ناموں کے لیے کارآمد ہوں گے، یعنی آتشی حروف والوں کے لیے آتشی عنصری چال اور بادی حروف والوں کے لیے بادی عنصری چال، اسی طرح دیگر عناصر کے مطابق نقش کا انتخاب کریں، عام لوگوں کی سہولت کے پیش نظر چاروں چالوں کے عنصری نقوش یہاں دیے جا رہے ہیں، آپ اپنے نام کے پہلے حرف کا عنصر معلوم کریں اور اس کے مطابق عنصری چال کا نقش اپنے لیے منتخب کر کے چاندی کی انگوٹھی پر کندہ کرلیں۔

آتشی عنصری چال

۴۳	۳۶	۴۱
۳۸	۴۰	۴۲
۳۹	۴۴	۳۷

بادی عنصری چال

۳۷	۴۲	۴۱
۴۴	۴۰	۳۶
۳۹	۳۸	۴۳

آبی عنصری چال

۴۱	۴۲	۳۷
۳۶	۴۰	۴۴
۴۳	۳۸	۳۹

خاکی عنصری چال

۳۹	۴۴	۳۷
۳۸	۴۰	۴۲
۴۳	۳۶	۴۱

طریقہ و اوقات کار

تمام حروف کے عناصر کی مناسبت سے جو چار نقوش ترتیب پاتے ہیں وہ آپ کے سامنے

ہیں، کسی بھی نقش کے دائیں سے بائیں یا اوپر سے نیچے تین خانوں کی میزان 120 آئے گی جو اعداد متحابہ ہیں، نقش لکھتے وقت چال کی ترتیب کا خیال رکھنا ضروری ہوگا یعنی سب سے پہلے سب سے چھوٹا مرکب عدد 36 لکھا جائے گا، پھر ترتیب وار 37، 38، 39، 40، 41، 42، 43 اور آخر میں 44 لکھ کر نقش مکمل کر لیا جائے گا۔

چاندی کی انگوٹھی رنگ فنگر یعنی دائیں ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی کے برابر والی انگلی کے سائز کی بنوالیں، اس پر 9 خانے بھی بنالیں اور مقرر وقت پر رجال الغیب کا خیال رکھتے ہوئے کسی علیحدہ کمرے میں پاک صاف با وضو بیٹھیں۔

پہلے 11 بار درود شریف پھر سورہ فاتحہ اور چاروں قل پڑھ کر سفید رنگ کی مٹھائی پر فاتحہ دیں اور ایصال ثواب کرتے ہوئے حضرت کاش البرنیؒ کو نہ بھولیں، بہتر ہوگا کہ سفید لباس زیب تن کریں اور فرش پر سفید کپڑا بچھائیں، لوبان یا صندل کی اگربتی جلا کر کمرے کو خوشبودار کریں اور پھر کسی تیز نوک دار چیز سے انگوٹھی پر نقش کندہ کریں، بعد ازاں نوچندے پیر کے روز صبح سورج نکلنے کے بعد ایک گھنٹے کے اندر بسم اللہ پڑھ کر پہن لیں، 2 فقیروں کو کھانا کھلا دیں یا 200 روپے خیرات کریں، بس سمجھ لیں کہ آپ کے ہاتھ میں ایک ایسا مقناطیس آ گیا ہے جو پیسے کو کھینچنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتا، آپ کی ضروریات حیرت انگیز طور پر پوری ہوتی رہیں گی، امید ہے جو لوگ فائدہ اٹھائیں گے ہمیں بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔

اس نقش کو انگوٹھی پر کندہ کرنے کے لیے سب سے آسان طریقہ تو یہ ہے کہ نیا چاند ہونے کے بعد جو پہلا اتوار، پیر، جمعرات یا جمعہ آئے، اس روز صبح سورج نکلنے کے بعد پہلی ساعت میں کندہ کر لیا جائے، عام آدمی کے لیے اس وقت کو پانا زیادہ دشوار نہ ہوگا، دوسرا طریقہ یہ ہے اور زیادہ مؤثر ہے کہ ایسا شرف قمر جو عروج ماہ میں ہو، اس وقت جب قمر شرف یافتہ ہو تو ساعت قمر میں اس انگوٹھی کو کندہ کیا جائے، اگر شرف یا اوج زہرہ میسر آ جائے تو اس دوران میں بھی ساعت زہرہ میں یہ انگوٹھی تیار کی جا سکتی ہے۔

الواح وطلاسم سیارگان اور قوانین نجوم

نـــــوٹ : سال 2011ء میں شرف زحل کا موقع آیا تو عین شرف کے وقت سیارہ زحل برج میزان میں ہبوط یافتہ شمس کے قریب ہو کر تحت الشعاع ہو گیا، گویا اس کے شرف کی قوت ہی ضائع ہو گئی، اس مسئلے پر پاکستان بھر کے منجمین اور ماہرین جفر خاصے پریشان ہوئے کیوں کہ 30 سال بعد شرف نحس کا موقع حاصل ہو رہا تھا اور اس موقع پر کاروباری مفادات بھی پیش نظر تھے لہٰذا اکثریت نے یہ مؤقف اختیار کیا کہ تحت الشعاع زحل بھی درجۂ شرف پر ہونے کی وجہ سے باقوت ہے لہٰذا زور و شور کے ساتھ زحل کی الواح و نقوش رسائل میں شائع ہونے لگیں۔

ہمارا مؤقف یہ تھا کہ محض کاروباری مقاصد کے لیے زحل کی کمزور اور ناقص پوزیشن میں کوئی لوح یا طلسم تیار نہ کیا جائے، یہ خلق خدا کو دھوکا دینے کے مترادف ہے، اس صورت حال میں اکثریت نے نہایت احمقانہ اور جاہلانہ دلیلیں دینا شروع کر دیں، شرف زحل یونانی سسٹم کے مطابق تھا اور دلیلیں ہندی جوتش کے مطابق دی جا رہی تھیں، اس ساری صورت حال میں مجبوراً ہم نے زیر نظر مضمون تحریر کیا تھا جس میں یونانی قواعد کے مطابق ان قوانین پر روشنی ڈالی گئی ہے جو الواح وطلاسم سیارگان کی تیاری کے سلسلے میں تمام ماضی و حال کے منجمین اور ماہرین جفر کے نزدیک اہم اور مستند ہیں۔

یہ مسئلہ اکثر ذہنوں میں الجھن کا باعث ہے کہ شرف زحل کے اوقات میں زحل کا تحت الشعاع ہو جانا الواح وطلاسم زحل کی تیاری میں کس حد تک مانع ہوگا اور کیا اس وقت تیار کیے گئے الواح و نقوش، بھرپور قوت کے حامل ہوں گے یا نہیں؟ اس وقت کیے گئے اعمال کی تاثیر کس درجہ معتبر ہوگی؟ بعض لوگ اپنے پیش کردہ اعمال و نقوش کے بارے میں بھی بہت خوش امید ہیں کہ وہ ناقص اور کمزور وقت میں بھی تیر بہدف اور مؤثر ہوں گے تو ان

کی خدمت میں تو صرف اتنا ہی عرض کیا جا سکتا ہے کہ پھر وہ شرف زحل کا بھی انتظار نہ فرمائیں، ایسے زبردست نقش یا لوح کو جب دل چاہے تیار کر لیں اور فائدہ اٹھائیں۔

ماضی اور حال کے بڑے بڑے عاملین و کاملین بلاوجہ ہی سیارگان کے سعد و باقوت اوقات کے انتظار میں بیٹھے رہتے تھے، ہمارے خیال میں اس نوعیت کے دعوے کرنے والے الواح و طلاسم سیارگان کی تیاری کے بنیادی اصول و قواعد سے ناواقفیت کی وجہ سے ایسی مجہول باتیں کرتے ہیں اور لوگوں کو گمراہ کر کے اپنا اُلو سیدھا کرتے ہیں۔

ایک نام نہاد روحانی رسالے میں نہایت دلچسپ رائے گزشتہ دنوں نظر سے گزری جس میں کہا گیا تھا کہ ''اُستادانِ نجوم فرماتے ہیں کہ سیارہ شمس جس گھر میں حرکت کر رہا ہو اس برج میں جتنے بھی سیارگان ہمراہ ہوں گے اُن کی قوت ختم ہو جاتی ہے، صرف دو سیارگان کی قوت شمس کے ہمراہ قائم رہتی ہے اور وہ زہرہ اور زحل ہیں دیگر کسی کی قوت برقرار نہیں رہتی''۔

اس بیان میں یہ واضح نہیں کیا گیا کہ وہ ''اُستادانِ نجوم'' کون ہیں جن کا یہ فرمان ہے؟ حالاں کہ یونانی علم نجوم ہو یا ویدک یہ اصول متفق علیہ ہے کہ شمس کے قریب جو بھی سیارہ موجود ہوگا وہ غروب ہونے کی وجہ سے اپنا اثر اور قوت کھودے گا، اس کی مثال ایک جسمِ سوختہ و مردہ کی سی ہوگی۔

مندرجہ بالا رائے حکیم غلام قادر کی کتاب ''مراۃ النجوم'' سے لی گئی تھی، واضح ہو کہ مراۃ النجوم ہندی جوتش کی کتاب ہے اور ہندی سسٹم کے تحت شرف زحل ابھی بہت دور ہے، موجودہ شرف زحل یونانی سسٹم کے تحت ہو رہا ہے اور تمام عملیاتِ جفر یونانی سسٹم کے تحت ہی انجام دیے جاتے ہیں کیونکہ مسلمان منجمین و جفار یونانی علم نجوم سے ہی کام لیتے تھے لہٰذا اول تو اس موقع پر ہندی جوتش کی کسی کتاب سے کوئی دلیل دینا ہی غلط ہے، دوم یہ کہ اپنی اس رائے میں حکیم غلام قادر تنہا ہیں، باقی ویدک سسٹم کے اصولوں کے مطابق بھی تمام سیارگان شمس کی قربت کے سبب تحت الشعاع ہو کر کمزور ہو جاتے ہیں۔

اس معاملے میں ہم ویدک علم نجوم سے کوئی سند پیش نہیں کرنا چاہتے، صرف چند آراء

مسلم منجمین اور عیسائی منجمین کی پیش کریں گے کیونکہ یونانی علم نجوم کے قوانین قدیم زمانے سے اہل مشرق و مغرب کے نزدیک یکساں ہیں، الواح وطلسمات کی تیاری میں اہل مغرب، اہل مشرق کی ہی پیروی کرتے ہیں، فرق صرف یہ ہے کہ مسلمان علماء کے عملیات ونقوش اور اہل مغرب کے طریق کار میں اسلامی فرق نمایاں ہے لیکن سعد ونحس اوقات کے استخراج میں اصول وقواعد نجوم ایک ہی ہیں۔

ماضی قریب میں حضرت کاش البرنیؒ اپنی کتاب قواعد عملیات میں لکھتے ہیں ''جب تک کوئی ستارہ غروب رہے، اُسے تحت الشعاع کہتے ہیں، اس وقت ترقی اور حصول کے عمل تیار نہ کرنے چاہئیں بلکہ نحس اعمال کرنے چاہئیں''۔

ماضی کے عظیم عرب ریاضی داں، فلاسفر اور ماہر علم نجوم ابو معشر الفلکی کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں، آج مغرب میں ان کی کتب ''کتاب القرانات'' اور ''کتاب الالف'' کا انگریزی میں ترجمہ ہو چکا ہے، الفلکی کے بارے میں وکی پیڈیا سے معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں، وہ سیارگان کے شرف وہبوط اور قوت وضعف کے حوالے سے لکھتے ہیں ''جب ستارے سورج کی روشنی سے دور ہوتے ہیں تو وہ اپنے کام اور عمل میں نمایاں نظر آتے ہیں، اُن میں اپنے معمول سے بڑھ کر قوت پائی جاتی ہے، جب مریخ شمس سے دور ہو جاتا ہے تو اُس کی مثال ایک تیز دھار، بے خطا خنجر جیسی ہوتی ہے جس کا وار خالی نہیں جاتا اور جب زحل شمس کی شعاؤں سے دور ہو جاتا ہے تو اس کی مثال اُس شیر جیسی ہو جاتی ہے جو اپنے بھٹ سے نکلتا ہے اور نہایت غضب ناک ہوتا ہے اور جب مشتری شمس کی شعاؤں سے آزاد ہوتا ہے تو وہ ایک انصاف پسند انسان کے مانند ہوتا ہے اور جب زہرہ شمس کی شعاؤں سے آزاد ہوتی ہے تو اس کی مثال ایک صحت یاب عورت جیسی ہوتی ہے، جس کی تمام تکلیفیں دور ہو گئی ہوں''۔

الفلکی کے مندرجہ بالا بیان سے کسی بھی سیارے کے تحت الشعاع ہونے اور دوبارہ طلوع ہونے کا احوال واضح ہے، آگے چل کر وہ مزید لکھتا ہے ''جب زحل تحت الشعاع ہو تو اُس کی

کیفیت اُس ابتر بوڑھے جیسی ہوتی ہے جو کسی قابل نہیں ہوتا"۔

سولہویں صدی کے ایک عیسائی ماہر نجوم کارنیلنس اگرپا جو مغرب میں ایسٹرولوجیکل میجک کے ماسٹر تسلیم کیے جاتے ہیں جن کی کتاب "تھری بکس آف اکلٹ فلاسفی" نہایت مشہور و معروف ہے، اعمال سیارگان کے حوالے سے لکھتے ہیں "آپ جب بھی کسی کوکب سے متعلق نقش یا عمل تیار کریں تو اس کوکب کو سعد حالت میں اور باقوت ہونا چاہیے"۔

اگر ابتدائی زمانے کے ماہر فلکیات پٹولمی (بطلیموس) سے دور حاضر تک کے معروف منجمین کی آراء جمع کی جائیں تو صورت حال یہی ہوگی جو اوپر کی چند مثالوں میں پیش کی گئی ہے۔ آخر میں ایک امریکن ایسٹرولوجر کرسٹوفر ورناک کا حوالہ جو روایتی علم نجوم اور سیارگان کے طلسمات والواح پر تحقیقی کام میں نمایاں شہرت رکھتا ہے اور اپنی ایک ویب سائٹ بھی لانچ کی ہے، وہ مغرب میں عرب منجمین اور ماہر روحانیات کے کام اور تحقیق سے بہت متاثر ہے، خود کئی عربی کتابوں کا انگریزی میں ترجمہ کر چکا ہے، وہ لکھتا ہے کہ کسی بھی سیارے کی لوح یا طلسم بنانے کے لیے ضروری ہے کہ سیارہ اُس وقت باقوت ہو، بہتر ہوگا کہ وہ اپنے ذاتی برج میں ہو یا خانہ شرف میں ہو۔ طلوع ہو رہا ہو یا طالع میں ہو یا طالع کے درجات سے قران کرتا ہو یا پھر دسویں گھر میں ہو اور دسویں گھر کے درجات سے حالتِ قران میں ہو، اُس وقت وہ ستارہ اور قمر نحس حالت میں نہ ہوں اور نہ ہی قمر اور وہ ستارہ تحت الشعاع ہوں، مطلوبہ کوکب رجعت میں نہ ہو اور اپنی اوسط رفتار پر ہو۔

اگر تمام اصول وقوانین بیان کیے گئے تو مضمون طوالت اختیار کرتا چلا جائے گا۔ مندرجہ بالا معتبر اسناد کے بعد بھی اگر کوئی اس بات پر بضد ہو کہ کوئی تحت الشعاع سیارہ سعادت افروز ہو سکتا ہے تو اسے ضرور کوشش کرنا چاہیے، ہمارا فرض علمی حقیقت کو دیانت داری کے ساتھ پیش کرنا ہے اور صرف اتنی گزارش ضرور ہے کہ یا تو سیارگان کے شرف، اوج، تثلیث، تسدیس یا دیگر سعد نظرات وغیرہ کے دُم چھلے سے نجات حاصل کریں اور اپنے زور دار و مضبوط اعمال و نقوش کو سیارگان سے منسوب نہ کریں ورنہ تو انہیں نجوم کی پابندی کریں۔

قرانِ شمس و زحل

ایک اور کھلی حقیقت یہ بھی ہے کہ بارہ اکتوبر سے بیس اکتوبر تک شمس اور زحل کا قران ہوگا، شمس اور زحل کا قران ہمیشہ نحس اور خراب اثرات کا حامل سمجھا جاتا ہے، اس موقع پر عاملین تباہی و بربادی کے اعمال تیار کرتے ہیں اور یہی صورت شمس و مریخ کے قران کی بھی ہے البتہ شمس و مریخ کے قران کو پھر بھی علمائے نجوم اتنا نحس نہیں سمجھتے جتنا شمس و زحل کے اجتماع کو سمجھتے ہیں کیونکہ شمس و مریخ اپنی فطرت میں ہم آہنگی رکھتے ہیں، دونوں کا مزاج آتشی اور خشک ہے جبکہ شمس کا مزاج آتشی اور زحل کا سرد ہے، گویا یہ آگ اور پانی کا میل ہے جس کا نتیجہ کبھی مثبت نہیں ہوسکتا۔

شمس و زحل کا قران اگر زائچہ پیدائش میں ہوتو بھی انتہائی منحوس تصور کیا جاتا ہے، خاص طور پر صاحب زائچہ کے باپ کے لیے خطرات کی نشاندہی کرتا ہے اور خود صاحب زائچہ زندگی بھر تکالیف و پریشانیوں میں مبتلا رہتا ہے چنانچہ تحت الشعاع ہونا یا احتراق کسی سیارے کی بہت بڑی کمزوری ہے۔

کسمیمی کی اصطلاح

البتہ یہاں ایک اہم نکتہ علماء نجوم اور بیان کرتے ہیں جسے عربی میں ''کسمیمی'' اور انگریزی میں ''cazimi'' کہا جاتا ہے، اس اصطلاح کے مطابق جب کوئی سیارہ شمس کے نزدیک چلا جاتا ہے تو سورج اس کو جلا دیتا ہے لیکن جب وہ بالکل ہی قریب آجاتا ہے یعنی 17 دقیقہ کی دوری تک تو اس پوزیشن کو کسمیمی کہتے ہیں اور علماء نجوم کی رائے یہ ہے کہ اس وقت ستارہ مضبوط ہوجاتا ہے، اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے دونوں یک جان، دو قالب ہوں، دونوں گلے مل رہے ہوں۔

کسمیمی کی نظر کے حوالے سے بھی یہ دیکھنا ضروری ہوتا ہے کہ دونوں سیارگان کی نوعیت اور پوزیشن کیا ہے مثلاً موجودہ صورت حال میں زحل اگر اپنے شرف کے برج میں ہے تو شمس اپنے برج ہبوط میں، یہی صورت دونوں کے برج حمل میں قران کی ہوگی اور چونکہ

دونوں ایک دوسرے کے سخت ترین دشمن ہیں لہٰذا دونوں کا قران نہایت منحوس تصور کیا جائے گا لیکن جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا کہ مریخ، مشتری، عطارد اور زہرہ کے سلسلے میں علماء نجوم سیارگان کی فطرت کے پیش نظر رعایت دیتے ہیں۔

قوت وضعف سیارگان

مناسب ہوگا کہ اس اہم موقع پر سیارگان کی قوت وضعف معلوم کرنے کے اصول بھی بیان کر دیے جائیں جو یونانی علماء نجوم نے مقرر کیے ہیں اور الواح وطلسمات کی تیاری میں معاون ثابت ہوتے ہیں، اس طرح کسی بھی کوکب کی طاقت یا کمزوری معلوم ہوتی ہے اور اس کی اثر پذیری کا اندازہ ہوتا ہے، یہی وہ ذریعہ ہے جس کی مدد سے ہم زحل یا کسی بھی سیارے کے سعد و باقوت اوقات معلوم کر سکتے ہیں جب کہ زحل اپنے برج شرف، منزل شرف اور مشتری کے دریجان میں ہوگا جو زحل کے شرف کا دریجان بھی ہے۔

اس طریقہ کار کے تحت کسی بھی سیارے کے قوت وضعف کو دو طرح سے جانچا اور پرکھا جاتا ہے۔ اوّل اس کی روحانی یا ذاتی قوت (Dignitie Essential) دوم اس کی عارضی یا اتفاقی قوت (DignitieAccidental)۔

حقیقی یا ذاتی قوت سیارے کو اپنے برج یا شرفی برج یا دریجان وغیرہ میں ملتی ہے اور عارضی قوت زائچے میں اس کی اپنی پوزیشن پر منحصر ہے، اس سلسلے میں قدیم اور اولین ماہر فلکیات پٹولیمی (بطلیموس) کے مقرر کردہ اصولوں پر دنیا بھر میں آج بھی اتفاق رائے پایا جاتا ہے۔ وہ اصول مندرجہ ذیل ہیں، اس طریقہ کار میں کسی کوکب کو اپنی حیثیت کے مطابق یونٹ دیے جاتے ہیں جو مثبت یا منفی ہوتے ہیں۔ دونوں کی جمع تفریق سے جو یونٹ حاصل ہوتے ہیں وہ کوکب کی اصل قوت یا کمزوری کو ظاہر کرتے ہیں۔

ذاتی یا روحانی طاقت

(1) کوئی سیارہ اپنے برج میں ہو یا کسی دوسرے سیارے سے بہتر باہمی تعلق رکھتا ہو، تو پانچ پوائنٹس حاصل کرے گا۔

(2) کوئی سیارہ شرف یافتہ ہو یا شرف یافتہ سیارے سے باہمی تعلق رکھتا ہو وہ مثبت چار پوئنٹس حاصل کرے گا۔

(3) سیارہ دن میں باقوت ہے یا رات میں، اس کے مطابق درست پوزیشن پر مثبت 3 پوئنٹس دیے جائیں گے۔

(4) اگر کوکب اپنی حد میں ہے تو مثبت 2 پوئنٹس حاصل کرے گا۔

(5) اگر کوکب اپنے دریجان میں ہے تو مثبت 1 پوئنٹ حاصل کرے گا۔

(6) اگر کوکب زوال میں ہے تو منفی 5 پوئنٹس ہوں گے۔

(7) اگر کوکب ہبوط میں ہے تو منفی 4 پوئنٹس حاصل کرے گا۔

(8) اگر کوکب دن میں باقوت ہوتا ہے اور وقت رات کا ہے تو منفی 5 پوئنٹس حاصل کرے گا۔

اتفاقی یا عارضی مثبت پوئنٹس

(1) کوکب پہلے یا دسویں گھر میں ہو تو مثبت 5 پوئنٹس شمار ہوں گے۔

(2) کوکب چوتھے، ساتویں یا گیارھویں گھر میں ہو تو مثبت 4 پوئنٹس دیے جائیں گے۔

(3) اگر دوسرے یا پانچویں گھر میں ہو تو مثبت 3 پوئنٹس۔

(4) اگر نویں گھر میں ہو تو مثبت دو پوئنٹس۔

(5) اگر تیسرے گھر میں ہو تو مثبت 1 پوئنٹ۔

(6) کوکب اپنی سیدھی رفتار پر ہو یعنی رجعت میں نہ ہو تو مثبت 4 پوئنٹس۔

(7) کوکب اپنی اصل رفتار میں ہو تو مثبت 2 پوئنٹس۔

(8) زحل، مشتری، مریخ افق شرقی پر ہوں تو مثبت 2 پوئنٹس۔

(9) عطارد، زہرہ سمتِ غربی پر ہوں تو مثبت 2 پوئنٹس۔

(10) قمر زائد النور ہو تو مثبت 2 پوئنٹس۔

(11) کوکب تحت الشعاع نہ ہو تو مثبت 5 پوئنٹس۔

(12) شمس سے قران کی صورت میں 17 دقیقہ یا اس سے کم فاصلہ ہو یعنی کسیمی نظر ہو تو مثبت 5 پوائنٹس۔

(13) کوکب، زہرہ یا مشتری کے ساتھ قران میں ہو تو مثبت 5 پوائنٹس۔

(14) کوکب راس کے ہمراہ جزوی قران میں ہو تو مثبت 4 پوائنٹس۔

(15) کوکب، مشتری یا زہرہ کے ساتھ تثلیث کی نظر رکھتا ہو تو مثبت 4 پوائنٹس۔

(16) کوکب، مشتری اور زہرہ کے ساتھ تسدیس کی نظر رکھتا ہو تو مثبت 3 پوائنٹس۔

(17) کوکب، ثابت کوکب ریگولس سے قران رکھتا ہو تو مثبت 6 پوائنٹس۔

(18) کوکب، ثابت کوکب اسپیکا سے قران رکھتا ہو تو مثبت 5 پوائنٹس۔

اتفاقی یا عارضی منفی پوائنٹس

(1) کوکب بارھویں گھر میں ہو تو منفی 5 پوائنٹس۔

(2) کوکب چھٹے یا آٹھویں گھر میں ہو تو منفی 2 پوائنٹس۔

(3) کوکب رجعت میں ہو تو منفی 5 پوائنٹس۔

(4) کوکب اپنی رفتار میں کم ہو تو منفی 2 پوائنٹس۔

(5) زحل، مشتری اور مریخ غربی سمت ہوں تو منفی 2 پوائنٹس۔

(6) عطارد اور زہرہ شرقی سمت ہوں تو منفی 2 پوائنٹس۔

(7) قمر ناقص النور ہو تو منفی 2 پوائنٹس۔

(8) کوکب تحت الشعاع ہو یعنی تقریباً 8 درجہ 30 دقیقہ شمس سے فاصلہ ہو تو منفی 5 پوائنٹس۔

(9) کوکب غروب ہو یعنی 17 درجہ یا بعض کے نزدیک 15 درجہ شمس کے قریب ہو تو منفی 4 پوائنٹس۔

(10) کوکب زحل یا مریخ سے جزوی قران میں ہو تو منفی 5 پوائنٹس۔

(11) کوکب، ذنب کے ساتھ جزوی قران رکھتا ہو تو منفی 5 پوائنٹس۔

(12) کوکب، زحل اور مریخ سے نحس نظر تربیع یا مقابلے کی رکھتا ہو تو منفی 4 پوئنٹس۔

(13) کوکب متعلقہ، ثابت کوکب الغول کے ساتھ قران میں ہو تو منفی 4 پوئنٹس۔ واضح رہے کہ ثابت کوکب الغول نہایت منحوس اور خطرناک تصور کیا جاتا ہے یہ برج ثور کے تقریباً 27 درجے پر موجود ہے۔

قواعدِ اعمالِ سیارگان

اس موضوع پر گفتگو کرنے کی اگرچہ ضرورت نہیں تھی، ہمارے ملک میں یقیناً اعلیٰ پائے کہ عاملین و جفار موجود ہیں جو اس موضوع پر مکمل دسترس رکھتے ہیں لیکن اکثریت علم نجوم سے بھرپور واقفیت نہیں رکھتی جب کہ اعمالِ سیارگان کی ادائی میں قواعد نجوم سے بھرپور واقفیت ضروری ہے، کچھ عرصے سے ایسی تحریریں بھی نظر سے گزر رہی ہیں جن میں قواعد کو نظر انداز کردیا جاتا ہے اور کوئی بھی عمل دیتے ہوئے بڑے بڑے دعوے کیے جاتے ہیں، عام پڑھنے والے چوں کہ بنیادی اصول و قواعد سے واقفیت نہیں رکھتے لہٰذا وہ اپنا پیسا اور وقت دونوں برباد کرتے ہیں، خصوصاً شرف یا اوج کے اعمال دیتے ہوئے یہ بھی خیال نہیں رکھا جاتا کہ اس وقت قمر کی پوزیشن کیا ہے؟ چناں چہ اس اہم ترین موقع پر چند موٹی موٹی باتوں کو دہرا دینا بہتر ہوگا تاکہ اعمال کے لیے موزوں و مناسب اوقات کے استخراج میں کوئی دشواری نہ ہو۔

حضرت کاش البرنیؒ لکھتے ہیں "علم النقوش میں علم نجوم کی بہت ضرورت پڑتی ہے اور بغیر اس کے کام نہیں چل سکتا، جب تک کوئی شخص سیارگان کی حرکات اور ان کی طبع سے واقفیت نہ رکھے گا وہ اعمال میں کمالیت حاصل نہیں کرسکتا، نہ وہ مؤثر ہوتے ہیں، قرآن کریم میں سیارگان کو فالمدبرات امراً کہا گیا ہے یعنی وہ امر کی تدبیریں ہیں اور تدبیر کا مطلب ہے کہ مقصد کے موافق وقت حاصل کرنا۔"

"اگر آپ علم نجوم سے ابتدائی واقفیت نہیں رکھتے تو صحیح وقت کا استخراج آپ کے بس کی بات نہ ہوگی، لازم ہے کہ اول علم نجوم اس قدر ضرور سیکھیں کہ وقت کا استخراج کرسکیں اس کے بعد نقوش اور الواح کے علم کو ہاتھ لگائیں" (قواعد عملیات از حضرت کاش البرنیؒ)

”عمل یا تعویذ کے لیے تعین اوقات سب سے مشکل مسئلہ ہے جب تک قانون عملیات اور نجوم سے واقفیت نہ ہو، کسی عمل یا نقش کے لیے وقت مقرر نہیں کیا جا سکتا عملیات و طلسمات اس بات کے محتاج ہوتے ہیں کہ ان کے لیے پوری موافقت کے سامان مہیا کیے جائیں۔ ان موازین میں جو اثرات پیدا کرتے ہیں، وقت کا استخراج سب سے اہم ہے“ (کاش البرنیؒ)

ایک اور اقتباس دیکھیے ”حکیم ہرمس فرماتے ہیں، جب کوئی روحانی عمل خیر یا شر کے واسطے کرنا ہو تب لازم ہے کہ موافق اوقات اور ساعات کی پابندی کریں“

ایضاً: ”طلسم اس بات کے محتاج ہوتے ہیں کہ ان کے لیے پوری پوری موافقت کے سامان مہیا کیے جائیں۔ ان موازین کے مہیا کرنے میں جو اثر پیدا کرتے ہیں، وقت کا استخراج سب سے اہم اور مشکل ہے، یہ جان لیں کہ قمر ہماری دنیا کے فعلی نظام کا حکمران ہے جب تک یہ موافق نہ ہو افعال میں تاثیریں پیدا نہیں ہوتیں“ (کاش البرنیؒ)

عزیزان من! مندرجہ بالا اصول و قواعد اپنی جگہ مسلّم الثبوت اور مستند ہیں اور ان کی پابندی ایک بیش قیمت تحفے کے حصول کا باعث بنتی ہے مگر نجمین اور جفار اس حقیقت سے بھی اچھی طرح آگاہ ہیں کہ کسی عمل کے لیے تمام کے تمام موافق موازین کسی ایک وقت میں ملنا بڑا ہی مشکل اور تقریباً ناممکن کام ہے لہٰذا اکابر ماہرین کی رائے یہ ہے کہ جس قدر بھی مناسب موازین مہیا ہو جائیں، اُن پر گزارا کر لیا جائے اور بہتر سے بہتر وقت کی تلاش جاری رکھی جائے، ہم آخر میں اس مضمون کا اختتام کتاب عامل کامل حصہ دوم از کاش البرنیؒ کے ایک اقتباس سے کریں گے۔

”اگر مندرجہ بالا اوقات جملہ قواعد کے ماتحت ہاتھ نہ آسکیں اور نزدیکی وقت میں بھی کوئی امید نہ ہو تو تمام امور میں سے جو بھی ایک وقت موافق مل سکے اس کو کافی سمجھ لیں، بس اس قدر تاثیر اس سے کم ظاہر ہوگی اور جب کبھی مکمل وقت ہاتھ لگ جائے تو جان لیں کہ آتشِ موسیٰ اور تیغ برّاں ہاتھ آگئی“۔

لوحِ سعادتُ الکبریٰ

پیدائشی زائچے اور گردش سیارگان کے اثرات بد سے نجات

یہ سوال نہایت اہم ہے کہ آیا پیدائشی زائچے میں موجود خرابیوں کو دور کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ یا سختیاں لانے والے منحوس سیاروی اثرات سے نجات ممکن ہے یا نہیں؟

جہاں تک پیدائشی زائچے کی خرابیوں کا تعلق ہے انہیں ہم تین حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں، اول زائچے میں سعد سیارگان کی کمزوری، دوم فعلی منحوس سیاروں کا پیدا کردہ بگاڑ اور سوم سعد سیارگان کی زائچے کے منحوس گھروں میں تعیناتی۔

یہ تینوں صورتیں کسی بھی عورت یا مرد کے زائچے میں مختلف نوعیت کے گوناگوں مسائل کا سبب بنتی ہیں، کتاب "پیش گوئی کا فن" میں ان خرابیوں کی بہت سی مثالیں ہم نے پیش کی ہیں اور مثالی زائچوں کے ذریعے ان کی وضاحت بھی کی گئی ہے، لوگوں کو درپیش مسائل میں ہمارے نزدیک پہلا مسئلہ ان کے پیدائشی زائچے کی خرابیاں ہیں، ان خرابیوں کی وجہ سے زندگی کے ابتدائی سالوں ہی میں ایسے حالات و واقعات کا آغاز ہو جاتا ہے جو آئندہ زندگی کو بری طرح متاثر کرتے ہیں اور زندگی بھر مسائل پیدا کرتے ہیں۔

پہلی صورت یعنی کسی سیارے کی کمزوری بہت زیادہ خطرناک اس صورت میں نہیں ہوتی جب وہ زائچے میں سعد گھروں میں قابض ہو البتہ نحس گھروں میں قبضہ اسے مزید خراب کر دیتا ہے اور وہ اپنے متعلقہ سعد گھر کی علامتوں کے لیے ایک عضوِ معطل ہو کر رہ جاتا ہے، مزید یہ کہ اپنے فعال دور میں زیادہ فائدہ بخش ثابت نہیں ہوتا، اس کمزوری کو مخصوص پتھر یا لوح یا خاتم وغیرہ کے استعمال سے دور کیا جا سکتا ہے لیکن بعض زائچوں میں ایک سے زائد سعد سیارگان کی کمزوری مسئلہ بن جاتی ہے، ایسی صورت میں ایک سے زائد قیمتی پتھر یا الواح سیارگان کا استعمال مسئلہ بن جاتا ہے، مزید یہ کہ قیمتی پتھر عام آدمی کی قوت خرید سے باہر ہوتے ہیں، مثلاً سیارہ زہرہ کا پتھر ڈائمنڈ ہے اور عام آدمی کی

قوت خرید سے باہر ہے' اسی طرح عمدہ کوالٹی کے ڈائمنڈ فیملی سے متعلق پتھر نیلم' یاقوت' پکھراج وغیرہ بھی بہت مہنگے ہیں' سچا موتی نایاب ہوتا جا رہا ہے اس لیے بہت قیمتی ہے' آج کے زمانے میں قیمتی پتھروں کی ڈپلیکیٹ بنانے کا رواج عام ہوگیا ہے اور اس حوالے سے دھوکے اور فراڈ کا امکان بہت بڑھ گیا ہے لہٰذا پتھروں کے استعمال میں بہت زیادہ محتاط رہنے کی ضرورت ہے کیوں کہ پہلی بات تو پتھر کا اصلی ہونا ہے اور دوسرے یہ کہ وہ اپنی کوالٹی کے اعتبار سے عمدہ قسم کا ہو' بازار میں عام طور سے دوسرے اور تیسرے درجے کے پتھر عام ملتے ہیں جو کسی حد تک کم قیمت بھی ہوتے ہیں' ان پتھروں کی اثر پذیری مشکوک ہوسکتی ہے' ان کا استعمال ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص اپنی بیماری میں معیاری دوا کے بجائے سستی دو نمبر دوا استعمال کرے۔

زائچے میں خرابی کی دوسری صورت فعلی منحوس سیاروں کا پیدا کردہ بگاڑ ہے' یہ سب سے زیادہ خراب صورت ہے' یہ بگاڑ دو قسم کا ہوتا ہے اول منحوس سیارگان سعد سیارگان کو قران یا نظر کے ذریعے نقصان پہنچاتے ہیں' دوم زائچے کے گھروں کو نقصان پہنچاتے ہیں' اس کے لیے پہلی معالجاتی تدبیر تو صدقات اور نیک عمل کی پابندی ہے اور دوسری متاثرہ سیارگان کو تقویت پہنچانا ہے' اس حوالے سے پتھر اور مخصوص نقوش و طلسم استعمال ہوتے ہیں لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک سے زیادہ سعد سیارگان کا متاثر ہونا یا دیگر نوعیت کی خرابیوں میں مبتلا ہونا' ایک سے زیادہ پتھروں یا الواح وغیرہ کے استعمال کی ضرورت پر زور دیتا ہے جو عام طور پر لوگوں کے لیے ممکن نہیں ہوتا۔

تیسری صورت سعد سیارگان کا منحوس گھروں میں قیام ہے' یہ بھی دوسری صورت کے مقابلے میں کم خطرناک ہے البتہ اس وقت یہ صورت زیادہ پریشان کن ہوسکتی ہے جب فعلی منحوس ایسے سیارگان سے قران یا نظر کے ذریعے رابطہ کریں۔

قصہ مختصر یہ کہ زائچے میں موجود خرابیاں جو انسان کو مسائل و مشکلات میں مبتلا کرتی ہیں درحقیقت زائچے کا لازمی جز ہیں' یہ خرابیاں انسان کی بہترین صلاحیتوں' عادت و اطوار

وغیرہ کو بھی متاثر کرتی ہیں اور زندگی میں ترقی اور کامیابی کے راستوں کو بھی محدود کرتی ہیں مثلاً سیارہ قمر دماغ سے متعلق ہے اور عطارد ذہن سے' اگر دونوں یا کوئی ایک زائچے میں کمزور ہے یا کسی بگاڑ کا شکار ہے تو ایسا شخص اعلیٰ درجے کی دماغی اور ذہنی صلاحیتوں سے محروم ہو سکتا ہے اور اس کے نتیجے میں بعض بدترین قسم کی نفسیاتی بیماریاں بھی جنم لے سکتی ہیں' یہ دونوں سیارگان زائچے کے جن گھروں کے حاکم ہوں گے' ان گھروں کی منسوبات بری طرح متاثر ہوں گی۔

زائچے کو پڑھنے اور سمجھنے کے بعد سب سے اہم موضوع یہ ہے کہ زائچے میں موجود خرابیوں پر کیسے قابو پایا جائے اور صاحب زائچہ کو اس کی زندگی میں کیسے آسانیاں فراہم کی جائیں' اس موضوع پر ہماری تحقیق کے مطابق سب سے پہلے عرب ماہرینِ فلکیات نے غور و فکر کیا اور غالباً پہلا نام اس حوالے سے ثابت ابن قرہ کا ہے' انہوں نے ایسے نقوش و طلسمات پر گفتگو کی ہے جو پیدائشی زائچے کی خرابیوں کو دور کرنے میں معاون و مددگار ہو سکتے ہیں' علامہ مجریطی کی کتاب غایت الحکیم بھی اس موضوع پر روشنی ڈالتی ہے اور یہ کتاب آج بھی مغرب میں نہایت اہم سمجھی جاتی ہے اس کے تراجم انگریزی زبان میں ہو چکے ہیں' مغرب کے ماہرین نجوم اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں' یہی صورت انڈیا میں بھی نظر آتی ہے' روایتی ہندو عقائد سے قطع نظر جو جدید فکر کے حامل ماہرین نجوم ہیں وہ بھی قدیم عرب اسکالرز کے نظریات سے متاثر ہیں لیکن اپنے فطری تعصب کی بنیاد پر اس کا اظہار نہیں کرتے۔

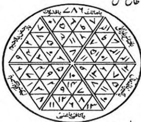
ثابت ابن قرہ کا نظریہ یہ تھا کہ کسی شخص کی پیدائشی خرابیوں کو دور کرنے کے لیے ایسا نقش یا طلسم تیار کیا جائے جو صورت حال کو تبدیل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو، اس حوالے سے وہ صاحب زائچہ کا ایک نیا زائچہ تخلیق کر کے جو اپنی سعادت میں اعلیٰ صفات کا حامل ہو' اس کی تاثیرات کو مخصوص طریق کار کے ذریعے کسی نقش یا طلسم میں محفوظ کرنے کا شعور رکھتا ہے اور پھر کسی سعد و مبارک وقت پر مطلوبہ شخص کو استعمال کرایا جائے تو ایسے

نقش یا طلسم کا اثر آہستہ آہستہ پیدائشی زائچے کی خامیوں اور کمزوریوں پر غالب آجائے گا لیکن یہ کام بہت سست رفتار بھی ہوسکتا ہے کیوں کہ اس کا انحصار زائچے کی خرابیوں کی نوعیت پر ہے کہ وہ کس درجے کی ہیں جیسا کہ پہلے بھی معالجاتی تدابیر کے باب میں اس موضوع پر بات کی گئی ہے۔

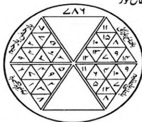
اس بنیادی اصول کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم نے زائچے کے بارہ طالعات (حمل تا حوت) کے لیے بارہ الواح مرتب کی ہیں اور انہیں تجربے کی کسوٹی پر آزمایا ہے' اس لوح کا نام ہم نے ''لوح سعادت الاکبریٰ'' رکھا ہے' پہلی بار یہ الواح ہم عام کررہے ہیں' اہل علم و نظر کے لیے یہ بارہ الواح یقیناً دلچسپی اور غور و فکر کا باعث ہوں گی، ہر لوح زائچے کے سعد سیارگان کو مدنظر رکھ کر مرتب کی گئی ہے اور متعلقہ سیارگان کی مخصوص مثلثات کو استعمال کیا گیا ہے، لازم ہوگا کہ لوح کی تیاری کے وقت مطلوبہ سیارگان کے قوت و ضعف کو بھی مدنظر رکھا جائے۔

لوح کی تیاری کے طریقے میں اس امر کو یقینی بنانا ضروری ہوگا کہ صاحب زائچہ کے لیے منتخب کردہ لوح کو ایسے وقت میں تیار کیا جائے جب زائچے کے سعد سیارگان مناسب و سعد گھروں میں مضبوط ہوں اور کسی قسم کے سیاروی بگاڑ کا شکار نہ ہوں' اس حوالے سے یونانی علم نجوم کے مروجہ اصول و قواعد کے بجائے ہماری کتاب ''پیش گوئی کا فن'' میں دیے گئے اصول و قواعد کو مدنظر رکھا جائے یعنی سیارگان کے قوت و ضعف اور سعد ادوار کا تعین کتاب میں دیے گئے قواعد کے مطابق کیا جائے' بے شک ایسے اوقات کو پانا کوئی آسان کام نہیں ہے' بعض اوقات اس کام میں نہایت عرق ریزی کے ساتھ مسلسل محنت کی ضرورت ہوتی ہے تب کہیں کوئی ایسا وقت ہاتھ لگتا ہے جس میں ضرورت کے مطابق لوح تیار ہوسکے' وہی لوگ اس لوح کی تیاری میں کامیاب ہوسکتے ہیں جو ہماری کتابوں میں بیان کیے گئے جدید تجزیاتی طریق کار پر مکمل عبور حاصل کرلیں گے' اس حوالے سے شرف و ہبوط، اوج وغیرہ کے سیاروی اوقات کارآمد نہ ہوں گے۔

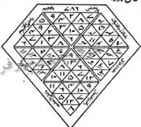
طالع حمل



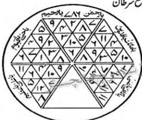
طالع ثور



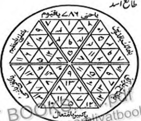
طالع جوزا



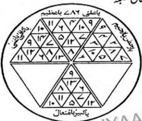
طالع سرطان



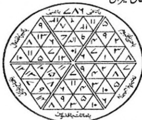
طالع اسد



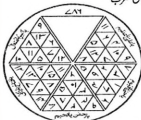
طالع سنبلہ



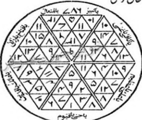
طالع میزان



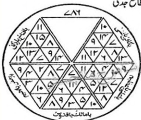
طالع عقرب



طالع قوس



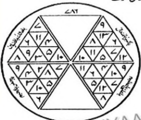
طالع جدی



طالع دلو



طالع حوت



صدقات کی اہمیت وطریقِ کار

عزیزانِ من! ہم نے اکثر دیکھا ہے کہ لوگ اپنے مسائل کے حل کے لیے یا اپنی خواہشات کی جائز و ناجائز تکمیل کے لیے عملیات و نقوش کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں، وہ چاہتے ہیں کہ کوئی ایسا نقش یا طلسم یا وظیفہ، چلّہ وغیرہ انہیں مل جائے جو چند روز میں ہی ان کی دنیا بدل ڈالے، یہ سوچ غیر فطری ہے، ایسا کسی صورت بھی ممکن نہیں ہوتا، یاد رکھیں اللہ رب العزت کے بنائے ہوئے اس نظام میں فطری قوانین کو جو اہمیت حاصل ہے، وہ کسی اور چیز کو حاصل نہیں ہے، فطری قوانین کی پابندی انبیاء بھی کرتے آئے ہیں، انہوں نے کبھی یہ فرمائش نہیں کی کہ پروردگار تو ہمیں کوئی ایسا ورد یا وظیفہ یا کوئی نقش و طلسم بتادے جس کی مدد سے ہم لوگوں کو تھوڑے ہی عرصے میں تیرے دین کی طرف لے آئیں، حالاں کہ اللہ رب العزت ہر شے پر قادر ہے، وہ اگر چاہے تو پلک جھپکتے ہی سب کچھ بدل سکتا ہے اور جہاں اسے اپنی قدرت وطاقت کا مظاہرہ مقصود ہوتا ہے وہاں اس نے ایسا ہی کیا ہے، آنِ واحد میں پوری پوری قوموں کو تباہ کردیا، انبیاء سے منسوب معجزات اس کی قدرت اور طاقت کا مظہر ہیں۔

قوانین قدرت اور مشیت الٰہی سے بے خبر لوگ ایسے معجزوں کی توقع کرتے ہیں، اکثر کتابوں اور رسالوں میں ایسے عملیات، نقوش و طلسم وغیرہ شائع ہوتے ہیں جن کے بارے میں لکھا ہوتا ہے کہ یہ بڑا زبردست عمل ہے، کبھی خطا نہیں کرتا یا بڑا موثر ترین نقش ہے، کبھی فیل نہیں ہوتا، وغیرہ وغیرہ۔ مگر یہ باتیں ہر جگہ درست ثابت نہیں ہوتیں، بے شک کسی معاملے میں کسی خاص شخص کے بارے میں نہایت زود اثری نظر آتی ہے اور کسی معاملے میں خاصی تاخیر یا مکمل ناکامی کا سامنا بھی ہوتا ہے، اس کی مختلف وجوہات ہوسکتی ہیں اور ان تمام وجوہات میں سرفہرست وجہ مشیت الٰہی ہے، ایک حدیث شریف کے مطابق "ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے" اس سے پہلے صرف ہماری خواہش اور کوشش کے باوجود وہ کام نہیں ہوگا،

ایسی صورت میں صبر اور انتظار کرنا چاہیے۔

ناکامی اور کامیابی کی وجوہات

ہمارا تجربہ اور مشاہدہ یہ ہے کہ اکثر لوگوں کے کام جلد از جلد ہو جاتے ہیں اور اکثر تاخیر سے ہوتے ہیں، جب کہ بعض کیسوں میں یہ بھی مشاہدے میں آیا کہ تمام کوششیں بے کار ثابت ہوئیں، کسی وظیفے، نقش یا طلسم نے کوئی کام نہیں کیا، کوئی فائدہ نہیں پہنچایا، ایسی صورت حال میں معاملات کا از سرِ نو باریک بینی سے جائزہ لینا چاہیے اور یہ جائزہ نہایت ایمان داری کے ساتھ احتسابی ہونا چاہیے، اول یہ کہ کہاں ہم سے غلطی یا کوئی کوتاہی ہو رہی ہے، دوم یہ کہ ہم جس چیز کی طلب رکھتے ہیں یا خواہش کر رہے ہیں اس کے حقیقی معنوں میں حق دار بھی ہیں یا نہیں، کہیں ہماری خواہش یا طلب بے وقت اور فطری قوانین سے متصادم تو نہیں ہے؟ سوم یہ کہ ہم حقوق العباد کی کس حد تک پابندی کرتے ہیں اور چہارم یہ کہ ہمارے اندر خدمتِ خلق کا کتنا ذوق و شوق ہے؟

بظاہر ہر شخص آپ کو یہ دعویٰ کرتا نظر آئے گا کہ وہ اپنے تمام حقوق ادا کرتا ہے، جو کچھ بھی وہ حاصل کرنا چاہتا ہے، اس کا پوری طرح مستحق ہے اور اس کی خواہشات فطری قوانین کے عین مطابق ہیں، وہ خدمتِ خلق کا زبردست جذبہ رکھتا ہے بلکہ بعض لوگ تو یہی کہتے ہیں کہ وہ اس میدان میں آئے ہی خدمتِ خلق کے جذبے کے تحت ہیں لیکن درحقیقت ایسا نہیں ہوتا، یہ دعوے کرنے والے خدمتِ خلق کے پردے میں خدمت خود کر رہے ہوتے ہیں، اس حوالے سے ایک بڑا نازک اور خوبصورت شعر اس وقت یاد آ رہا ہے، ہم اپنے قارئین کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ اس شعر کے معنوں پر غور کریں اور پھر اپنی ذات کا تجزیہ کریں کہ وہ کس حد تک اس شعر کے آئینے میں نمایاں ہوتے ہیں۔

ہاں مگر کوئی تمنا پسِ دامانِ وفا
مجھ سے پوشیدہ مرے پیشِ نظر ہوتی ہے

مختصر یہ کہ ناکامی کی وجوہات میں سب سے بڑی وجہ ہمارے نزدیک کسی شخص کا کنجوس

اورخشیت ہونا ہے، ہمارا ذاتی مشاہدہ ہے کہ خشیت افراد کے حالات کبھی نہیں سدھرتے لیکن جولوگ اللہ کی راہ میں دل کھول کرخرچ کرتے ہیں اور اس کی مخلوق کے لیے دامے درمے سخنے قدمے ہرطرح اور وقت تیار رہتے ہیں، ان کے کاموں میں کبھی رکاوٹ نہیں آتی، ان کے کام جلدی ہوتے ہیں، ان کی پریشانیاں یا مسائل مختصر اور قلیل المدت ہوتے ہیں کیوں کہ وہ لوگ بغیر کسی وظیفے، چلّے یا نقش وطلسم کے اللہ سے ایک ایسا کاروبار کررہے ہوتے ہیں جس میں ان کے منافع کی شرح ایک کے مقابلے میں 70 ہوتی ہے۔

دو عبادات ایسی ہیں جن کا اجر فوراً مل جاتا ہے، ایک صدقہ وخیرات اور دوسرے روزہ، صدقہ وخیرات کا معاملہ تو کھلا ہوا ہے، آپ اللہ کی مخلوق کی مدد کرتے ہیں تو اللہ کے نزدیک یہ ایک احسان ہے اور اللہ کسی کے احسان کا بوجھ ایک لمحہ بھی برداشت نہیں کرسکتا، وہ فوراً اپنی عنایت ومہربانی کے دروازے آپ پر کھول دیتا ہے، یہی صورت حال روزے کی ہے، آپ اس کے نام پر تمام دن بھوکے پیاسے رہتے ہیں، وہ اس بات کو کبھی فراموش نہیں کرسکتا، صدقہ وخیرات کے حوالے سے بھی ایک شعر بڑا معنی خیز ہے، کسی شاعر نے دو سادہ سے مصرعوں میں مشیّت الٰہی کا راز افشاں کردیا ہے

کرو مہربانی تم اہلِ زمیں پر
خدا مہرباں ہوگا عرشِ بریں پر

انسانی مسائل کی اگر درجہ بندی کی جائے تو عموماً تین قسم کے مسائل سامنے آتے ہیں، اول پیدائشی خرابیاں، دوم ہماری اپنی پیدا کردہ یا دوسروں کی پیدا کردہ خرابیاں اور پریشانیاں، سوم وقت کی خرابی یا ناسازگاری یعنی وقت ہی خلاف چل رہا ہو اور ایسا اکثر ہوتا ہے جب اچانک اچھے بھلے حالات کسی خرابی کی طرف بڑھنا شروع ہوتے ہیں اور رفتہ رفتہ انسان عرش سے فرش پر آجاتا ہے، اس صورت حال کو گردش وقت بھی کہا جاتا ہے، بے شمار لوگ جو بام عروج پر تھے اچانک پستی میں گرتے چلے جاتے ہیں، لاکھوں کروڑوں میں کھیلنے والے پیسے پیسے کو محتاج ہوجاتے ہیں، اس کی ہزاروں مثالیں موجود ہیں، جب کہ یہ بھی دیکھنے

میں آیا ہے کہ وہ لوگ جو کل تک پیسے پیسے کو محتاج تھے، رفتہ رفتہ ان کا شمار دولت مندوں میں ہونے لگا، قصہ مختصر یہ کہ وقت کا اتار چڑھاؤ ہی گردش وقت ہے اور گردش وقت یعنی وقت کی خرابی کا علاج صرف صدقہ وخیرات ہے، کوئی وظیفہ یا عمل، کوئی نقش وطلسم ان لوگوں کے حالات میں اس وقت تک تبدیلی نہیں لائے گا جب تک وہ اپنے خراب وقت میں کھلے دل اور کھلے ہاتھ سے صدقہ وخیرات نہ کریں لہٰذا ہماری اس بات کو گرہ میں باندھ لیں اور ہمیشہ یاد رکھیں۔

صدقے کا مفہوم اور ضرورت

ایک خط میں صدقہ وخیرات کے بارے میں سوال کیا گیا تھا کہ مجھے کیا صدقہ دینا چاہیے اور صدقہ دینے کا طریقہ کیا ہونا چاہیے؟ ہم خود اس موضوع پر تفصیلی گفتگو کا ارادہ کر رہے تھے کیوں کہ ہمارے معاشرے میں اس حوالے سے کافی گمراہ کن نظریات بھی عام ہو چکے ہیں صدقے کے بارے میں بعض لوگوں کے تصورات کافی حد تک ہندوانہ نظریات کے مطابق بھی دیکھنے میں آتے ہیں مثلاً صدقے کے پیسے یا چیزوں کو قبرستان میں پھینکنا یا کسی چوراہے پر رکھنا یا صدقے کے سلسلے میں یہ خیال کرنا کہ یہ کوئی بہت ہی خراب اور نحس چیز ہے وغیرہ وغیرہ۔

بنیادی بات یہ ہے کہ صدقہ وخیرات کو ردِ بلا کہا گیا ہے اور صدقہ وخیرات کی ضرورت پر ہمارا دین بھی زور دیتا ہے، دوسروں کی مدد کرنا اور ان کے کام آنا عبادات میں شامل ہے، یہ وہ عبادت ہے جس کا اجر وثواب فوری مل جاتا ہے، اللہ کسی انسان کا احسان نہیں رکھتا، صدقات کے نتائج فوری طور پر حاصل ہوتے ہیں، عام طور پر لوگ اپنی حیثیت کے مطابق دوسروں کی دامے، درمے، سخنے، قدمے مدد کرتے ہیں اور صاحب حیثیت، مخیر اور کشادہ دل لوگ صدقہ وخیرات کھلے ہاتھ اور کھلے دل سے کرتے ہیں، اس کا انہیں صلہ بھی ملتا ہے۔

بہت سے لوگ ... والے سے بعض عذر بھی تراشتے ہیں مثلاً یہ کہ "ہماری اپنی حالت ٹھیک نہیں ہے، ہم کیا کسی کی مدد کریں" وغیرہ وغیرہ۔

یہ بڑی کمزور دلیل ہے جن کے دل کشادہ ہوں اور دل میں اللہ کا خوف اور اس کی خوشنودی کے حصول کی آرزو ہو، وہ تنگ دستی میں بھی دوسروں کی مدد وتعاون کا کوئی راستہ نکال لیتے ہیں۔

عزیزان من! ہمارا مشاہدہ ہے کہ کنجوس اور خسیس افراد ہمیشہ مشکلات، پریشانیوں اور نت نئے عذابوں میں مبتلا رہتے ہیں، اگر چہ ان میں سے بہت سے دیگر عبادات مثلاً نماز، روزہ اور تلاوتِ کلامِ پاک پر کاربند ہوتے ہیں مگر پھر بھی مشکلات اور پریشانیاں ان کا پیچھا نہیں چھوڑتیں، ان کے کاموں میں رکاوٹ اور تاخیر اکثر مشاہدے میں آتی ہے چوں کہ ایسے بعض لوگ اپنی عبادات پر فخر کرتے ہیں اور غرور وتکبر میں بھی مبتلا ہوتے ہیں لہٰذا ان کی سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر ان کے ساتھ ماجرا کیا ہے؟ کیوں اللہ ان کے مسائل حل نہیں کرتا اور کیوں ان کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں، ان کے مسائل اور پریشانیاں ہمیشہ ایک جیسی کیوں رہتی ہیں؟ وغیرہ وغیرہ۔

صدقات اور دیگر عبادات

حقیقت در اصل یہی ہے کہ نماز روزہ اور تلاوتِ قرآن پاک بے شک اہم عبادات میں شامل ہیں جو ہم اپنی ذات کے لیے کرتے ہیں، نماز اور روزہ ہم پر فرض کردیے گئے ہیں، اگر ہم اس ذمہ داری میں کوتاہی کریں گے تو ہم سے اس کوتاہی کا حساب لیا جائے گا، لہٰذا جو کام ہم اپنی ذات کے لیے کر رہے ہیں، اُس کا صلہ طلب کرنا مناسب معلوم نہیں ہوتا اور اُسے دیگر دنیاوی مسائل کے حل سے جوڑنا بھی نامناسب سا لگتا ہے، یہ کام کر کے ہم اللہ پر کوئی احسان نہیں کرتے، ہاں یہ ضرور ہے کہ اس کے احکام پر سختی سے عمل پیرا ہونا ہمارے نیک اور صالح ہونے کی نشانی ہے اور اس کا اجر وثواب اپنی جگہ ہے۔

ایک حدیث شریف کے مطابق عبادات کے 10 حصے میں سے 9 حصے حقوق العباد کی ادائیگی میں بتائے گئے ہیں گویا صرف ایک حصہ حقوق اللہ کا ہے اور 9 حصے حقوق العباد کے ہیں۔ حقوق العباد کی اصطلاح اپنے معنوں میں بہت وسیع وعریض ہے، اس کی ابتدا اپنے گھر

، اپنے خاندان سے ہوتی ہے اور انتہا کا کوئی ٹھکانا نہیں ہے۔

ہمارے تجربے اور مشاہدے میں یہ حقیقت بھی ہے کہ وہ لوگ جو اپنے خاندان، پڑوسیوں اور دیگر دوست احباب کے مسائل و پریشانیوں کی فکر کرتے ہیں اور کسی نہ کسی طور پر انہیں حل کرنے کے لیے کوشاں رہتے ہیں، ان کی اپنی پریشانیاں اور مسائل بھی کم ہوتے ہیں اور خاص طور پر جو لوگ اپنے والدین اور بیوی بچوں کی خدمت اور کفالت کے لیے محنت اور جدوجہد کرتے رہتے ہیں، انہیں خوش رکھتے ہیں، ان کی دعائیں لیتے ہیں وہ ہمیشہ خوش حال اور پیچیدہ نوعیت کے مسائل سے آزاد رہتے ہیں، مثل مشہور ہے کہ ماں کی دعا کے بعد بیوی بچوں کی دعا بڑی مؤثر ہوتی ہے، ماں کی دعا میں دردمندی اور دل سوزی کا غالب عنصر موجود ہوتا ہے اور چوں کہ بیوی بچوں کے مفادات بھی شوہر اور باپ سے وابستہ ہیں لہٰذا دردمندی اور دل سوزی کی شدت یہاں بھی موجود ہے بشرطیکہ آپ کے بیوی بچے آپ سے خوش ہوں، آپ نے انہیں ایک خوش گوار زندگی دی ہو یا اُس کے لیے کوشش کر رہے ہوں۔

صدقات و خیرات کی اقسام

اصل موضوع یہی ہے کہ صدقات و خیرات کی اقسام کیا ہیں اور طریق کار کیا ہونا چاہیے تو دین کی روشنی میں صرف اتنا ہی کافی ہے کہ کارِ خیر بس کارِ خیر ہے، اس کی اقسام اور طریقہء کار کی بحث فضول ہے، ہم کسی طرح بھی، کسی انداز سے بھی خلق خدا کے کام آئیں، بس اتنا ہی کافی ہے، اس حوالے سے کسی مخصوص قسم یا طریق کار کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ اللہ کی راہ میں جو بھی خرچ کرتے ہیں اُس کا اجر بھی آپ کو فوراً ہی لوٹا دیا جاتا ہے لیکن اس حقیقت سے بھی انکار ممکن نہیں ہے کہ ہر انسان کی زندگی میں بعض مسائل اور مشکلات یا دکھ بیماریاں خاصی پیچیدہ یا اکثر اوقات دائمی نوعیت کی ہوتی ہیں اُس کے ساتھ ہی وقت کے اتار چڑھاؤ بھی وقتاً فوقتاً زندگی میں مشکلات و مسائل لاتے ہیں، یہ ایک طرح کے آزمائشی دور ہوتے ہیں جو ہمیں ہر انسان کی زندگی میں، حد یہ کہ انبیاء و اولیاء کی زندگی میں بھی نظر آتے ہیں لیکن انبیا یا اولیائے کرام جس منصب پر اللہ کی طرف سے فائز ہوتے ہیں وہ بہت بڑا ہے اور ان

کی آزمائش بھی بہت بڑی ہوتی ہے عام آدمی اس امتحان سے سرخ رُو ہو کر گزرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا' لہٰذا معمولی نوعیت کے مسائل اور مشکلات یا وقت کی سختی کا شکار ہو کر بے چین ہو جاتا ہے' بعض لوگ تو اللہ سے شکوے شکایات شروع کر دیتے ہیں اور عجیب عجیب باتیں کرتے نظر آتے ہیں مثلاً اکثر لوگوں کو یہ بھی کہتے دیکھا ہے کہ "ہم نے تو جب سے ہوش سنبھالا ، زندگی میں کوئی خوشی نہیں دیکھی ، ہمیشہ مسائل اور مشکلات ہمارا مقدر رہی ہیں" یہ بڑا ہی ناشکر گزارانہ اور اللہ کے نزدیک ناپسندیدہ انداز ہے جب کہ واضح طور پر ارشادِ باری تعالیٰ یہ ہے "اور تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے"

حقیقت یہ ہے کہ انسان بڑا بے صبرا اور ناشکرا ہے وہ اللہ کی نعمتوں کو بہت جلد بھلا دیتا ہے اور صرف اپنی محرومیاں' پریشانیاں یا مسائل اسے یاد رہتے ہیں' جب وہ کسی محرومی کا شکار ہوتا ہے یا کسی مشکل میں مبتلا ہوتا ہے تو اس کی کوشش یہی ہوتی ہے کہ جلد از جلد اس کی محرومی کا ازالہ ہو جائے اور وہ مصیبت سے نجات پا جائے' ایسی صورت حال کے لیے بھی بہترین حل یہی ہوتا ہے کہ انسان شکر گزار رہے' اللہ سے دعا کرے اور اسے راضی کرنے کے لیے اپنے سے زیادہ مصیبت زدہ افراد کی حسب توفیق مدد کرے تاکہ اللہ رب العزت اس پر اپنا رحم و کرم کریں اور اس کی مصیبت یا مشکل کو آسان کر دیں۔

خاص صدقات و عمل کی ضرورت

مخصوص حالات کے لیے اس ضرورت کے تحت مخصوص قسم کے صدقات تجویز کیے جاتے ہیں' عملیات و وظائف سے بھی مدد لی جاتی ہے اور خیال رہے کہ عملیات و وظائف بھی دعا کا ایک مخصوص طریق کار ہیں جس میں الواح و نقوش کی بھی اپنی ایک اہمیت ہے۔

وقت کی سختی یا نا سازگاری سے تقریباً ہر چھوٹے بڑے بادشاہ یا فقیر کو واسطہ پڑتا ہے کیوں کہ وقت کبھی یکساں نہیں رہتا' وقت ہمارے ماہ و سال اور روز و شب پر اثر انداز ہے' ہمارا کوئی کام اگر وقت کے تقاضوں کی خلاف ورزی کرتا ہے تو ہم نقصان اٹھاتے ہیں۔

وقت کیا ہے؟ یہ ہمارے نظام شمسی میں سیارگان کی گردش ہے' چاند سورج کی گردش ہمارا

مروجہ ٹائم اور مقررہ ہفتہ، مہینہ اور سال تخلیق کرتی ہے ہمارے کیلنڈر شمسی اور قمری گردش کی بنیاد پر مرتب ہیں' ہفتے کے سات دن سات سیارگان کے ناموں پر رکھے گئے ہیں' سیارگان سے منسوب دائرۃ البروج حمل سے حوت تک 12 مہینوں پر تقسیم ہے' ہماری پیدائش اور ہمارا ہر کام سیارگان کے زیر اثر ہے جو اللہ کے حکم سے اپنی اپنی ڈیوٹی اس نظام میں انجام دے رہے ہیں۔

علم نجوم اس کائناتی سسٹم میں ہماری معقول رہنمائی کرتا ہے' وقت کے اتار چڑھاؤ سے آگاہ کرتا ہے اور انسان کی مخصوص وقت پر پیدائش کے مطابق اس کی خوبیوں اور خامیوں پر بھی روشنی ڈالتا ہے' اس کی محرومیاں یا کامیابیاں بھی علم نجوم کی روشنی میں دیکھی جاسکتی ہیں' اس حوالے سے دنیا بھر میں علم نجوم کے ماہرین ایسی خامیوں یا کمزوریوں اور محرومیوں کو دور کرنے کے لیے حکیمانہ انداز میں علاج بھی تجویز کرتے ہیں جو برسوں کے تجربے کی کسوٹی پر پرکھا جاچکا ہے' مثلاً سیارگان سے متعلق پتھروں کا استعمال' رنگوں کا استعمال اور سیارگان

کے سعد اور باقوت اوقات کے زیر اثر تیار کردہ الواح ونقوش کا استعمال لیکن فی الحال یہ ہمارا موضوع نہیں ہے۔

جیسا کہ ابتداء میں ہم نے عرض کیا تھا کہ عام نوعیت کے صدقات کے علاوہ مخصوص مسائل اور محرومیوں کو دور کرنے کے لیے مخصوص صدقات بھی تجویز کیے جاتے ہیں اور ان کا تعلق بھی مخصوص دنوں اور مخصوص سیارگان سے ہوتا ہے جو علم نجوم کی روشنی میں ہمارے کسی مسئلے یا محرومی کا باعث ہوتے ہیں یا وقت کی ناسازگاری اور تختی کا سبب ہوتے ہیں' اس حوالے سے ہم اکثر سوالات کے جواب میں مخصوص صدقات تجویز کرتے رہے ہیں اور اب ضروری سمجھتے ہیں کہ عام معلومات میں اضافے کے لیے اس کی تفصیل بیان کردی جائے۔

مخصوص صدقات کے سلسلے میں اکثر لوگوں کو اور خصوصاً بیرون ملک مقیم افراد کو بڑی الجھن اور پریشانی کا سامنا ہوتا ہے' کیوں کہ روایتی طور پر دنوں اور سیاروں کے مخصوص صدقات جو قدیم زمانے سے مروج چلے آرہے ہیں ان کی پابندی کرنا بیرون ملک مقیم افراد کے لیے تو اکثر ناممکن سا ہوتا ہے' اپنے وطن میں بھی پرانے طریقے کار کے سلسلے میں لوگوں کو بڑی الجھن اور پریشانی ہوتی ہے' مثلاً سیارہ زحل اور ہفتے کے دن کا صدقہ کالے ماش یا دیگر کالی اشیاء ہیں' اب آج کے زمانے میں صدقے کی یہ چیزیں کون لے گا؟ اسی طرح دیگر سیارگان سے متعلق صدقات کا مسئلہ بھی ہے' آیئے اس مسئلے کے حل کی دیگر صورتوں پر روشنی ڈالتے ہیں۔

سات سیارگان کے مخصوص صدقات

واضح رہے کہ ہفتے کے سات دن سات سیارگان سے منسوب ہیں' ہفتہ زحل سے' اتوار شمس سے' پیر قمر سے' منگل مریخ سے' بدھ عطارد سے' جمعرات مشتری سے اور جمعہ زہرہ سے منسوب ہے۔ اس کے علاوہ سیارہ قمر کے 2 سائے راس و ذنب بھی ہیں اور علم نجوم میں ان کی بھی بڑی اہمیت ہے' عام طور پر ان کے اثرات نحس تصور کیے جاتے ہیں' راس کا اثر و نحوست سیارہ زحل کے مشابہ ہے اور اسی مناسبت سے منسوب دن ہفتہ ہے' ذنب اپنی

خصوصیات اور اثر میں سیارہ مریخ سے مشابہ ہے اور اس کا منسوبی دن منگل ہے۔

اگر زائچے کی روشنی میں یہ بات مشاہدے میں آئے کہ وقت کی سختی کسی مخصوص سیارے کے اثر کی وجہ سے ہے یا کسی کام میں رکاوٹ زائچے میں موجود کسی سیارے کے نحس اثر یا نحس پوزیشن کی وجہ سے ہے تو سیارے کے منسوبی دن میں مخصوص صدقات کی پابندی کرنی چاہیے۔ زائچے سے یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ کون سے ستارے مستقل طور پر صاحب زائچہ کے لیے منحوس اور نقصان دہ اثر رکھتے ہیں اور اس اعتبار سے کون سے دن ہمارے لیے ناموافق ہوتے ہیں، ایسے دنوں میں بھی مخصوص صدقہ ہمیشہ دینا بہتر رہتا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اتوار

یہ دن سورج سے منسوب ہے اس روز گندم، گڑ اور دیگر سرخ رنگ کی اشیاء کا صدقہ دیا جاتا ہے لیکن جیسا کہ پہلے بھی ہم نے عرض کیا کہ آج کے دور میں اس نوعیت کے صدقات کی ادائیگی کرنا کافی مشکل کام ہے۔

اس حوالے سے ہمارا طریق کار یہ ہے کہ کسی ایسے غریب بال بچے دار کی حسب توفیق مدد کی جائے جو ادھیڑ عمر ہو، اگر والدین حیات ہوں تو ان کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی جائے اور ان سے دعا کی درخواست کی جائے، ساتھ ہی صبح سورج طلوع ہونے سے قبل بیدار ہونے کی عادت ڈالی جائے اور نماز فجر کی پابندی کی جائے۔

جب سورج طلوع ہو تو سورج کی روشنی میں بیٹھ جائیں اور کم از کم ایک بار سورہ شمس کے ساتھ اسمائے الٰہی یا حیّ یا قیوم 174 مرتبہ اول آخر گیارہ بار درود شریف کے ساتھ پڑھ کر اللہ سے دعا کریں۔

پیر

یہ دن چاند سے منسوب ہے، پرانے طریقِ کار کے مطابق سفید رنگ کی چیزوں کا صدقہ دیا جاتا ہے مثلاً آٹا، چاول، انڈے، دودھ، دہی وغیرہ۔ اکثر حالات میں یہ ممکن نہیں ہوتا۔

ہمارا طریقہ یہ ہے کہ اگر یہ صدقات دینا ممکن نہ ہو تو کسی غریب بچوں والی عورت کی حسب توفیق مالی مدد کریں' اپنی والدہ کی' اگر وہ حیات ہوں تو زیادہ سے زیادہ خدمت کریں اور ان سے خصوصی دعا کی درخواست کریں' پرندوں کے لیے روزانہ پابندی سے دانا پانی کا انتظام کریں' کچے یا ابلے ہوئے چاول پرندوں کو بھی ڈالے جاسکتے ہیں۔

ہر مہینے نیا چاند دیکھ کر 556 مرتبہ اسماء الٰہی یا رحمٰن یا رحیم اول آخر درود شریف کے ساتھ پڑھیں اور اللہ سے دعا کریں اور یہ کام ہر پیر کو مغرب کی نماز کے بعد کرلیا کریں۔

منگل

یہ دن سیارہ مریخ سے منسوب ہے اس دن سرخ رنگ کی چیزوں کا صدقہ دیا جاتا ہے' مثلاً گوشت' کلیجی' سرخ مسور کی دال' چقندر یا دیگر سرخ رنگ کی اشیاء۔ گائے' سرخ بکرا یا مرغی وغیرہ ذبح کر کے غریبوں یا مستحق افراد میں تقسیم کریں۔

ہمارا طریقہ یہ ہے کہ اگر ان صدقات کی ادائیگی ممکن نہ ہو سکے تو کسی غریب غیر شادی شدہ نوجوان کی مدد کریں' اپنے چھوٹے بھائیوں کی مدد کریں' ان کی ضروریات کا خیال رکھیں اور ان سے دعا کی درخواست کریں۔

منگل کی صبح طلوع آفتاب کے وقت اسماء الٰہی یا مالک یا قدوس 261 مرتبہ پڑھ کر اللہ سے دعا کریں۔

بدھ

سیارہ عطارد سے منسوب ہے اور یہ سیارہ سال میں کم از کم تین بار رجعت کرتا ہے' برج جوزا اور سنبلہ کا مالک ہے لہٰذا جوزا اور سنبلہ افراد اس کی رجعت یا نحس اثرات کا اکثر شکار ہوتے ہیں' بدھ کے روز سبز رنگ کی چیزوں کا صدقہ دینے کی تاکید کی جاتی ہے مثلاً سبزیاں' مونگ کی دال ثابت' سبز کپڑا وغیرہ۔

ہمارا طریقہ یہ ہے کہ غریب طلبہ اور نادار بچوں کی مدد کریں' ممکن ہو تو جانوروں کو سبز چارہ ڈالیں' پرندوں کو باجرہ ڈالیں' خاص طور پر یتیم بچوں کا خصوصی طور پر خیال رکھیں۔

بدھ کے روز طلوع آفتاب کے وقت اسماء الٰہی یا علیؔ یا عظیم 1130 مرتبہ اول آخر درود شریف کے ساتھ پڑھیں اور اللہ سے دعا کریں۔

جمعرات

سیارہ مشتری سے منسوب ہے اگر مشتری کے نحس اثرات یا ناموافق پوزیشن سے متاثر ہیں تو زرد رنگ کی چیزوں کا صدقہ دیا جاتا ہے مثلاً چنے کی دال، زرد حلوہ، زردہ یا زرد رنگ کی مٹھائی وغیرہ۔

ہمارا طریقہ یہ ہے کہ جمعرات کو ایسے غریب افراد کی مدد کریں جو بچوں کو تعلیم دیتے ہوں، دینی یا دنیاوی، اپنے استاد کی خدمت کریں اور ان سے دعا کی درخواست کریں۔

جمعرات کے روز بعد نماز عشاء اسماء الٰہی یا کبیرُ یا متعالُ 773 مرتبہ اول آخر درود شریف کے ساتھ پڑھ کر دُعا کیا کریں، خیال رہے کہ بعد نماز عشاء جمعرات کی رات وہ ہوگی جو بدھ کا دن گزار کر آئے گی۔

جمعہ

یہ دن سیارہ زہرہ سے منسوب ہے اور زہرہ کی خرابیوں یا نحسیوں کو دور کرنے کے لیے سفید چیزوں کا صدقہ دیا جاتا ہے جیسے چاول، سفید کپڑا، دودھ، دہی وغیرہ۔

ہمارا طریقہ یہ ہے کہ جمعہ کے دن غریب کنواری لڑکیوں کی مدد کی جائے، اگر صاحب حیثیت ہیں تو غریب لڑکیوں کی شادی کے سلسلے میں تعاون کریں، اپنی بہنوں کی مدد کریں اور ان سے دعا کی درخواست کریں، دیگر خواتین سے بھی نرمی سے پیش آئیں اور ان کی مدد کریں، پرندوں کو خوراک ڈالیں۔

شب جمعہ یعنی جمعرات کا دن گزار کر جو رات آئے تو بعد نماز عشاء اسمائے الٰہی یا کافی یا غنیُّ 1171ء مرتبہ اول آخر گیارہ بار درود شریف کے ساتھ پڑھ کر اللہ سے دعا کریں۔

ہفتہ

یہ دن سیارہ زحل سے منسوب ہے، زحل کی سختی و نحوست مشہور ہے اس لیے ہفتہ کے روز

کالے رنگ کی چیزوں کا صدقہ دینے کی تاکید کی جاتی ہے مثلاً کالی ماش یا دیگر بلیک کلر کی چیزیں، کوؤں کو خوراک ڈالنا بھی زحل کا صدقہ ہے۔

ہمارا طریقہ یہ ہے کہ ہفتے کے روز زیادہ عمر کے معمر افراد کی مدد یا خدمت کی جائے، مہلک بیماریوں میں مبتلا افراد یا معذور افراد کی مدد کی جائے، اگر والد یا والد کے بڑے بھائی یا خاندان کے دیگر بزرگ حیات ہیں تو اُن کی خدمت کی جائے اور ان سے دعا کی درخواست کی جائے۔

ہفتے کے روز بعد نماز عشاء اسمائے الٰہی یا فتاح یا رزاق 797 مرتبہ اول آخر درود شریف کے ساتھ پڑھیں اور اللہ سے عاجزی وانکساری کے ساتھ دُعا کریں۔

صدقات راس و ذنب

جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے کہ راس اور ذنب سیارہ زحل اور مریخ جیسا اثر دیتے ہیں لہٰذا دونوں کے صدقات اور دن بھی وہی ہیں جو زحل اور مریخ کے ہیں، البتہ راس کے ناقص اثرات کو زائل کرنے کے لیے روزانہ (اتوار کے علاوہ) چیونٹیوں یا دیگر حشرات الارض کو خوراک ڈالنا بھی بہترین صدقہ ہوگا، اس کے علاوہ ذنب کے نحس اثرات سے نجات کے لیے منگل کے روز آوارہ کتوں کو خوراک ڈالنا اور کسی مجذوب، ذہنی مریض یا پاگل کی مدد و خدمت کرنا بہتر ہے۔

اپنے لیے دُرست صدقات، پتھر یا لوح وغیرہ کا انتخاب اپنے دُرست زائچے کی روشنی میں کرنا چاہیے ورنہ محض ہوا میں بلا گھمانے والی بات ہوگی ہم یہاں وضاحت کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ اہم مسائل اور مشکلات کے حل کے لیے صدقات' موافق و ناموافق رنگ' اسٹون' الواح و نقوش کا استعمال اپنے درست زائچے کی روشنی میں کرنا چاہیے اور درست زائچہ مکمل تاریخ پیدائش' وقت پیدائش اور پیدائش کے شہر کی مدد کے بغیر نہیں بن سکتا' جو لوگ صرف نام سے زائچے بناتے ہیں وہ غلطی پر ہیں' ایک درست زائچہ ہی ہماری صحیح رہنمائی کرسکتا اور نشاندہی کرسکتا ہے کہ ہمارے موجودہ مسئلے کا بنیادی سبب کیا ہے' اس کے بعد ہی موزوں علاج تجویز کیا جانا چاہیے۔

گردشِ قمر

ایک نہایت اہم مضمون جو آپ کی زندگی بدل سکتا ھے

چاند کی گردش سے اپنی سرگرمیوں کو ہم آہنگ کرکے زیادہ کامیابیاں حاصل کریں

علم نجوم میں چاند کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ پیدائش کا زائچہ ہو یا نکاح کا، آپ کوئی نیا کام شروع کر رہے ہیں یا کوئی نیا سفر کرنا چاہتے ہوں الغرض زندگی کے ہر مسئلے میں چاند کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ اسے نظر انداز کر کے علم نجوم سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ اگرچہ موجودہ زمانے میں علم نجوم نہایت ترقی یافتہ علوم میں شمار ہوتا ہے لیکن زمانہ قدیم میں بھی چاند کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا جاتا تھا۔

دنیا بھر میں اور ہمارے ملک میں بھی اخبارات اور رسائل میں شائع ہونے والے علمِ نجوم کے مضامین اور کالم چاند کے بجائے سورج کو مرکزی حیثیت دیتے ہیں کیوں کہ اپنے پڑھنے والوں کو وہ اسی طرح اس علم میں دل چسپی لینے پر مجبور کر سکتے ہیں۔ ہر شخص اپنی تاریخ پیدائش کے مطابق با آسانی یہ معلوم کر سکتا ہے کہ اُس کی پیدائش کے وقت سورج کس برج میں تھا لہٰذا اس سہولت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اخبارات و رسائل میں شمسی برج (SUN SIGN) پر انحصار کیا جاتا ہے اور آج ہر شخص جانتا ہے کہ اس کا شمسی برج کون سا ہے اور وہ فخر یہ دوسروں کو بتاتا ہے کہ ''میرا اسٹار حمل، ثور، جوزا وغیرہ ہے'' حالاں کہ یہ کہنا اصولاً غلط ہے، حمل، ثور وغیرہ اسٹار نہیں ہیں بلکہ ''سائن'' ہیں مگر ہمارے معاشرے میں سائن یعنی برج کے لیے اسٹار کا لفظ رائج ہوگیا ہے جو بہر حال غلط ہے۔ آپ کو بھی اس غلطی سے بچنا چاہیے۔

بالکل اسی طرح چاند کی جس طرح شمسی برج ہماری شخصیت اور مزاج پر اثر انداز ہے اسی طرح قمری برج (MOON SIGN) ہماری پوری ذات اور فطرت پر اثر انداز ہے بلکہ

یہ کہا جائے تو غلط نہیں ہوگا کہ قمری برج کے اثرات شمسی برج سے بھی زیادہ گہرے اور دائمی ہوتے ہیں۔ شمسی برج کے ہماری شخصیت اور مزاج پر اثرات میں، زندگی کے مختلف مراحل میں کمی وبیشی ممکن ہے لیکن قمری برج کے اثرات بہت گہرے اور دائمی ہیں۔ سیدھی سی بات ہے کہ انسان کی فطرت نہیں بدلتی، ہم قمری برج کے تحت جو فطرت لے کر پیدا ہوئے ہیں وہ کبھی تبدیل نہیں ہوگی۔ یہ بات صدیوں کے تجربے اور مشاہدے سے ثابت ہے اور مذہب بھی اس کی تائید کرتا ہے۔

اکثر لوگ یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ ہم اپنے شمسی برج کی کچھ خصوصیات تو رکھتے ہیں لیکن بہت سی باتیں ہماری شخصیت اور مزاج کے مطابق نہیں ہیں بلکہ کسی دوسرے برج کے مطابق ہیں تو اس کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ اپنے شمسی برج کے علاوہ ان کی زندگی پر ان کا قمری برج یا طالع پیدائش زیادہ گہرے اثرات ڈال رہا ہوتا ہے اور اپنے مسائل کو سمجھنے کے لیے انہیں اپنے مکمل زائچے سے استفادے کی ضرورت ہوتی ہے لیکن یہاں ہمارا موضوع مکمل زائچہ پیدائش (BIRTH CHART) نہیں ہے، ہم صرف چاند پر بات کرنا چاہتے ہیں کیوں کہ ہماری نظر میں اگر آپ اپنے چاند کو سمجھ لیں اور اپنی روزانہ زندگی میں چاند سے فائدہ اٹھانے کا طریقہ کار جان لیں تو ہمیں یقین ہے کہ آپ ایک کامیاب زندگی گزار سکتے ہیں۔

برسوں پہلے ہم نے امریکہ کے ایک ارب پتی شخص کی داستانِ حیات پڑھی تھی، وہ ایک غریب گھرانے میں پیدا ہوا اور پھر ترقی کر کے ایک بڑا بزنس مین بن گیا۔ اُس کی شخصیت کے دل چسپ اور عجیب پہلوؤں میں ایک عجیب بات یہ بھی تھی کہ وہ اپنے تمام اہم کام خصوصاً نئے معاہدات، نئے کاروباری تعلقات، نئی برانچوں کا افتتاح یا کسی نئی فیکٹری کی بنیاد وغیرہ چاند کی پہلی تاریخ سے 13 تاریخ تک کرتا تھا اس کے ساتھ کام کرنے والے لوگ اُس کی اس عادت پر حیران ہوتے تھے کیوں کہ چاند کی 14 سے اور آخری تاریخ تک وہ کوئی نیا کام نہیں کرتا تھا۔ خواہ اس کام میں اسے کتنا ہی بڑا فائدہ نظر آرہا ہو۔

ہم نے غور کیا تو یہ بات سمجھ میں آگئی کہ یقیناً کسی ایسٹرولوجر نے اسے یہ مشورہ دیا ہوگا کیوں کہ ایسے کام جن میں ترقی مقصود ہو، نئے اور چڑھتے ہوئے چاند میں کرنا فائدے مند ثابت ہوتا ہے۔ ہمارے معاشرے میں بھی پرانے لوگ شادی بیاہ کی تاریخیں چڑھتے ہوئے چاند میں مقرر کرتے تھے۔ قدیم زمانوں سے پرانے کسان یہ راز جانتے تھے کہ نئی فصل بونے کے لیے کون سی تاریخیں بہتر ہیں اور وہ ہمیشہ نئے چاند کے بعد فصل کی بوائی کا کام شروع کرتے تھے۔

چاند نہ صرف یہ کہ ہماری روزمرہ کی زندگی پر اثر انداز ہوتا ہے بلکہ ہمارے ماضی سے بھی اس کا گہرا تعلق ہے جو کبھی ختم نہیں ہوسکتا۔ دنیا کی ایک تہائی سے زیادہ آبادی آواگون کے فلسفے پر یقین رکھتی ہے لیکن اسلام اس کی نفی کرتا ہے۔ آواگون کا فلسفہ بھی چاند کے اثرات سے جڑا ہوا ہے کیوں کہ چاند انسان کے ماضی پر حکمرانی کرتا ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ دنیا کے بعض بہت بڑے بڑے دانش ور، فلسفی اور سائنس داں انسان کے ماضی کے حوالے سے آواگون کے نظریے کو اہمیت دیتے آئے ہیں۔ ان میں فیثا غورث، سقراط، افلاطون، بینجمن فرینکلن، ایمرسن، تھوریو، ٹالسٹائی، مارک ٹوئن، ہنری فورڈ، عظیم ماہر نفسیات کارل یونگ اور جارج پیٹن وغیرہ شامل ہیں۔

اگر ہم یہ کہیں کہ آپ کا قمری برج ایک عظیم الشان لائبریری ہے جس میں آپ کے ماضی کا سارا ریکارڈ محفوظ ہے تو آپ یقیناً حیران ہوں گے لیکن یہ بات غلط نہیں ہے کیوں کہ ہمارے دماغ اور ہماری یادداشت کا تعلق چاند سے ہی ہے۔

اگر آواگون کے فلسفے میں کوئی حقیقت ہے تو اس کا تعلق بھی چاند سے ہی ہوگا۔ یوں سمجھ لیں کہ آپ کا چاند ایک بہت گہرا کنواں ہے اور جب تک اس کنویں کے پانی میں ہلچل پیدا نہ ہو، آپ کے جذبات اور احساسات کی دنیا میں بھی سکون اور ٹھہراؤ رہتا ہے۔ کبھی کبھی یہ ہلچل اتنی شدید ہوجاتی ہے کہ ہمارا دماغ الٹ جاتا ہے، بعض لوگ پاگل ہوجاتے ہیں یا پھر ہم میں عجیب و غریب احساسات جنم لیتے ہیں جو منفی بھی ہوسکتے ہیں اور مثبت بھی۔

صدیوں سے بہت سی تہذیبیں یہ باور کرتی آئی ہیں کہ پورا چاند لوگوں کو خودکشی کرنے ، جرائم کا ارتکاب کرنے اور پاگل پن کا شکار ہونے پر آمادہ کرسکتا ہے ، تیرھویں صدی کے فرانس میں سب سے پہلے لفظ Lunatic کا استعمال شروع ہوا جو ایک ایسے شخص سے منسوب تھا جو چاند کی وجہ سے پاگل ہوگیا ، انیسویں صدی کے انگلستان میں قانون داں حضرات اپنے مؤکل کے دفاع میں '' چاند کی وجہ سے ارتکاب جرم '' کا دعویٰ کرتے نظر آتے تھے ، ان کا موقف عدالت میں یہی ہوتا تھا کہ ان کا مؤکل بے قصور ہے کیونکہ وہ Lunatic ہے یعنی چاند کے اثرات کا شکار ہے اس لیے اسے سزا نہیں دی جاسکتی ۔

ذہنی امراض کے 81 فیصد پیشہ ور ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ چاند کی گردش انسانی رویے پر اثر انداز ہوتی ہے اور اس کے نتیجے میں ڈپریشن ، تشدد ، انتہا پسندی ، آدھے سر کے درد ، دمے اور مرگی کے دورے یا ہسٹیریا اور شیزوفیرینیا کے دورے رونما ہوسکتے ہیں ، تحقیق سے یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ بدر کامل (Full Moon) کے وقت شہد کی مکھیاں بھی بلا وجہ مشتعل ہوکر ڈنک مارنے لگتی ہیں ۔

پیدائشی چاند اور منزل قمری کے اثرات کی تحقیق اور تفتیش علیحدہ سے ایک علمی موضوع ہے گویا اس کنویں میں جھانکنا اور اس کے پانی کی گہرائی میں پوشیدہ اسرار کا مطالعہ کرنا ایک الگ ہی تحقیقی کام ہے جو بہرحال کوئی قابل ایسٹرولوجر ہی کرسکتا ہے (اس موضوع پر ہماری کتاب اک جہان حیرت کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے) لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ آسمان پر چمکنے والا چاند جو ہماری زمین کے گرد رات دن چکر لگا رہا ہے ، یہ بھی ہماری زندگی اور زندگی کے بیشتر معاملات میں ایک اہم کردار ادا کررہا ہے ۔ خاص طور پر نیا اور پورا چاند ہمارے جذبات پر بھرپور طریقے سے اثر انداز ہوتا ہے ۔ وہ مثبت برق پاروں کو جنم دیتا ہے جو ہماری جلد سے چپٹ کر ہمارے دماغ پر دباؤ ڈالتے ہیں ۔

مغرب میں دماغی صحت کے اداروں اور پولیس کے محکمے میں کام کرنے والے لوگوں نے یہ مشاہدات بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ پورے چاند کے دوران میں کچھ لوگ بہت

زیادہ پریشان ہو جاتے ہیں یا ان کے دماغی دوروں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔اس دوران میں عام طور سے زیادہ حادثات جنم لیتے ہیں اور ذہنی امراض کے اسپتالوں میں مریضوں کی تعداد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ ایک پولیس آفیسر کا بیان ہے کہ ساحل سمندر پر لوگ پورے چاند کے دوران میں ایک دوسرے سے لڑ پڑتے ہیں۔ دراصل چاند کی گردش سے جنم لینے والے برق پارے جو ہمارے دماغ پر دباؤ ڈالتے ہیں، سمندری سطح پر اکٹھا ہوتے ہیں۔اگر ہم کسی بلند پہاڑ پر جائیں یا کسی بلند مقام پر قیام کریں تو خود کو زیادہ بہتر محسوس کرتے ہیں یا جب ہم غسل کرتے ہیں تو یہ برق پارے ڈھل جاتے ہیں اور ہم خود کو زیادہ تر و تازہ محسوس کرتے ہیں۔شاید ان برق پاروں کی زیادتی ہمارے دماغ پر اثر انداز ہو کر دماغی صلاحیتوں کو زیادہ متحرک بھی کرتی ہے یعنی دماغ کے زیادہ خلیے کام کرنے لگتے ہیں اور اس کے نتیجے میں غیر معمولی ذہانت اور فکر و فلسفے کا اظہار ہوتا ہے۔ دنیا بھر میں ساحل سمندر کے نزدیک رہنے والے افراد خاص تیز و طرار اور غیر معمولی طور پر ذہین پائے گئے ہیں، وہ زیادہ متحرک انداز میں زندگی گزارتے ہیں۔

برسوں پرانی بات ہے مگر آج ہمیں یاد آرہی ہے۔ مشہور شاعر و ادیب اور اردو ادب کے ایک اہم نقاد جناب سلیم احمد (مرحوم) نے خدا معلوم کیوں یہ بات کہی تھی کہ دنیا کا بہترین ادب ساحلی علاقوں میں تخلیق ہوتا ہے۔

گھٹتے بڑھتے چاند کے اثرات کا مشاہدہ ہم اکثر مختلف معاملات میں کرتے رہتے ہیں اور یہ بھی ایک سائنسی حقیقت ہے کہ جب پورا چاند زمین کے کسی حصے کے سامنے ہوتا ہے تو وہ زمین کی سطح کو کھینچتا ہے اور زمین کی سطح ایک طرف سے بلند ہو جاتی ہے جب کہ دوسری طرف سے دب جاتی ہے گویا زمین سانس لے رہی ہو۔ چاند کی کشش سمندروں، مدوجزر اور ہمارے خون کی روانی کو بھی کنٹرول کرتی ہے۔ خواتین کے ماہانہ نظام پر بھی چاند کے اثرات نمایاں ہوتے ہیں۔ پورے چاند کے دوران اگر زخم لگ جائے تو خون زیادہ بہتا ہے [illegible] دوران میں آپریشن وغیرہ [illegible] جاتا ہے۔ نئے چاند کے فوراً بعد کھیتوں میں بیج

ڈالنا یا نئے پودے وغیرہ لگانا بہت اچھی بات ہے کیوں کہ اس وقت چاند کی تازہ توانائی کے سبب وہ جلدی پھلتے پھولتے ہیں۔ اگر آپ نئے چاند کے فوراً بعد شیو کریں یا حجامت بنوائیں تو آپ کے بال زیادہ تیزی سے بڑھیں گے۔

چاند کہاں ہے؟

چاند کی گردش کو مدنظر رکھتے ہوئے روزمرہ زندگی میں اس سے فائدہ اٹھانے کے لیے آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ آپ کا اپنا چاند کہاں ہے اور چاند کی حالیہ پوزیشن کیا ہے؟ اپنا ذاتی چاند معلوم کرنے کے لیے آپ کو کسی ایسٹرولوجر سے رابطہ کرنا پڑے گا اور چاند کی حالیہ پوزیشن آپ کو کسی بھی جنتری سے معلوم ہوسکتی ہے، اس کے علاوہ نیٹ پر ایسے ایسٹرولوجیکل پروگرام موجود ہیں جو اس سلسلے میں رہنمائی کرسکتے ہیں، بعض ایسٹرولوجیکل ویب سائٹس پر بھی یہ اہتمام موجود ہوتا ہے کہ چاند کی روزانہ پوزیشن معلوم ہوسکتی ہے۔

قمری ردھم سے استفادہ

قمری گردش کو سمجھ کر اور اس کے ردھم سے اپنی سرگرمیوں میں ہم آہنگی پیدا کرکے آپ جو کچھ بھی حاصل کرنا چاہیں، کرسکتے ہیں اور بے حد فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ چاند کی گردش دو اہم حصوں میں تقسیم ہے "بڑھتا چاند" (نئے چاند سے پورے چاند تک) اور "گھٹتا چاند" (پورے چاند سے قران شمس وقمر تک)

بڑھتے چاند کی مدت نئے پروجیکٹ شروع کرنے اور بیرونی سمت کی سرگرمیوں کا آغاز کرنے کے لیے بہترین ہے جب کہ گھٹتے چاند کی مدت ایسی سرگرمیوں کے لیے مناسب اور موزوں ہے جو سوچنے، غوروفکر کرنے یا منصوبہ بندی کرنے کا تقاضا کرتی ہیں۔ اس مدت میں ادھورے کاموں کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا جاسکتا ہے۔

قمری گردش میں نئے اور مکمل چاند کے دن اور تاریخوں کی خاص اہمیت ہے۔ نیا کام یا کوئی پروجیکٹ شروع کرنا ہو تو نئے چاند کے فوراً بعد شروع کریں (ترجیحاً 24 گھنٹے کے بعد یعنی قران شمس وقمر کے بعد) واضح رہے کہ نئے چاند سے مراد رویت ہلال کمیٹی کا

اعلان کردہ چاند نہیں ہے بلکہ قران شمس وقمر ہے) ایسا کرنے پر کامیابی یقینی ہے۔اس کے برعکس کامل چاند (Full Moon) اندرونی کاوشوں، مراقبہ، مسائل کے حل اور تحقیقی غور وفکر کے لیے زیادہ مناسب ہے، یہ عظیم بصیرت کا وقت ہوسکتا ہے۔
نئے اور مکمل چاند کی صلاحیت اور اس کی خصوصیات کو سمجھنے کے لیے اس برج کو اہمیت دینا ضروری ہے جس میں نیا چاند یا مکمل چاند موجود ہو۔

مختلف برجوں میں چاند کا اثر

ذیل میں چاند کے مختلف برجوں میں اثرات وخصوصیات اختصار کے ساتھ پیش کیے جا رہے ہیں اگر ان کے ساتھ ساتھ چاند کے مختلف سیارگان سے نظرات کو بھی مدنظر رکھا جائے تو سونے پر سہاگہ ہے، کوئی بھی معیاری جنتری اس سلسلے میں آپ کی بہترین معاون ومددگار ثابت ہوسکتی ہے اور سال بھر اس کی مدد سے آپ اپنے ترقیاتی پروگرام میں شان دار کامیابیاں حاصل کر سکتے ہیں اور مستقبل کو محفوظ بنا سکتے ہیں، زیادہ بہتر بات یہ ہوگی کہ اپنا زائچہ بنوا کر پاس رکھیں اور اس کے مطابق چاند کی گردش پر نظر رکھیں، مختلف بروج میں چاند کی گردش کے درج ذیل اثرات یونانی علم النجوم کی جدید تحقیقات کے مطابق دیے جا رہے ہیں۔

برج حمل میں چاند

برج حمل کا حاکم سیارہ مریخ ہے اور یہ چاند کا دوست ہے، حمل دائرۂ بروج کا پہلا برج ہے اس کی خصوصیات میں پہل کاری، جوش وجذبہ، جرأت وبہادری شامل ہیں۔ جب چاند برج حمل سے گزرتا ہے تو مندرجہ بالا خصوصیات کا اظہار ہوتا ہے۔ اس وقت نئی جدوجہد کا آغاز کریں، نئی جاب کے لیے درخواست دیں یا کوشش کریں۔ دوسروں کی خدمات سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں، نئے معاہدات اور سودے کریں، کوئی نیا آئیڈیا یا کام متعارف کرائیں، دھات سے بنی ہوئی اشیا کی خریداری کریں، خاص طور پر مشینری کی خرید فروخت بہتر رہے گی، اسپورٹ یا دیگر مقابلوں میں حصہ لیں، کسی ایسی مہم میں

شامل ہوں جس میں جرأت کی ضرورت ہو۔اس وقت آپریشن کرانا یا نکاح کرنا بہتر نہیں ہوتا کیوں کہ زخم لگنے کی صورت میں خون کا اخراج زیادہ ہوتا ہے۔تیز دھار والی چیزوں کے استعمال میں محتاط رہیں، مشینری کی مرمت و درستگی کا کام بہتر ثابت ہوگا یا دیگر ٹیکنیکل کاموں کی انجام دہی۔

برج ثور میں چاند

برج ثور کا حاکم سیارہ زہرہ ہے۔اس برج میں قمر کو شرف کی قوت حاصل ہوتی ہے گویا یہ نہایت طاقت ور اور خوش گوار اثرات ظاہر کرتا ہے۔ جب چاند برج ثور سے گزر رہا ہو تو اپنی آمدن بڑھانے کے لیے کوشش تیز کریں، زمین و جائیداد خریدیں، نیا بنک اکاؤنٹ کھولیں یا بینکوں سے متعلق معاملات پر توجہ دیں، مالی اسکیموں میں حصہ لیں یا مالی منصوبہ سازوں سے مشورہ کریں۔ وہ کام شروع کریں جو آپ چاہتے ہوں کہ دائمی اور پائیدار رہے، کسی جاب یا بزنس کی ابتدا، نکاح، نئے گھر میں شفٹ ہونا، نئے مکان کی بنیاد رکھنا، نئے کپڑوں یا زیورات کی خریداری، اعلیٰ درجے کی سجاوٹ کی چیزوں کی خریداری وغیرہ۔سوشل معاملات میں حصہ لیں یا تفریحی پروگرام بنائیں، موسیقی اور رومانس وغیرہ سے لطف اندوز ہوں، باغبانی کریں یا نئی فصل کی بوائی کریں۔

برج جوزا میں چاند

برج جوزا کا حاکم سیارہ عطارد ہے اور اس کی خصوصیات میں دوہرا پن، تبدیلی، ذہانت اور عدم استحکام شامل ہیں۔ جب چاند برج جوزا سے گزرتا ہے تو ذہانت اور ہوشیاری سے کام لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کسی تبدیلی کے لیے ذہن آمادہ ہوتا ہے، اس وقت میں مختصر سفر، خط و کتابت، ٹیلی فونک رابطے اور بات چیت، نشر و اشاعت یا اشتہار بازی فائدے مند رہتی ہے۔ ذاتی معلومات میں اضافے کے لیے کوشش کرنی چاہیے، ہم جو جاننا چاہتے ہیں جان سکتے ہیں۔ دوسروں سے گفت و شنید بہتر رہتی ہے، ضروری نوعیت کی تبدیلیاں لانا مناسب ہے لیکن خیال رکھیں یہ وقت ایسے کاموں کے لیے موزوں نہیں ہیں جن

میں استحکام کی ضرورت ہوتی ہے اور پائیداری ضروری ہوتی ہے۔ قمر در جوزا میں کیے گئے کاموں میں آئندہ بھی تبدیلی اور درستگی کی ضرورت پیش آتی ہے۔ انٹرویو، تعلیمی سرگرمیاں، سفر سے متعلق ضروری کاموں کی انجام دہی، اسکول، کالج یا کسی نئے کورس کے لیے داخلہ لینا اس وقت بہتر ہوتا ہے۔ بچوں سے متعلق معاملات کو نمٹائیں، کسی ایسے کام کا آغاز کریں جس میں ہنرمندی اور کاریگری کی ضرورت ہو، کسی مسئلے کی چھان بین اور سوشل سرگرمیاں بھی اس وقت میں مناسب رہتی ہیں۔

برج سرطان میں چاند

برج سرطان چاند کا اپنا گھر ہے۔ اس کا تعلق گھر، خاندان اور ماں سے ہے۔ یہ آبی برج ہونے کی وجہ سے بہت حساس بھی ہے۔ چاند جب اپنے ذاتی برج سرطان سے گزرتا ہے تو ہمارے جذبات اور احساسات اپنے گھر اور خاندان سے جڑ جاتے ہیں۔ اس وقت میں کاروبار یا گھر سے متعلق ایسے کام کرنا بہتر ہے جو کاروبار یا گھر کی بہتری کے لیے ہو، مثلاً فرنیچر کی تبدیلی، گھر میں راشن ڈالنا اور دیگر ضروریات زندگی خرید کر لانا، رہائشی آرام وسکون کے لیے اقدام کرنا، خاندانی یا ازدواجی زندگی کے مسائل کو حل کرنا، نئے مکان میں شفٹ ہونا، بحری سفر کا پروگرام بنانا، خوراک ذخیرہ کرنا، چاندی کی بنی ہوئی چیزیں خریدنا، صحت اور علاج کے معاملات کی چھان بین کرنا، جڑی بوٹیوں اور پھلوں، سبزیوں سے استفادہ کرنا، نوادرات خریدنا بھی اس وقت فائدے مند ثابت ہوتا ہے۔ اپنے والدین خاص طور پر والدہ سے ملاقات اور ان کی دعائیں لینا بڑی سعادت کی بات ہے کیوں کہ اس وقت ان کے جذبات میں خاصی گرم جوشی ہوگی۔ اپنے بچوں پر توجہ دینا اور انہیں بہتر نصیحت و مشورہ دینا۔

برج اسد میں چاند

شاہانہ مزاج برج اسد کا حاکم سیارہ سورج ہے اور چاند، سورج ہی سے روشنی حاصل کرتا ہے۔ برج اسد کی خصوصیات میں برتری کا احساس، انانیت، عیش و آرام پسندی، زیادہ خود نمائی، جرأت، فن کاری، ڈرامائی انداز شامل ہیں۔ چاند جب برج اسد سے گزرتا ہے تو

ہمارے جذبات واحساسات مندرجہ بالا خصوصیات سے بھرپور ہوتے ہیں۔اپنی ذات اور حیثیت کا نیا احساس پیدا ہوتا ہے۔اس وقت میں اعلیٰ افسران و حکام سے رابطہ و ملاقات کریں،اپنے جائز مطالبات پیش کریں،سونا اور سونے سے بنے ہوئے زیورات خریدیں، اعلیٰ درجے کے لباس کی خریداری کریں،فلم تھیٹر،ٹی وی پروگرام دیکھیں،کسی میوزیم کی سیر کریں، اس وقت میں عشقیہ جذبات عروج پر ہوتے ہیں اور عاشق مزاجی کا اظہار ہوتا ہے۔ہم اپنی تعریف چاہتے ہیں،انا کے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں،سوشل مصروفیات،سیرو تفریح،اسپورٹس وغیرہ میں حصہ لینا بہتر ہوگا،کھلونے یا بچوں کی دلچسپی کا سامان خریدیں، کسی کو قیمتی تحفہ دیں تو وہ بہت خوش ہوگا،اس وقت میں پرعزم رہ کر جرأت مندانہ انداز میں کام کریں اور اپنی قابلیت کا بھرپور مظاہرہ کریں۔

برج سنبلہ میں چاند

برج سنبلہ کا حاکم سیارہ عطارد ہے اور یہ برج بھی دوہری خصوصیات کا حامل ہے۔اس کی خصوصیات میں کام اور صحت کے معاملات نمایاں ہیں اور ہر بات اور ہر معاملے کا باریک بینی سے تجزیہ کرنا چاہتا ہے۔جب چاند برج سنبلہ سے گزرتا ہے تو ہم زیادہ پریکٹیکل ہو جاتے ہیں اور ہر مسئلے کا تنقیدی نظر سے جائزہ لیتے ہیں۔اس وقت میں تعلیمی سرگرمیاں جن سے قابلیت میں اضافہ ہو،بہتر رہتی ہیں۔نئی ملازمت کی تلاش یا صحت میں بہتری کے لئے قدم اٹھانا مناسب ہے،کسی میٹنگ میں شرکت،بحث و مباحثہ،دوسروں سے تبادلہ خیال وغیرہ کرنا فائدے مند ثابت ہوتا ہے۔اپنے حسابات کو چیک کرنا،پچھلے کاموں پر نظر ثانی کرنا اور دوسروں کے معاملات کا تجزیہ کرنا بہتر رہتا ہے۔اس وقت پالتو جانوروں کی دیکھ بھال یا نئے پالتو جانور خریدنا بھی مناسب ہے،ڈاکٹر سے مشورہ یا کوئی ہنرمندی کا کام وغیرہ۔ایسے لوگوں سے ملاقات کریں جو سفر یا ادبی معاملات سے منسلک ہوں،ریسرچ کے کام کریں۔

برج میزان میں چاند

برج میزان کا حاکم سیارہ زہرہ ہے اور یہ برج دوستی،محبت،توازن اور ہم آہنگی کی

خصوصیات رکھتا ہے۔ میزان کو سفارت کار بھی کہا جاتا ہے یعنی دو افراد یا پارٹیوں کے درمیان بہتر مثبت کردار ادا کرتا ہے۔ چاند جب برج میزان سے گزر رہا ہو تو ازدواجی اور سماجی تعلقات کو بہتر بنانے کے لیے کوشش کریں، کوئی نئی پارٹنر شپ قائم کریں یا شراکتی نوعیت کے کاموں پر توجہ دیں، گفت و شنید کریں، کوئی تنازع یا جھگڑا نمٹائیں، کپڑے، سامانِ حسن و آرائش، زیورات، گھریلو آرائش اور سجاوٹ کی اشیاء کی خریداری کریں، آرٹسٹک سرگرمیوں میں حصہ لیں، موسیقی، شوبزنس وغیرہ کے کاموں میں حصہ لیں، اپنے گھر کی تزئین و آرائش کا کام کریں، کسی پارٹی میں شریک ہوں یا اپنے گھر پر پارٹی کریں، ناراض محبوب کو منانے کے لیے بھی یہ اچھا وقت ہے۔

برج عقرب میں چاند

برج عقرب کا حاکم سیارہ پلوٹو اور قدیم علم نجوم میں مریخ ہے۔ چاند اس برج میں کمزور ہوتا ہے اور منفی خصوصیات ظاہر کرتا ہے لہٰذا مثبت سرگرمیاں اور کام متاثر ہوتے ہیں۔ بیماری کے خلاف جدوجہد اور کوشش کرنا چاہیے، ایسے معاملات پر توجہ دیں جن کی وجہ سے آپ کسی پریشانی میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ ٹیکس یا دیگر ادائیگیاں، جائیداد اور وراثت کے معاملات نمٹائیں، شراکتی مفادات پر توجہ دیں، قرض اور قرض داروں کے مسائل حل کرنے کی کوشش کریں، اپنی پوشیدہ صلاحیتوں کو کام میں لائیں، کسی معاملے میں تحقیق و تفتیش کے لیے بہتر وقت ہوگا، اپنے پروگرام پر نظرِ ثانی کریں اور فوری فیصلے کریں، اس وقت میں فہم و فراست سے کام لینا بہتر ہوتا ہے۔ خفیہ معاملات پر توجہ دیں، مخالفین کی سازشوں اور ریشہ دوانیوں پر نظر رکھیں اور ان سے تحفظ کے بارے میں غور و فکر کریں، یاد رہے کہ برج عقرب کا تعلق نئی پیدائش اور موت سے بھی ہے اور یہ سیکس کا برج بھی کہلاتا ہے۔ اس وقت رومانی ملاقاتوں میں احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے ورنہ کسی لغزش کا امکان قوی ہے۔

برج قوس میں چاند

برج قوس کا حاکم سیارہ مشتری ہے، مذہب، آئین و قانون، بیرون ملک، معاملات یا

سفر، اعلیٰ تعلیم اور اسپورٹس کی سرگرمیاں وغیرہ برج قوس کی بنیادی خصوصیات ہیں۔ چاند جب برج قوس سے گزرتا ہے تو بیرونی سرگرمیوں میں حصہ لینا بہتر ہوگا۔ مذہبی امور کی انجام دہی، عبادات، بیرون ملک معاملات، قانونی مسائل یا اسپورٹس سے متعلق دلچسپیاں اور اعلیٰ تعلیمی کے لیے کوششیں کرنا چاہیے۔ وکیل سے ملاقات یا کسی عالم سے ملاقات و مشورہ بہتر رہے گا، کسی طویل سفر کا آغاز یا منصوبہ بندی کریں، اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے داخلے کی کوشش کریں، ویزا یا امیگریشن کے مسائل کو حل کرنے کے لیے قدم اٹھائیں اور اس سلسلے میں متعلقہ افراد سے ملاقات و مشورہ کریں، مستقبل کی منصوبہ بندی کریں اور اس سلسلے میں قابل لوگوں سے مشورہ کریں۔

برج جدی میں چاند

برج جدی کا حاکم سیارہ زحل ہے جسے نظم و ضبط کا ستارہ بھی کہا جاتا ہے، یہ انسان کو آزمائشوں میں ڈالتا ہے تاکہ وہ کسی قابل بن سکے۔ چاند برج جدی میں زوال کا شکار ہوتا ہے اور سیارہ زحل کی توانائی کا اسیر ہوتا ہے۔ اس وقت میں حدود و قیود کی پابندی کرنا چاہیے اور کسی معاملے میں تجاوز سے گریز کرنا چاہیے، بااثر لوگوں سے ملیں اور اصول و قواعد پر زور دیں، کاروبار یا گھریلو معاملات میں نظم و ضبط کا خیال رکھیں، عملی کوششوں پر بھروسہ کریں اور عملی اقدام کریں۔ اپنے کریئر کے مفادات کو مدنظر رکھیں، فرائض اور ذمہ داریوں پر سمجھوتا نہ کریں، اس وقت میں زراعت، کان کنی، زمین و جائیداد، معدنیات، مینجمنٹ یا آرگنائزیشن اور سرکاری مفادات کے حصول کے لیے کوشش کریں، اپنی زندگی کی سمت کا ازسرنو جائزہ لیں، یہ وقت کریئر کے معاملات میں عدم اطمینان لاتا ہے اور زیادہ باریکی کے ساتھ معاملات کی چھان بین کا تقاضا کرتا ہے۔

برج دلو میں چاند

برج دلو کا حاکم سیارہ جدت طراز یورینس ہے، چانداس برج سے گزرتے ہوئے امید و خوشحالی اور آزادی کے جذبات کو ابھارتا ہے اور نئی تبدیلیوں کے رجحانات پیدا کرتا ہے،

برج دلو کا تعلق دوستی، خواہشات، سماجی تعلقات اور اجتماعی سرگرمیوں سے ہے، جب چاند برج دلو سے گزر رہا ہو تو اجتماعی کوششوں پر زور دیں، دوستوں سے ملاقات کریں، اپنی خواہشات اور امیدوں کا جائزہ لیں، کسی نئے کلب یا سوسائٹی کی ممبرشپ حاصل کریں، اپنے ہم خیال لوگوں سے رابطہ رکھیں اور نئی دلچسپیوں اور نئی سرگرمیوں میں حصہ لیں۔ برقی آلات کی خریداری یا مرمت بہتر رہے گی، نئی سوچ اور نئے آئیڈیے کے مطابق کام کرنا فائدہ دے گا، اس وقت میں لکیر کے فقیر بنے رہنا نقصان دہ ہوتا ہے۔ ایسی تبدیلیاں جو آپ کو دوسروں سے ممتاز بناتی ہوں، بہتر ثابت ہوں گی۔ خصوصاً آزادی کے حصول کے لیے کوشش کرنا بہتر ثابت ہوگا۔

برج حوت میں چاند

دائرۂ بروج کا آخری برج حوت ہے اور اس کا حاکم سیارہ پراسرار نیپچون ہے، حوت آبی برج ہے اور ہمارے احساسات اور ہمارے ماضی سے گہرا تعلق رکھتا ہے، جب چاند برج حوت سے گزرتا ہے تو ہمیں اپنا ماضی یاد آتا ہے یا ماضی کے ایسے واقعات و معاملات جو ہمارے لیے بہت اہم ہیں، اس وقت احساسات میں شدت پیدا ہوتی ہے لہٰذا اپنی خود اعتمادی میں اضافہ کریں اور خوش امید رہیں، ڈپریشن سے بچیں۔

یہ وقت سستی، کاہلی اور تنہا پسندی کی طرف راغب کرتا ہے لہٰذا زیادہ پریکٹیکل ہونے کی ضرورت ہے، حالاں کہ یہی کام بعض لوگوں کے لیے خاصا مشکل ہوتا ہے، اپنے ذاتی مسائل پر غالب آئیں، اپنے اندرونی خوف کی وجوہات کو تلاش کریں، پریشانیوں اور شکوک و شبہات کے اسباب ڈھونڈیں، نیک کاموں پر توجہ دیں، دوسروں سے ہمدردی کریں، محبت کے معاملات میں رازداری کا خیال رکھیں، اس وقت روحانی مشاغل بہت فائدے مند رہتے ہیں، عبادات کریں یا مراقبہ کریں اور دنیاداری سے الگ تھلگ ہوکر اپنی روحانی توانائی میں اضافہ کریں، بیماروں کی عیادت کریں اور قیدیوں سے ملاقات کریں، تخلیقی صلاحیت سے کام کریں، میوزک سے لطف اندوز ہوں۔

آپ کا پیدائشی قمر

عام طور پر لوگ اپنی تاریخ پیدائش کے مطابق اپنا شمسی برج معلوم کر کے اپنی خوبیوں، خامیوں اور کمزوریوں سے آگاہ ہوتے ہیں، شمسی برج ہماری ظاہری شخصیت کا اظہار کرتا ہے یعنی ہم لوگوں کو کیسے نظر آتے ہیں؟ لیکن قمری برج ہماری فطرت کی عکاسی کرتا ہے، جس تاریخ کو آپ پیدا ہوئے ہیں، اسی روز قمر کس برج میں تھا؟ یہ معلوم کریں اور پھر دیکھیں کہ آپ اپنی فطرت میں کیسے ہیں؟ آپ کی خوبیاں کیا ہیں اور خامیاں یا کمزوریاں کس انداز میں آپ کو پریشان کرتی ہیں۔

قمر در حمل

برج حمل میں قمر کی موجودگی اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ آپ کے اندر بے چینی اور بے قراری پائی جاتی ہے۔ آپ جنگجویانہ خصوصیات رکھتے ہیں۔ آپ کی خود اعتمادی اور آزادی بہت بڑھی ہوئی ہے۔ آپ کسی کی رائے کو کوئی اہمیت نہیں دیتے ہیں اور جو جی میں آئے کر گزرنے والے ہیں۔

آپ اپنا ایک اصول رکھتے ہیں اور اسی کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ آپ کی بے صبری اور لا اُبالی پن دوسروں کی نظر میں بے وقعت ہوتی ہے۔ آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ "بدنام ہوں گے تو کیا نام نہ ہوگا!" آپ لوگوں کو اپنا تابع کرنے کی بے انتہا خواہش رکھتے ہیں۔ آپ دوستوں اور عزیزوں کی قدر بھی اسی وقت کریں گے جب وہ آپ سے اتفاق کریں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ اور آپ کے والدین میں ذہنی ہم آہنگی کا فقدان ہوتا ہے اور سرد مہری ظاہر ہوتی ہے۔ پرانے خیالات کے متحمل والدین آپ کے نئے خیالات سے سمجھوتا کرنے میں پس و پیش کرتے ہیں۔ اگر آپ فوج میں ملازمت کرتے ہیں تو وہاں آپ کو اپنے جوہر دکھانے کا موقع مل سکتا ہے۔ آپ کے لیے علوم روحانی کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ بہر حال برج حمل میں قمر کا قیام صحیح منصوبہ بندی، آزادی فکر، تعمیر اور جنگجویانہ صفات سے نوازتا ہے۔

قمر در ثور

برج ثور میں قمر کا قیام اس بات کی نشان دہی کرتا ہے کہ آپ راسخ العقیدہ شخص ہیں۔ آپ مسلمہ عقائد کے خلاف کچھ سننا گوارا نہیں کرتے ہیں۔ آپ برج حمل کے برخلاف حسن پرست واقع ہوئے ہیں۔ آپ میں بے قراری نہیں ہے۔ آپ مقصد حیات کو لے کر آگے بڑھنے والے ہیں۔ بڑے صبر و تحمل، مثبت انداز فکر اور جذبۂ ایمانی کے ساتھ کام کر کے کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ برج ثور میں قمر کی موجودگی سے اچھے دوست بنانے والے ہوتے ہیں۔ وہ دولت، زمین اور عیش و عشرت کی چیزیں آسانی سے حاصل کر لیتے ہیں۔ ایسے لوگ قدامت پرست ہونے پر شرمندگی نہیں محسوس کرتے ہیں۔ بہر حال، یہ لوگ خوش گوار لہجہ اور نرم دلی کا مظاہرہ کر کے معاشرے میں الگ مقام بنا لیتے ہیں۔ ان لوگوں کو موسیقی اور تھیٹر سے بھی لگاؤ ہوتا ہے۔ ان کا حلقۂ احباب وسیع ہوتا ہے اس لیے یہ کسی بھی کاروباری پیشے کو اپنا کر کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ تجارت میں ان کی مالی منفعت دوسروں کی نسبت اچھی ہوتی ہے۔

قمر در جوزا

برج جوزا میں قمر کی موجودگی آپ کے لیے جسمانی اور ذہنی چین کا سامان مہیا کرتا ہے۔ آپ کی نقل و حرکت کس طرح جاری رہتی ہے اس کی مثال یوں ہے کہ آپ کبھی مطالعہ کر رہے ہوتے ہیں، کبھی ٹیلی فون پر محو گفتگو ہوتے ہیں، کبھی ملاقات کر رہے ہوتے ہیں اور کبھی گھوم پھر رہے ہوتے ہیں۔ امکان ہوا کرتے ہیں کہ آپ ایک سے زیادہ گھر میں رہائش اختیار کریں گے۔ اسی طرح آپ مختلف پیشے اختیار کریں گے۔ آپ کبھی تصویریں بنانا شروع کریں گے، کبھی آپ صحافی بن کر مقالے لکھیں گے اور کچھ دنوں بعد سیر و سیاحت کو نکل جائیں گے۔ بہر حال، آپ اپنی ذہانت سے اپنی زندگی میں کامیابی حاصل کریں گے۔ آپ تحریر کے ساتھ ساتھ تقریر کی بھی اچھی صلاحیت ہے۔ آپ بیک وقت دو مختلف کام کرنے کی بھی صلاحیت رکھتے ہیں۔ آپ میں جلد بازی کا مادہ بھی ہے جس سے لوگ پریشان ہو سکتے

ہیں۔ یاد رکھیے! اگر زائچے میں قمر پر کسی سیارے کی نحس نظر پڑ رہی ہو تو ایسے لوگوں کی ذہانت تعمیری کی بجائے تخریبی ہوا کرتی ہے۔ وہ دوستوں اور عزیزوں کو بھی دھوکا دینے میں عار محسوس نہیں کرتے ہیں، انہیں بعض دماغی امراض کا سامنا بھی ہو سکتا ہے۔

قمر در سرطان

برج سرطان میں قمر کی موجودگی یہ ظاہر کرتی ہے کہ آپ بڑے جذباتی، بے قرار اور ہمہ صفت خوبیوں کے مالک ہیں۔ بہر حال، آپ عیش پسند، ملنسار، خوش لباس، خوش خوراک، تخیل پسند اور فیاض ہیں۔ آپ اپنے ماحول کا اثر بہت جلد قبول کر لینے والے ہیں۔ آپ اپنے باطنی احساسات کو چھپانے کا گر جانتے ہیں۔ اس طرح آپ کے ظاہر و باطن کو سمجھنا مشکل ہے اور یہ سب کچھ آپ حفظ ماتقدم کے لیے کرتے ہیں۔ بہر حال، آپ اپنے گھر، اپنے خاندان اور اپنے ماحول سے محبت کرنے والے ہیں۔ آپ کو اپنی ماں سے بے پناہ محبت ہوگی۔ آپ اس لحاظ سے خوش نصیب بھی ہیں کہ دوسروں کی باتوں کو سن کر اس پر عمل کرنے کو تیار ہوتے ہیں اور کامیابی حاصل کر لیتے ہیں بشرطیکہ آپ کے زائچے میں شمس، حمل، اسد یا قوس میں نہ ہو۔ مذکورہ بروج مذکر اور آزاد ہیں۔

آپ میں ایک انوکھی خوبی یہ ہے کہ آپ دوسروں کی نقل اتار سکتے ہیں جو آپ کو مسخرا یا اداکار کی صف میں کھڑا کر سکتی ہے۔ آپ کا قمری برج آبی ہے اس لیے آپ آب کی طرف کشش محسوس کرتے ہیں۔ آپ علوم مخفی میں بھی دلچسپی رکھتے ہیں۔

قمر در اسد

برج اسد میں قمر کی موجودگی ظاہر کرتی ہے کہ آپ انانیت پسند اور پُر جوش ہیں۔ آپ بڑی سے بڑی ذمے داری قبول کرنے سے بھی نہیں ڈرتے ہیں اور لوگوں سے آنکھیں ملانے میں آپ کو کوئی جھجک محسوس نہیں ہوتی ہے۔ آپ میں حکمرانی کا جذبہ قدرتی ہے۔ حتیٰ کہ مخالف آپ میں بڑی کشش محسوس کرتے ہیں اس لیے کہ آپ فیاض اور مخلص ہیں۔ آپ اپنے سے اونچے درجے والوں سے بھی اپنا وقار قائم رکھنے والے ہیں جس سے لوگ آپ

کی عزت کرتے ہیں۔ روپے خرچ کرنے میں آپ اعتدال سے گزر جاتے ہیں۔ بہر حال، آپ فیاض، ایمان دار اور صاف گو انسان ہیں۔ آپ علوم وفنون سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ آپ تھیٹر اور فلمی دنیا میں بھی اپنا نام روشن کر سکتے ہیں۔ خواتین بھی اپنے عیش و آرائش پر بیجا رقم خرچ کرنے سے نہیں چوکتی ہیں۔

قمر در سنبلہ

برج سنبلہ میں قمر کی حاضری یہ ظاہر کرتی ہے کہ آپ بیدار مغز اور اچھی یادداشت کے مالک ہیں۔ آپ بلا مبالغہ اپنی ذہانت سے بہتر کارکردگی کی مثال پیش کر سکتے ہیں۔ آپ میڈیکل کے کسی بھی شعبے میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ آپ کی ذہنی ہم آہنگی صحت کے شعبے میں مفید نتائج پیدا کر سکتی ہے۔ آپ میں اچھے ڈاکٹر، کیمسٹ، فارمسٹ یا ماہر نفسیات بننے کی پوری صلاحیت ہے اور آپ ایک ذمے دار اور قابل بھروسا سیکریٹری کے طور پر بھی

فرائض انجام دے سکتے ہیں۔

آپ کی طرز رہائش سادہ اور آرام دہ ہونے کے باوجود صحت مندانہ ہے۔

خواتین بھی کسی اسپتال، فارماسیوٹیکل کمپنی میں اپنے طبعی رجحان کے مطابق کام انجام دے سکتی ہیں۔ برج سنبلہ کی عورتوں کو سفر کرنے اور ملنے ملانے کا بہت شوق ہوتا ہے۔ ان کی حیران کن بات یہ ہوتی ہے کہ ان کی شادی راز دارانہ طور پر انجام دی جاتی ہے۔

قمر کی برج سنبلہ میں موجودگی ذہن پر یہ اثر بھی ڈالتی ہے کہ ہر بات کی تہ تک پہنچا جائے چناں چہ ایسے لوگ اعداد و شمار میں اچھی صلاحیت کا مظاہرہ کرتے ہیں، نہایت باریک بیں اور تجزیہ کار ہوتے ہیں، کوئی غلطی یا کمزوری ان سے برداشت نہیں ہوتی، کاملیت پسندی کا رجحان نمایاں رہتا ہے۔

برج سنبلہ میں قمر کی موجودگی سے اصول پرستی، روایت پرستی اور نکتہ دانی کی صلاحیت پروان چڑھتی ہے۔ یہ خوبیاں آپ کو اچھا سائنس دان اور ماہر علوم مخفی بنا سکتی ہیں۔

قمر در میزان

برج میزان میں قمر کی موجودگی اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ آپ دوست بنانے میں مہارت رکھتے ہیں۔ آپ قدرتی طور پر خوبرو اور خوش اخلاق لوگوں میں کشش محسوس کرتے ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ آپ محبت کو ترازو میں تولنے والے ہیں۔ مشترکہ ذمے داری جیسا کہ شادی اور تجارت میں ہونا چاہیے، اسے آپ محبت کے درمیان بھی قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ آپ اپنے احباب میں عزت و محبت کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگ آپ کے خلوص و محبت کی قدر کرتے ہیں۔

قمر کی میزان میں موجودگی سے آپ کو یہ فائدہ بھی پہنچ سکتا ہے کہ آپ کسی باثروت شخص سے اعزازی رتبہ حاصل کریں۔

آپ کے لیے یہ بھی بڑی اہم بات ہے کہ آپ دوسروں کی خاطر اپنا فیصلہ تبدیل کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں محسوس کرتے ہیں۔ آپ کی شخصیت دیپ سے دیپ جلانے والی ہے۔

آپ موسیقی، فائن آرٹس اور مصوری کے رسیا ہیں اور آپ ان میں سے کسی بھی فن میں مہارت حاصل کر سکتے ہیں۔ لباس کے معاملے میں آپ کی نفاست کو داد نہ دینا زیادتی ہوگی گویا آپ کے لیے یہ کہنا بجا ہے کہ شمع ہر رنگ میں جلتی ہے سحر ہونے تک

قمر در عقرب

برج عقرب میں قمر کا قیام لوگوں میں جنگجویانہ خصائل پیدا کرتا ہے۔ ایسے لوگ زندگی کے ہر مسئلے کا مردانہ وار مقابلہ کرتے ہیں۔ یہ لوگ بے لاگ بات چیت کرنے والے ہوتے ہیں اور ہمیشہ مستعد اور مصروف رہتے ہیں۔ بظاہر یہ لوگ بڑے صلح جو اور متانت پسند ہوتے ہیں لیکن باطنی طور پر وہ برعکس کیفیت سے دوچار ہوتے ہیں۔ وہ قدامت پرست ہوتے ہیں اور ان کے لیے کسی تبدیلی کا قبول کرنا آسان نہیں ہوتا ہے خصوصاً اس صورتِ حال میں کہ اسے زبردستی مسلط کیا جائے۔

ہاں، آپ کے ذہن میں جب کوئی خیال استقامت پاتا ہے تو اس کے اثرات سے آپ انقلابی تبدیلی لائے بغیر نہیں رہ سکتے ہیں۔ بدقسمتی یہ ہے کہ برج عقرب کی صفات کو سمجھنے میں لوگ غلطیاں کرتے ہیں۔ آپ کو حیران ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ لوگ آپ کے متعلق غلط قیاس کیوں کرتے ہیں۔

آپ میں غصہ، اشتعال اور انتقام کی کیفیت ضرور ہوتی ہے جس سے آپ کو یہ کہہ کر بدنام کیا جائے کہ آپ میں اخلاقی گراوٹ ہے اور آپ نشے کے عادی ہیں۔ خوب! آپ کی خود اعتمادی، قوت اور طنزیہ مسکراہٹ تریاق کا کام کرتی ہیں۔ عقرب میں قمر کی موجودگی اس کا اظہار کرتی ہے کہ آپ کسی نہ کسی طرح امور مرگ سے وابستہ رہیں گے مثلاً انشورنس بعد از مرگ کے ناظم الامور، فوج یا پولیس سے منسلک ہو کر۔

اُف! آپ جنس مخالف میں کتنے پُرکشش ہیں۔ آپ کو اپنی اس صلاحیت کا اندازہ کر کے پریشان ہونا پڑتا ہے۔ بلا مبالغہ اس صورت کا نتیجہ ایک سے زیادہ شادیوں یا رومانی تعلقات کی شکل میں نکلتا ہے۔

قمر در قوس

قمر کا برج قوس میں رہنا اس بات کی علامت ظاہر کرتا ہے کہ آپ بڑے آزاد ماحول میں رہنے والے ہیں اور گھر سے باہر رہنا آپ کا معمول ہے۔ بلاشبہ آپ خوش مزاج، چست اور کھیل کود کو پسند کرنے والے ہیں۔ آپ بظاہر بے چین اور غیر مطمئن نظر آتے ہیں لیکن آپ بڑے مخلص اور دوسروں کے دکھ درد میں شریک ہونے والے ہیں۔ آپ مذہبی خیالات میں بھی آزاد سوچ رکھتے ہیں۔ آپ صاف گو ہیں اور موقع محل سے بے نیاز ہو کر بول پڑتے ہیں۔ آپ کے دل میں جو آتا ہے وہی کہتے ہیں۔ ریاکاری کا کوئی شائبہ نہیں ہوتا ہے۔

قمر برج قوس میں اس علامت کو بھی ظاہر کرتا ہے کہ آپ بار بار کام کی تبدیلی کو پسند کرتے ہیں۔ بہر حال، آپ فطرتاً نیک اور دوسروں کی بھلائی چاہنے والے ہیں۔ آپ کسی انسان کی حق تلفی کو برداشت کرنے والے نہیں ہیں۔ آپ ناانصافی کے خلاف اپنی آواز اٹھاتے ہیں۔ آپ بہت جلد غصے میں آجاتے ہیں لیکن آپ اسے بھلانا بھی جانتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ آپ پیدائشی مصلح ہیں۔ آپ حالات کا بھرپور اندازہ لگانے کا بہت اچھا ادراک رکھتے ہیں۔ آپ میں الہامی صلاحیت خدا نے ودیعت کی ہے اور آنے والے واقعات کا آپ کو قبل از وقت اندازہ ہو جاتا ہے۔

قمر در جدی

قمر کی جدی میں موجودگی یہ ظاہر کرتی ہے کہ آپ پیدائشی طور پر اچھے نگراں اور منتظم ہیں اور اپنی صلاحیت سے پوری طرح فائدہ اٹھانا جانتے ہیں۔ اگر زائچے میں قمر نحس اثرات سے محفوظ ہے تو آپ اچھے نتائج کی توقع کر سکتے ہیں۔ چناں چہ نام آوری یا بدنامی دونوں میں سے ایک کا گہرا اثر مرتب ہوگا۔ بلاشبہ یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ آپ اپنی محنت، لگن اور قربانی سے زندگی کی اعلیٰ قدریں حاصل کر لیں گے جس سے لوگ آپ کی قدر دانی پر مجبور ہو جائیں گے۔

قمر کی ... خانے میں موجودگی کا اثر ... پڑتا ہے کہ آپ میں سرد مہری کا برتاؤ بڑھ

جائے گا، دوسرے آپ پائی پائی کا حساب کتاب رکھنا پسند کریں گے۔ آپ دوسروں کے احساسات کو بھی نظر انداز کر سکتے ہیں۔ ان باتوں سے آپ کے متعلق لوگوں کا غلط فہمی میں مبتلا ہونا بعید از قیاس نہیں۔

قمر کی اس برج میں موجودگی کے ساتھ اگر شمس یا طالع پیدائش برج حمل، سرطان، میزان یا جدی ہو تو ایسے لوگ زندگی میں شاندار کامیابی حاصل کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی کامیابی سے ان کے خلاف ریشہ دوانیاں بڑھ جاتی ہیں۔ بہر حال، یہ لوگ حالات سے نبرد آزما ہونا جانتے ہیں اور ان کی زندگی میں ایک ٹارگٹ ہوتا ہے جسے وہ ہر صورت میں حاصل کرنے کے لیے جدوجہد کرتے رہتے ہیں۔

قمر کی یہاں موجودگی سے آپ ایسے شخص میں کشش محسوس کریں گے جس کا قمر برج عقرب ہو خصوصاً جنس مخالف کی طرف اس کا اثر زیادہ گہرا ہوتا ہے۔ اگر زائچے میں نحس اثرات پڑ رہے ہیں تو آپ اپنے جذبات پر قابو پانے میں ناکام رہیں گے۔ ان سب باتوں کے باوجود آپ ہمت واستقامت کی قدرتی صلاحیت کی بدولت زندگی میں کامیابی و کامرانی حاصل کریں گے۔

قمر در دلو

قمر گردش کرتے ہوئے جب برج دلو میں قیام کرتا ہے تو اس کے اثرات حضرت انسان پر اس طرح اثر انداز ہوتے ہیں کہ وہ اس میں ذہانت اور موقع شناسی کی صلاحیت کو اجاگر کر کے اسے دوستوں اور بہی خواہوں میں ہر دل عزیز بناتا ہے۔ ایسا انسان ہمدرد، ملنسار، باہمت اور آزاد خیال ہوتا ہے۔ دوسرے لوگ موقع شناسی سے عاری ہوں، وہ ان کے شوق کو دیکھ کر لاابالی تصور کر سکتے ہیں۔ بہر حال، یہ لوگ سچائی اور عزم مصمم کے قائل ہوتے ہیں۔ ان لوگوں میں تعلیم، سیاست، سائنس اور سماجی کاموں میں حصہ لینے کی امنگ بھی پائی جاتی ہے۔ یہ لوگ بڑے دل گردے والے ہوتے ہیں اور اپنا نصب العین بلند رکھتے ہیں لیکن اکثر عمل کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔

یہاں اس بات کا انکشاف بھی دلچسپ ہے کہ آپ کسی خفیہ تنظیم سے منسلک ہو سکتے ہیں یا لوگ مفاد عامہ کی خاطر آپ کا تعاون حاصل کر سکتے ہیں۔ دوسری قابل ذکر بات یہ ہے کہ اس برج میں قمر کی موجودگی سے آپ علم نجوم اور ماورائی طاقتوں سے وابستگی رکھیں گے۔ آخر میں یہ بھی قلم بند کرنا بے جا نہ ہوگا کہ آپ اس ادارے، کلب یا مجلس سے اپنے تعلقات قائم رکھیں گے جو آپ کے خیالات وجذبات کی ترجمانی کر سکے۔

قمر در حوت

قمر کی اس برج میں موجودگی سے اس بات کا اظہار ہوتا ہے کہ آپ اپنے احساسات و جذبات سے تعلق رکھنے والی چیزوں سے بڑا لگاؤ رکھنا چاہتے ہیں مثال کے طور پر موسیقی، ادب اور شعر وشاعری وغیرہ۔ آپ کے طرز فکر میں جذبات کی لہریں دوڑتی ہیں۔ آپ بہت جلد اپنے خیالات تبدیل کر لیتے ہیں، کبھی کبھی غیر ارادی طور پر۔ بہر حال، آپ مخالفت اور مشکل حالات میں آسانی سے ہمت ہار جاتے ہیں۔ آپ کو خوب سے خوب تر کی تلاش میں لطف آتا ہے باوجود اس کے، آپ آرام طلب اور تن آسان بھی واقع ہوئے ہیں۔

ماہرین علم نجوم نے قمر کی حوت میں موجودگی کو غیر پسندیدہ ظاہر کیا ہے۔ قمر کی یہاں موجودگی سے موٹاپا اور غدود کی سوزش ہو سکتی ہے، اس کے علاوہ اگر قمر نحس اثرات کا شکار ہو تو انسانی نفسیات کی پیچیدگیاں عجیب طور سے ظاہر ہو سکتی ہیں۔

قمر کی یہاں موجودگی سے آپ ہنس مکھ دکھائی دینے والے ہیں لیکن اس کا دوسرا رخ یہ ہوتا ہے کہ آدمی بہت جلد مایوس اور متفکر ہو جاتا ہے۔ اگر زائچے میں سعد نظرات قائم ہوں تو یہاں قمر کی بہت سی کمزوریوں کو سہارا ملتا ہے بصورت دیگر یہ انسان کو خود فریبی میں مبتلا کر کے سرد مہر اور بے ایمان بنا دیتا ہے۔ آخر میں یہ انکشاف کرنا بھی قرین مصلحت ہے کہ قمر آپ کو زندگی میں جیل، اسپتال یا فلاحی ادارے سے منسلک کر کے آپ کی عزت افزائی میں اضافہ کرے گا۔ آپ جذباتی طور پر بہت جلد آبدیدہ ہو کر لوگوں سے ہمدردی سمیٹ لیتے ہیں۔ یہ جذباتی انداز آپ کو اچھا موسیقار بھی بنا سکتا ہے۔

سیارہ عطارد کی نیرنگیاں

رجعت عطارد، ہماری ذہنی اور فکری کارکردگی کے لیے ایک خطرہ

ہرسال کی ناہمواریوں سے بچنے کے لیے ایک رہنما تحریر

چاند کے بعد سیارہ عطارد ہماری زمین کا ایک قریبی پڑوسی ہے، علم نجوم میں اسے منشی فلک بھی کہا جاتا ہے، قدیم نظریات کے مطابق یہ دیوتاؤں کا ایلچی یا پیغام رساں ہے، جدید نظریات کے مطابق عطارد کا تعلق ذہانت، تعلیمی سرگرمیوں، تحریر وتقریر اور سفر یا ذرائع نقل و حمل سے ہے، تمام ذرائع ابلاغ بھی اسی کے ماتحت ہیں، ویدک علم نجوم میں اسے "بدھا" کہا گیا ہے، اس کے معنی ہیں عقل مند اور دانش ور کے ہیں۔

ایسٹرولوجی کے ماہرین اور طلبہ اچھی طرح یہ بات جانتے ہیں کہ جب عطارد رجعت کرتا ہے یعنی اپنی الٹی چال پر ہوتا ہے تو زندگی بھی پسپائی اختیار کرلیتی ہے اور پیچھے چلی جاتی ہے لہٰذا عطارد کی رجعت کے وقت کوئی نیا کام یا پروجیکٹ شروع کرنے سے یا کسی نئے سفر کا آغاز کرنے سے منع کیا جاتا ہے۔

صدیوں کے مشاہدات و تجربات ہمیں بتاتے ہیں کہ جب سیارہ عطارد گردش کرتے ہوئے کسی ایک مقام پر رک جائے اور واپسی کا سفر شروع کردے تو ہمیں بعض کاموں اور سرگرمیوں سے پرہیز کرنا چاہیے خصوصاً ایسے وقت میں ہم کوئی معاہدہ نہ کریں، اہم دستاویزات پر دستخط نہ کریں یا بعض مخصوص اشیاء جیسے الیکٹرونکس کے سامان کی خریداری سے گریز کریں ورنہ ہمیں نقصان اٹھانا پڑسکتا ہے، جب عطارد مستقیم ہوجاتا ہے تب ہم پر یہ راز کھلتا ہے کہ ہم نے اس دوران میں جو فیصلے کیے تھے اور جو اقدام کیے تھے وہ ہمارے لئے پھندا بن گئے ہیں اور اب نہ اگلتے بنتی ہے نہ نگلتے۔

عطارد کی رجعت کے دوران میں احتیاط سے بڑی دانش مندی کوئی نہیں لیکن اس کی رجعت کے وقت ہاتھ پر ہاتھ دھر کے بیٹھنا ہمیں بے عملی ہونے کا احساس دلا سکتا ہے لہٰذا

ہمیں ایسے طریقے ڈھونڈنے چاہئیں جن سے ہم فائدہ اٹھاسکیں، ان افراد کے لیے جو اپنی ذہنی صلاحیتوں سے کام لیتے ہیں، اپنے محسوسات کے زیر اثر رہنا بے حد پریشان کن ہوسکتا ہے، یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے کسی کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر اسے گاڑی ڈرائیو کرنے کا مشورہ دیا جائے، دراصل عطارد کی رجعت کے وقت ہمیں کام کرنے اور بات کرنے میں بے حد شعوری توجہ کی ضرورت ہوتی ہے، یہ وقت دوبارہ کام کرنے، نظر ثانی کرنے، تجدید، دوبارہ سوچنے یا کوشش کرنے اور غور وفکر کرنے کے لئے بہترین ہے۔ گویا پہلے سے جاری معاملات پر ازسرنو نظر ڈالنے کی ضرورت کا تقاضا کرتا ہے، صفائی ستھرائی کے لیے اس سے بہتر کوئی وقت نہیں ہے، مثال کے طور پر پرانی جمع شدہ اشیاء کی چھان پھٹک کریں اور فالتو چیزیں نکال دیں، اگر اس دوران میں کسی معاہدے پر دستخط کرنا انتہائی ضروری ہوجائے تو معاہدے میں ایسی کسی شق کا اضافہ کرائیں جس کے تحت آئندہ ترمیم و اضافے کی گنجائش رہے یا وہ معاہدہ عبوری مدت کے لیے کریں، یاد رکھیں عطارد کی رجعت عام طور سے 19، 20 دن یا زیادہ سے زیادہ 24 دن تک رہتی ہے اس کے بعد اگر آپ کو معلوم ہو کہ صورت حال اطمینان بخش نہیں ہے تو آپ اسے تبدیل کرسکتے ہیں۔

عطارد کی رجعت کے دوران میں ہم ان معاملات کی اچھی طرح چھان بین کرسکتے ہیں جن کا تعلق ہماری مستقبل کی منصوبہ بندی سے ہے، مثلاً کوئی نئی جاب، نیا کاروبار، محبت، منگنی یا نکاح، زمین و مکان کی خریداری یا کسی نئے مکان میں منتقلی، بیرون ملک سفر کا پروگرام وغیرہ۔ جب عطارد مستقیم ہوکر اپنی سیدھی چال پر آجائے گا تو ہمیں معلوم ہوگا تو درست کیا ہے اور غلط کیا تھا؟

سیارہ عطارد کی رجعت سے متعلق معاملات کو اچھی طرح سمجھنے کے لئے سب سے پہلے ہمیں عطارد کی سالانہ گردش کا علم ہونا چاہیے اور سال کے مختلف اوقات میں اس کی رجعت و استقامت کے اوقات کو نوٹ کرنا چاہیے، ساتھ ہی یہ بھی معلوم کرنا چاہیے کہ رجعت کون سے بروج میں ہورہی ہے اور متعلقہ برج کا عنصر کیا ہے؟ آیئے ان عناصر پر نظر ڈالتے ہیں جن کی

شمولیت رجعت عطارد میں نت نئے رنگ دکھاتی ہے۔

آتشی بروج میں رجعتِ عطارد

اگر سیارہ عطارد آتشی بروج میں مراجعت کرتا ہے (حمل، اسد، قوس) تو ہمیں اپنے رویے اور اپنے اعمال کے انجام پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے، اپنے ذاتی مفاد اور ذاتی دعوے کا ازسرنو جائزہ لیجئے اور اپنے آپ سے یہ سوال کیجئے کہ آپ نے جو کچھ کہا یا جو کچھ آپ کرنے جا رہے ہیں، اس میں انا پرستی کا کتنا دخل ہے؟ یہاں انا پرستی سے مراد منفی رویہ نہیں بلکہ تنگ نظری ہے۔ برج حمل میں عطارد کی رجعت بڑا بے صبرا پن اور مہم جوئی کا رجحان لاتی ہے، ہم زیادہ غور وفکر کی ضرورت محسوس نہیں کرتے اور کچھ زیادہ ہی ایکشن میں نظر آتے ہیں۔

رجعت اگر برج اسد میں ہو تو انسان غرور وتکبر کا شکار ہو سکتا ہے، وہ دوسروں پر کئے گئے اپنے احسان جتائے گا جو درحقیقت اس نے اپنی شان وشوکت بڑھانے کے لئے کئے تھے۔

رجعتِ عطارد اگر برج قوس میں ہو تو یہ سوچ یا نظریہ کارفرما ہو سکتا ہے کہ ہم معاشرے میں کس طرح رسائی حاصل کر سکتے ہیں اور یہ احساس بڑھ سکتا ہے کہ ہمارے پاس دوسروں کو دینے کے لئے کیا ہے؟ ہم یہ سوچ سکتے ہیں کہ شاید ہماری کوششیں اور سرگرمیاں درست سمت میں نہیں ہے لہٰذا ہم نئی تبدیلی کے خواہش مند ہو سکتے ہیں اور کسی کام کو ادھورا چھوڑ کر نقصان اٹھا سکتے ہیں اور دوبارہ ایک نئی مہم جوئی کے لئے تیار ہو سکتے ہیں گویا گزشتہ کئی ماہ سے جاری محنت اور کوشش رائیگاں گئی۔

آتشی بروج میں سیارہ عطارد کی رجعت کے دوران میں ہم عام دنوں سے زیادہ بے صبری کا مظاہرہ کرتے ہیں اور انجام کی پروا کئے بغیر میدان عمل میں کود پڑتے ہیں، اگرچہ بظاہر ایسا محسوس ہو سکتا ہے کہ کچھ کرنے کا مقصد محض اپنے اضطراب کو کم کرنا اور عزم وارادے کی تسکین کرنا ہے لیکن کسی کے خلاف کوئی قدم اٹھانا خاصا خطرناک ثابت ہو سکتا ہے، ہمیں محتاط رہنا چاہیے۔ جب عطارد مستقیم ہو جائے گا، بہت جلد سب کچھ واضح ہو جائے گا لیکن اس وضاحت میں اس وقت تک تاخیر ہو سکتی ہے جب تک عطارد اس درجے پر واپس نہیں آجاتا جہاں سے

اس نے مراجعت کی تھی یا عطارد اور شمس کا قران نہ ہو جائے ،اس لئے صبر و انتظار ضروری ہوگا۔

آبی بروج میں رجعتِ عطارد

جب عطارد آبی بروج (سرطان، عقرب، حوت) میں واپسی کا سفر شروع کرتا ہے تو ہمارا کام یہ ہے کہ اپنے جذبات اور جذباتی تعلقات کا جائزہ لیں ،یقیناً اس حوالے سے ہمیں کسی نئی صورت حال کا سامنا ہو سکتا ہے، ہم جذباتی طور پر کچھ زیادہ حساس اور خود غرض ہو سکتے ہیں یا دوسرے ہمیں ایسے ہی نظر آئیں گے اور ان کے جذباتی اظہار میں اتار چڑھاؤ محسوس ہوگا، مثلاً ہم سوچ سکتے ہیں کہ ہمیں ہمارے حقوق پوری طرح مل رہے ہیں یا نہیں؟ ہماری دیکھ بھال ہو رہی ہے یا نہیں؟ اپنے گھر، خاندان اور دوسروں سے تعلقات کے بارے میں ایک احتسابی لیکن جذباتی جائزہ شروع ہو سکتا ہے، رجعت سرطان میں ہو تو "آپ بیتی" پر زور ہوگا اور بقول شاعر داغ دل ہم کو یاد آنے لگے والی کیفیت ہوگی۔ رجعت برج عقرب میں ہو تو ڈپریشن، خفیہ رابطے اور اعمال پر زور ہوگا، رجعت برج حوت میں ہو تو تنہائی پسندی، دنیا بیزاری، رومانی اور روحانی مسائل، اپنی ذات اور اپنے احساسات پر زور ہوگا۔

غور کریں ان تمام مسائل کا تعلق جذبات اور احساسات سے ہے اور ان میں نفسیاتی ادراک بھی شامل ہے لہٰذا ایسے اوقات میں تنہا پسندی سے گریز کرتے ہوئے مخلص اور قابل بھروسا افراد سے کھل کر تبادلہ خیال کرنے کی ضرورت ہوگی تاکہ اپنی ذات کے مسائل کو درست طور پر سمجھنے میں آسانی ہو، ورنہ کوئی نازک لمحہ نہایت پریشان کن ثابت ہو سکتا ہے کیوں کہ یہ بڑا گم صم کرنے والا وقت ہوتا ہے۔

ہوائی بروج میں رجعتِ عطارد

سیارہ عطارد کی رجعت بادی بروج (جوزا، میزان، دلو) میں کسی حد تک گمراہ کن سوچوں اور نظریات کو بڑھاوا دے سکتی ہے، کوئی چال باز اور مکار ایسی چال چل سکتا ہے جو تباہی و بربادی کی طرف لے جائے ،اس رجعت میں غلط فہمی ، غلط اطلاعات، تاخیر اور غیر واضح سوچ اور نظریات سے ہٹ کر بھی بہت کچھ شامل ہے، ہم مستقل کسی تذبذب یا کسی الجھن میں مبتلا رہتے

ہیں اور واضح طور پر فیصلہ کرنے یا کوئی قدم اٹھانے کی ہمت و جرأت نہیں ہوتی، اس کیفیت میں دوسروں کے مشورے یا رہنمائی بھی گمراہ کن ہو سکتی ہے، ذہنی گرد باد مضمحل کر دینے اور سوچ کو بھٹکا دینے والا ہو سکتا ہے لیکن اپنے ٹھوس تجربے کی بنیاد پر ہی ہم درست فیصلے کر سکتے ہیں۔

ہوائی برجوں میں عطارد کی پسپائی کے دوران میں کچھ لوگوں کے ساتھ ایک بڑا مسئلہ یہ پیش آتا ہے کہ ان میں نت نئے سوالات کرنے کا رجحان پیدا ہوتا ہے، وہ ان باتوں یا ان چیزوں کے بارے میں بھی تنقیدی رویہ اختیار کرتے ہیں جن پر وہ یقین رکھتے تھے، مثلاً مذہب اور عقیدے کے حوالے سے بھی گمراہ کن سوچیں جنم لینے لگتی ہیں، سیارہ عطارد کو ''دھوکے باز'' بھی کہا جاتا ہے اور یہ دھوکے باز ہوائی برجوں میں بڑی قلابازیاں دکھاتا ہے، خصوصاً جوزا میں، برج میزان میں ذاتی اور انفرادی نوعیت کے مثلاً کاروباری یا پارٹنر شپ یا ازدواجی تعلقات میں غیر یقینی صورت حال پیدا ہو سکتی ہے اور گفت و شنید میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے، برج دلو میں جب سیارہ عطارد رجعت اختیار کرتا ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ ہماری دانش اور تعلیمی یا پیشہ ورانہ قابلیت خود ہماری نظر میں یا دوسروں کی نظر میں مشکوک ہو جاتی ہے یا اس دوران میں تعلیمی اداروں، میڈیا وغیرہ سے معاملات کرنے میں دشواریوں کا سامنا ہوتا ہے اور ہم یہ سوچ سکتے ہیں کہ ان کے ساتھ ہماری وابستگی درست بھی ہے یا نہیں؟ مثلاً ایک ٹیچر یہ سوچ سکتا ہے کہ اسے کوئی اور کام کرنا چاہیے اور اپنی ملازمت سے استعفیٰ دے دینا چاہیے۔

مختصراً یہ کہ ہوائی برجوں میں عطارد کی رجعت سے اپنی بات کہنے، اپنے خیالات کا اظہار کرنے، سیکھنے اور سمجھنے سے متعلق مسائل پیدا ہوتے ہیں، ساتھ ہی ان لوگوں کے مزاجی اختلاف کا پتہ چلتا ہے جن کے ساتھ ہمیں ہر صورت میں تعاون یا گزارا کرنا ہوتا ہے اور وہ کسی نہ کسی اعتبار سے ہمارے لئے ضروری ہوتے ہیں، مزاجی اختلاف کا انکشاف کبھی کبھی خاصا چونکا دینے والا اور افسردہ کرنے والا بھی ہو سکتا ہے لیکن ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ یہ وقت بھی گزر جائے گا اور عملی طور پر درست فیصلے یا اقدام کا وقت عطارد کے مستقیم ہونے کے بعد آئے گا، اس وقت تک اپنے اندر بڑھتی ہوئی بے چینی پر قابو رکھنے کی ضرورت ہے اور اپنے موقف

یا مقصد کے لئے ڈٹے رہنا چاہیے۔

خاکی بروج میں رجعتِ عطارد

خاکی بروج (ثور، سنبلہ، جدی) میں عطارد کی رجعت بعض لوگوں کے لئے سب سے زیادہ پریشان کن اور مشکلات کا سبب ہوتی ہے کیوں کہ یہ ہمارے احساسِ تحفظ کے حوالے سے مسائل اور پریشانیاں لاتی ہے، اکثر ان مسائل اور پریشانیوں کا تعلق ملازمت یا ذریعہ آمدنی یا جسمانی حالات سے ہوتا ہے، یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ یہ وقت غور وفکر کرنے، دھیان دینے، ارادہ کرنے اور جائزہ لینے یا نظر ثانی کرنے کا ہے، تبدیلیاں لانے کا نہیں۔

اگر ہمیں کسی بحران کا سامنا بھی کرنا پڑے تو بھی خاکی برجوں میں عطارد کی رجعت کے دوران میں ہمیں جذباتی اور روحانی قدروں کی تہہ تک پہنچنے کا موقع ملتا ہے جس کی عکاسی ہمارے مادی حالات کرتے ہیں، عطارد کی رجعت ہماری روح میں ایک کھڑکی کھول دیتی ہے جس سے ہم مادی دیوار کو ایک طرف ہٹا کر کوئی واضح منظر دیکھ سکتے ہیں، اس میں جلد بازی نہیں کرنی چاہیے ورنہ اس سے ہمارے فیصلوں کا مطلب اور نتائج متاثر ہو سکتے ہیں۔

ذاتی امیج اور عزتِ نفس کے مسائل کا دارومدار پرفریب توجیہہ پر نہیں ہوتا بلکہ یہ وجدانی طور پر نمایاں ہوتا ہے، مثال کے طور پر ایک ہوٹل بوائے جو عام طور سے خود کو معاشرے کا ایک حقیر فرد سمجھتا ہے کیوں کہ اس کی کم آمدنی اور کم تر پیشہ ورانہ حیثیت کی وجہ سے اس کی قدر نہیں کی جاتی لیکن عطارد کی خاکی بروج میں رجعت کے دوران میں اس پر یہ راز کھلتا ہے کہ اسے تو بے حد سراہا جاتا ہے اور اس کی قدر وقیمت بہت زیادہ ہے، گاہک اور مالک اس کی تعریف کرتے ہیں، اس کے بارے میں اچھی رائے رکھتے ہیں، اسے بخشش دی جاتی ہے، وہ اپنی فیلڈ میں نہایت محنتی اور اپنے کام میں بہت ماہر ہے، اسی لئے لوگ اس کی قدر کرتے ہیں۔ لیکن اس احساس کے باوجود اس کی دنیاوی حیثیت تو نہیں بدلی، البتہ اس کی باطنی حیثیت بدل گئی۔

جب عطارد برج ثور میں رجعت کرتا ہے تو انسان کو اپنے گرد وپیش کے ماحول کی نظروں کو سمجھنے کا موقع ملتا ہے کہ لوگ اسے کیسے دیکھتے ہیں اور اس کے بارے میں کیا رائے رکھتے

ہیں؟اس دوران میں خوبیاں اور خامیاں آپ کی شناخت کے بارے میں بولتی ہوئی لگتی ہیں اور مادّی حقائق احساس کی سب سے اگلی قطار میں آ کھڑے ہوتے ہیں، برج ثور میں عطارد کی رجعت کے دوران میں جسمانی حواس (خاص طور سے سماعت، ذائقہ اور لمس نیز بطور خاص نروس سسٹم) عارضی طور پر متاثر ہو سکتے ہیں اور بعض اوقات ہمیشہ کے لئے تبدیل ہو جاتے ہیں، یوں تو ایسا کسی بھی برج میں رجعت کے دوران ہو سکتا ہے لیکن ثور میں خاص طور سے ایسا ہوتا ہے۔

برج سنبلہ میں عطارد کی مراجعت کے دوران میں خدمات کے طریقے، فرائض اور کام کی مزید شکلیں فوکس میں آتی ہیں اور ہمارے ذہنوں میں یہ سوال ابھر سکتا ہے کہ میں جس طرح دنیا کی خدمت کرتا ہوں، کیا دنیا بھی اسی طرح میری خدمت کر رہی ہے؟

جب عطارد جدی میں واپسی کا سفر کرتا ہے تو انسان کے مادّی، جذباتی اور نفسیاتی تحفظات کی بنیادوں کو بڑھاوا دینے کی ضرورت ہوتی ہے، اس وقت یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ کیا میری کوششیں اور کاوشیں کوئی ٹھوس ہدف تعمیر کرنے کا نتیجہ ہیں یا یہ کہ میں نے اپنے خوف کی بنیاد پر اپنے اردگرد دیواریں کھڑی کر لی ہیں تاکہ حقیقت سے دور رہ سکوں۔

جعلسازی اور دھوکے بازی

عطارد کی رجعت کے دوران میں دھوکہ اور جعلسازی ایک بڑا مسئلہ ہے، یہ دھوکہ ہم خود بھی کھاتے ہیں اور دوسرے بھی اس حوالے سے ہمیں معاف نہیں کرتے، جہاں تک جعلسازی کا تعلق ہے تو منفی سوچ ذہن میں جگہ بنا سکتی ہے اور ہم اپنے مقاصد اور خواہشات کے حصول کے لئے کچھ بھی کرنے کے لئے تیار ہو سکتے ہیں، خاص طور پر وہ وقت نہایت خطرناک ہو سکتا ہے جب راجع عطارد کے ساتھ پراسرار نیپچون یا یورینس نظر بازی کر رہا ہو، اس وقت میں ''بھروسے'' کا لفظ خاصا متنازع ہو جاتا ہے، اپنے پرائے کی پہچان ہو سکتی ہے، قابل بھروسا ملازم، ماتحت یا باس کا امتحان ہو سکتا ہے، تمام رابطوں اور تعلقات کو جانچنے اور پرکھنے کا موقع ملتا ہے چناں چہ یہاں بھی اس اصول کو یاد رکھا جائے کہ کوئی حتمی رائے قائم کرنے سے پہلے عطارد کی استقامت کا انتظار کیا جائے، فوری طور پر فیصلہ کرنے سے گریز کیا جائے۔

عطارد کی رجعت کے واضح اثرات کا تعین کرنے کے لئے زائچے کے اس گھر یا گھروں کا جائزہ لینا ضروری ہوگا جو رجعت سے متاثر ہورہے ہیں، یقیناً عطارد ان گھروں کی منسوبات سے متعلق معاملات پر حد سے زیادہ توجہ دینے کا تقاضا کرتا ہے، ان گھروں کے حوالے سے بہت زیادہ فعالیت اور سرگرمی نمایاں ہوتی ہے۔ مثلاً بچوں کے یا رومانی وتفریحی معاملات کی وجہ سے بڑھی ہوئی مصروفیات تخلیقی کاموں میں آڑے آتی ہیں، اگر رجعت پانچویں گھر میں ہورہی ہو۔ اسی طرح اگر ایک گھر پر حد سے زیادہ زور ہے تو اس کا جواب یا توازن کبھی کبھی اس کے سامنے والے گھر سے متعلق ہوسکتا ہے، مثال کے طور پر کریئر پر حد سے زیادہ زور (دسواں گھر) فیملی اور گھر سے متعلق معاملات (چوتھا گھر)۔

اکثر عطارد رجعت کے دوران میں ایک گھر سے دوسرے گھر تک واپسی کا سفر کرتا ہے، ایسی صورت میں عطارد کے اہم پیغام کو دونوں گھروں کی منسوبات کے مطابق سمجھنے کی ضرورت ہوگی، مثال کے طور پر پہلے گھر سے بارھویں گھر کی طرف رجعت اس بات کا اشارہ ہوسکتا ہے کہ کسی بڑے کام یا معاملے میں حد سے زیادہ جذباتی وابستگی (بارھواں گھر) اپنے ذاتی مفادات (پہلا گھر) کی قربانی پر منتج ہوئی ہے یا حد سے زیادہ انا پرستی (پہلا گھر) انسانیت کے مسائل، مثلاً فلاحی کاموں یا روحانی عمل (بارھواں گھر) کو نظر انداز کرنے پر منتج ہوئی ہے۔

عام طور سے پہلے گھر سے عطارد کی رجعت ایک ذاتی سوچ کے دھارے پر مبنی تجربے کو ظاہر کرتی ہے۔ دوسرے گھر میں عطارد کا سفر عزت نفس، ذاتی امیج اور اختیارات کے حصول سے متعلق پیغامات لاتا ہے (خاص طور سے جب مالی صلاحیت سے اب تک بھرپور طریقے سے استفادہ نہ کیا گیا ہو) تیسرے گھر سے ہوکر گزرنے والا عطارد کمیونیکیشن میں بگاڑ پیدا کرتا ہے اور اس کا سارا فوکس اسی پر ہوتا ہے۔ رابطوں میں، معاہدوں میں، بات چیت میں، تحریری طور پر غلط فہمی ہوتی ہے، خاص طور سے بچوں اور پڑوسیوں کے ساتھ گفتگو اور معاملت میں الجھن پیدا ہوتی ہے اور ادھوری یا غلط اطلاعات موصول ہونے (یا دینے) کے امکانات میں بے پناہ اضافہ ہوجاتا ہے، کسی بات کا غلط مطلب نکال لیا جاتا ہے اور یہ غلط فہمی ہمیشہ سے

عطارد کی رجعت کا خاصا رہا ہے۔

چوتھے گھر میں عطارد کی رجعت گھر اور فیملی کو پیغام دیتی ہے جب کہ پانچویں گھر کے ذریعے رومانوی صورت احوال، بچوں سے متعلق معاملات اور تخلیقی زندگی کی صحت یا اس کے احیاء کی ضرورت پر نظر ثانی کرنے کا تقاضا ہوتا ہے، چھٹے گھر کی رجعت کے دوران میں اپنی جاب، معمول کی سرگرمیوں نیز اپنی صحت اور ہر اس معاملے کے لئے عطارد کے پیغامات پر نظر رکھیں جسے آپ فرض یا خدمت سے تعبیر کرتے ہیں، جب عطارد ساتویں گھر میں راجع ہو تو یہ اپنے اور شریک حیات کے بارے میں اندازہ کرنے اور دونوں کے درمیان ربط و تعلقات کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے، آٹھویں گھر کی رجعت میں کوئی فیصلہ کرنے، خریداری کرنے اور معاہدہ کرنے سے گریز کریں، عطارد کے مستقیم ہونے کا انتظار کریں۔

نویں گھر میں عطارد کی رجعت آپ کو اعلیٰ تعلیم، مذہب، اشاعت یا سفر کے پچھلے تجربات کا دوبارہ جائزہ لینے کی دعوت دیتی ہے اور آپ کی زندگی فلسفے کو آزما سکتی ہے، جب کہ دسویں گھر کی رجعت آپ کے کریئر سے متعلق اہداف کو سیدھا رکھ سکتی ہے اور آپ کی سابقہ ساکھ کے پوشیدہ عناصر کو آپ پر ظاہر کر سکتی ہے، آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ آپ کہاں کھڑے ہیں؟ گیارھویں گھر میں عطارد کی رجعت دوستوں اور گروہی، اجتماعی سرگرمیوں کو نمایاں کرے گی، نئے اندازے اور نئے تعلقات سامنے آئیں گے اور کوئی پرانا تعلق ٹوٹ بھی سکتا ہے، زندگی کے خوابوں اور خواہشات کو بھی دہرایا جا سکتا ہے، جب عطارد بارھویں گھر سے ہو کر گزر رہا ہے تو دنیا کے بارے میں ہمارے نظریات بدل سکتے ہیں، ہم فلاحی کاموں پر دوبارہ غور کر سکتے ہیں، روحانی مشاغل کی طرف متوجہ ہو سکتے ہیں، دنیا کی چمک دمک سے بے زاری کا احساس ہو سکتا ہے، تنہائی پسندی کا غلبہ اور نیک کاموں کا رجحان ہو سکتا ہے، اس وقت مراقبہ کرنا بہتر رہتا ہے۔

ایک بار پھر یہ بات دہرا دی جائے کہ عطارد کی رجعت کے دوران کوئی بڑا فیصلہ یا بڑا اقدام اٹھانا بہت اچھی بات نہیں ہے خواہ آپ کتنے ہی ذہین، ہوشیار اور صاحب وجدان کیوں نہ ہوں، صورت حال پر مضبوط گرفت ہی کیوں نہ رکھتے ہوں، یہ طے ہے کہ عطارد کا

''دھوکے باز'' ہاتھ اپنا کام دکھا دے گا اور آپ کا ذہن بدل جائے گا اور بھی چند باتیں ہیں جنہیں آپ عطارد کی رجعت کے دوران میں اپنے لئے سود مند پائیں گے۔ دوسروں کی باتوں کا بہت سنجیدگی سے نوٹس نہ لیں، آپ جو ڈاک یا پارسل بھیج رہے ہیں یا وصول کر رہے ہیں وہ آپس میں تبدیل ہو سکتے ہیں یا ان کے پہنچنے میں غیر معمولی تاخیر ہو سکتی ہے، انٹرنیٹ یا کیٹ لاگ کے ذریعے سامان منگوانے سے گریز کریں، ممکن ہے اس کے چارجز مناسب نہ ہوں۔ انٹرنیٹ کے استعمال میں کوئی مسئلہ پیدا ہو سکتا ہے، کمپیوٹر میں وائرس آ سکتا ہے یا آپ کی آئی ڈی ہیک ہو سکتی ہے یا کسی بھی نوعیت کی کوئی خرابی آپ کو پریشان کر سکتی ہے۔

اگر دو افراد کے درمیان اختلافات ہیں یا جدائی ہے اور دوسرے لوگ مصالحتی کردار ادا کر رہے ہیں تو مصالحت کرنے میں جلد بازی سے کام نہ لیں بلکہ عطارد کے مستقیم ہونے کا انتظار کریں، کیوں کہ اس دوران میں جو مصالحت ہوگی، وہ پائیدار نہیں ہوگی، دوبارہ اختلافات جنم لیں گے۔ اگر اس بات کا امکان ہے کہ رجعت کے دوران میں مصالحت نہ کی گئی تو ہمیشہ کے لئے تعلق ختم ہو جائے گا تو جان لیں کہ یہ بات دونوں کے حق میں بہتر ہی ہوگی۔

رجعت سے پہلے یا سیدھی چال پر آتے ہوئے عطارد ساکت ہو جاتا ہے، جسے اصطلاحاً استقامت کہا جاتا ہے، یہ بھی نہایت اہم وقت ہوتا ہے اس موقع پر ذہنی تناؤ پیدا ہوگا، لہٰذا ترنگ میں آ کر کچھ کر گزرنے کی تحریک پیدا ہوتی ہے، اس سے گریز کریں، کیوں کہ اس سے نہایت عارضی فائدہ ہوگا اور شاید آپ کو اس پر پچھتانا پڑے گا، رجعت کے دوران آپ یہ بھی نہ سمجھیں کہ آپ دوسروں کی باتوں کا مطلب بہت اچھی طرح سمجھ رہے ہیں، یہ بھی ایک فریب ہو سکتا ہے، مجموعی طور پر آپ جتنے لچک دار ہوں گے، غیر متوقع اطلاعات کے بارے میں جتنے کھلے ہوئے ہوں گے اور عطارد کی بہاؤ کے ساتھ بہتے رہیں گے، اتنے ہی زیادہ کامیاب ہوں گے اور آپ کو زیادہ پریشانی بھی نہیں ہوگی۔ عطارد مستقیم ہونے کے بعد جب اس درجے پر دوبارہ آئے گا جہاں سے اسے رجعت ہوئی تھی تو آپ کو اپنی صبر و برداشت کا بہت اچھا پھل ملے گا۔

برجوں کا طلسم کدہ

وقت کی دھوپ چھاؤں

جیسا کہ ہم نے ابتدا میں عرض کیا کہ وقت سیارگان کی گردش کا نام ہے، اللہ نے شمس و قمر کو مقرر کیا ہے کہ وہ صبح و شام، دن ورات پیدا کرنے کا سبب ہیں، ہماری گھڑیاں بھی شمس وقمر کی روزانہ گردش کی پابند ہیں، اسی طرح دیگر سیارگان بھی زمانوں کی تبدیلی اور دنیا کے حالات کا کوئی نیا رُخ متعین کرنے پر مامور ہیں، ان کی گردش کے دوران میں باہمی طور پر قائم ہونے والے جیومیٹریکل زاویے بھی اپنے اندر مخصوص اثرات وخصوصیات رکھتے ہیں اور یہ وہی اثرات وخصوصیات ہیں جو ہمیں وقت کی خوشی وغمی، سختی وآرام، کامیابی وناکامی کے تجربات سے گزارتے ہیں۔

آیئے زندگی کے مختلف پہلوؤں پر ایک نظر ڈالتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ سیارگان کے منفی اثرات میں کون سے سیارے کیا کردار ادا کرتے ہیں اور مثبت اثرات کس طرح اپنا رنگ دکھاتے ہیں اور ایسے مواقع پر ہمارا طرزِ عمل کیا ہونا چاہیے؟ ایک بار پھر یاد دہانی کرانا ضروری ہے کہ دنیا بھر کی طرح ایسٹرولوجی میں بھی وقت ہی سب کچھ ہے لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اچھے وقت کو تھام لیں اور اسے مثبت طور پر استعمال کریں تاکہ برے وقت کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہوسکیں کیوں کہ وقت کی دھوپ چھاؤں اپنی جگہ ایک مسلم الثبوت حقیقت ہے، اسے جھٹلایا نہیں جا سکتا۔

اگر ہم نے ماضی میں اپنے اچھے وقت کو کھو دیا تھا تو اُس پر ہم صرف ماتم ہی کر سکتے ہیں اور آگے بڑھ سکتے ہیں، ہمیں آگے کی طرف دیکھنا چاہیے کیوں کہ بہت سے اچھے وقت ابھی اور ہماری راہ میں آنے والے ہیں، ہمیں اُن سے بھرپور فائدہ اٹھانے کے لیے اپنے برے وقت ہی سے تیاری شروع کر دینی چاہیے، اس کتاب میں علم نجوم کے حوالے سے جو معلومات دی جا رہی ہیں وہ ایک عام آدمی کی رہنمائی کر سکتی ہیں، اس کے لیے اس کا

ماہر نجوم ہونا ضروری نہیں ہے، کتاب کے اس حصے میں سیارہ قمر، عطارد اور دیگر سیارگان یا بروج کے حوالے سے دی گئی معلومات آپ کو اپنے مسائل اور اپنے ملنے جلنے والوں کے مسائل، عادت واطوار وغیرہ کو سمجھنے میں معاون و مددگار ثابت ہوں گی، بہتر بات یہ ہوگی کہ اگر خود زائچہ نہیں بنا سکتے تو اپنا زائچہ یا اپنے اہل خانہ کا زائچہ کسی معتبر ماہر نجوم سے کمپیوٹرائزڈ بنوا کر پاس رکھیں۔

ذہنی صحت اور ستارے

جب ڈپریشن کے مسائل موجود ہوں تو سمجھ لیں کہ زحل اپنا کردار ادا کر رہا ہے، مریخ اور یورینس بے چینی اور گھبراہٹ کا شکار بناتے ہیں اور نیپچون کے نحس اثرات فراریت کا رجحان لاتے ہیں، اکثر نیپچونی افراد یا نیپچون کی پکڑ میں آئے ہوئے افراد کام نہ کرنے کے بہانے ڈھونڈ رہے ہوتے ہیں، شراب یا دیگر منشیات کے استعمال کی طرف نیپچونی اثرات ہی راغب کرتے ہیں تاکہ فراریت کے رجحان سے پیدا ہونے والی ضمیر کی خلش اور اندرونی اضطراب کو دبایا جاسکے۔

زحل، مریخ، یورینس، نیپچون اور پلوٹو کے ناموافق اثرات اگر پیدائشی زائچے میں ہوں تو مندرجہ بالا مسائل زندگی بھر پریشان کریں گے لیکن اگر عارضی طور پر یہ سیارگان اپنے ٹرانزٹ کے دوران اثر انداز ہو رہے ہوں تو مندرجہ بالا مسائل بھی عارضی نوعیت کے ہوں گے، مثلاً سورج، چاند، عطارد وغیرہ یا طالع اور اس کا حاکم ان سیارگان سے ٹرانزٹ میں متاثر ہو رہے ہوں تو یہ عارضی خرابیاں ہوں گی، ان سے نمٹنے کے لیے سب سے پہلے تو ہمیں اصل خرابی کا علم ہونا چاہیے اور اس کے بعد ہی ہمارا شعور اور لاشعور اس جنگ کے لیے تیار ہو سکے گا، ساتھ ہی ضروری صدقات اور نفلی روزے اس جنگ میں ہمارے سب سے مؤثر اور کامیاب ہتھیار ہو سکتے ہیں۔

مثبت سوچ اور صبر و برداشت

اکثر ایسے اوقات کا ان علم بھی ہو جاتے ہیں لیکن بہر صورت ان کا مقابلہ تو کرنا ہی

ہے جو صرف مثبت سوچ، مثبت طرزِ عمل اور صبر و برداشت سے ہی کیا جاسکتا ہے کیوں کہ یہی سنت انبیاء ہے، دائیں بائیں سے نکلنے کی یا کسی شارٹ کٹ کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی، ایسی صورتوں میں غلط طریقہ کار اختیار کر کے ہم مزید سنگین نوعیت کے مسائل کو دعوت دیتے ہیں جو خرابی کا وقفہ مزید بڑھا دیتے ہیں۔

اس کی مثال بالکل اُس شخص کی سی ہے جو کسی چھوٹی موٹی غلطی کے سبب تین چار ماہ کے لیے جیل چلا گیا ہو اور سزا ختم ہونے سے پہلے ہی جیل میں کسی سے جھگڑا کر کے ایک اور مقدمے میں پھنس جائے، نتیجے کے طور پر سزا کی میعاد مزید بڑھ جائے اور ابھی وہ دوسری سزا بھی ادھوری ہی تھی تو اس نے کوئی اور خطرناک نوعیت کا جرم کر دیا، مثلاً کسی دوسرے قیدی یا سپاہی وغیرہ کو قتل کر دیا تو اب زندگی بھر کے لیے جیل ہی اُس کا مقدر ہو گی۔

ذہنی خلفشار

یہ ایک تجربہ شدہ حقیقت ہے کہ سیارگان کے نحس اثرات ڈپریشن، بے چینی اور گھبراہٹ یا جلد بازی کے علاوہ ذہنی خلفشار کا باعث بھی ہوتے ہیں اور اس پر قابو پانا بہت ضروری ہوتا ہے، بعض لوگ جن کا پیدائشی زائچہ مضبوط ہو وہ با آسانی اپنے ذہنی خلفشار پر قابو پا لیتے ہیں لیکن اس کے برعکس صورت حال میں اکثر لوگ ذہنی خلفشار کا شکار ہو کر خود اپنے لیے مزید مصیبتیں مول لیتے ہیں، یہ ذہنی خلفشار دوسرے لوگوں کی طرف سے ہو یا حالات کا پیدا کردہ، آپ کو ہر صورت میں اس پر قابو پانا ہو گا، آپ اس سے کس طرح نجات پاتے ہیں اس کا انحصار آپ پر ہے۔

پیرا سائیکولوجی کے طریقوں میں سانس کی مشقیں (Breathing Exercise) مراقبہ (Meditation) اس حوالے سے نہایت مفید ہیں، اعصاب و دماغ کو توانائی بخشتی ہیں اور ہمیں ہر طرح کے ذہنی انتشار سے نجات دیتی ہیں (اس سلسلے میں رہنمائی کے لیے ہماری کتاب ''مظاہر نفس'' کا مطالعہ کرنا چاہیے) اس کے علاوہ مخصوص پتھروں کا استعمال یا الواح و نقوش کا استعمال بھی اس معاملے میں معاون ہوتا ہے، اگر ہم نماز کی

پابندی کریں اور کثرت سے استغفار کو اپنے ورد میں رکھیں تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ ہم اپنے ذہنی خلفشار پر قابو نہ پا سکیں۔

اپنے دلچسپ اور پسندیدہ موضوعات کا مطالعہ یا پسندیدہ میوزک سے لُطف اندوز ہونا بھی ذہنی انتشار سے نجات دیتا ہے، یاد رکھیں ایک منتشر ذہن کبھی بھی دُرست فیصلے نہیں کر سکتا، اُس کی کارکردگی بھی کبھی معیاری نہیں ہوگی، وہ اپنی اندرونی بے چینی اور اضطراب کے ہاتھوں مجبور ہو کر ہمیشہ جلد بازی کا مظاہرہ کرے گا اور نقصان اُٹھائے گا جس کا الزام قسمت کو دے گا یا اپنے قریبی دوست احباب یا رشتہ داروں کو۔

ایک علمی رہنمائی

علم نجوم زندگی کے ہر شعبے میں ہماری مدد کر سکتا ہے، بشرط یہ کہ ہم اس کو غیب کا علم سمجھنا چھوڑ دیں، یہ ایک سائنس ہے جو انسان کو سمجھنے اور وقت کی کیفیات کو جاننے میں معاون و مددگار ہے، ہم نے اب تک سیارگان کے اثرات پر مختصر انداز میں بات کی ہے کہ وہ کس طرح ہماری زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں اور ہم مختلف نوعیت کی پرابلمز یا پریشانیوں کا شکار ہوتے ہیں، اسی موضوع کو آگے بڑھاتے ہوئے اب ہم انسانی کمزوریوں اور خامیوں پر بات کریں گے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم میں سے ہر شخص میں کوئی پوشیدہ کمزوری یا برائی ہوتی ہے جسے اگر دُرست نہ کیا جائے تو وہ سخت نقصان دہ ثابت ہوتی ہے، عام طور سے ان کمزوریوں کا سبب سیاروں کی مخالف پوزیشن یا نامناسب سیاروی کمبی نیشن ہوتے ہیں، ان کے اثرات زندگی بھر مرتب ہوتے رہتے ہیں اور ان کی وجہ سے زندگی بار بار پریشانیوں کا شکار ہوتی ہے پھر ہم کہتے ہیں کہ معلوم نہیں ہمارے ساتھ کیا مسئلہ ہے؟

بعض خطرناک برائیاں قاتلانہ مزاج، غصہ و اشتعال، مالی بدعنوانی، چوری، جھوٹ، بلیک میلنگ یا دیگر جذباتی اور احساساتی برائیاں ہیں، جن میں حسد بھی نمایاں ہے۔

بہت سے لوگ یہ ماننے سے انکار کر سکتے ہیں (اور اکثر کرتے ہیں) کہ ان میں اتنی

سنگین نوعیت کی کوئی خامی یا برائی نہیں ہے، ہمارا بار ہا کا تجربہ ہے کہ جب ہم کسی شخص کی فرمائش پر اس کی کوئی خاص برائی بیان کرتے ہیں تو کم ہی ایسے لوگ ہوتے ہیں جو اسے تسلیم کرلیں، شاید اپنی خامیوں اور برائیوں سے کم ہی لوگ واقف ہوتے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ دائرۂ بروج کے بعض برج کچھ ایسے ہی ہیں جو یا تو اپنی خامیوں اور برائیوں سے بے خبر رہتے ہیں یا انہیں تسلیم کرتے ہوئے ان کی انا مجروح ہوتی ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ ہم میں سے بیشتر لوگوں میں بعض ایسے عیب ہیں جنہیں ہم دور کرنے کی یا تو کوشش ہی نہیں کرتے یا پھر انہیں زیادہ سنجیدگی سے نہیں لیتے، ہم اکثر بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنتے ہیں "اگر مجھے غصہ آجاتا تو اسے جان سے مار ڈالتا"

غصہ اور اشتعال

بہت سے ایسے جوطیش اور بے قابو اشتعال سے جنم لیتے ہیں اُن کا محرک سیارہ مریخ کا منفی عمل ہوتا ہے، اگر مریخ پیدائشی زائچے میں متاثرہ یا دیگر سیارگان سے اسکوائر یا مقابلے کا زاویہ رکھتا ہو، خاص طور پر شمس یا قمر سے تو ایسا شخص خطرے میں ہے کیوں کہ وہ کسی وقت بھی حد سے زیادہ مشتعل ہوکر اپنے لیے کوئی مصیبت مول لے سکتا ہے، بے سوچے سمجھے کسی خطرے کی طرف بڑھ سکتا ہے، نہایت سفاکانہ کارروائیاں جن میں قتل جیسے جرائم شامل ہیں، اکثر مریخ سے متاثرہ افراد سے سرزد ہوتی ہیں۔

وہ لوگ جن پر سیارہ مریخ کی سرگرمیاں حکمرانی کرتی ہیں، 21 مارچ سے 19 اپریل کے درمیان پیدا ہونے والے حمل (Aries) افراد یا 24 اکتوبر سے 22 نومبر تک پیدا ہونے والے عقرب افراد ہیں کیوں کہ جلادفلک مریخ اور پلوٹو کا تعلق ان دونوں بروج سے ہے، اگر ایسے لوگوں کے زائچے میں مریخ یا پلوٹو متاثرہ ہیں یا مخالفانہ زاویے رکھتے ہیں تو لازمی طور پر انہیں اپنے غصے اور اشتعال یا مہم جوئی کی عادت پر قابو پانے کی ضرورت ہے۔

22 دسمبر تا 19 جنوری پیدا ہونے والے برج جدی (Capricorn) کے حامل افراد

اور 23 جولائی تا 23 اگست پیدا ہونے والے اسد (Leo) افراد بھی سیارہ مریخ کے اثرات سے متاثر ہوتے ہیں کیوں کہ جدی میں مریخ شرف یافتہ یعنی عالم وجد میں ہوتا ہے اور یہی صورت اسد میں نظر آتی ہے لہٰذا مذکورہ شمسی یا قمری برجوں کے حامل لوگ مریخ کے اثرات با آسانی قبول کرتے ہیں اور جب یہ مخالفانہ زاویے بنا رہا ہو تو انہیں بھڑ کنے اور جارحانہ انداز اختیار کرنے سے روکنا خاصا مشکل کام ہوتا ہے۔

چاند خاص طور سے سیاروی اثرات میں خصوصی حساسیت (Sensitivity) عطا کرتا ہے گویا وہ جلتی پر تیل چھڑکتا ہے اور جن لوگوں کی زندگی میں قمر اور مریخ کوئی منفی کردار ادا کر رہے ہوں وہ خاص طور سے بلا سبب بھی مشتعل ہو جاتے ہیں، ان کا غصہ بے قابو ہو جاتا ہے اور مار دھاڑ پر اتر آتے ہیں، پرانے زمانے سے یہ محاورہ مشہور ہے کہ فلاں بڑا ہتھ چھٹ ہے، یقیناً یہ بات ایسے ہی لوگوں کے لیے کہی جاتی ہوگی۔

مریخ کے مرتب کردہ منفی اثرات کی زیادتی مذکورہ بالا بروج میں مختلف نوعیت کی ہوتی ہے، حمل افراد میں حادثاتی جرائم کا ارتکاب کرنے کا رجحان پایا جاتا ہے، یہ ویسے بھی ایک ''پہل کار'' برج ہے یا پھر حمل افراد سے اس وقت کوئی جرم سرزد ہوتا ہے جب وہ کسی وجہ سے مشتعل ہو جائیں۔

پرانے زمانے میں ڈوئیل لڑنے والے اس قسم کے جرائم کی بہترین مثال ہیں جو ذرا ذرا سی بات پر بھڑک اٹھتے تھے اور تلوار یا پستول لہراتے ہوئے میدان میں کود پڑتے تھے، یاد رہے کہ حمل افراد کسی چیلنج کو بھی نظر انداز نہیں کرتے، برج حمل کا نشان ''مینڈھا'' ہے جو مخالف کی پیش قدمی محسوس کرتے ہی سر جھکا کے پیچھے ہٹنا شروع کر دیتا ہے تا کہ پوری طاقت سے مخالف پر حملہ آور ہو سکے حمل افراد بھی کسی چیلنج کا سامنا اسی طرح کرتے ہیں۔

برج عقرب والے مریخ کی منفی پوزیشن یا کسی منفی زاویے کے نتیجے میں جنسی جرائم کے مرتکب ہوتے ہیں، خاص طور پر قمری برج عقرب والے، واضح رہے کہ برج عقرب کا تعلق خاص طور پر جنس سے ہے، یہ حمل کی طرح بھڑ کنے والے نہیں ہوتے، اپنے جذبات

پر قابو پانا یا انہیں عارضی طور پر کچلنا جانتے ہیں اور موقع کی تلاش میں رہتے ہیں بعض بدنام زمانہ جنسی جرائم پیشہ افراد کا تعلق اسی برج سے رہا ہے۔

ڈاکٹر کرسچین برنارڈ کے نام سے کون واقف نہیں ہوگا، میڈیکل کی تاریخ میں دل کی تبدیلی کا پہلا آپریشن کرنے والے نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر کرسچین برنارڈ کی سب سے بڑی کمزوری جنس زدگی تھی اور ایسی ہی ایک جنسی زیادتی کے نتیجے میں وہ قتل ہو گئے تھے، ان کا شمسی برج عقرب تھا۔

حسد و رقابت کا مادّہ بھی سب سے زیادہ برج عقرب میں پایا جاتا ہے، اگر مریخ یا پلوٹو متاثرہ یا مخالف نظرات رکھتے ہوں تو یہ جذبے نہایت شدید ہو جاتے ہیں اور منفی کردار سامنے آتا ہے، یہ لوگ بہت گہرے، پیچیدہ، سازشی اور متشدد ہوتے ہیں، ان کی حرکات و سکنات کو سمجھنا آسان نہیں ہوتا، ان کے جرائم بھی پیچیدہ اور پُرفریب ہوتے ہیں، ان کی تہہ تک پہنچنے کے لیے کسی ذہین سُراغ رساں کی ضرورت ہو سکتی ہے، حالاں کہ وہ خود بھی بہترین سُراغ رساں ہوتے ہیں اور اکثر پولیس یا انٹیلی جنس سروسز کے بہترین دماغوں میں ان کا شمار ہوتا ہے۔

برج جدی کا حاکم سیارہ زحل ہے جو نظم و ضبط اور صبر و برداشت کا سیارہ ہے لیکن مریخ اس برج میں شرف کی قوت حاصل کرتا ہے، اگر منفی اثرات کا حامل اور متاثرہ ہو تو یہ لوگ نہایت ہٹ دھرم، سفاک اور بے رحم ہوتے ہیں، ان کی خود غرضی نمایاں نظر آتی ہے، اپنے ذاتی مفادات کے لیے کچھ بھی کر سکتے ہیں، دلچسپ بات یہ ہے کہ اپنے جرائم یا برائیوں کے لیے اس طرح لڑتے ہیں جس طرح بیشتر لوگ نیک مقاصد یا اچھائی کے لیے لڑتے ہیں، اکثر انہیں اچھائی اور برائی کے درمیان فرق سمجھانا مشکل ترین کام ہوتا ہے، بعض اوقات انہیں جرائم کرنے کا چسکا پڑ جاتا ہے اور اس حوالے سے وہ بڑے نظم و ضبط کے ساتھ پلاننگ کرتے ہیں، وہ انتقام لینے یا سزا دینے کے قائل ہوتے ہیں، اپنے نظریات کے تحت قتل و غارت گری کا بازار گرم کر سکتے ہیں، بعض ”سیریل کلرز“ کا شمسی برج یا قمری

برج جدی اورزائچے میں مریخی بگاڑ پایا گیا ہے۔

اگر جدی شخص مجرم بن جائے، خاص طور سے قمری برج جدی والا تو وہ انتہائی خطرناک اور سفاک مجرم ہوتا ہے جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا، قمر در جدی کو ویسے بھی علم نجوم میں اچھا نہیں سمجھا جاتا، یہ لوگ نہایت شکی مزاج اور کسی پر اعتبار نہ کرنے والے، بال کی کھال نکالنے والے ہوتے ہیں، ساتھ ہی اگر زائچے میں مریخ بھی منفی کردار ادا کر رہا ہو یا ٹرانزٹ میں نحس اثرات کا حامل ہو تو ایسا شخص انتہائی خطرناک اور سفاک ہوسکتا ہے، جرائم کے حوالے سے اس کی منصوبہ بندی لاجواب ہوتی ہے، وہ تمام جزئیات کا پورا پورا خیال رکھتا ہے یعنی ایک بے داغ منصوبہ بندی جو اپنے پیچھے کوئی نشان نہیں چھوڑتی۔

شمسی یا قمری برج اسد کا مزاج شاہانہ ہے، عام طور پر یہ لوگ گھٹیا کاموں یا کمتر درجے کے لوگوں سے دور رہتے ہیں اور اگر مریخ زائچے میں کوئی بگاڑ پیدا کر رہا ہو تو یہ جرائم کا ارتکاب کرنے کے بجائے انا (Ego) کا شکار ہوتے ہیں، یہ انانیت اکثر خود ان کے لیے وبال جان بنتی ہے، ان کے غرور و تکبر میں اضافہ ہوتا ہے، خوشامد پسندی کے شائق ہوتے ہیں، یہ لوگ اکثر انتہائی اونچے مقام پر پہنچتے ہیں اور دوسروں کے حسد، کینہ اور فریب کا شکار ہوتے ہیں، ان کے خلاف سازشیں کی جاتی ہیں اور انہیں کسی نہ کسی جرم میں پھنسا دیا جاتا ہے پھر یہ کسی المناک انجام سے دوچار ہوسکتے ہیں۔

خرابی یہ ہے کہ اپنی انا اور بڑھی ہوئی خود اعتمادی کی وجہ سے یہ اپنے اردگرد کے سازشی ماحول سے بے خبر رہتے ہیں، خوشامدی افراد ان کے اچھے وقت میں ان کی آنکھوں پر خوشامد کی پٹی باندھ دیتے ہیں اور برے وقت میں ساتھ چھوڑ دیتے ہیں۔ کوئی تنقیدی بات ان سے برداشت نہیں ہوتی، خصوصاً اپنی ذات کے حوالے سے۔ عام طور پر یہ لوگ اپنی غلطیاں بھی دوسروں کے کھاتے میں ڈالتے رہتے ہیں۔

ضروری نہیں ہے کہ مکمل عقرب، جدی یا اسد ایسا ہی ہو جیسا ہم نے

بیان کیا ہے کیوں کہ اس کے لیے سیارہ مریخ کی منفی پوزیشن ضروری ہے، اگر وہ مثبت ہوگی تو نتائج اس کے برعکس نہایت اعلیٰ درجے کے سامنے آئیں گے، خامیاں، خوبیوں میں بدل جائیں گی کیوں کہ مریخ ہی وہ سیارہ ہے جو ہماری عملی قوت کو چار چاند لگاتا ہے، ہم مریخی قوت کے بغیر نہایت ناکارہ، نکمے، سُست، کاہل اور بزدل ہو سکتے ہیں۔

اب تک سیارہ مریخ کے منفی اثرات کا مختصر جائزہ پیش کیا گیا اور ایسے بروج کی نشان دہی کی گئی جو مریخ کے منفی اثرات کے نتیجے میں منفی سرگرمیوں کا رجحان رکھتے ہیں، اس حوالے سے اگر زیادہ چھان بین کی جائے تو مختلف قسم کے کیریکٹر سامنے آسکتے ہیں اور مریخ کے منفی اثرات میں کمی بیشی بھی ہوسکتی ہے یا بعض دوسرے سیارگان کے موافق اور سعد اثرات بھی اس سلسلے میں اہم کردار ادا کرسکتے ہیں جس کے نتیجے میں مریخی اثرات کنٹرول بھی ہوسکتے ہیں لیکن یہ تمام باریکیاں کسی کا انفرادی زائچہ (Birth Chart) دیکھنے کے بعد ہی ظاہر ہوتی ہیں۔

شمسی، قمری اور پیدائشی برج

اس حوالے سے ایک اور اہم پہلو وضاحت طلب ہے، ہم پہلے بھی کئی بار اپنے مضامین میں یہ بتاتے رہے ہیں کہ صرف شمسی برج (Sun sign) ہی مرکزی اور کلی کردار کا حامل نہیں ہوتا، قمری برج (Moon Sign) اور پیدائشی برج (Birth sign) اس سے زیادہ اہمیت کے حامل ہیں، بہتر ہوگا کہ ایک بار پھر شمسی، قمری اور پیدائشی برج کے بارے میں وضاحت کردی جائے اور ان کی علیحدہ علیحدہ اہمیت پر بھی روشنی ڈالی جائے تاکہ ہمارے ایسے قارئین جو صرف اپنے شمسی برج ہی کے بارے میں جانتے ہیں، مذکورہ بالا دونوں برجوں کی حقیقت بھی جان لیں۔

عزیزان من! یہ تو آپ جانتے ہیں کہ شمسی برج سے مراد آپ کا وہ برج ہے جس میں پیدائش کے وقت آپ کا سورج موجود تھا اور اس کے لیے پورے سال کو 12 برجوں پر تقسیم کردیا گیا ہے لہٰذا آسمانی ہر شخص اپنی تاریخ پیدائش کے مطابق اپنا شمسی برج

معلوم کر لیتا ہے لیکن قمری برج یا پیدائشی برج کے بارے میں اسے کچھ معلوم نہیں ہوتا اور عام طور پر ایسٹرولوجر اس حوالے سے کچھ بتانا بھی ضروری نہیں سمجھتے۔

طالع قمری

قمری برج سے مراد وہ برج ہے جس میں آپ کی پیدائش کے وقت چاند حرکت کر رہا تھا، بالکل اسی طرح جیسے پیدائش کے وقت شمس کسی برج میں موجود تھا لہٰذا قمری برج معلوم کرنے کے لیے ضروری ہے کہ آپ اپنے پیدائشی سال کی جنتری سے مدد لیں یا کسی ایسٹرولوجیکل سافٹ ویئر سے مدد لیں، ضروری نہیں ہے کہ پیدائش کے وقت آپ کا شمس جس برج میں ہو، قمر بھی اسی برج میں ہو، وہ کسی اور برج میں ہوسکتا ہے مثلاً اگر شمس برج حمل میں ہے تو آپ کی پیدائش کے وقت قمر، ثور، جدی یا قوس وغیرہ میں بھی ہوسکتا ہے، اس طرح آپ برج حمل کے ساتھ ایک دوسرے برج کی خصوصیات کے حامل بھی ہو جائیں گے، قمری برج کے اثرات و خصوصیات اس کتاب میں دیے گئے ہیں لہٰذا اگر اپنا قمری برج معلوم کر لیں تو اپنی فطرت کے بارے میں آگہی حاصل کر سکتے ہیں۔

طالع پیدائش

پیدائشی برج کو اصطلاحاً "طالع پیدائش" (Rising Sign) یا برتھ سائن بھی کہا جاتا ہے اس کا تعلق پیدائش کے وقت سے ہے اگر کسی کا وقت پیدائش معلوم نہ ہو تو اس کا برتھ سائن بھی معلوم نہیں ہوسکتا اور خیال رہے کہ برتھ سائن یا طالع پیدائش سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے اس کے بغیر درست زائچہ نہیں بن سکتا اور آپ کے حالات زندگی پر بھی درست طور پر روشنی نہیں ڈالی جاسکتی، یہ بھی عام آدمی کو معلوم نہیں ہوتا، اسے معلوم کرنے کے لیے مخصوص حسابی قواعد سے مدد لی جاتی ہے، مکمل تاریخ پیدائش کے ساتھ درست وقت پیدائش اور زمین کے اُس طول البلد اور عرض البلد سے واقفیت ضروری ہے جہاں آپ پیدا ہوئے ہیں، تب ہی کسی کا برتھ سائن معلوم ہوسکتا ہے، امید ہے اس وضاحت کے بعد کسی بھی انسان کے لگن، شمس یا کسی واقعے کے ان تینوں برجوں کے بارے

میں آپ جان گئے ہوں گے۔
اب یہ بھی سمجھ لیجیے کہ ان کی علیحدہ علیحدہ کیا اہمیت ہے اور یہ کس طرح آپ کی زندگی پر اثرانداز ہوتے ہیں۔

شخصیت، فطرت اور عمل

شمسی برج ہماری شخصیت کا آئینہ دار ہے یعنی لوگ ہمیں کس طرح دیکھتے ہیں اور کیسا سمجھتے ہیں مزید یہ کہ ہمارے مزاج کے معاملات اور رجحانات کیسے ہیں جیسا کہ شمسی برج حمل کے بارے میں آپ جانتے ہیں کہ اس کا نشان (مینڈھا) ہے، منسوبی نمبر 9 ہے، اسے ایکشن کا برج کہا جاتا ہے، مزاجی طور پر یہ لوگ زندگی میں نمبر 1 رہنا پسند کرتے ہیں، پہل کار ہوتے ہیں، جوشیلے اور جذباتی ہوتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح تمام 12 بروج کی خصوصیات آپ اکثر کتب و رسائل میں پڑھتے رہتے ہیں اور اپنے بارے میں واقفیت حاصل کرتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس طرح آپ صرف اپنے ظاہری رویے اور مزاج کے بارے میں جان پاتے ہیں جبکہ کچھ حقیقتیں آپ سے پوشیدہ رہتی ہیں اور شاید اسی لیے آپ سوچتے ہیں کہ بعض معاملات میں آپ ایسے نہیں ہیں جیسا کہ آپ کے شمسی برج کے بارے میں کہا جاتا ہے اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ آپ اپنے دوسرے دو اہم ترین بروج سے ناواقف ہوتے ہیں، 12 شمسی بروج کے بارے میں مکمل معلومات کے لیے ہماری کتاب ''آپ شناسی'' کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔

طالع قمری

قمری برج کو طالع قمری، ہندی میں جنم راشی اور انگریزی میں مون سائن کہا جاتا ہے، اگر آپ اس کے بارے میں مطالعہ کریں تو آپ کو اپنے فطری رجحانات اور خوبیوں خامیوں کے بارے میں معلومات حاصل ہوں گی، قمر چوں کہ ہماری زمین کا سب سے قریبی سیارہ ہے لہٰذا یہ ہماری زندگی پر بہت گہرے اثرات ڈالتا ہے، اب اگر آپ کا شمسی برج حمل ہو اور قمری برج بھی حمل ہو تو آپ ایک زیادہ طاقت ور حملی اثرات کے حامل شخص

ہیں جس کے مزاج اور فطرت میں ہم آہنگی ہے لیکن اگر صورت حال اس کے برعکس ہے تو پھر ضروری نہیں ہے کہ شمسی برج حمل کے اثرات آپ پر زیادہ گہرے ہوں، بے شک ظاہری طور طریقے حملی ہی ہوں گے لیکن فطری خواہشات اور رجحانات مختلف ہو سکتے ہیں مثلاً شمسی برج حمل کے ساتھ آپ کا قمری برج اگر ثور ہے تو آپ اتنے جوشیلے، پہل کار اور متحرک نہیں ہوں گے جتنا مذکورہ بالا حملی ہوگا جس کا شمس اور قمر دونوں برج حمل میں ہیں کیوں کہ فطری طور پر آپ کی لگام برج ثور کے ہاتھ میں ہے جو مستقل مزاج بھی ہے، ذمہ دار بھی ہے اور قدم اٹھانے سے پہلے اچھی طرح غور وفکر کرتا ہے، اپنے نفع نقصان کا اندازہ کرتا ہے، وہ صرف حملی خصوصیات کے باعث آنکھ بند کر کے خطرات میں نہیں کودتا، اسی طرح قمری برج کی خصوصیات شمسی برج حمل کی خصوصیات کے ساتھ شامل ہو کر ہمارے مزاج اور فطرت کی تشکیل میں اپنا کردار ادا کرتی ہیں۔

طالع پیدائش

طالع پیدائش یعنی برتھ سائن ہمارے عمل کی نشان دہی کرتا ہے یعنی ہم جب حرکت میں آتے ہیں تو دنیا کے اسٹیج پر ہماری کارکردگی کا انداز کیا ہوتا ہے، ہم کس طرح کام کرنا پسند کرتے ہیں اور کسی خاص موقع پر کس نوعیت کا ردعمل ظاہر کرتے ہیں، ہم کتنے سخت جان ہیں، کتنے محنتی یا آرام طلب ہیں اور دوسروں کے ساتھ کس طرح پیش آتے ہیں، اگر شمسی برج حمل، قمری برج حمل اور طالع پیدائش بھی حمل ہو تو ایسا شخص مکمل طور پر حملی خصوصیات کا مالک ہوگا، اس کے برعکس صورت حال میں نتائج تبدیل ہوں گے، عام طور سے ایسا بہت کم دیکھنے میں آتا ہے، لاکھوں میں کوئی ایک شخص ایسا ہوتا ہے جس کے تینوں مرکزی بروج ایک ہی ہوں لیکن بعض حالات میں یہ کوئی اچھی صورت حال نہیں ہوتی، اپنی خوبیوں اور خامیوں سے قطع نظر ایسے افراد یقیناً غیر معمولی ہو سکتے ہیں۔

طالع پیدائش کو کسی بھی انسان، ملک یا شہر یا واقعے کے زائچے میں اولیت حاصل ہے۔ زائچے کا پہلا گھر ہی طالع پیدائش یا برتھ سائن کہلاتا ہے اور اس کے بعد ہی ترتیب

وار دوسرے گیارہ گھر زائچے کی تکمیل کرتے ہیں، اس اعتبار سے پہلے گھر کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے یعنی پہلا گھر کسی بھی زائچے میں ہم خود ہیں یعنی صاحب زائچہ ہے اور باقی گیارہ گھر اس کی ذات سے جڑے ہوئے معاملات و مسائل ہیں۔

عزیزان من! اس قدر تفصیل سے شمسی، قمری اور پیدائشی برجوں کے بارے میں بیان کرنے کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ اکثر لوگ علم نجوم کی اصل حقیقت سے بے خبر ہیں اور وہ صرف شمسی برج ہی کو سب کچھ سمجھ بیٹھے ہیں۔ مزید یہ کہ درحقیقت ایسے لوگ اپنی بہت پوشیدہ صفات سے بے خبر رہتے ہیں۔ آخری بات یاد رکھنے کی یہ ہے کہ شمسی برج کے زیر اثر ہماری خصوصیات عمر اور وقت کے تقاضوں کے مطابق تبدیل ہو سکتی ہیں یا ان میں کمی بیشی ہو سکتی ہے، مثلاً ایک حمل بچہ بے حد شریر اور نٹ کھٹ ہوتا ہے، جوانی میں شرارت کا پہلو ختم ہو سکتا ہے اور مزاج میں سنجیدگی پیدا ہو سکتی ہے لیکن قمری برج کے تحت گہرے اور دائمی اثرات ظاہر ہوتے ہیں جو زندگی بھر ساتھ رہتے ہیں اسی طرح پیدائشی برج کے اثرات بھی دائمی ہوتے ہیں یعنی ہمارا زندگی گزارنے یا کام کرنے کا اسٹائل ہمیشہ یکساں رہتا ہے، ہم اپنے پیدائشی برج کے خلاف بہت کم جا سکتے ہیں۔

بارہ برجوں کی منفی خصوصیات

حمل سے حوت تک بارہ برج ہیں اور سب اپنی انفرادی خوبیوں اور خامیوں کا مجموعہ ہیں، ان خوبیوں اور خامیوں میں کمی بیشی کسی کے انفرادی زائچے کی روشنی میں دیکھی جا سکتی ہے، عام طور پر خوبیوں کے بارے میں لکھا جاتا رہا ہے یا کمزوریوں کو بھی ایسے انداز میں بیان کر دیا جاتا ہے تاکہ کسی کی دل شکنی نہ ہو لیکن ہمارا موضوع فی الحال اس کے برعکس ہے۔

بارہ برجوں میں پائی جانے والی منفی خصوصیات کس نوعیت کی ہو سکتی ہیں، ہم اس کی نشاندہی کر رہے ہیں لیکن خیال رہے کہ انفرادی زائچے میں یہ منفی خصوصیات کم یا زیادہ ہو سکتی ہیں، زیادتی کی صورت میں یہ لوگ نہایت خطرناک، بدکردار یا مختلف نوعیت

کے جرائم میں ملوث ہوسکتے ہیں، ممکن ہے آپ نے ایسے افراد کو دیکھا ہو اور آپ کو شدید حیرت ہوئی ہو کیوں کہ آپ کا اور ان کا برج ایک ہی تھا لیکن وہ آپ کے مقابلے میں ایک مختلف شخصیت، فطرت اور کردار کے حامل تھے اور ایک منفی لائف گزار رہے تھے۔

یہ پہلے بیان کیا جاچکا ہے کہ مریخ خاص طور پر اپنی ناقص پوزیشن سے کوئی منفی بگاڑ پیدا کرتا ہے اور یہ کام کسی دوسرے انداز میں بعض دوسرے سیارگان بھی کرتے ہیں، مثلاً زحل شمس، زہرہ، عطارد، قمر، نیپچون، یورینس وغیرہ، بارہ برجوں کو یہ منفی انداز میں کس طرح متاثر کرتے ہیں، اس کی ایک جھلک یہاں پیش کی جارہی ہے۔

منفی رجحانات

حمل مرد و خواتین حادثاتی طور پر تشدد اور جرائم کی طرف راغب ہوتے ہیں اور یہ حادثہ عام طور پر اُس صورت میں پیش آتا ہے جب وہ غصے اور اشتعال میں ہوں یا انہیں اشتعال دلا یا جائے، چیلنج کیا جائے۔

ثور افراد کا اشتعال اور غصہ اکثر گالم گلوچ تک محدود رہتا ہے، شاذ و نادر ہی یہ لوگ تشدد کا راستہ اپناتے ہیں۔

جوزا والے نحس اثرات کے تحت چوری، جعلسازی، دھوکے بازی، جھوٹ بولنا اور مالی بدعنوانیوں میں ملوث ہوتے ہیں، خاص طور پر اس صورت میں جب ان کا حاکم سیارہ عطارد مریخ کے ساتھ کسی ناموافق پوزیشن میں ملوث ہوتا ہے۔

سرطانی افراد منشیات کے استعمال اور جنسی بے راہ روی میں حد سے بڑھ سکتے ہیں، اگر مریخ، نیپچون یا یورینس کے ناقص اثرات قمر کو متاثر کررہے ہوں۔

اسدی افراد بھی بلانوشی یعنی منشیات کا حد سے زیادہ استعمال، دوسروں کو ڈرانا دھمکانا، بسیار خوری کا رجحان رکھتے ہیں اور بعد میں خودکشی کا شکار ہوجاتے ہیں۔

سنبلہ والوں میں بخل، کنجوسی، مراق، منشیات کا استعمال اور بعض کیسوں میں دوسروں کو دھوکا دینے کا رجحان ہوسکتا ہے، خودکشی کے حوالے سے اکثر پریشان نظر آتے ہیں۔

میزانی افراد ہم جنس پرستی کی طرف مائل ہو سکتے ہیں، ان کی آئیڈیالوجی میں عجیب و غریب قسم کی تبدیلیاں آسکتی ہیں۔

عقرب والے جنسی جرائم، جنسی کج روی، بلانوشی اور منشیات کے حد سے زیادہ استعمال کی طرف راغب ہو سکتے ہیں اور تشدد پسند ہوتے ہیں۔

قوسی افراد میں جھوٹ، فراڈ، خرد برد اور بڑے پیمانے پر چوری و ڈکیتی کا رجحان پیدا ہو سکتا ہے۔

جدی والے ناقص اثرات کے زیر اثر منظم واردات، مجنونانہ قتل، تشدد اور جرائم کی طرف راغب ہوتے ہیں۔

برج دلو والے دھوکے بازی اور غلط بیانی جیسے جرائم کرتے ہیں۔

حوت والوں کو اس نوعیت کے کسی بگاڑ سے بہت زیادہ خطرات ہو سکتے ہیں، وہ جھوٹ، دھوکا، فریب، خود ترسی، مظلومیت کا لبادہ اوڑھ سکتے ہیں، نفسیاتی بگاڑ کوئی بھی عجیب رنگ اختیار کر سکتا ہے، حد سے زیادہ شراب نوشی، منشیات کا استعمال اور جذباتی ہیجان انگیزی وغیرہ۔

آپ نے اکثر ایسے مرد و خواتین کو دیکھا ہوگا جو آپ کو نارمل نظر نہیں آئے ہوں گے، کوئی نہ کوئی غیر معمولی بات، عادت یا حرکت آپ نے نوٹ کی ہوگی اور حیران ہوئے ہوں گے کہ آخر فلاں شخص ایسا کیوں کرتا ہے؟ لیکن آپ کبھی نہیں جان سکتے کہ درحقیقت اس کا مسئلہ کیا ہے؟

علاج و تدبیر

ایسا نہیں ہے کہ یہ لوگ لا علاج ہیں، ان کا بھی معقول علاج ہو سکتا ہے، اس نوعیت کی خرابیوں کو دور کرنے کے لیے ماہرین نفسیات نے بہت تحقیق کی ہے اور علاج کے طریقے بھی مقرر کیے ہیں، مشہور ماہر نفسیات کارل یونگ نے اس حوالے سے بہت کام کیا، اس کا کہنا ہے کہ میں نے انسانی نفسیات کی پیچیدگیوں کو سمجھنے میں ایسٹرولوجی سے مدد لی، بعد

ازاں اس کے بعض شاگردوں نے ایسٹرولوجی کی مخالفت میں یونگ کے اس قول کو چھپانے کی کوشش بھی کی لیکن کامیاب نہ ہوسکے۔

علم نفسیات کو ایک سائنس کا درجہ دلانے کے لیے ماضی کے ماہرین نفسیات نے انسانی نفسیات کے مابعدالطبیعاتی مسائل کو نظرانداز کیا لہٰذا مروجہ نفسیاتی علاج معالجہ محض مادّی کوششوں تک محدود ہوکر رہ گیا، ایسے علاج معالجے کے تسلی بخش نتائج سے مریض محروم رہ جاتے ہیں کیوں کہ جو خرابیاں انسانی روح میں پیوست ہوں وہ بہرحال مادّی طریقہ ء علاج سے مکمل شفایابی حاصل نہیں کر پاتیں، البتہ سائیکولوجی کے ساتھ پیراسائیکولوجی کا طریقہ ء کار زیادہ مؤثر ثابت ہوا ہے، ایسے علاج معالجے میں سب سے زیادہ دُرست تشخیص کی ضرورت ہوتی ہے جو عام مروجہ طریقوں سے ممکن نہیں ہے، ایک ماہر ایسٹرولوجسٹ ہی اصل خرابی کی نشان دہی کرسکتا ہے۔

ایسٹرولوجی میں صرف تشخیص ہی نہیں ہے بلکہ علاج و تدبیر کے حوالے سے بھی تحقیق ہوئی ہے لیکن عام لوگ اس طریقہ کار سے زیادہ واقفیت نہیں رکھتے اور خاص طور پر ہمارے ملک میں ایسے معاملات پر غور و فکر کرنے کا رجحان ہی نہیں ہے، ہر پیچیدہ مسئلے کو جن بھوت اور سحر و جادو قرار دے کر کچھ دوسرے ہی کھیل تماشے شروع کرا دیے جاتے ہیں، اگر ایسی خرابیوں اور امراض کے علاج سے پہلے زائچے میں موجود خرابیوں کی نشان دہی ہوجائے تو ایسٹرولوجیکل ٹریٹمنٹ کے طور پر کلر تھراپی، جیم تھراپی اور مخصوص الواح و نقوش سے مدد لی جاسکتی ہے۔

پیراسائیکولوجی اور ایسٹرولوجیکل ٹریٹمنٹ کے بعد ہومیوپیتھی ایسا طریقہ علاج ہے جو نفسیاتی پیچیدگیوں پر قابو پانے میں مددگار ثابت ہوتا ہے کیوں کہ ہومیوپیتھی کے بانیوں نے اپنی دواؤں کے تجربات جانوروں پر نہیں کیے بلکہ براہ راست انسان پر کیے ہیں اور ان تجربات کے دوران میں جو حیرت انگیز حالات و واقعات سامنے آئے، انہیں نوٹ کیا گیا، اس طرح انسانی نفسیات کی پیچیدگیوں کے بارے میں ہومیوپیتھی نے بہت سے راز

فاش کیے اور مشکل ترین گتھیاں سلجھائیں، اگر ہم آپ کو یہ بتائیں کہ ہومیوپیتھی میں عشق کا بھوت اتارنے، تشدد میں کمی لانے، غصہ یا غصے کے مابعد اثرات ختم کرنے، جنسی بے راہ روی کو کنٹرول کرنے، جنات کو بھگانے، سحری اثرات ختم کرنے یا دیگر اخلاقی برائیوں کا علاج کرنے کے لیے بھی دوائیں موجود ہیں تو شاید آپ ہماری بات کا یقین نہ کریں اور اسے ایک مذاق سمجھیں گے۔

ایک دلچسپ واقعہ

بہت پرانا واقعہ ہے، ہومیوپیتھی سے ہماری دلچسپی ابھی ابتدائی مراحل میں تھی کہ ہمارے ایک واقف نے بتایا کہ ایک 14,15 سال کی لڑکی کو جنات پریشان کر رہے ہیں، آپ میرے ساتھ چلیں، اس زمانے میں ہم ایسے معاملات سے خود کو دور ہی رکھتے تھے لیکن ان کے شدید اصرار پر جانا پڑا، ایک بڑے سے کمرے میں اچھا خاصا تماشا ہو رہا تھا، لڑکی اپنی ماں سے لپٹی جا رہی تھی اور بار بار کہہ رہی تھی "وہ مجھے مار دیں گے، میں نہیں بچوں گی، وہ مجھے لینے آئے ہیں، کمرے میں چاروں طرف پھیلے ہوئے ہیں، اپنے ساتھ لے جانا چاہتے ہیں" وغیرہ وغیرہ۔

ہمارے پوچھنے پر لڑکی کی ماں نے بتایا کہ دو روز پہلے شب برأت کے سلسلے میں یہ رات بھر عبادت میں مشغول رہی اور اس کے بعد اس کی طبیعت خراب ہوگئی، اب دو روز سے نہ کچھ کھایا پیا ہے اور نہ سوتی ہے، اس کو چاروں طرف عجیب چہروں والے لوگ نظر آ رہے ہیں جو اسے اپنے ساتھ لے جانا چاہتے ہیں اس لیے ایک منٹ کے لیے بھی مجھ سے علیحدہ نہیں ہو رہی، اس کے ساتھ میں بھی دو روز سے جاگ رہی ہوں، سارا گھر پریشان ہے۔

ہمارے جو واقف ہمیں ساتھ لے گئے تھے، ہم نے باہر آ کر ان سے کہا کہ آپ ہومیو پیتھک میڈیسن ایکونائیٹ نپلس 1000 طاقت میں لے آئیں تو وہ حیرت سے ہمارا منہ دیکھنے لگے کیونکہ وہ تو یہ توقع کر رہے تھے کہ ہم وہاں بیٹھ کر کوئی پڑھائی وغیرہ کریں

گے یا کوئی نقش تعویذ لکھ کر دیں گے، ہم ان کا مسئلہ سمجھ گئے، ہمیں معلوم تھا کہ صرف دوا دینے کے لیے یہ لوگ تیار نہیں ہوں گے لہٰذا ہم نے انہیں تسلی دی اور کہا کہ آپ دوا لے آئیں، اس کی بھی ضرورت ہے اور ایک بوتل میں پاک پانی بھی لے آئیں اس پر ہم دم کر دیں گے، اس طرح انہیں کچھ اطمینان ہوا اور بہر حال وہ دوا لے آئے، ہم نے بوتل کے پانی پر سورۂ فاتحہ اور چاروں قل پڑھ کر دم کر دیا اور کہا کہ یہ پانی دو دو گھنٹے سے پلاتے رہیں لیکن جو دوا منگوائی گئی ہے اس کی بھی ایک خوراک لڑکی کی زبان پر دو تین قطرے ٹپکا دیے جائیں۔

بہر حال ہمارے کہنے پر عمل ہوا اور شام کو انہوں نے آ کر رپورٹ دی کہ فائدہ شروع ہو گیا ہے، اب لڑکی کو جنات پورے نظر نہیں آ رہے، صرف ان کی ٹانگیں نظر آ رہی ہیں، ہم نے کہا کہ پانی پلاتے رہیں اور نیند کی کوئی گولی بھی کھلا دیں تا کہ وہ سو جائے اور جب سو کر اٹھے تو اس دوا کی ایک خوراک اور زبان پر ڈال دیجیے گا۔

دوسرے روز لڑکی جب سو کر اٹھی تو بھلی چنگی تھی، اسے بھوک بھی لگ رہی تھی، اس نے کھانا کھایا اور اب اسے کوئی جن بھوت نظر نہیں آ رہا تھا یعنی سب بھاگ گئے تھے۔

بات صرف اتنی تھی کہ لڑکی نے دن میں روزہ رکھا اور روزہ کھولنے کے بعد کھانا بھی نہیں کھایا پھر ساری رات عبادت میں مشغول رہی، نتیجے کے طور پر بلڈ پریشر لو ہو گیا اور شوگر بھی کم ہو گئی، اس ریاضت کے نتیجے میں روح کی کثافت کم ہو گئی، لطافت بڑھ گئی اور اسے لاشعوری دنیا میں لے گئی، اب وہ جو کچھ نہ دیکھ سکتی تھی کم تھا اور ایسے موقعوں پر انسانی لاشعور وہی کچھ دیکھتا ہے جو پہلے سے تحت الشعور میں موجود ہوتا ہے، ان لوگوں کا فیملی بیک گراؤنڈ کچھ زیادہ ہی جن بھوت اور سحر و جادو والا تھا، لڑکی کی والدہ پر بھی ہر جمعرات کو حاضری ہوتی تھی لہٰذا اس بیک گراؤنڈ کے ساتھ لاشعوری مناظر میں جنات وغیرہ ہی دکھائی دیتے تھے، ہم نے جو دوا دی وہ ایک زہر سے بنائی گئی ہے اُس نے روح میں کثافت و لطافت کا توازن درست کر دیا لہٰذا لڑکی نارمل ہو گئی۔

انعامی اسکیموں میں کامیابی

سعد وقت کا حصول

ہم قسمت کو دعوت دے سکتے ہیں لیکن اس پر حکم نہیں چلا سکتے

لاٹری انعامی بانڈز اور دیگر انعامی اسکیموں کے حوالے سے گفتگو ہوتی رہتی ہے اور ہم نے عرض کیا تھا کہ لوگ ایسے نمبروں کی تلاش میں رہتے ہیں جو انعام جیتنے میں مددگار ثابت ہوں۔ ہمارے تجربے اور مشاہدے کی روشنی میں یہ سوچ غلط ہے کہ نمبر آپ کی قسمت بدل سکتے ہیں یا آپ کو کوئی انعام جیتنے میں مدد دے سکتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ''وقت'' آپ کی قسمت بدل سکتا ہے، نمبر نہیں۔ ایسا وقت جو مبارک ہو اور آپ کی کامیابی کو یقینی بنا سکے۔

ہم نے یہ بھی عرض کیا تھا کہ اس سلسلے میں سب سے پہلے اپنے ذاتی زائچے پر نظر ڈالنا ضروری ہے اور اپنی پیدائشی خوبیوں اور خامیوں سے واقفیت ضروری ہے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ آپ لاٹری یا کسی بھی انعامی اسکیم میں کامیابی کی پیدائشی طور پر کتنی اہلیت رکھتے ہیں۔ اگر آپ کے اندر پیدائشی طور پر یہ صلاحیت موجود نہیں ہے تو آپ کبھی بھی کسی انعامی مقابلے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ایسی صورت میں آپ کو اپنے زائچے میں موجود خوش قسمتی کے عوامل سے واقفیت حاصل کرنا اور پھر ان کو وقت کی سعادت سے ہم آہنگ کرنا ضروری ہوگا، تب ہی آپ کوئی کامیابی حاصل کر سکیں گے۔

واضح رہے کہ یہ اصول خود لاٹری یا انعامی اسکیموں کے حوالے سے ہی ضروری نہیں ہے بلکہ زندگی کے ہر معاملے اور مرحلے میں اس کی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے، زندگی کا کوئی بھی شعبہ ہو، تعلیم، تربیت، ملازمت، کاروبار، شادی، اولاد، سفر، رہائش میں تبدیلی وغیرہ اگر آپ کے پیدائشی زائچے اور رواں وقت کی سعادت کے درمیان ہم آہنگی نہیں ہے تو آپ ناکامی کا شکار ہو سکتے ہیں۔

اس سلسلے میں بنیادی اصول تو یہی ہے جس کا ہم اظہار کر چکے ہیں، اگر آپ کے پاس

اپنا زائچہ پیدائش، زائچہ نکاح یا زندگی کے کسی اور اہم واقعے کا زائچہ موجود ہے تو سب سے پہلے اس زائچے میں اپنے ذاتی ، مالی اور خوش بختی کے خانوں کو دیکھیں اور ان کے حاکم سیارگان کی پوزیشن کو نوٹ کریں۔ آپ کے لیے یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ آپ کے مالی خوش قسمتی لانے والے سیارگان کون سے ہیں اور زائچے میں ان کی پوزیشن طاقت ور اور سعد ہے یا نہیں؟ اسی طرح آپ کے ذاتی حاکم سیارے کو بھی طاقت ور اور سعد پوزیشن میں ہونا چاہیے۔ اگر ان سیارگان کی پوزیشن سعد اور طاقت ور نہیں ہے یا طالع کے حاکم کی پوزیشن بھی کمزور ہے تو پھر کوئی لاٹری جیتنے کے امکانات انتہائی محدود ہو جاتے ہیں، اس کے ساتھ ہی زائچے میں مشتری اور راس (راہو) کی اہمیت بھی بہت زیادہ ہے، کیونکہ یہی وہ سیارے ہیں جو وسعت و ترقی اور مالی خوش بختی پر حکمران ہیں۔ ''لوح مشتری'' یا ''لوح خوش بختی'' بنیادی طور پر اس ضرورت کو پورا کر دیتی ہے کہ اگر مشتری زائچے میں کم زور بھی ہے تو ''لوح مشتری'' کے ذریعے مشتری کی سعادت حاصل ہو جاتی ہے۔

ہر شخص چوں کہ اپنا زائچہ نہیں بنواتا اور نہ ہی وہ علم نجوم سے واقفیت رکھتا ہے لہٰذا اس کے لیے علم نجوم کے ذریعے کسی خوش قسمت وقت کا انتخاب کرنا آسان نہیں ہے، اگر وہ کسی ایسٹرولوجر سے رابطہ کرتا ہے تو ضروری نہیں ہے کہ وہ بھی اس کی درست رہنمائی کرے گا، کیونکہ اس شعبے میں عمدہ مہارت رکھنے والے افراد کی اول تو پہلے ہی کمی ہے، پھر اتنے پیچیدہ حسابات کی زحمت کون اٹھاتا ہے، کیونکہ اس کی محنت کا بھرپور صلہ دیتے ہوئے بھی لوگ ہچکچاتے ہیں۔ ہم بھی یہاں عام اور سادہ طریقوں پر ہی اکتفا کریں گے، کیونکہ زیادہ ٹیکنیکل نوعیت کے مسائل اگر بیان بھی کیے جائیں تو انہیں سمجھے گا کون؟ صرف وہی لوگ سمجھ سکیں گے جو خود علم نجوم کی معقول شد بدھ رکھتے ہیں، لہٰذا ایسا طریقہ بیان کیا جا رہا ہے جس سے عام آدمی فائدہ اٹھا سکے۔

اکثر لوگ لاٹری کے ٹکٹ یا بانڈز زیادہ تعداد میں خرید کر پاس رکھتے ہیں، کیونکہ ان کا نظریہ ہوتا ہے کہ اس طرح ان کی کامیابی کے امکانات زیادہ ہیں، بے شک علم ریاضی کی

رو سے اور دنیاوی نقطۂ نظر سے تو یہ بات درست ہو سکتی ہے مگر روحانی اعتبار سے ہمارا یہ عمل انتہائی کمزور اور ناقص ہے ، روحانی نظریے کے تحت اس سے ہماری قوت ارادی اور ہمارے عقیدے کی کمزوری ظاہر ہوتی ہے اور یاد رکھیے ، ہماری قوت ارادی اور ہمارا عقیدہ ہی تو ہے جو پہاڑوں کو بھی اپنی جگہ سے ہلا سکتا ہے۔

جب ہم بہت سے ٹکٹ یا بانڈز خرید لیتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں اپنی کامیابی کا یقین نہیں ہے اور یقین کی کمی بہر حال ناکامی سے دوچار کرتی ہے۔ ہم صرف ایک ٹکٹ یا بانڈ خرید کر کیوں مطمئن نہیں ہوتے اور کیوں اس بات پر بھروسا نہیں کرتے کہ ہم ضرور جیتیں گے؟ اس کی بنیادی وجہ وہی ہے کہ ہمیں اپنی خوش قسمتی کے عوامل کا شعور حاصل نہیں ہے۔ ہمیں یہ شعور سب سے پہلے ہمارے زائچے سے حاصل ہوگا ، اس کے بعد ''لوح مشتری'' سے ، کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ہمارے زائچے میں سیارگان کی ایسی مبارک اور طاقتور پوزیشن موجود ہے جو ہمیں جیتنے میں مدد دے سکتی ہے اور ماضی میں بھی ہمارے مشاہدے میں آچکی ہے۔ اس کے بعد یہ احساس بھی ہمارے جیتنے کے یقین کو تقویت دینے کا باعث ہوگا کہ ''لوح مشتری'' کی صورت میں مشتری کی وسعت اور ترقی دینے والی قوت ہمیں حاصل ہے، اب تیسرا مرحلہ مناسب اور مبارک وقت کا انتخاب ہے۔

جیسا کہ پہلے بھی عرض کیا ہے کہ علم نجوم سے مکمل طور پر مدد لینا عام آدمی کے لیے مشکل ہے، لہٰذا صرف ایک چیز کو مد نظر رکھا جائے اور وہ ہے مشتری کی ساعت یعنی مشتری کا گھنٹہ۔

علم الساعات کے ذریعے ہم روزانہ یہ معلوم کر سکتے ہیں کہ 24 گھنٹے میں مشتری کے کتنے گھنٹے ہیں ، بس یہ گھنٹے ہمارے لیے خوش بختی کا وقت ہیں۔ اگر آپ کے پاس ''لوح مشتری'' موجود ہے تو آپ لاٹری کا ٹکٹ یا انعامی بانڈ اس وقت خریدیں جب مشتری کی ساعت چل رہی ہو۔ اگر دن بھی مشتری کا یعنی جمعرات کا ہو تو اور بہتر ہے۔

جو لوگ علم نجوم سے تھوڑی بہت بھی دلچسپی رکھتے ہیں وہ کم از کم سیارگان کی روزانہ یا

ماہانہ گردش پر نظر رکھتے ہیں اس بات کا مزید خیال رکھ سکتے ہیں کہ لاٹری ٹکٹ یا بانڈ خریدتے ہوئے سیارگان کے موافق زاویوں کو بھی مدنظر رکھیں، خاص طور سے مشتری اور قمر کے نظرات، مشتری اور شمس، شمس وقمر یا مشتری اور زہرہ کے نظرات یا پھر زیادہ باریکی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے زائچے کے مالی معاملات پر حاکم سیارگان کے موافق نظرات کو مدنظر رکھیں تو جیتنے کے چانس اور بھی زیادہ ہو سکتے ہیں۔ آپ کے زائچے میں مالی امور پر حاکم سیارگان زائچے کے دوسرے، پانچویں اور گیارھویں گھر سے متعلق ہوں گے، دوسرے اور پانچویں گھر کے حاکم اور ان گھروں پر قابض سیارگان نہایت اہمیت کے حامل ہیں، انہیں نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔

جو لوگ جنتری یا تقویم خریدتے ہیں اور اس میں موجود سیاروں کی رفتاروں اور نظرات کو سمجھ سکتے ہیں وہ با آسانی کسی ایسے مبارک دن کا انتخاب کر سکتے ہیں جب ان کے مالی سیارگان موافق نظرات رکھتے ہوں یا مشتری اور زہرہ موافق نظرات کے تحت ہوں اس روز مشتری کی ساعت میں بانڈ یا لاٹری کے ٹکٹ کی خریداری جیتنے کے امکانات کو بڑھا دیتی ہے۔

ہم نے یہاں جو سادہ سا اصول بیان کیا ہے یہ بہرحال حتمی نہیں ہے، ایک حتمی طریقہ کار جیسا کہ ہم پہلے بھی بیان کر چکے ہیں خاصا پیچیدہ اور مشکل ہے، اس کے لیے تو اپنے زائچہ پیدائش پر بہت زیادہ انحصار کرنا ہوگا۔ ساتھ ہی یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ آپ لاٹری جیتنے کے اہل بھی ہیں یا نہیں اور خود آپ کی زندگی میں وقت کی سعادت یا نحوست کس حد تک کار فرما ہے، بے شک آپ کی نااہلیت کو لوح مشتری کے ذریعے اہلیت میں تبدیل کیا جاسکتا ہے لیکن رواں وقت کے ساتھ ہم آہنگی اسی صورت میں پیدا ہوگی جب آپ بانڈ یا لاٹری ٹکٹ کسی موافق اور مبارک وقت میں خریدیں گے۔

یاد رکھئے، کائنات میں عام کارمک لہریں جاری وساری ہیں، جنہیں چینی فلسفیوں نے تاؤ کہا ہے، معاملات درحقیقت کیا ہیں اور کس طرح رونما ہوتے ہیں؟ یہ سب کچھ اس

کے برعکس ہے جو ہمیں جدید معاشرہ سکھاتا ہے کہ معاملات کو کیسا ہونا چاہیے ۔ لوگ یا تو کائناتی توانائیوں کے بہاؤ سے ہم آہنگ ہو کر کسی لہر کے ساتھ بہتے چلے جائیں اور بالآخر ایک منطقی منزل تک پہنچ جائیں یا پھر اس بہاؤ کے خلاف نبرد آزما ہوں ۔ حقیقت یہ ہے کہ بنی نوع انسان کی ابتدائے آفرینش میں اس کا کائناتی ردھم کے ساتھ ہم آہنگی تھی لیکن جیسے جیسے انسانی شعور ترقی کرتا گیا اور سوچ کے ساتھ استدلال پر زور شروع ہوا تو انسان کائناتی ردھم سے دور ہوتا چلا گیا یا یوں کہہ لیجیے کہ اس نے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کائناتی توانائیوں کے بہاؤ کے خلاف جدوجہد شروع کردی ، وقت سے لڑنے کی اس انسانی کوشش نے زندگی میں اس کے لیے زیادہ گھمبیر مسائل پیدا کر دیے ۔

جدید معاشرے میں جو کچھ روزمرہ کی زندگی میں پیش آتا ہے وہ درحقیقت ہماری سوچ اور دوسرے لوگوں کو اپنی سوچ کی تائید حاصل کرنے کی کوشش کا نتیجہ ہے لیکن یہ کائناتی توانائی کے ساتھ ہم آہنگ ہونے کا طریقہ نہیں ہے ، ہم اس توانائی کی لہروں سے مطابقت پیدا کر کے ہی اس کی پذیرائی کر سکتے ہیں ۔ گویا اس کی لہروں کے ساتھ بہہ کر ، نہ کہ ان سے الجھ کر ۔ ہم اپنی عادت کے مطابق جس طرح دوسروں کو مرعوب کر کے ان کا تعاون حاصل کرنا چاہتے ہیں بالکل اسی طرح ہم کائناتی توانائی کے بہاؤ پر بھی غلبہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ حالانکہ ہمیں چاہیے کہ ہم کائناتی توانائی کے پیچھے پیچھے چلیں اور اپنی اہمیت جتانے کے لیے اسے مرعوب کرنے کی کوشش نہ کریں ۔

طلسماتی تکنیک کی تاثیر کے مقبول نظریے کے برعکس ، آپ صرف قسمت کو دعوت دے سکتے ہیں ، اس پر حکم نہیں چلا سکتے ، آپ اپنے ارادے کی مضبوطی سے قسمت کو دعوت دیتے ہیں ، اگر آپ شعور کی ایک سطح پر اپنے آپ سے یہ کہتے ہیں کہ آپ لاٹری جیتنا چاہتے ہیں لیکن تحت الشعور کی سطح پر آپ کو سچ مچ یقین نہیں ہے کہ آپ جیتنے کے مستحق ہیں تو آپ کبھی بھی طرح جیت نہیں سکتے ۔ لہٰذا شعور کے ساتھ تحت الشعور میں بھی یقین کی کیفیت کو تقویت پہنچانے کی ضرورت ہوتی ہے ۔

اپنے آپ کو کائناتی توانائیوں کی لہروں سے ہم آہنگ کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ آپ علم نجوم کی مدد سے سیاروں کی حرکت کے مطابق اپنے ہر عمل کا وقت منتخب کریں، یہ وقت ہی سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے، اس کے مقابلے میں پہلے سے منتخب کردہ نمبر بے کار ہیں۔

اس سلسلے میں ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ اگر آپ اپنے زائچے اور دیگر ایسٹرولوجیکل موافقت سے واقف نہیں ہیں تو کم از کم صرف مشتری کی ساعت کا خیال ضرور رکھیں۔ یاد رکھیں لاٹری جیتنے والے افراد اور نمبر پہلے سے طے شدہ نہیں ہوتے۔ ایک رواں صورتِ حال ہمارے سامنے ہوتی ہے، تاوقت یہ کہ قرعہ اندازی کا لمحہ نہیں آجاتا، بس اس لمحے میں ان لوگوں کا انتخاب عمل میں آجاتا ہے جن کے ساتھ اس وقت کی سعادت ہم آہنگ ہوتی ہے اور اس وقت کی سعادت انہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جنھوں نے کسی سعد وقت میں قسمت آزمائی کا آغاز کیا تھا، اس سے کوئی بحث نہیں ہے کہ ان خوش قسمت لوگوں کے پاس لاٹری یا بانڈ کے نمبر کون سے تھے؟

جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے، قسمت کو دعوت دی جا سکتی ہے اس پر حکم نہیں چلایا جا سکتا، اگر آپ کسی مبارک وقت پر انعامی اسکیم میں حصہ لے رہے ہیں تو آپ جیتنے کی بہترین پوزیشن میں ہیں۔ گویا آپ قسمت سے یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ آپ کا "نوٹس" لے اور آپ اپنی قوت فیصلہ کو اس لمحے کے آگے سرنڈر کر کے قسمت کو دعوت دے رہے ہیں کہ وہ آپ کا ہاتھ تھام لے۔

امید ہے کہ اس تفصیلی بحث اور وضاحت کے بعد ہمارے قارئین نے وہ راز پالیا ہوگا جو کسی بھی انعامی مقابلے میں کامیابی کا بنیادی نکتہ ہے۔ ہمارے اکثر قارئین صرف مشتری کی ساعت کا انتخاب کر کے بہت سے فوائد حاصل کر سکتے ہیں لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ روزانہ کے 24 گھنٹوں میں مشتری کا گھنٹہ معلوم کرنا بھی عام آدمی کے لیے مشکل ہے، اس سلسلے میں ہماری کتاب "پیچھا" اچھی رہنمائی کر سکتی ہے۔

نامہ و پیام

نوٹ: گزشتہ تقریباً 25 سال سے ہم اخبارات و رسائل میں لوگوں کے مسائل اور ان کے حل کے حوالے سے لکھ رہے ہیں، اس طویل عرصے میں ہزاروں کی تعداد میں خطوط، ای میلز وغیرہ موصول ہوتی رہی ہیں اور بے شمار نوعیت کے عجیب اور پیچیدہ مسائل کا مطالعہ کرنے کا موقع ملا ہے، یہ مسائل عام طور پر ذاتی نوعیت کے ہوتے ہیں، بہت سے مسئلوں میں بڑی یکسانیت پائی جاتی ہے جب کہ بعض بہت ہی منفرد اور حیرت انگیز بھی ہوتے ہیں۔

اگر چہ انسانی زندگی کے مسائل کا دائرہ حقیقت میں بڑا محدود نظر آتا ہے اور عام طور پر یہ مسائل انسانی معاشیات اور اس کے دلی جذبات کے ارد گرد گھومتے نظر آتے ہیں لیکن معاشیات اور جذبات سے پھوٹنے والی دیگر شاخیں بے شمار ہیں جن کا احاطہ کرنا بڑا مشکل کام ہے، ان مسائل کے مطالعے سے انسانی نفسیات کی بوالعجبیاں ہمیں قدم قدم پر حیران کرتی ہیں، انسانی صفات کے مثبت اور منفی پہلو رنگ بدل بدل کر ہمارے سامنے آتے ہیں اور ہمارے لیے یہ فیصلہ کرنا بڑا مشکل ہو جاتا ہے کہ انسان جسے اشرف المخلوقات بنایا گیا ہے، اپنی بہترین خصوصیات کے ساتھ کیسی کیسی بدترین خامیوں اور خرابیوں میں مبتلا ہوتا ہے۔

کتاب کے اس حصے میں اہم مضامین کے ساتھ ایسے خطوط اور ان کے جوابات بھی شامل کیے جا رہے ہیں تا کہ ہمارے قارئین دوسروں کی کہانیوں اور مسائل سے سبق حاصل کریں اور وہ جان سکیں کہ کیا غلط ہے اور کیا صحیح ہے؟ اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ ہم جس مسئلے یا الجھن کا شکار ہوتے ہیں، ضروری نہیں ہے کہ اسے درست طور پر سمجھ رہے ہیں اور درست طریقے پر اسے حل کرنے کی کوشش کر رہے ہوں، اگر ہم یہ جان لیں کہ حقیقت کیا ہے اور کسی مسئلے کے حل کا درست طریقہ کیا ہے تو مسئلے کو حل کرنے میں ہمیں کوئی دشواری نہیں ہوگی، ہمارا مشاہدہ ہے کہ اکثر لوگ اپنی کم علمی یا خود اعتمادی کی غلامی کے سبب یہی نکتہ نظر انداز کرتے ہیں۔

آپ جانا اُدھر اور آپ ھی حیراں ھونا

روحانی یا روحی یا نفسیاتی بیماریوں کی اصطلاح عام ہے اور لوگ اس میں اس طرح فرق کرتے ہیں کہ روحانی امراض کو ماورائی یعنی نادیدہ قوتوں کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ یا پھر سحر و جادو اور عملیات و تعویذات کی کارروائی قرار دیتے ہیں۔ جب کہ نفسیاتی بیماریوں کو ذہنی فتور یا دوسرے معنوں میں دماغ کا خلل قرار دیا جاتا ہے۔ اس طرح بیماریوں کی دو اقسام وجود میں آگئی ہیں یعنی روحانی یا روحی اور نفسیاتی۔ اکثر لوگ روحانی یا روحی میں بھی فرق کرتے ہیں حالانکہ اصولاً دونوں کا ماخذ ایک ہی ہے یعنی روح۔ انگریزی زبان میں ان دونوں لفظوں کے لیے یا ایسے روحانی معاملات کے لیے ایک ہی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔ اور وہ ہے ''اسپریچول ازم'' یعنی روحانیات یا روحیات۔

نفسیات جسے انگریزی میں سائیکولوجی کہا جاتا ہے صرف انسان کے ذہن تک محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ یعنی وہ تمام مسائل جن کا تعلق انسان کے ذہنی میلان و رجحانات سے ہے علم نفسیات کے ماتحت کر دیے گئے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں ہم اس بات کو یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ اس طرح انسانی ذہن اور روح کو الگ الگ کر دیا گیا ہے۔ تو کیا واقعی ایسا ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ مندرجہ بالا نظریات کی ضرورت اس لیے پیش آئی تاکہ جدید علم نفسیات کو سائنس کے جدید تجرباتی اصولوں تک محدود کر دیا جائے۔ کیوں کہ اس کے بغیر جدید سائنس کے مبلغین علم نفسیات کو سائنسی علم ماننے کے لیے تیار ہی نہیں تھے۔ اور انسانی نفسیات کے حوالے سے جو مابعد الطبیعاتی مسئلے موجود تھے، انہیں تجربات کی کسوٹی پر پرکھنا بھی ممکن نہیں تھا، لہٰذا وہ انہیں قابل توجہ نہیں سمجھتے تھے ورنہ حقیقت تو یہ ہے کہ قدیم ترین فلاسفہ میں افلاطون نے انسانی نفسیات کے حوالے سے مابعد الطبیعاتی مسائل کو نفسیات کے علم سے علیحدہ نہیں رکھا۔ اور وہ انسانی ذہن و روح کے معاملات میں کوئی تفریق نہیں کرتا۔

مسئلہ بنیادی طور پر اس وقت شروع ہوتا ہے جب مذہبی عقائد اور مادیت کے

نظریات ایک دوسرے کے خلاف صف آرا ہوتے ہیں۔ مذہبی عقائد ایک انسانی روح کا تصور پیش کرتے ہیں۔ جوان کے خیال میں گوشت پوست، خون اور ہڈیوں کے پیکر انسانی کو نہ صرف متحرک رکھتی ہے بلکہ اسے برے بھلے کا شعور بھی دیتی ہے۔ اس کے مقابلے میں جدید سائنس چوں کہ روح کو ناقابل تجربہ سمجھتے ہوئے نظرانداز کرتی ہے لہٰذا وہ اس کی جگہ انسانی دماغ کی اس قوت و کارکردگی سے بحث کرتی ہے جسے ذہن کہا جاتا ہے لہٰذا اس سارے جھگڑے نے انسان کی روحانی بیماریوں کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔

انگریزی زبان میں علم نفسیات کے لیے سائیکولوجی کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے جس کا ڈکشنری کے مطابق ترجمہ روح کا علم ہوگا۔ اُردو میں ''نفسیات'' کا لفظ مروج ہے۔ جو ''نفس'' سے لیا گیا ہے۔ اور نفس کیا ہے، ہمارے اندر آتی جاتی سانس۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ سانس کیا ہے؟ کیا ہم اسے صرف ناک سے اندر جاتی اور باہر آتی ہوا کہیں گے۔ ظاہر ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ سانس، دم یا جان روح کے معنوں میں ہی مستعمل ہے۔ کسی انسان کی موت کے بعد ہمارے ہاں جو جملے بولے جاتے ہیں ان میں ''روح کا جسم سے پرواز کر جانا''، یا ''دم نکل جانا'' یا پھر ''سانس ٹوٹ جانا'' تقریباً ایک ہی معنی رکھتا ہے۔

عزیزانِ من! اب تک کی ساری گفتگو ممکن ہے ہمارے پڑھنے والوں کو بے سروپا، نہایت مشکل اور عجیب محسوس ہو رہی ہو۔ ہم نے اپنے طور پر کوشش تو کی ہے کہ روح اور ذہن میں جو فرق واقع ہو گیا ہے اس کی تھوڑی سی وضاحت کر سکیں۔ اور یہ بتا سکیں کہ درحقیقت ہمارے ذہنی مسائل ہی ہمارے روحانی مسائل ہیں اور ہمارے روحانی مسائل درحقیقت ہمارے ذہنی مسائل ہیں۔ ایک ہی بات کو ہم دو مختلف طریقوں پر بیان کر سکتے ہیں اور سمجھ سکتے ہیں کیوں کہ اس مسئلے کو سمجھے بغیر ہمارا معاشرہ جو حد سے زیادہ ماورائیت اور سحر و جادو کے مسائل میں الجھتا چلا جا رہا ہے درست طور پر اپنی بیماریوں اور جملہ تکلیفات کی حقیقت نہیں سمجھ سکتا۔

اس کے ساتھ ہی آیئے ایک خط کے چیدہ چیدہ اقتباسات کی طرف جس میں ہم سے

کچھ ایسے سوالات کیے گئے ہیں جن کے جوابات مندرجہ بالا تشریح کے بغیر دینا ممکن نہ تھا۔ خط بھیجنے والی شخصیت کا نام و مقام ہم ظاہر نہیں کرنا چاہتے۔ ان کے بارے میں صرف اتنا حوالہ دینا کافی سمجھتے ہیں کہ وہ روحانی علاج و معالجے کے سلسلے میں کئی روحانی معالجین کے رابطے میں رہی ہیں اور خود بھی علم نجوم و جفر، پامسٹری اور دیگر علوم خفیہ سے دلچسپی رکھنے کی وجہ سے خاصی صاحبِ مطالعہ ہیں۔ اپنے طویل خط میں وہ لکھتی ہیں:

''مجھے اس لائن کے لوگوں کی ذہنیت کا قطعی اندازہ نہیں۔ اور ان کی قیمت کیا ہے، یہ کس طرح تربیت کرتے ہیں، یہ کس طرح سے بندے کو ہینڈل کرتے ہیں۔ ان کے پاس جانے کا مطلب ایک لمبی قید ہوتی ہے۔ یہی چیز پریشان کر رہی ہے۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ ہمیں بچا رہے ہیں یا ڈبو رہے ہیں؟ جو کچھ ہو رہا ہے اسے جادو میں شمار کیا جائے گا یا نہیں؟ دماغی بیماریاں ہیں تو اس کا علاج علم جفر سے ممکن ہے یا نہیں۔ اتنی علمی اور عملی قوتوں کے باوجود ان معاملات میں پھنس جانا کیا معنی رکھتا ہے کہ کوئی دشمنی کر رہا ہے! یہ کون سے اسماالحسنہ کا علم و عرفان رکھتے ہیں؟ اور ان سے کیسے چھٹکارا ممکن ہے۔ پہلے تو شیطانی قوت سے حفاظت اور پھر جان و مال اور عزت کی حفاظت۔ مجھے وہ حرکت صاف محسوس ہوتی ہے جو آنکھوں کے ذریعے اثر ڈال کر اندھا کر دیتی ہے۔ اور ایسا لگتا ہے کہ جان بوجھ کر کوئی حرکت کی جا رہی ہے۔ اور ایسا لگتا ہے جیسے کوئی اور شخصیت ہمارے ساتھ ہے جو متحرک ہے۔ یقیناً کوئی نادیدہ چیز ہمارے ساتھ کر دی گئی ہے۔ ہمیں اس ظلم سے نجات کب ملے گی؟ ان لوگوں کے اختیارات کے بارے میں کیسے علم ہو؟ ان سے باز پرس کرنے والا کون ہے؟ میرا رابطہ اگرچہ اپنے روحانی معالج سے منقطع ہے لیکن میں دو بار خواب میں دیکھ چکی ہوں کہ میں انہیں فون کر رہی ہوں۔ اپنی پریشانی بتا رہی ہوں۔ کیا وہ میرے مددگار نہیں؟ ایک دن میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص جس کی داڑھی ہے وہ ہمارے گھر میں بیٹھا ہے۔ اور میں اس سے کہہ رہی ہوں کہ تم یہاں سے جاتے کیوں نہیں ہو؟ اس کے علاوہ جاگتی حالت میں بھی مجھے اپنے پیچھے ایک جسم محسوس ہوتا ہے اس

کا کیا مطلب ہے؟ بعض اوقات میں خود کو مصیبت میں دیکھتی ہوں مگر حقیقت میں میری کوئی بہن یا عزیز اس پریشانی میں ہوتا ہے۔ کیا مختلف لوگ مختلف حالات و واقعات دکھاتے ہیں۔ ان تمام باتوں کو کیسے سمجھا جائے؟ اکثر مجھے غلاظت میں لپٹا کوئی جسم نظر آتا ہے اور وہ اپنی ایک رشتے دار کا محسوس ہوتا ہے۔ ہیں تو وہ بہت فسادی مگر اس کا مطلب کیا ہے؟ کڑی سے کڑی بندھی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ میری چھوٹی بہن بتاتی ہے کہ اسے آواز آتی ہے یعنی اسے بھی ایسا ہی کر دیا جائے گا۔ کیا کوئی ہمارے خاندان سے بدلہ لے رہا ہے؟ سب کے کام بگڑ ہی رہے ہیں۔''

جواب: عزیزم! ہم نے ابتدا میں روح اور ذہن اور روحانی و ذہنی امراض کے حوالے سے جو کچھ لکھا ہے اسے غور سے پڑھ لیں اور ہمارا مشورہ ہے کہ ایک بار نہیں بار بار پڑھیں اور اس حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کریں کہ انسانی ذہن یا روح میں جب پیچیدگیاں جنم لیتی ہیں تو ہمارے اردگرد ایک جہانِ حیرت وجود میں آجاتا ہے جسے سمجھنا ہمارے بس کی بات نہیں ہوتا۔ اس کی بھول بھلیوں میں پھنس کر ہم ایسے ایسے تجربات و مشاہدات سے گزرتے ہیں جن کی عقلی توجیہہ ناممکن ہو کر رہ جاتی ہے اور پھر لامحالہ ذہن نادیدہ قوتوں کی کارفرمائی کی طرف چلا جاتا ہے۔ آپ کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی معاملہ ہے جسے آپ کی حد سے بڑھی ہوئی انانیت تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں ہے۔

ہم اس بحث میں تو پڑنا نہیں چاہتے کہ اس راستے میں آپ کی جن معالجین سے ملاقات ہوئی اور ان کا جو سلوک اور طرزِ عمل رہا اس کی کیا حیثیت ہے لیکن ہم یہ وضاحت ضرور کریں گے کہ ان لوگوں سے آپ کو بہر حال درست رہنمائی نہیں ملی مثلاً آپ نے علم نجوم کے بارے میں جو کچھ سیکھا اور پڑھا وہ آپ کے ذہن کو مزید الجھانے اور گم راہ کرنے کا سبب بنا۔ یہی حال پامسٹری، علم جفر اور دیگر علوم کا بھی ہے۔ آپ کی اکثر باتوں سے یہ تاثر ملتا ہے کہ شخصیت پرستی کا فریب آپ کو لے ڈوبا اور آپ پہلے مختلف شخصیات کے ٹرانس میں آئیں اور بعد میں مختلف علوم کے ٹرانس میں خود کو دے دیا۔ ہمارا مشاہدہ ہے کہ جو لوگ

اللہ کے دین کی درست معلومات نہیں رکھتے اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اور ہستی کو بالائے طاق رکھ کر مختلف علوم کے دعوے داروں کی ذات اور شخصیت ہی کو سب کچھ سمجھنے لگتے ہیں انہیں گم راہ ہوتے دیر نہیں لگتی اور پھر کوئی بھی مسئلہ ان کی سمجھ میں نہیں آتا۔ وہ لاکھ کڑی سے کڑی ملاتے رہیں ان کے خیالات کی زنجیر روز بہ روز الجھتی ہی چلی جاتی ہے۔

آپ کے سوالات میں الجھاؤ کے ساتھ یہ کم علمی جگہ جگہ محسوس ہوتی ہے۔ مثلاً آپ نے طے کر لیا ہے کہ جو کچھ ہو رہا ہے وہ چوں کہ آپ کی سمجھ میں نہیں آ رہا لہٰذا اگر اسے جادو میں شمار نہیں کیا جائے تو کیا کہا جائے؟ آپ دماغی بیماریوں کا علاج علم جفر سے ڈھونڈ رہی ہیں یا یہ کہ آپ کے ذہن میں علم جفر کے حوالے سے الجھنیں پیدا ہوگئی ہیں۔

جن شخصیات سے آپ ذہنی طور پر متاثر ہوئی ہیں ان سے مایوس ہونے کے بعد بھی ان کی علمی اور روحانی قوت سے خوف زدہ ہیں اور چھٹکارے کی خواہش مند ہیں۔ آپ کے خواب بھی آپ کی اسی الجھی ہوئی منتشر ذہنی اور روحانی کیفیات کو ظاہر کرتے ہیں۔ مثلاً آپ غلاظت میں لپٹی ہوئی ایک ایسی شخصیت کو دیکھتی ہیں جس کے بارے میں آپ کی رائے اچھی نہیں ہے۔ اپنے سابق معالج کو خواب میں فون کرنا اور ان سے اپنی پریشانی بیان کرنا اور پھر اس خواب کے بارے میں یہ خیال کرنا کہ یہ معالج کی کوئی کارستانی ہے۔ وہ اپنی سحری قوت سے آپ کو اپنی طرف متوجہ کر رہا ہے، آپ کے لاشعور میں چھپا ہوا وہ چور ہے جس سے آپ خود حالتِ شعور میں نظریں چرا رہی ہیں۔ یہی حال دیگر خوابوں کا بھی ہے۔ یہاں ہمیں صوفی غلام مصطفیٰ تبسم کا ایک شعر یاد آ رہا ہے جو آپ کی ذہنی، نفسیاتی، روحانی کیفیات کی نہایت دلچسپ اور خوبصورت عکاسی کرتا ہے۔ ذرا اس پر غور کیجیے۔

اللہ کرے جہاں کو میری یاد بھول جائے
اللہ کرے کہ تم کبھی ایسا نہ کر سکو

اب آئیے اپنے اصل مسئلے اور اپنی ذہنی صورت حال کی طرف۔ مگر اس سے پہلے چند

باتیں آپ کے زائچے کے حوالے سے کیوں کہ آپ خود بھی علم نجوم سے شغف رکھتی ہیں تو کم از کم ہماری ان باتوں سے انکار نہیں کر سکیں گی۔ سب سے پہلی بات تو یہ کہ اپنے شمسی، قمری برج کے علاوہ طالع پیدائش سے بھی آپ واقف ہیں اور اس سے متعلق مثبت اور منفی خصوصیات کا بھی یقیناً علم ہوگا۔ مگر جس اہم نکتے کی طرف ہم توجہ دلا رہے ہیں وہ یہ ہے کہ زائچے کے پہلے گھر میں یعنی طالع پیدائش میں شمس کی موجودگی کبھی کبھی تو انانیت کا ایسا طوفان کھڑا کرتی ہے کہ انسان اگر خدائی کا دعویٰ کر بیٹھے تو ایک اچھے ماہر نجوم کو تعجب نہیں ہوگا۔ ہمارے مشاہدے میں تو ایسے ہزاروں زائچے آچکے ہیں کہ اگر شمس طالع میں موجود ہو اور باقوت بھی ہو تو صاحب زائچہ کی انا آسمان کو چھوتی ہے اور اس پر طرفہ تماشا حالات کی ناسازگاری، زندگی کی محرومیاں بھی ساتھ میں ہوں تو انسان کی سائیکی بری طرح بگڑ جاتی ہے جس کے نتیجے میں ہسٹریا یا شیزوفرینیا وغیرہ جیسی بیماریاں اسے اپنی گرفت میں لے لیتی ہیں اور آپ درحقیقت شیزوفرینیا کی مریضہ ہیں۔ اس بیماری میں تقسیم شخصیات کا مرحلہ ایسے ہی حیرت انگیز تماشے دکھاتا ہے جن سے آپ دوچار ہو رہی ہیں۔

شیزوفرینیا کے مریض کو ایسا لگتا ہے کہ جیسے کوئی ہر وقت اس کے ساتھ ہے اور وہ نادیدہ آوازیں سنتا ہے۔ الغرض یہ کہ ہر وہ بات اسے محسوس ہوتی ہے جس کے بارے میں وہ شعور رکھتا ہے اور کسی وقت اس کا ذہن بھٹک کر اس طرف چلا جاتا ہے۔

شیزوفرینیا ایک ایسا نفسیاتی عارضہ ہے جس میں انسان کی تقسیم شدہ شخصیت کئی بہروپ دھار لیتی ہے۔ ہمارے معاشرے میں ایسے واقعات عام ہیں جن میں لوگ نادیدہ مخلوق کی اپنی زندگی میں مداخلت کی نشان دہی کرتے ہیں اور عام طور پر ایسے معاملات کو جن بھوت یا کسی روح وغیرہ کی کارروائی خیال کیا جاتا ہے یا عام زبان میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ کسی نے سحر و جادو کے ذریعے ہم پر گندی چیزیں مسلط کر دی ہیں۔ اس بیماری میں عورت یا مرد دونوں ایسی کیفیات سے بھی گزر سکتے ہیں جن میں یہ محسوس ہوتا ہے کہ جیسے ان کے ساتھ نادیدہ وجود ان پر غالب ہو گیا ہے۔ اکثر خواتین نے ایسے کیسوں میں یہ شکایت

بھی کی ہے کہ وہ خلوت میں بالکل اس صورتِ حال سے دوچار ہوتی ہیں جو اپنے شوہر سے ملنے کے وقت ہوتی ہے۔ اس معاملے میں شادی شدہ اور غیر شادی شدہ کی تخصیص نہیں ہے۔ ہم بارہا ایسے کیسوں کا مشاہدہ کر چکے ہیں۔

الغرض ''شیزوفرنیا'' ایک ایسی بیماری ہے جس کے ہزار روپ ہو سکتے ہیں اگر چہ ماہرینِ نفسیات اسے صرف انسانی شخصیت کے بگاڑ تک محدود رکھتے ہیں اور ایک ذہنی عارضہ قرار دیتے ہیں لیکن ہمارے نزدیک یہ روحانی یا روحی عارضہ بھی ہے۔ بے شک اس کا علاج بہت مشکل ہو جاتا ہے اور اس کی وجہ بنیادی طور پر یہ ہوتی ہے کہ اکثر تو مریض معالج سے تعاون ہی نہیں کرتا اور دوسری بات یہ کہ مریض کو اپنے گھر میں معقول اور مناسب ماحول میسر نہیں ہوتا اور تیسری اور سب سے اہم وجہ یہ ہوتی ہے کہ اس بیماری کے پیدا ہونے کی بنیادی اور اصل وجوہات جن کا تعلق مریض کے ماضی سے ہوتا ہے جوں کی توں برقرار رہتی ہیں۔

عزیزانِ من! یہ موضوع ناختم ہونے والا ہے۔ ماضی میں بھی ہم نے اس حوالے سے بہت لکھا ہے اور بہت سے کیسوں کا تجزیہ پیش کیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایسے امراض کے علاج معالجے کے لیے اعلیٰ سطح پر نہایت معیاری اسپتال قائم ہونے چاہئیں جن میں ہر قسم کے معالجین کی نگرانی میں علاج معالجے کی تمام سہولتیں موجود ہوں۔ ایلو پیتھک طریقہ علاج ایسی پے چیدہ بیماریوں کے علاج پر قطعی طور پر ناکام رہا ہے۔ وہ فوری نوعیت کی روک تھام تو کر سکتے ہیں مگر مکمل صحت و تندرستی کے عمل کی طرف کوئی پیش رفت نہیں ہوتی بلکہ ان بیماریوں کے حوالے سے جو ایلو پیتھک دوائیں استعمال ہو رہی ہیں ان کا زیادہ اور طویل عرصے استعمال کچھ دوسرے عوارض کا سبب ثابت ہوا۔ ہمارے نزدیک ایسی بیماریوں کے علاج میں پیراسائیکالوجی کی جدید تحقیقات اور تجربات سے مدد لینا ضروری ہے اور اس کے ساتھ ہومیو پیتھک طریقہ علاج اختیار کرنا چاہیے۔

لوگ روحانی طریقہ علاج کے نام پر جو اعمال و وظائف نقش و تعویذ یا جھاڑ پھونک

کرتے ہیں۔ اس سے ایسے کیس مزید خراب ہوتے ہیں۔ ہم نے ان طریقوں سے کبھی مریض کو مکمل طور پر صحت یاب ہوتے نہیں دیکھا بلکہ ایسی صورتوں میں مریض کے ساتھ دیگر اہل خانہ کو بھی اسی مرض کی لپیٹ میں آتے دیکھا ہے۔

وقت کی دھوپ چھاؤں اور ہم

ہم رات و دن لوگوں کے مسائل اور مشکلات سنتے اور پڑھتے رہتے ہیں اور ان پر غور وفکر بھی جاری رہتا ہے، ظاہر ہے جو لوگ ہمارے مضامین اور کتابیں پڑھتے ہیں، وہ اپنے ہر چھوٹے بڑے مسئلے میں ہم سے رجوع کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہم ان کی کوئی مدد کریں لیکن یہ اتنا آسان نہیں ہے، اکثر خواتین وحضرات شاید اس غلط فہمی کا شکار ہوتے ہیں کہ وہ ایک ای میل یا فون کال کریں اور ہم فوری طور پر ان کے مسئلے کا حل بتادیں جب کہ یہ ممکن نہیں ہوتا، بعض لوگوں کے مسائل تو یقیناً نہایت معمولی قسم کے ہوتے ہیں اور وہ ان کے اپنے پیدا کردہ بھی ہوتے ہیں لیکن بعض معاملات جو طویل عرصے سے چلے آرہے ہوں اور کرانک شکل اختیار کر چکے ہوں، آسانی سے حل بھی نہیں ہوتے اور ان کے علاج کے لیے بہت غور وفکر کے علاوہ سخت محنت اور توجہ کی ضرورت بھی ہوتی ہے۔

زندگی میں اکثر ایسا وقت آسکتا ہے کہ ہر انسان یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے

وقت کیا شے ہے' پتا آپ کو چل جائے گا

ہاتھ پھولوں پہ بھی رکھوگے تو جل جائے گا

ایسی مردنی اور مایوسی اُس وقت چھاسکتی ہے جب صحت اچھی نہ ہو، مالی حالت خراب ہو، تعلقات میں گرم جوشی مفقود ہو یا جب ہم کوئی تازہ ترین خبر سن کر سخت بدمزہ ہو جائیں تو یہ بھی ایک مایوس کُن وقت ہو سکتا ہے، اس صورت حال میں بچوں کے جھگڑے یا نا اتفاقیاں، والدین کے مسائل، پڑوسیوں کی چھوٹی موٹی ناراضگیاں وغیرہ، آفس سے متعلق مسائل، اعلیٰ افسران یا ساتھ کام کرنے والوں کے رویے، بجلی کی لوڈ شیڈنگ، ہمارے منصوبوں کی ناکامی، ازدواجی زندگی میں ناہمواریاں یا محرومیاں، الغرض مسائل کی کوئی ایک قسم نہیں

ہے جو انسانی زندگی کے لیے عذاب بنتی ہے، ہمیں زندگی میں یہ تمام چیزیں برداشت کرنی پڑتی ہیں اور یہ سب کچھ جی کا جنجال نہیں تو کم از کم حوصلہ شکن ضرور ہوتا ہے، ایسی صورت میں ہم کیا کرتے ہیں؟ کیا ایسٹرولوجی ہماری کوئی مدد کرسکتی ہے؟

کسی روحانی یا مابعد الطبیعاتی شعبے کی طرح ایسٹرولوجی کے پاس بھی جادو کی کوئی ایسی چھڑی نہیں ہے کہ جسے گھما دیا جائے اور سارے مسائل حل ہو جائیں لیکن ایسٹرولوجی ہمیں اپنے آپ کو، اپنے حالات کو اور ہم جس دور میں رہ رہے ہیں، اس دور کو سمجھنے میں مدد دے سکتی ہے، مسائل زدہ زندگی میں ہمیں صرف یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ ہم کدھر دیکھیں؟ اور کیسے کوئی آغاز کریں اور پھر ہماری دُرست رہنمائی خود بہ خود شروع ہو جائے گی، ہم پر ظاہر ہو جائے گا کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے اور کیا نہیں کرنا چاہیے۔

آپ یہ بات ذہن سے نکال دیجیے کہ ہم کوئی روایتی، فرسودہ یا گھسی پٹی بات کررہے ہیں، ہمیں اپنے ذہن کو کھولنے کی ضرورت ہے اور وقت کے تقاضوں کو سمجھنے کی ضرورت ہے، وقت کیا ہے؟ کائنات میں گردش کرنے والے سیاروں کی گردش ہے اور یہ سیارے اپنی گردش کے دوران میں ہمیں کیا عطا کررہے ہیں اور ہماری زندگی کے مخصوص حالات میں ہم سے کیا کہہ رہے ہیں؟ اس حقیقت کا ادراک ضروری ہے، اکثر ہم ایسی حقیقتوں سے نظر چرا کر گزرنے کی عادت میں مبتلا رہتے ہیں اور سہل پسندی کا شکار ہو کر ہمیشہ کوئی شارٹ کٹ ڈھونڈنے پر دھیان دیتے ہیں، نتیجے کے طور کوئی نئی ناکامی، کوئی نیا ڈپریشن ہمارا مقدر بنتا ہے۔

یاد رکھیں ہم اگر ڈپریشن یا کسی خراب ذہنی حالت میں مبتلا ہیں تو دنیا بھر کے مثبت یا خوش قسمت عوامل بھی ہماری کوئی مدد نہیں کریں گے یا یوں کہہ لیں کہ سیارگان کے مثبت اثرات سے بھی ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

مفلسی سب بہار کھوتی ھے

کیلا خاتون اپنے کو جوان صاحب زادے کے ہمراہ ہمارے پاس آئیں، صاحب

زادے چند سال پہلے گریجویشن سے فارغ ہو کر تا حال بے روزگار تھے اور چاہتے تھے کہ ملک سے باہر چلے جائیں تا کہ خوب دولت کمائیں، خاتون نے بتایا کہ دنیا کے تمام مسائل اور پریشانیاں ان کے گھر اور خاندان میں موجود ہیں، ان کے شوہر کا انتقال ہو چکا ہے لہٰذا گھر میں کمانے والا کوئی نہیں ہے وہ اپنا مکان بیچنا چاہتی ہیں جس کے کئی حصہ دار ہیں لیکن وہ بک نہیں رہا، اُن کا ایک فلیٹ بھی ہے وہ بھی نہیں بک رہا، اگر دونوں میں سے کوئی فروخت ہو جائے تو لڑکے کو بیرون ملک بھیجنے کا انتظام ہو سکے، لڑکیوں کی شادی نہیں ہو رہی، گھر میں بیماریوں کا ڈیرہ ہے، لڑکا بھی بیمار رہتا ہے اور لڑکیاں بھی، خود ان کی صحت بھی خراب رہتی ہے، وہ اپنا زائچہ بنوانا چاہتی تھیں تا کہ ہم ان کے مسائل کا حل بتا سکیں۔

ہم نے عرض کیا کہ آپ کو زائچہ بنوانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، آپ کا واحد مسئلہ

صرف ایک ہے کہ گھر میں کوئی کمانے والا نہیں ہے، باقی تمام مسائل اسی مسئلے سے جڑے ہوئے ہیں، مکان یا فلیٹ کل بک جائے گا، اگر آپ اپنی پسندیدہ قیمت پر بیچنے کی شرط ختم کردیں، گھر میں بیماریوں کا ڈیرہ اس لیے ہے کہ پیسے نہ ہونے کی وجہ سے معقول خوراک نہیں ہوگی اور معقول علاج بھی آپ کی دسترس میں نہیں ہے، آپ کا فلیٹ اس لیے بھی مناسب قیمت پر نہیں بک رہا کہ اُس کے کاغذات مکمل نہیں ہیں، مجموعی طور پر کراچی اور سندھ میں پراپرٹی بزنس کی صورت حال بہتر نہیں ہے، لوگوں کے پاس اپنے جائز اخراجات کے لیے پیسے نہیں ہیں، مکان کہاں سے خریدیں، اس صورت میں بڑے بڑے انویسٹرز خرید وفروخت کر رہے ہیں اور وہ ضرورت مندوں سے اپنی پسندیدہ قیمت پر سودا کرتے ہیں تاکہ خود بھی کچھ کماسکیں لہٰذا مکان کیسے بکے گا؟

آپ کا بیٹا کئی سال سے بیکار بیٹھا ہے اور اُس نے یہ طے کر رکھا ہے کہ ملک سے باہر جا کر ہی کام کرے گا تو یہ کون سی دانش مندی کی بات ہے؟ جب تک باہر جانے کا کوئی بندوبست نہیں ہوتا یہاں کوئی بھی جاب کرلینی چاہیے تاکہ گھر میں آمدن کا کوئی سلسلہ تو شروع ہو۔

ہماری باتیں انہیں بہت عجیب لگیں اُن کا خیال تھا (جو بعض دیگر مولوی یا عامل حضرات نے ان کے ذہن میں بٹھادیا تھا) کہ کسی نے اُن پر تعویذ وغیرہ کرائے ہیں تاکہ گھر میں فتنہ وفساد اور بیماریاں رہیں، بیٹا باہر نہ جاسکے، مکان یا فلیٹ بک نہ سکے، حالاں کہ ایسی کوئی بھی بات نہیں تھی، صرف دُرست راستے کا تعین کرنے کی ضرورت تھی جو یہ تھا کہ لڑکا کسی طرح بھی، کوئی بھی جاب شروع کرے، اس کے بعد آگے کے راستے خود بہ خود کھلنے لگیں گے، ہم نے لڑکے کا زائچہ دیکھا جو بہت اچھا تھا لیکن وہ مزاجاً آرام طلب اور سہل پسند تھا لہٰذا اپنی پسندیدہ جاب اور وہ بھی بیرون ملک چاہتا تھا، بہرحال ہم جتنا سمجھا سکتے تھے انہیں سمجھا دیا ہے، جہاں تک تعویذ گنڈوں کا تعلق ہے تو کوئی ایسی فیملی کے خلاف تعویذ گنڈے کیوں کرائے گا جو پہلے ہی شدید بدحالی کا شکار ہے۔ یہ مثال پیش کرنے کی

ضرورت اس لیے پیش آئی کہ بعض لوگوں کے مسائل درحقیقت وہ نہیں ہوتے جو وہ سمجھ رہے ہوتے ہیں۔

یہ توہم کا کارخانہ ہے

ایک اور مثال دیکھیے ، یہ بھی تازہ واقعہ ہی ہے ، فیملی سربراہان کو یعنی دونوں میاں بیوی کو شبہ ہے کہ وہ مخصوص قسم کے کسی آسیبی یا سحری اثرات کا شکار ہیں اور اُس کی وجہ اُن کے خیال میں یہ ہے کہ سعودیہ عربیہ میں قیام کے دوران انہوں نے جدہ میں ایک مکان لیا جس کے بارے میں مشہور تھا کہ وہ بہت عرصے سے خالی پڑا ہے ، مکان میں قیام کے دوران اُن کی وائف پر ایک رات دورہ پڑا یعنی وہ بے ہوش ہوگئیں مگر یہ تھوڑی دیر کا معاملہ تھا ، پھر وہ لوگ مدینہ شفٹ ہوگئے وہاں بھی ایک دورہ پڑا بعدازاں یہ فیملی پاکستان واپس آگئی ، اب سال میں ایک آدھ مرتبہ رات کے وقت وہی کیفیت ہوتی ہے کہ وہ اچانک بے ہوش ہوجاتی ہے ، اُن کے دو بیٹے انگلینڈ میں ہیں ، ایک تقریباً 11 سال قبل گیا تھا اور دوسرا بعد میں ، وہ زیرِ تعلیم ہے ، پہلے بیٹے نے اچانک ان سے رابطہ منقطع کرلیا ہے ، وہ لندن میں اپنے بھائی سے بھی نہیں ملتا ، شاید اُس نے وہاں شادی بھی کرلی ہے ، اس حوالے سے بھی وہ پریشان رہتے ہیں اور جاننا چاہتے ہیں کہ آخر اُس نے ہم سے رابطہ کیوں ختم کیا ؟

خود شوہر کے ساتھ بھی بعض مسائل رہتے ہیں ، آنکھوں کے سامنے اچانک اندھیرا چھا جانا ، کوئی کام کرتے ہوئے کارکردگی کی صلاحیت ختم ہوجانا وغیرہ ۔ الغرض اسی نوعیت کے بعض مسائل اور جسمانی اور ذہنی تکالیف چلتی رہتی ہیں ۔

ہم نے اُن سے پوچھا کہ آپ نے وائف کا کوئی چیک اپ یا کوئی خاص ٹیسٹ وغیرہ کروایا تو انہوں نے انکار میں جواب دیا اور بتایا کہ اب تک تو صرف روحانی علاج ہی ہوتا رہا ہے ، اسی طرح ہم نے ان سے پوچھا کہ آپ نے اپنی آنکھوں کا یا کسی اور نوعیت کا کوئی ٹیسٹ کبھی کرایا تو جواب نفی میں تھا ، آخر ہم نے اُن سے پوچھا کہ چلیے جدہ کی حد تک ہم

مان لیتے ہیں کہ اُس خالی مکان میں کوئی ماورائی اثرات ہوسکتے ہیں مگر مدینہ جہاں شیاطین کا داخلہ ہی ممکن نہیں ہے وہاں کیسے سحری یا آسیبی اثرات ہوگئے؟ اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ کی وائف کسی جسمانی خرابی یا ذہنی بیماری کا شکار ہیں، اگر دوران خون کی روانی دماغ میں لمحہ بھر کے لیے بھی رک جائے تو اس نوعیت کی غشی یا غیر حاضر دماغی کا دورہ پڑسکتا ہے،اس کے اور بھی بہت سے سبب ہوسکتے ہیں، اگر آپ معقولیت سے ٹیسٹ وغیرہ کرائیں تو سال میں ایک دوبار پڑنے والے غشی کے دوروں کا سبب معلوم ہوسکتا ہے، اسی طرح آپ کو اپنے بھی ٹیسٹ کرانے چاہئیں ممکن ہے نظر کمزور ہو رہی ہو یا آنکھوں میں کوئی نقص پیدا ہور ہا ہو وغیرہ وغیرہ اور جہاں تک آپ کے نالائق و نافرماں بردار بیٹے کا تعلق ہے تو سمجھ لیں کوئی ایک آدھ انڈا گندہ بھی نکل جاتا ہے، اس پر صبر کرلیں اور اس کے لیے دعا کیا کریں اللہ اسے ہدایت دے۔

ایمان کی کمزوری

عام نوعیت کے دنیاوی مسائل اور جسمانی یا ذہنی بیماریوں کو سحر جادو، آسیب و جنات یا کسی بھی قسم کے بداثرات سے جوڑنا ایک بہت بڑی غلطی ہے، اچھے بھلے نمازی پرہیز گار افراد جو ڈھیروں ورد و وظائف بھی کرتے رہتے ہیں، یہ یقین رکھتے ہیں کہ اُن پر کسی نے کچھ کرادیا ہے اور ایسا کرادیا ہے جو کبھی ختم نہیں ہوسکتا، یہ ہمارے ایمان کی بہت بڑی کمزوری ہے گویا ہمیں اللہ کے اُس کلام پر بھروسا نہیں ہے جو ہم روزانہ پڑھتے ہیں اور جس کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اگر ہم پہاڑوں پر نازل کرتے تو وہ ریزہ ریزہ ہوجاتے، ہم پانچوں نمازوں میں، اپنے ورد و وظائف میں اللہ کا کلام پڑھتے ہیں لیکن گھر سے کوئی گھٹیا درجے کا تعویذ برآمد ہوجائے یا کوئی یہ بتادے کہ جس مکان میں آپ رہتے ہیں یہاں پچاس سال پہلے قبرستان تھا یا یہ مکان کئی سال خالی پڑا رہا یا آپ کی فلاں نند یا ساس نے شادی کے فوراً بعد جو مٹھائی کھلائی تھی یا دودھ پلایا تھا وہ پڑھا ہوا تھا، گھر کے آنگن میں یا چھت پر گوشت کا لوتھڑا، کوئی ہڈی یا کسی جانور کی کھال کا ٹکڑا وغیرہ پڑا ہوا

مل جائے تو فوراً نادیدہ دشمنوں یا پڑوسیوں کی طرف دھیان جاتا ہے، بس جناب اب یہ بات ذہن سے نہیں نکلے گی اور ایمان کا حصہ بن جائے گی، اس کے توڑ کے لیے بڑے بڑے پیروں فقیروں، مولویوں، عاملوں، کاملوں کی خدمت میں حاضری کا سلسلہ شروع رہے گا جس کا خواہ کوئی نتیجہ نکلے یا نہ نکلے، اسی دوران میں اگر وقت کی خرابی بھی اپنا اثر ڈال دے جس کی وجہ سے روزگار کے مسائل یا اور دیگر مسائل پیدا ہوتے ہیں تو پھر ایسی خرافات پر اور بھی یقین کامل حاصل ہو جاتا ہے، ہم نے ایسے بہت سے تماشے اکثر دیکھیں ہیں۔

عزیزان من! مندرجہ بالا چند مثالیں کافی ہیں جن میں بہت سے لوگ اپنا چہرہ دیکھ سکتے ہیں اور ٹھنڈے دل و دماغ سے غور کر سکتے ہیں کہ ہم کہاں غلط ہیں اور کیا کر رہے ہیں؟

جب کہ حقیقت میں ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

خاندانی تنازعات کا حل

مسز خان کراچی: آپ نے جو تمام احوال بیان کیا ہے وہ زیادہ حیرت انگیز نہیں ہے ۔اکثر گھرانوں میں اس نوعیت کی لڑائیاں ہوتی رہتی ہیں اور بالآخر ختم بھی ہو جاتی ہیں ۔ایسے تنازعات عموماً اس وقت ختم ہو جاتے ہیں جب خاندان میں کوئی مشترکہ نوعیت کی تقریب منعقد ہو رہی ہو۔آپ نے جو واقعات لکھے ہیں اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ تمام لوگوں میں قوت برداشت بالکل نہیں ہے۔اسی طرح شاید چھوٹے بڑے کا ادب و احترام بھی زیادہ نہیں ہے۔ ہمارے خیال سے آپ کے شوہر کو اپنے بڑے بھائی سے اس طرح بات نہیں کرنی چاہیے تھی جس طرح انہوں نے کی، چھوٹا ہونے کے ناتے ان کی باتیں خاموشی سے سن لیتے۔ بڑے اکثر غصے میں ایسی باتیں کر جاتے ہیں جو بہر حال غلط ہوتی ہیں لیکن ایک کہاوت ہے کہ بزرگوں کی غلطی کی نشاندہی کرنا بھی غلطی ہے،اب بھی آپ کے شوہر کو چاہیے کہ چھوٹے بن کر بڑے بھائی کے پاس چلے جائیں اور معذرت خواہانہ انداز اختیار کریں تو یقیناً تھوڑا سا مزید برا بھلا کہ کر ٹھنڈے پڑ جائیں گے اور اس طرح فتنہ و فساد کو ختم کرنے کا موقع مل جائے گا۔

اس کے علاوہ خاندان میں باہمی میل محبت اور اتفاق کے لیے ایک عمل ہم یہاں لکھ رہے ہیں، کسی بھی نوچندی جمعرات کی شام کو عمدہ قسم کی کھیر گھر میں پکائیں اور کورے مٹی کے پیالوں میں جمادیں۔رات کو جب چاند نکلے تو ان پیالوں کو چاند کی روشنی میں باریک ململ کا کپڑا ڈھک کر رکھ دیں۔اگر یہ ممکن نہ ہو تو شیشے کی پلیٹوں یا کسی بڑے شیشے سے ڈھک دیں۔جب چاند غروب ہو جائے یا چھپ جائے تو اٹھا کر رکھ دیں اگر گھنٹا دو گھنٹا بھی چاند کی روشنی میں رکھ دیں تو کافی ہے۔یا زیادہ دیر رکھ سکیں تو وہ بھی بہتر ہے۔

صبح فجر کی نماز کے بعد اوّل آخر 11 بار درود شریف کے ساتھ 786 مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھیں اور پھر کھیر کے پیالوں پر دم کر دیں۔ بعد میں یہ کھیر خود بھی کھائیں اور

دیگر خاندان والوں کو بھی تحفتاً بھیج دیں۔ انشاء اللہ فتنہ وفساد کا خاتمہ ہوگا اور دلوں سے نفرتیں دور ہوں گی۔ اگر کھیر پکانا اور پیالوں میں جمانا ممکن نہ ہو تو عمدہ قسم کی سفید مٹھائی مثلاً برفی قلاقند، پیڑے یا ربڑی وغیرہ یا چم چم بازار سے منگالیں اور انہیں رات کو چاند کی روشنی میں رکھیے، سفید مٹھائی پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم 786 مرتبہ دم کردیں۔ خود بھی کھائیں اور ان لوگوں کو بھی تحفتاً بھیج دیں جن سے کوئی رنجش چل رہی ہے اگر اہل خانہ کے درمیان میں محبت اور اتفاق واعتماد میں کمی ہو اور باہم آپس میں لڑتے رہتے ہیں تو بھی یہ عمل فائدہ دے گا۔ اسے 3 مہینے تک جاری رکھیں یعنی ہر مہینے کی پہلی تاریخ کے بعد جو نوچندا جمعہ آئے جمعرات کی رات یہ عمل کرلیا کریں، انشاء اللہ دلوں میں خوب محبت پیدا ہوگی۔

کسی ناراض کو منانے کے لیے

ہما، کراچی سے لکھتی ہیں: آپ کی پرانی قاری ہوں اور آپ کا کالم بہت شوق سے پڑھتی ہوں۔ میرا مسئلہ یہ ہے کہ آج سے تقریباً تین سال پہلے میری منگنی ہوئی تھی جواب ختم ہوچکی ہے۔ یہ منگنی ہم دونوں کی پسند سے ہوئی تھی پھر بغیر کسی وجہ کے ختم کردی گئی۔ میں اس صدمے سے اب تک سنبھل نہیں سکی ہوں کیونکہ اس سے بہت محبت کرتی تھی، مجھے نہیں پتا اس نے یہ منگنی کیوں ختم کی لیکن آپ سے اب یہ معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ یہ میرے لیے بہتر ہوا یا نہیں اور میں یہ بھی چاہتی ہوں کہ میری شادی اس سے ہوجائے۔ آپ پلیز مجھے اس مسئلے کا حل ضرور بتائیے۔

جواب: عزیزم! تم نے اپنی تاریخ پیدائش لکھی نہ اپنے منگیتر کی اب کم از کم منگنی ٹوٹنے کا سبب تو ہم نہیں بتاسکتے یا یہ کہ یہ تمہارے حق میں اچھا ہوا یا برا۔ بہرحال تمہارے لیے ایک عمل لکھ رہے ہیں۔ اگر وہ تمہارے لیے بہتر ہوگا تو اس کی واپسی ہوجائے گی۔ یہ عمل ان لوگوں کے لیے بھی مفید ہے، جن کا کوئی دوست یا خاندان کا کوئی فرد یا دفتر کا ساتھی یا کوئی افسر اعلیٰ وغیرہ ان کے خلاف ہوگیا ہو تو انشاء اللہ اس عمل کے اثر سے اس کی ناراضگی دور ہوجائے گی۔

طریقہ یہ ہے کہ نیا چاند ہونے کے بعد کسی بھی جمعرات، جمعہ، اتوار یا پیر سے اس عمل کو شروع کریں۔ پہلے ایک کاغذ پر ناراض شخص کا نام معہ والدہ لکھ لیں۔ پھر کوئی ٹائم مقرر کر کے وہ کاغذ سامنے رکھ کر بیٹھ جائیں۔ وقت فجر یا عشاء کی نماز کے بعد کا رکھ لیں۔ قرآن پاک میں سورہ روم کے دوسرے رکوع میں یہ آیت دیکھ کر یاد کر لیں۔ ومن ایتہ ان خلق سے یتفکرون تک اس آیت کو اول آخر درود شریف کے ساتھ ستر مرتبہ پڑھیں اور پڑھنے کے درمیان وقفے وقفے سے اس نام پر سات مرتبہ دم کرتے رہیں۔ اسی طرح روزانہ پڑھیں۔ سات دن، 14 دن یا 21 دن تک یہ عمل کریں۔ انشاء اللہ وہ شخص نرم پڑ جائے گا۔ اس عمل میں کوئی پرہیز نہیں ہے۔

ہم جنس پرستی اور تبدیلی جنس

کراچی سے ایک صاحبہ لکھتی ہیں میری چھوٹی بہن کا عجیب حال ہے کہ بچپن ہی سے لڑکوں کے کپڑے پہنتی ہے اور اسی انداز میں بات کرتی اور چلتی ہے۔ اسے لڑکیوں کی چیزیں بری لگتی ہیں ایک دوسری لڑکی جو اس کی بچپن کی دوست ہے، میری بہن اس کو اتنا پسند کرتی ہے کہ جب تک وہ ہفتہ یا 15 دن میں اُس سے نہ ملے تو اسے چین نہیں آتا بلکہ اس کی طبیعت خراب رہتی ہے۔ جب میری بہن اُس سے مل کر آتی ہے تو بڑی ہشاش بشاش ہوتی ہے لیکن اگر اُس سے نہ ملے اور ایک مہینہ گزر جائے تو وہ بیمار پڑ جاتی ہے۔ گھر والوں کو اس کی پروا نہیں اور نہ اسے خود کچھ پتا ہے بس یہ کہتی ہے کہ اگر میں اُس سے نہ ملوں تو خود بہ خود بیمار ہو جاتی ہوں۔ اسے لڑکوں سے بھی کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ آپ بتائیے یہ سب کیا ہے؟ گھر میں بھی اس کی کسی سے نہیں بنتی، سب اس کا مذاق اڑاتے ہیں، دعوت وغیرہ میں بھی کہیں نہیں جاتی۔

جواب: شاید آپ نے تبدیلی جنس کے بارے میں نہیں پڑھا، چند سال پہلے فیصل آباد کا ایک کیس اخبارات میں آیا تھا جب دو لڑکیوں نے آپس میں شادی کر لی تھی۔ ان میں سے ایک واقعی تبدیلی جنس کے مرحلے سے گزر رہی تھی۔ دنیا بھر میں ایسے کیس اکثر سامنے آتے

رہتے ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ ہارمون ڈسٹربنس ہوتی ہے یعنی خواتین میں میل ہارمونز کی زیادتی۔ آپ نے اس کی تاریخ پیدائش وغیرہ نہیں لکھی جس سے اس معاملے پر زیادہ روشنی ڈالی جاسکتی تھی، بہرحال ایسے مریضوں کا ابتدا ہی میں علاج نہ کیا جائے تو آگے چل کر وہ تبدیلی جنس کے آخری مرحلے میں داخل ہو جاتے ہیں۔ یہ بیماری مردوں میں بھی پیدا ہوسکتی ہے اور وہ مرد سے عورت بن جاتے ہیں یا کم از کم تیسری جنس میں شامل ہو جاتے ہیں۔

بہرحال اس صورت حال پر توجہ دینے کی ضرورت ہے لیکن آپ کے بقول گھر والے اس معاملے میں سنجیدہ نہیں ہیں بلکہ ہنسی مذاق میں مصروف ہیں لہٰذا بس اللہ ہی رحم کرنے والا ہے۔

ازدواجی ناچاقی

جواب:۔ آپ نے اپنا نام اور مقام لکھنے کی کوئی زحمت نہیں کی۔ خط کے آخر میں ایک مجبور بہن لکھ دیا ہے۔ بہرحال چونکہ اپنی اور شوہر کی تاریخ پیدائش لکھ دی ہے لہٰذا آپ کے مسئلے کا جواب حاضر ہے۔

بنیادی طور پر ایسا نہیں ہے کہ آپ دونوں کے درمیان موافقت اور ہم آہنگی نہ ہو۔ آپ کا شمسی برج قوس اور شوہر کا شمسی برج میزان ہے۔ یہ دونوں باہمی موافقت اور ہم آہنگی رکھنے والے بروج ہیں اور شاید یہی وجہ ہے کہ یہ گاڑی خاصی کامیابی کے ساتھ اب تک چل رہی ہے اور ماشاءاللہ اب تو بچے بھی بڑے ہو چکے ہیں۔ آپ کا جو مسئلہ ہے اس کا تعلق آپ دونوں کے مزاج سے نہیں، فطرت سے تعلق رکھتا ہے۔ دونوں کا قمری برج آبی ہے اور آپ کے مقابلے میں آپ کے شوہر زیادہ حساس اور جذباتی ہیں۔ ان کی یہ حساسیت منفی رخ پر ہے جس کی وجہ سے وہ دنیا کے ہر معاملے کو ایک منفی انداز سے دیکھتے ہیں خصوصاً ایسے معاملات ان کے لیے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں جن کا تعلق ان کی انتہائی نجی زندگی سے ہو اور آپ بھی ان کا ایک ایسا ہی معاملہ ہیں لہٰذا آپ کی ذراسی بات بھی انہیں بہت زیادہ محسوس ہوتی ہے اور وہ اسے بہت زیادہ منفی انداز میں دیکھتے ہیں۔

چونکہ ان کی یہ خصوصیت ان کی فطرت کا حصہ ہے لہٰذا کبھی تبدیل نہیں ہوسکی بلکہ وقت

کے ساتھ ساتھ بڑھتی چلی گئی اور اب بہت پختہ ہو چکی ہے۔ بہر حال ان کی عادات بد کو روکنے کے لیے آپ حروف صوامت سے کام لے سکتی ہیں، اس کے لیے بہترین موقع آنے والے چاند اور سورج گرہن ہوں گے یا قمر در عقرب کے وقت بھی یہ کام کیا جا سکتا ہے، قمر در عقرب کا وقت کسی بھی معیاری جنتری سے معلوم ہو جاتا ہے اور آنے والے چاند اور سورج گہن کا وقت بھی جنتری سے معلوم ہو سکتا ہے۔

اس عرصے میں آپ تالے والا عمل کر سکتی ہیں یا اور بھی ایسے طریقوں سے کام لے سکتی ہیں جو ہم اکثر چاند یا سورج گرہن کے موقع پر دیتے رہتے ہیں۔

گمراہ کن نظریات

جہالت کیسے کیسے فتنے اور فساد پیدا کرتی ہے یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ یہ لعنت ملکی اور قومی سطح پر ملکوں اور قوموں کی ترقی میں ہی رکاوٹ کا سبب نہیں ہوتی بلکہ اکثر ملکوں اور قوموں کی تباہی و بربادی کا سبب بھی بن جاتی ہے۔ انفرادی سطح پر جہالت افراد کی زندگی میں کیسے کیسے زہر گھولتی ہے اس کا تماشا ہم روز دیکھتے ہیں۔ انسان اپنی کم علمی اور عدم واقفیت کے سبب قدم قدم پر ٹھوکریں کھاتا ہے اور نقصان اٹھاتا چلا جاتا ہے لیکن اس کی سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر اس کے ساتھ معاملہ کیا ہے؟

آیئے ایک خط سے کچھ اقتباسات ملاحظہ کیجیے اور دیکھیے کہ جہالت کیسے کیسے روپ بھرتی ہے اور اس کے یہ روپ معاشرے میں کیسی کیسی گمراہیاں پھیلاتے ہیں۔

زیر نظر خط ایک بیٹی کا ہے جس کا نام و مقام ہم ظاہر کرنے سے معذور ہیں۔ وہ رقم طراز ہے "میری منگنی ہو چکی ہے جو والدین کی اور میری رضامندی سے ہوئی ہے۔ میری اور منگیتر کی بے حد ذہنی ہم آہنگی ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ میرے بھائی کے ایک دوست کچھ عجیب باتیں کر رہے ہیں۔ میرے بھائی بہت اچھے انسان ہیں اور انتہائی ذہین بھی ہیں لیکن وہ اپنے دوست سے بہت متاثر ہیں انہیں اپنا پیر و مرشد اور اللہ کا ولی کہتے ہیں اور ایسی ایسی عجیب و غریب باتیں کرتے ہیں کہ جن کا ذکر نہ تو میں نے کہیں پڑھا نہ سنا۔ مثلاً یہ کہ "اللہ کا ذکر

کرو، چاہے نماز پڑھو یا نہ پڑھو۔"

حالانکہ نماز تو فرض اولین ہے اور کسی حال میں معاف نہیں۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے بھی 40 سال اللہ کا ذکر کیا تو تب کہاں تھی یہ نماز؟ ان کا ایک اور نظریہ کچھ دن پہلے میرے سامنے آیا جو میرے لیے خاصی الجھن کا سبب ہے کہ شوہر اور بیوی کے رشتے ازل اور معلق ہوتے ہیں جن کے رشتے معلق ہوں وہ کبھی کسی حال میں خوش نہیں رہ سکتے۔

واضح رہے کہ خود ان کی شادی بقول ان کے معلق ہے جب کہ حقیقت یہ ہے کہ وہ بے روزگار ہونے کی وجہ سے پریشان ہیں۔ اب وہ کہتے ہیں کہ میری منگنی بھی معلق ہے اور ان کی یہ بھی پیش گوئی ہے کہ میں زندگی میں کبھی خوش نہیں رہ سکتی اور منگنی ٹوٹ جائے تو بہتر ہے ورنہ شادی کے بعد میری زندگی کرائسس میں گزرے گی جس کا کوئی اندازہ نہیں کرسکتا۔ ان کے بقول جن کے رشتے "ازل" ہوتے ہیں وہ اس کے برعکس ہوتے ہیں اور ازل رشتے صرف اللہ کے ولی ہی کر سکتے ہیں وہ اس طرح کہ وہ معلق رشتے میں دعا سے ازل والے رشتے کی روح ڈلواتے ہیں، اس طرح معلق ازل ہو جاتا ہے۔ یہاں میں یہ بھی بتاتی چلوں کہ وہ خود اپنی شادی کے لیے راضی نہ تھے۔ والدین کی وجہ سے یہ شادی کرنا پڑی جسے اب وہ بقول خود نبھا رہے ہیں۔ آپ سے میں یہ کہنا چاہوں گی کہ آپ میری کیفیت کو سمجھیں اور اپنے علم کی روشنی میں میری رہنمائی کریں۔ آپ کے لیے ہمیشہ دعا گو اور ممنون رہوں گی۔"

جواب: عزیزم! ہمارے معاشرے میں ایسے کم علم اور جاہل افراد کی کمی نہیں ہے جو اپنی بعض کمزوریوں اور نالائقیوں پر پردہ ڈالنے کے لیے مذہب اور روحانیت کا خود اپنا وضع کردہ یا اپنے ہی جیسے کسی پیر و مرشد کا بتایا ہوا فلسفہ اوڑھ لیتے ہیں اور پھر دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں اور یہی سب سے زیادہ افسوسناک اور نہایت تکلیف دہ بات ہے۔ ان کے نظریات و عقائد اگر صرف ان کی ذات تک محدود رہیں تو بھی زیادہ خطرناک بات نہیں ہے لیکن جب وہ اپنے نظریات یا عقائد دوسروں پر ٹھونسنے کی کوشش کرتے ہیں تو صورت حال زیادہ خطرناک اور تشویش ناک ہو جاتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسے لوگ بنیادی طور پر ذہنی اور

نفسیاتی مریض ہوتے ہیں جنہیں معقول علاج معالجے کی ضرورت ہوتی ہے۔

آپ نے لکھا ہے کہ آپ کے بھائی نہایت ذہین اور سمجھدار ہیں لیکن ایک ایسے شخص کو اپنا پیر و مرشد کہنا، اسے اللہ کا ولی ماننا کچھ ذہانت اور سمجھداری کی باتیں نہیں ہیں۔ وہ اس کے گمراہ کن جال میں پھنس چکے ہیں اور جیسا کہ دیگر باتیں آپ نے لکھی ہیں ان کی روشنی میں ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس کے آلہ کار بنے ہوئے ہیں۔ اس طرح اپنی زندگی بھی برباد کر رہے ہیں اور اپنے گھر میں بھی شک اور وہم کے بیج بو رہے ہیں جس کا براہ راست اثر خود آپ کی زندگی پر پڑے گا۔

سب سے پہلے تو آپ یہ سمجھ لیں کہ آپ کا رشتہ مناسب ہے لہٰذا خود کو کسی وہم میں نہ ڈالیں۔ شادی کے بعد بھی آپ دونوں میں بہت میل محبت رہے گی۔ باقی زندگی کے دیگر مسائل کس کے ساتھ نہیں ہوتے؟ اور زندگی میں اتار چڑھاؤ بھی اکثر آتے رہتے ہیں، سو اس رشتے میں بھی اتار چڑھاؤ بہرحال ہیں۔ ہم اس رشتے کو 100 فیصد اعلیٰ درجے کا رشتہ نہیں کہہ سکتے، اگر اس سے بہتر کوئی دوسرا رشتہ سامنے آئے تو یقیناً آپ اس کا انتخاب کر سکتی ہیں۔ یہ بات ہم اس لیے بھی لکھ رہے ہیں کہ آپ کا منگیتر بے شک آپ سے بہت محبت کرے گا اور آپ کو بھی اس سے محبت ہوگی مگر اس کے زائچے کے مطابق وہ ایک سست اور کاہل آدمی ہے۔ ضروری نہیں ہے کہ معاشی طور پر بہت زیادہ ترقی کرے اور ممکن ہے آگے چل کر یہ بات آپ کے لیے پریشانی کا باعث ہو۔

اب آئیے ان حضرت کی طرف۔ ان کی تمام باتیں نہایت گمراہ کن ہیں۔ آپ کی یہ بات بالکل درست ہے کہ نماز اولین فرائض میں شامل ہے اور یہ فرض ہم مسلمانوں پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے عائد کیا ہے لہٰذا کوئی منطق اور فلسفہ اس کی ادائیگی سے روکنے کے لیے جواز نہیں بن سکتا۔ موصوف کو شاید یہ بات معلوم نہیں ہے کہ بعثت نبوی ﷺ سے قبل مکہ میں دین ابراہیمی اپنی بگڑی ہوئی شکل میں موجود تھا اور اس میں نماز بھی موجود تھی۔ بے شک آج جو نماز ہم پڑھتے ہیں وہ ہمیں ہمارے نبی ﷺ نے تعلیم کیا ہے۔ ان کی یہ

منطق بھی غلط ہے کہ حضور اکرم ﷺ 40 سال تک اللہ کا ذکر کرتے رہے تو اس وقت نماز کہاں تھی؟ خدا معلوم ان کی اس بات سے ان کا کیا مقصد ہے۔ ان سے یہ سوال کیا جائے کہ کیا آپ بعثت نبوی ﷺ سے قبل کے زمانے کی پیروی کرنا چاہتے ہیں اور اعلان نبوت کے بعد کے زمانے سے آنکھیں پھیرنا چاہتے ہیں تو اس طرح آپ خود سوچ لیں کہ آپ کہاں کھڑے ہیں، زمانہ جاہلیت میں؟ کفار کے ساتھ؟

ان کی جہالت کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ انہیں شاید 'ازل' کے معنی نہیں معلوم۔ یقیناً وہ کسی اپنے ہی جیسے جاہل اور زمانہ ساز پیر کی مریدی میں رہے ہیں۔ ہمارے معاشرے میں ایسے پیروں، فقیروں، ملنگوں، قلندروں کی کوئی کمی نہیں جو نہ پوری طرح دین کا علم رکھتے ہیں نہ شریعت سے واقف ہیں۔ کسی دنیاوی چکر میں پیر فقیر یا صوفی بن بیٹھے ہیں۔ ایسے ہی لوگ اپنی ایک نئی طریقت ایجاد کر لیتے ہیں جس کے تحت نئی اصطلاحات گھڑ کر اپنے عقیدت مندوں کو جوان سے بھی زیادہ جاہل ہوتے ہیں، بے وقوف بناتے رہتے ہیں۔

غالباً ازل سے مراد ان کی نظر میں یہ ہوگی کہ ایسے رشتے جو آسمانوں پر طے ہو گئے ہیں اور معلق سے مراد یہ ہوگی کہ وہ رشتے جو ابھی آسمانوں پر طے نہیں ہوئے ہیں صرف دنیا میں طے پا گئے ہیں، اس قسم کی باتوں کی دین اور شریعت میں کوئی گنجائش نہیں ہے، اسے صرف کسی مجذوب کی بے معنی گفتگو ہی قرار دیا جا سکتا ہے۔ اپنی باتوں کی روشنی میں سب سے پہلے انہیں خود اپنے رشتے کو درست کر لینا چاہیے۔ ہماری نظر میں تو وہ اپنے والدین اور اپنی بیوی کے مجرم ہیں۔ اگر ماں باپ کے کہنے سے شادی کر لی ہے تو اب بیوی کے حقوق ادا کرنے بھی ضروری ہیں، صرف یہ کہہ کر جان نہیں چھوٹ جائے گی کہ میرا رشتہ معلق ہے۔

اپنی تاریخ پیدائش کی روشنی میں یہ صاحب ہمیں بہت زیادہ چالاک و ہوشیار بلکہ مکار نظر آتے ہیں اور ہم یہ بھی آپ کو بتاتے چلیں کہ آپ کی منگنی تڑوانے کے سلسلے میں ان کی دلچسپی خالی از علت نہیں ہے۔ اس کے پیچھے ان کے کچھ خصوصی مقاصد ہو سکتے ہیں۔ موصوف نے روحانیت کا جو لبادہ اوڑھا ہے وہ محض فراڈ ہے۔ وہ خاصے دنیادار انسان

ہیں۔ اپنا اچھا اور برا خوب جانتے ہیں۔ فطری طور پر فلرٹیشن کی حد تک عاشق مزاج ہیں۔ ایک ''معلق شادی'' کے بعد کوئی دوسری من پسند شادی کا ارادہ رکھتے ہیں۔

ہمارا مشورہ یہ ہے کہ انہیں اپنے گھر میں زیادہ دخیل نہ ہونے دیں اور اپنے بھائی کو بھی سمجھائیں کہ وہ ان کے شر سے محفوظ رہیں۔

مفاھمت نہ سکھا جرم ناروا سے مجھے

اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ ہمارے بیشتر معاشرتی مسائل کی بنیاد جہالت، بزدلی اور خودغرضی پر ہے۔ زیرنظر خط ہم من وعن شائع کرنے پر مجبور ہیں۔ تحریر کنندہ نے اس کی اشاعت ہماری صوابدید پر چھوڑ دی ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ہماری کسی ایک بیٹی کا مسئلہ نہیں ہے۔ شاید ہزاروں بیٹیاں ایسی ہی کرب ناک اور ظالمانہ صورت حال کا شکار ہیں اور انہیں اس صورت حال سے نکالنے کے لیے مسئلے کو درست طرح سے سمجھنے کی ضرورت ہے جب تک اس مسئلے کو درست طور پر سمجھا نہیں جائے گا، انہیں اس جہنم سے نجات نہیں ملے گی۔ آیئے پہلے خط کے ذریعے مسئلے کو جانیے۔

یہ خط کراچی سے ہمارے ایک کرم فرما نے تحریر کیا ہے، وہ لکھتے ہیں تقریباً سوا دو سال پہلے لڑکی کی شادی دونوں گھروں کے سربراہان کی مکمل باہمی رضامندی سے ہوئی لیکن شادی کے چند یوم بعد ہی شوہر، نندوں اور دیوروں کی جانب سے لڑکی پر بے جا مظالم ڈھائے جانے لگے، لڑکی صبر کرتی رہی۔ سسرال والوں کے مظالم ختم نہ ہوئے تو لڑکی تنگ آ کر صرف دو ماہ میں اپنے میکے آ گئی اور شوہر، نندوں اور دیوروں کے خلاف علاقے کی یونین کونسل میں درخواست دی۔ یونین کونسل نے صورت حال کا جائزہ لینے کے بعد ان لوگوں کو پابند کیا کہ وہ لڑکی پر ظلم نہیں کریں گے اور اس طرح اسے دوبارہ سسرال بھیج دیا لیکن چند یوم کے اندر اس بات پر پہلے سے زیادہ مظالم ڈھائے گئے کہ تو نے یونین کونسل سے ہمارے خلاف رجوع کیوں کیا اور لڑکی کو ادھ موا کر کے اس کے شوہر نے اپنے سالوں کو فون کیا کہ اپنی بہن کو لے جائیں۔ لڑکی کے بھائی اسے بے حد بری حالت میں گھر پر لائے۔ یہ لڑکی کے

بھائیوں کی شرافت تھی کہ انہوں نے اپنے بہنوئی اور اس کے اہل خانہ کے خلاف ایف آئی آر درج نہیں کرائی۔ (معذرت کے ساتھ، یہ شرافت نہیں بزدلی، خود غرضی اور حماقت تھی بلکہ ہم یہاں تک کہیں گے کہ فطری قوانین یا احکام شریعت کی خلاف ورزی تھی جس کے مطابق اس درجہ ظلم کرنے والوں اور معاشرے میں فتنہ وفساد برپا کرنے والوں کے لیے سخت سزائیں مقرر کی گئی ہیں)

لڑکی والوں نے دوبارہ اسی یونین کونسل سے رابطہ کیا مگر کونسل نے کوئی توجہ نہیں دی بلکہ یہ مشورہ دیا کہ وہ ایک سال تک اپنے میکے میں رہے جب معاملہ ٹھنڈا ہوگا تو دیکھیں گے مگر کچھ نہیں ہوا بالآخر لڑکی نے انتظار کیا اور دوبارہ اب رابطہ قائم کیا تو کونسل نے شوہر کو تین مرتبہ طلب کیا مگر وہ حاضر نہیں ہوا بلکہ اس کے برعکس شوہر نے اپنے وکیل کے ذریعے متعلقہ کونسل کو لیٹر بھجوایا کہ ہماری طرف سے عدالت میں کیس دائر کیا جا رہا ہے لہٰذا کونسل اس معاملے سے خود کو الگ کرلے اور لڑکی کو سمن بھجوا دیا گیا۔

اس صورت حال کے باعث لڑکی اور جملہ اہل خانہ از حد پریشان ہوئے۔ ذرائع آمدن محدود ہونے کی وجہ سے وکیل نہیں کر سکتے تھے پھر بھی کسی طرح وکیل کرلیا اور مقررہ تاریخ پر کورٹ میں پیش ہوئے مگر اس کا شوہر پیش نہیں ہوا۔ اس بات کو بھی دو ماہ ہو گئے۔ لڑکی کی یہ خواہش ہے کہ اس کا شوہر اسے الگ گھر لے کر رکھے لیکن شوہر نہیں مانتا۔

لڑکی مظالم سہنے کے باوجود اپنا گھر بسانے کی خواہش مند ہے مگر شوہر اور اس کے اہل خانہ کسی نہ کسی ذریعے سے لڑکی اور اس کے اہل خانہ کو ستانے اور پریشان کرنے پر کمر بستہ ہیں۔ ان کا سکون برباد ہو گیا ہے۔

محترم میں ایک سوشل ورکر ہوں۔ میں نے خود ذاتی طور پر نہایت باریک بینی سے مذکورہ صورت حال کی انکوائری کی ہے جس کے نتیجے میں یہی بات سامنے آئی کہ لڑکی پر اس کے سسرال والوں نے واقعی کافی ظلم ڈھائے ہیں اور وہ مظلوم ہے، بذات خود نہایت شریف اور نیک سیرت ہے۔ یہی نہیں پورا گھرانہ نہایت شریف ہے۔ اس کے برعکس اس کا شوہر اور

شوہر کے گھر والے انتہائی خودسر، مغرور اور لالچی ہیں۔ ان میں مکاری کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ انتہائی حد تک منافقت موجود ہے۔ ان کے گھر میں بیوی اور بہو کو ملازمہ سے بھی بدتر سمجھا جاتا ہے۔ پورا گھرانہ جھوٹ بولنے میں ماسٹر ہے۔ آپ سے انسانی رشتوں کے ناطے التماس ہے کہ ایسا روحانی مشورہ عنایت فرمائیں یا اس مسئلے کو روحانی طور پر اس طرح حل فرما دیا جائے کہ لڑکی کا شوہر اور اس کا گھرانہ اپنی حرکتوں، ڈرامہ بازیوں اور مظالم کرنے سے مستقل باز آ جائے۔ شوہر نے اپنی زوجہ کے خلاف عدالت میں جو کیس دائر کیا ہے وہ کیس از خود واپس لے لے اور اپنی زوجہ کو محبت اور پیار سے گھر بسانے کی نیت سے اپنے پاس رکھے اور اپنی زوجہ کے جملہ شرعی اور قانونی حقوق پورے کرے۔ کیا دونوں کا رشتہ درست تھا؟ کیا مذکورہ ازدواجی تعلقات برقرار رہنے کی قوی امید ہے؟ مذکورہ مسئلے کا حتمی حل کیا ہے؟"

جواب: عزیزم! شاید آپ بہت سادہ مزاج اور بھولے انسان ہیں جو ہم سے ایسے سوالات کر رہے ہیں۔ آپ نے دونوں فریقین کی تاریخ پیدائش بھی نہیں لکھی۔ بہرحال اس مسئلے میں ہم اس کی ضرورت بھی نہیں محسوس کرتے۔

آپ نے سوال کیا ہے کہ کیا یہ رشتہ درست تھا؟ اس سوال کا جواب شاید کوئی بچہ بھی آسانی سے دے سکتا ہے۔ خود آپ بتائیں اس رشتے کے جو نتائج سامنے آئے ہیں اس کی روشنی میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ اسی طرح آپ کا دوسرا سوال بھی آپ کے بھولپن اور سادگی کا شاہکار ہے۔ آخری سوال میں آپ نے مسئلے کا حتمی حل دریافت کیا ہے۔ کوئی بھی ہوش مند اور معقول انسان خود آپ کی تحقیق اور تفتیش کی روشنی میں اس کا حتمی حل علیحدگی اور طلاق ہی پیش کرے گا۔ آپ نے اپنے خط کے آخر میں لڑکی کے شوہر اور اس کے خاندان کا جو کردار پیش کیا ہے، کیا اس کے بعد بھی آپ یہ چاہتے ہیں کہ اس مظلوم کو دوبارہ ظالموں کے حوالے کیا جائے اور یہ توقع رکھی جائے کہ وہ ظالم شریف انسان بن جائیں گے۔ شاید اسی لیے آپ ہم سے روحانی مشورہ چاہتے ہیں یا دوسرے معنوں میں روحانی

مدد چاہتے ہیں۔
ہمارے مضامین اس بات کے گواہ ہیں کہ ہم ہمیشہ مادی مسائل کے مادی حل پر زور دیتے رہے ہیں۔ یہ مسئلہ بھی مادی ہے اور اس کا مادی حل یہی ہے کہ ظالم کو منہ توڑ جواب دیا جائے اگر اسی وقت جب اس نے لڑکی کو مارا پیٹا تھا، اس کا میڈیکل کروا کے ایف آئی آر کٹوادی جاتی تو وہ ہاتھ پاؤں جوڑنے لگتے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں لڑکی کو ایک مرتبہ گھر سے نکالنے کے بعد ماں باپ بہن بھائی دوبارہ گھر میں رکھنے پر آمادہ نہیں ہوتے اور اسی کوشش میں مصروف رہتے ہیں کہ جیسے بھی ممکن ہو وہ واپس چلی جائے۔ لڑکی بے چاری بھی اس حقیقت کو سمجھ رہی ہوتی ہے کہ طلاق کی صورت میں ممکن ہے اس کی دوسری شادی نہ ہو سکے اور اس کے گھر والے بھی اس کے ساتھ بعد میں اچھا برتاؤ نہ کریں لہٰذا آخر وقت تک اسی ظالم سے نباہ کرنے کی خواہش کا اظہار کرتی رہتی ہے اگر اسے معقول حوصلہ افزائی کے ساتھ بھرپور سہارا مل سکے تو وہ کیوں ایسے ظالموں کے درمیان دوبارہ جانے کے لیے تیار ہوگی؟

جہاں تک روحانی مدد کا تعلق ہے تو اس بات کو واضح طور پر سمجھ لیں کہ جو معاملات قانون فطرت کے خلاف ہوں ان میں کوئی روحانی مدد کارآمد نہیں ہو سکتی اور قانون فطرت یہ ہے کہ ظالم کو اس کے کیے کی سزا دی جائے۔ اسلام ظالم سے مفاہمت نہیں سکھاتا بلکہ ظالم کی سرکوبی کا حکم دیتا ہے، خواہ اس راستے میں کتنی ہی دشواریاں اور مشکلات حائل ہوں۔ یہ تو ایسی ہی بات ہے کہ جیسے کوئی کہے کہ شیطان کی اصلاح کے لیے کوئی روحانی مشورہ دیجیے تو یاد رکھیے کہ شیطان کی اصلاح کرنا تو خود اس رب جلیل نے پسند نہیں فرمایا بلکہ اسے کھلی چھٹی دے کر اس کے چیلنج کو قبول کیا اور صاف صاف کہہ دیا کہ " جا، تو جو کچھ کر سکتا ہے کر لے۔ جو میرے بندے ہیں وہ تیرے بہکائے میں نہیں آئیں گے۔" اور تاریخ عالم اس بات کی گواہ ہے کہ شیطان کے پیروکاروں کو ہمیشہ ذلت، ناکامی اور شکست سے دوچار ہونا پڑا۔ یہ الگ بات ہے کہ جو لوگ شیطان کے پیروکاروں سے مفاہمت کرتے ہیں وہ یقیناً ان کے ظلم کا

مزید شکار ہوتے ہیں۔ اللہ ان کی کوئی مدد نہیں کرتا چنانچہ ہمارا مشورہ ہے کہ آپ، وہ لڑکی اور اس کے گھر والے اللہ پر بھروسہ کریں اور ان ظالموں کے مقابلے پر ڈٹ جائیں، روحانی مدد خود بخود آپ لوگوں کے ساتھ ہوگی۔ اگر چہ اپنی مفاہمت پسندی میں لڑکی والوں نے اپنے کیس کو کمزور کرلیا ہے لیکن پھر بھی ابھی کچھ نہیں بگڑا ہے۔ معقول قانونی کارروائی فریق ثانی کا دماغ درست کر دے گی۔ اس سلسلے میں مذکورہ یونین کونسل والوں کو بھی اپنا فرض ادا کرنا چاہیے کیوں کہ وہ ابتدا سے آخر تک ساری صورت حال سے واقف ہیں۔ اس کیس میں ان کی گواہی نہایت اہم ہوگی اور اگر وہ ایسا نہیں کرتے، کسی مصلحت کا شکار ہوتے ہیں تو گویا ظلم اور ظالم کا ساتھ دیں گے اور پھر اس کا حساب انہیں کسی اور طرح دینا پڑے گا۔

رہا سوال یہ کہ وہ لوگ غریب ہیں وکیل نہیں کر سکتے وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب بزدلانہ بہانے بازیاں ہیں۔ آپ کی اطلاع کے لیے ہم آپ کو بتا دیں کہ وکلا کی ایک ایسی تنظیم موجود ہے جو ایسے معاملات میں بلا معاوضہ اپنا کردار ادا کرتی ہے۔ اس تنظیم کا نام پاؤلا (Pakistan womens lawers Association) ہے۔ آپ ان سے رابطہ کریں۔ وہ آپ کی ہر طرح مدد کریں گے۔ اس کے علاوہ ضیاء اعوان ایڈووکیٹ، انصار برنی ایڈووکیٹ وغیرہ سے بھی رابطہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ تمام لوگ بلا معاوضہ ایسے کیسوں میں مکمل قانونی امداد فراہم کرتے ہیں مگر سب سے پہلے اپنا ایک ذہن بنانا پڑے گا۔ لڑکی کو بھی اور اس کے گھر والوں کو بھی یہ بات طے کرنا ہوگی کہ اگر آپ کی تحقیق اور لڑکی کے تجربے کے مطابق وہ لوگ واقعی ظالم ہیں تو اب ان سے مفاہمت کے بارے میں سوچنا گناہ ہے بلکہ انہیں ان کے کیے کی سزا ملنی چاہیے۔ انہیں صرف اسی صورت میں معافی مل سکتی ہے جب وہ اپنے ظلم سے توبہ کریں مگر یہ توبہ بھی ایسی نہ ہو جیسی انہوں نے پہلے یونین کونسل میں کی تھی۔

اس سلسلے میں ہمارا ذاتی تجربہ اور مشاہدہ یہی ہے کہ جو لوگ واقعی ظالم ہوتے ہیں ان کے قول و فعل کا اعتبار نہیں کیا جا سکتا کیوں کہ جب ایسے لوگ کسی قانونی گرفت میں آ جاتے ہیں یا اپنے سے زیادہ طاقت ور کو سامنے دیکھتے ہیں تو اپنی فطری بزدلی کے سبب فوراً ہاتھ پاؤں

لوح مشتری نورانی

سیارہ مشتری کو سعد اکبر سیارہ کہا جاتا ہے' یہ علم و حکمت اور وسعت و ترقی کا ستارہ ہے' برج سرطان میں اسے شرف کی قوت حاصل ہوتی ہے' یہ موقع ماضی قریب میں 2013 آیا تھا

قدیم زمانے میں مشتری سے متعلق مخصوص طلسمات کے سانچے بنا کر شرف کے وقت مشتری کی مخصوص دھات میں ڈھال لیے جاتے تھے' مسلمان علمائے جفر نے اسمائے الٰہی اور آیاتِ قرآنی سے کام لیا اور مشتری کے مخصوص طلسمات کے ساتھ انہیں بھی شامل کیا' ہم نے حروف نورانی سے اس لوح کو ترتیب دیا ہے

درحقیقت یہ لوح اپنے اندر وسعت و ترقی' تحفظ و استحکام' اعلیٰ تعلیم اور مال و دولت کی فراوانی کے لیے اپنے اندر بے پناہ کشش رکھتی ہے جس کا عرفان اہل علم ہی کو حاصل ہو سکتا ہے' بے شمار لوگ سالہا سال سے فیض اٹھا رہے ہیں

جوڑنے لگتے ہیں اور معافیاں مانگنے لگتے ہیں تا کہ عارضی طور پر اپنی جان بچا کر نکل جائیں اور دوبارہ موقع ملنے پر پھر شر اور فساد برپا کر دیں۔ لڑکی والے عموماً اپنی مفاہمت پسندی کے سبب ان کی اس چال میں آ جاتے ہیں اور پھر نتیجے کے طور پر لڑکی ایک بار پھر وہی عذاب بھگت رہی ہوتی ہے جو پہلے بھگت چکی ہوتی ہے۔ امید ہے ہماری بات آپ کی سمجھ میں آ رہی ہو گی جو لوگ اس معاملے میں کسی روحانی طریقہ کار کی سفارش کرتے ہیں ہمارے نزدیک وہ قانونِ فطرت سے لڑنے کی کوشش کرتے ہیں جو ایک ناممکن بات ہے لہٰذا ایسے پیروں، فقیروں، روحانی بزرگوں یا عاملوں، کاملوں کی باتوں میں نہ آئیں۔ انہیں محض اپنی بزرگی چمکانے کے سوا کوئی کام نہیں ہے۔ ان کے چکر میں پڑنا اپنا قیمتی وقت برباد کرنا ہے جو لڑکی والے پہلے ہی بہت برباد کر چکے ہیں۔

ازدواجیات کے عذاب

برسوں پہلے جب ہماری شادی ہوئی تو ہمارے ایک بزرگ دوست نے 50 روپے کا ایک نوٹ لفافے میں رکھ کر ہمیں سلامی کے طور پر دیا اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ یہ تمہارے لیے نہیں بلکہ تمہاری بیوی کی سلامی ہے۔

ہمارے وہ بزرگ دوست اب اس دنیا میں نہیں ہیں۔ اللہ ان کی مغفرت کرے وہ ایک جہاندیدہ اور تجربہ کار انسان تھے۔ عمر میں ہم سے کافی بڑے تھے مگر دوستی کے ناطے خاصی بے تکلفی تھی لہٰذا ہم نے پوچھا کہ یہ لفافہ تو آپ نے ہماری بیوی کے لیے دیا ہے اور ہمارے لیے کیا تحفہ ہے تو مسکراتے ہوئے بولے "تمہارے لیے صرف ایک نصیحت، اسے گرہ میں مضبوطی سے باندھ لو، اگر اس پر عمل کیا تو ہمیشہ تمہاری شادی شدہ زندگی خوش گوار رہے گی۔"

پھر بولے "یاد رکھنا اب تم جس راستے پر آگے قدم بڑھانے والے ہو اس کی منزل جنت بھی ہے اور جہنم بھی۔ اللہ اگر روزگار دے اور تم اچھے کمانے والے بنو تو تمہاری یہی شادی جنت کا نمونہ بن جائے گی ورنہ زندگی میں ہی جہنم کی حقیقت کا پتا چل جائے گا۔"

ہم نے اس وقت ان کی بات کو نصیحت ہی سمجھا مگر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کی یہ

سادہ باتیں ہمیں اکثر یاد آتی رہیں اور ہم نے کبھی اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کیا کہ ازدواجی زندگی کی مسرتیں مرد کی بہتر مالی پوزیشن کا تقاضا کرتی ہیں۔

عزیزان من! یہ واقعہ اس لیے یاد آیا کہ زیر نظر خط کچھ ایسی ہی نوعیت کا ہے۔ آئیے پہلے خط کے کچھ اقتباسات ملاحظہ کیجیے۔

''میں آپ کی خدمت میں ایک مسئلہ پیش کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ آپ میرے حالات کو پڑھ کر بہترین مشورہ دیں گے تا کہ آئندہ پھر ایسے مسائل پیدا نہ ہوں۔ میری شادی غیر برادری کے لوگوں میں ہوئی اور میری بیوی صرف دو ماہ میرے ساتھ رہی پھر وہ اپنے بھائی کی شادی میں شرکت کا بہانہ کر کے گئی اور اب تک واپس نہیں آئی۔ اس کی ماں نے اسے روک لیا اور کہتی ہے کہ میری بیٹی کو علیحدہ گھر لے کر دو اور تنخواہ بھی میری بیٹی کے ہاتھ میں دو

جب کہ رشتہ کرتے وقت اس قسم کی کوئی بات نہیں ہوئی تھی البتہ اس وقت میں جس کمرے میں رہ رہا ہوں صرف اس کی کچھ عرصے بعد تبدیلی کی بات ہوئی تھی جو کہ اس وقت میری والدہ کے زیر استعمال ہے۔ میری والدہ گزشتہ 36 سال سے اس کمرے میں رہ رہی ہیں اور 10 سال سے ڈپریشن اور ٹینشن کی مریضہ ہیں۔ والدہ کے ساتھ میری ایک بہن اور بھائی بھی رہتے ہیں۔ میرے کمرے میں صرف اٹیچ باتھ روم نہیں ہے۔ وہ کمرے سے صرف دو گز کے فاصلے پر ہے اس بات کو بنیاد بنا کر میری ساس نے بیٹی کو روک لیا ہے اور کہا کہ جب تک نیچے شفٹ نہیں ہو گے میں بیٹی کو نہیں بھیجوں گی۔ میرے گھر والے اس بات پر راضی بھی ہو گئے تھے لیکن دوسرے دن ایک عورت کے ذریعے پیغام دیا کہ اگر علیحدہ گھر لو گے اور تنخواہ بیوی کے ہاتھ میں رکھو گے تو لڑکی کو بھیجوں گی ورنہ نہیں۔ یہ بات سن کر میرے خاندان اور خاص طور پر میرے گھر والے شدید غصہ میں آ گئے۔ کل ہم کیا بات کر کے آئے تھے اور آج کیا پیغام بھیجا ہے۔ اس بات پر مجھے بھی شدید غصہ آ گیا۔ میں نے اپنی بیوی سے ہر قسم کا رابطہ ختم کر دیا تقریباً دو ماہ یہی صورت حال رہی پھر کسی کے کہنے پر میں اس کا ارادہ معلوم کرنے گیا کہ آیا وہ میرے ساتھ زندگی گزارنا چاہتی ہے کہ نہیں میری بیوی اور ساس نے انتہائی بدتمیزی سے بات کی اور صاف صاف کہہ دیا'' میں تمہارے ساتھ رہنا نہیں چاہتی۔ میری بیوی نے کہا جو میری ماں کہے گی وہ میں کروں گی''۔

اب میں کیسے ان کی ڈیمانڈ پوری کر سکتا ہوں۔ میری بوڑھی اور بیمار ماں کی دوائی کون لا کر دے گا۔ غیر شادی شدہ بہن کو کون سنبھالے گا، بے روزگار بھائی کو سہارا کون دے گا؟ وغیرہ وغیرہ۔ آپ جو حساب لگاتے ہیں اس کی روشنی میں بتائیں کیا میں اپنی بیوی کو لے کر آؤں اور لاؤں تو کن شرائط پر لاؤں؟ میری بیوی کا کردار کیسا ہے؟ اس کا کسی سے عشق وغیرہ تو نہیں ہے کیوں کہ ایسی حرکتیں وہی لڑکیاں کرتی ہیں۔ کیا میری بیوی پاکیزہ اور باکردار ہے یا نہیں یا یہ سارا فساد میری ساس نے کھڑا کیا ہے؟ اپنے حساب کی روشنی میں بتائیں کہ میں نے کون کون سے وظائف عبادت گزار رہے، شادی سے پہلے تہجد بھی پڑھتی

تھی۔ کیا یہ بات سچ ہے یا سارا ڈرامہ ہے کیوں کہ عبادت گزار لڑکیاں ایسی حرکتیں تو نہیں کرتیں بلکہ شوہر کی تابعدار، محبت کرنے والی اور دکھ سکھ میں ساتھ دینے والی ہوتی ہیں۔ کیا میری شادی صحیح ہوئی ہے یا غلط اور اگر غلط ہوئی ہے تو اس کو کس طرح مستقبل میں نبھاؤں؟"

جواب۔ عزیزم! آپ نے اپنی یا اپنی بیوی کی تاریخ پیدائش وغیرہ کچھ نہیں لکھی صرف شادی کی تاریخ لکھی ہے جو اپنے طور پر انتہائی منحوس تاریخ ہے۔ اس دن قمر درعقرب تھا اور بھی کئی اعتبار سے یہ نکاح کے لیے ایک نامناسب دن تھا۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دونوں فریقین نے شاید آنکھیں بند کر کے یہ رشتہ طے کر لیا تھا جس کا نتیجہ صرف دو مہینے بعد سامنے آ گیا۔ لڑکی والوں نے آپ سے کمرے کی تبدیلی کی شرط پوری کرنے کا وعدہ کیا تھا جسے آپ نے پورا نہیں کیا اور جس کے لیے اب آپ مختلف دلیلیں

دے رہے ہیں۔ یہ بات آپ نے ان پر پہلے کیوں نہیں واضح کر دی تھی کہ آپ کمرہ تبدیل نہیں کر سکتے۔

ممکن ہے لڑکی والے آپ سے بہتر طرز رہائش رکھتے ہوں۔ ان کا مکان بھی آپ کے مقابلے میں زیادہ بہتر ہو اور لڑکی زیادہ بہتر انداز میں اپنے میکے میں رہتی ہو وغیرہ وغیرہ مگر یہ ساری باتیں ہمارے معاشرے میں اتنی اہم نہیں ہوتیں۔ لڑکیاں اگر اپنے شوہر سے خوش ہوں تو ہر طرح کی دکھ تکلیف برداشت کر لیتی ہیں۔ دوسری صورت میں چھوٹی چھوٹی باتیں بھی مسئلہ کشمیر بنتی چلی جاتی ہیں لہٰذا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی بیوی آپ کی طرف سے خوش اور مطمئن نہیں ہے۔ اسی لیے آپ کے گھریلو مسائل کو قبول کرنے سے انکار کر رہی ہے۔ دوسری طرف لڑکی کے گھر والے بھی معقول اور سمجھدار لوگ نظر نہیں آتے، وہ اعتراضات ابھی جو پیدا ہو رہے ہیں ان کے بارے میں انہوں نے رشتہ طے کرتے وقت کیوں نہیں سوچا تھا۔ کیا ان کو آپ کی آمدن کے بارے میں معلوم نہیں تھا اور یہ اندازہ نہیں تھا کہ اس آمدن میں سے آپ کو ماں کی بیماری، بہن کی ذمہ داری اور بے روزگار بھائی کا بوجھ اٹھانا ہے۔

ہو سکتا ہے انہوں نے ان تمام حقائق سے آنکھیں بند کر کے بیٹی آپ کے حوالے کر دی ہو لیکن اب آپ پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ اس کی جائز شکایات کا ازالہ کریں اگر آپ دوسرا گھر نہیں لے سکتے تو اسی گھر کو اپنی ضروریات کے مطابق درست کریں۔ دو وقت کی روٹی کے علاوہ بیوی کی مزید خواہشات کیا ہیں یا کیا ہو سکتی ہیں؟ انہیں نظر انداز نہ کریں۔ صرف اسی کے فرائض کے بارے میں نہ سوچیں کہ وہ آپ کی خدمت گزار، اطاعت شعار، محبت کرنے والی اور دکھ سکھ کی ساتھی بن کر رہے بلکہ اپنے فرائض کے بارے میں بھی سوچیں کہ آپ وہ بھی پوری طرح ادا کر رہے ہیں یا نہیں یا آپ نے صرف یہ سمجھ لیا ہے کہ ایک بکری بازار سے خرید کر گھر لے آئے ہیں اور اسے ایک کونے میں باندھ دیا ہے جو آپ دیں وہ کھائے، جہاں بٹھا دیں بیٹھ جائے اور جہاں کھڑا کر دیں کھڑی رہے۔

اس حقیقت کو بھی نظر انداز نہ کریں کہ آپ کے اور آپ کی بیوی کے درمیان عمر کا نہایت واضح فرق موجود ہے۔ آپ ماشاءاللہ پختہ عمر کے انسان ہیں اور آپ کی سوچ بھی پختہ ہو چکی ہے جب کہ آپ کے مقابلے میں آپ کی بیوی نہ صرف یہ کہ نہایت کم عمر ہے بلکہ درحقیقت ذہنی طور پر ناسمجھ اور بچی ہے۔ اس کے دل میں اپنے گھر اور شوہر کے حوالے سے جو بھی ارمان اور آرزوئیں ہوں گی انہیں ناجائز نہیں کہا جا سکتا۔ اس کے برعکس آپ ابھی سے اس کے کردار پر شک کر رہے ہیں۔ اس کے کسی معاشقے کے بارے میں سوچ رہے ہیں اور اس سے یہ توقع کر رہے ہیں کہ وہ کسی پختہ عمر کی عورت کی طرح آپ کے گھریلو مسائل میں آپ کا ساتھ دے اور اپنے ارمانوں اور آرزوؤں کا گلا گھونٹ دے جہاں اور جس طرح آپ اسے رکھیں وہ رہے، جو کھانے کو مل جائے وہ کھالے، جو پہننے کو مل جائے وہ پہن لے پھر تو بہتر یہی تھا کہ آپ کسی پختہ عمر کی اپنے سے پانچ چھ سال چھوٹی عورت سے شادی کرتے تو وہ یقیناً آپ کو زیادہ چونچلے نہیں دکھاتی۔ ہمارے خیال سے تو آپ کی یہ شادی بے جوڑ ہوئی ہے اگر آپ اپنی بیوی کی خواہشات پوری نہیں کر سکتے تو بہتر ہوگا کہ اس رشتے کو یہیں پر ختم کر دیں اس طرح اس کی زندگی بھی خراب ہونے سے بچ جائے گی اور آپ بھی ہر روز کے نت نئے مسائل سے آزاد ہو جائیں گے۔

ایک اور سسرال گزیدہ کا احوال

''میری ساس سسر دونوں نے اپنی بیٹی کو اپنے پاس روک رکھا ہے۔ میری ساس بہت اچھی ہیں مگر اپنے شوہر کے دباؤ کی وجہ سے کچھ بھی نہیں کر سکتیں۔ دوسری طرف میری بہنیں اور ماں ہیں۔ سسر نے تعویذ وغیرہ کروا کر مجھے بھی اپنے گھر والوں سے الگ کر وا دیا ہے۔ میرے گھر والے اب مجھے اپنے ساتھ رکھنے کو تیار نہیں ہیں۔ اس کی وجہ میرے کام کی بندش ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا کیا کروں؟ کام تو میرا لگ بھی جاتا ہے مگر کبھی کام ختم، کبھی کوئی پیسے لے کر بھاگ جاتا ہے۔ میرے لیے تو یہ دنیا ہی جہنم بن گئی ہے۔ خدا کے لیے مہربانی میری مدد کریں۔''

جواب:۔ عزیزم! آپ نے بھی اپنی تاریخ پیدائش وغیرہ کچھ نہیں لکھی۔ حد یہ کہ شادی کی تاریخ بھی نہیں لکھی جس سے ہم آپ کا کوئی حساب کتاب دیکھتے، اگر صرف آپ کے نام پر حساب کیا جائے تو آپ کے نام کا عدد 8 ہے اور یہ عدد سیارہ زحل کا ہے۔ یہ خاصا سخت عدد ہے۔ سخت مشکلات اومحنت کے بعد ہی اس عدد کے زیر اثر افراد کو کامیابی ملتی ہے اور وہی لوگ اس عدد سے فائدہ اٹھاتے ہیں جو اپنے مزاج، فطرت اور کردار میں خاصے مضبوط اور مستقل مزاج ہوں جب کہ آپ ہمیں ایسے نظر نہیں آتے لہٰذا بہتر ہوگا کہ اپنے نام میں تبدیلی کریں اور یہ تبدیلی بھی اپنی تاریخ پیدائش کے اعداد کو مدنظر رکھ کر کریں۔ اگر آپ نے اپنی تاریخ پیدائش لکھی ہوتی تو ہم اس کی مناسبت سے دوسرا نام تجویز کر دیتے اگر آپ کی تاریخ پیدائش موجود نہیں ہے یعنی آپ کو معلوم نہیں ہے تو پھر یوں کریں کہ نام کا پہلا لفظ ہٹا دیں اور دوسرے لفظ کے آگے ''احمد'' کا اضافہ کر دیں۔ اس طرح آپ کے نام کا عدد 5 ہو جائے گا اور 5 کا عدد آپ کو دنیا داری کے مسائل کو سمجھنے میں مدد دے گا۔ روزگار کے معاملات میں بھی اس عدد کی خصوصیت کی وجہ سے بہتری آئے گی۔ لوگ آپ کو آسانی سے بے وقوف نہیں بنا سکیں گے۔ اس کے ساتھ ہی آپ کی کارکردگی میں بھی اضافہ ہوگا۔

آپ کے بیان کی روشنی میں ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ آپ کا بھی بنیادی مسئلہ معاشی ہے۔ آپ کے گھر والے بھی آپ کی آئے روز کی بے روزگاری اور تنگ دستی کی وجہ سے آپ کے خلاف ہیں۔ آپ کا یہ خیال غلط ہے کہ آپ کے سسر نے تعویذ وغیرہ کر کے آپ کو گھر والوں سے الگ کر دیا ہے۔ دوسری طرف آپ کی بیوی اور سسرال والے بھی اسی وجہ سے آپ کی بیوی کو بھیجنے کے لیے تیار نہیں ہیں کہ آپ اسے کہاں رکھیں گے اور کیسے اس کا خرچہ اٹھائیں گے جب کہ آپ کے گھر والے بھی آپ کا ساتھ دینے کو تیار نہیں ہیں۔ آپ کو چاہیے کہ سب سے پہلے اپنے روزگار کے معاملات کو مضبوط بنیادوں پر مستحکم بنائیں۔ جب آپ کی آمدن معقول ہوگی اور مسلسل ہوگی تو گھر والے بھی ٹھیک ہو جائیں گے اور سسرال والے بھی سب سے بڑھ کر یہ کہ خود آپ کی بیوی بھی آپ پر بھروسا کرے گی اور آپ کا

ساتھ دے گی۔

یاد رکھیں اپنی پریشانیوں کے حل کے لیے سب سے پہلے اپنی کمزوریوں اور خامیوں کو سمجھنا ضروری ہے اگر آپ انہیں دور کر لیتے ہیں اور اپنی پوزیشن کو طاقت ور بنا لیتے ہیں تو پھر آپ کا کوئی بھی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

شادی کا مسئلہ اور ازدواجی زندگی کی ناکامی

ہمارے موجودہ معاشرے میں دیگر مسائل کے علاوہ جن میں معاشی مسائل سرفہرست ہیں، لڑکیوں کی شادی کا مسئلہ نہایت پیچیدہ اور خطرناک صورت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ اس مسئلے کے حوالے سے گزشتہ چند سالوں میں ہم کئی بار لکھ چکے ہیں اور اس کی مختلف وجوہات زیر بحث لا چکے ہیں۔ بنیادی وجہ تو ظاہر ہے کہ معاشی ہی ہے۔ ملک میں بے

روزگاری، کم علمی، بے ہنری روز بہ روز بڑھتی جا رہی ہے اور اس سے متاثر ہونے والی ہماری نوجوان نسل میں اکثریت نوجوانوں کی ہے۔ چناں چہ لڑکیوں کے لیے مناسب رشتوں کا قحط ہے۔ ایسے نوجوانوں کی تعداد بہت کم ہے جو لڑکیوں کے والدین کے لیے اطمینان بخش ہوں۔ لڑکیوں کی تعداد بھی لڑکوں کے مقابلے میں زیادہ ہے اور تعلیمی میدان میں بھی یہ لڑکوں سے آگے ہیں، لہٰذا ایک تعلیم یافتہ لڑکی یا اس کے والدین تعلیمی حوالے سے کسی کم زور رشتے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔

دوسری طرف صورت حال یہ ہے کہ جو تعلیم یافتہ، باہنر اور باصلاحیت لڑکے موجود ہیں، ان کے والدین کے دماغ آسمان پر پہنچ جاتے ہیں اور لڑکوں کا بھی یہی حال ہوتا ہے۔ بعض لڑکے یا ان کے سرپرست تو اپنی اس کوالٹی کو کیش کرانے کا منصوبہ بنا لیتے ہیں اور پھر ایسے گھروں کی طرف دیکھنا شروع کر دیتے ہیں جہاں لڑکی کے ساتھ مال و زر بھی موجود ہو۔ ایسی سوچ کے تحت کی گئی شادیاں عموماً مشکل سے کامیاب ہوتی ہیں اور ازدواجی زندگی میں حقیقی خوشیاں نہیں دیتیں۔ درحقیقت یہ شادی نہیں کاروبار ہوتا ہے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ دولت کا لالچ میں نوجوان لڑکے اپنی عمر سے زیادہ عمر کی لڑکی سے شادی کر لیتے ہیں، کنوارے ہوتے ہوئے بیوہ اور بچوں والی مطلقہ سے شادی کے لیے راضی ہو جاتے ہیں۔ یہ کام دولت کی لالچ میں نہ ہو تو بہترین ہے اور اللہ کو راضی کرنے کا سبب بن جاتا ہے۔ دونوں میں حقیقی محبت پیدا ہوتی ہے مگر دولت کے درمیان میں آنے سے بے شمار خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں جن کا مشاہدہ ہم نے خود اکثر کیسوں میں کیا ہے۔ ایسی شادیاں مجبوریوں کے بندھن میں بندھی زندگی کے اونچے نیچے راستوں پر اپنا سفر ضرور جاری رکھتی ہیں مگر ایسے جوڑوں کی ازدواجی زندگی میں حقیقی خوشیوں کا فقدان ہوتا ہے۔

فی زمانہ جہاں شادی ایک بہت مشکل اور الجھا ہوا مسئلہ بن چکی ہے، وہیں کامیاب و خوش گوار ازدواجی زندگی بھی کچھ کم پیچیدہ مسئلہ نہیں ہے۔ چناں چہ ہمارے معاشرے میں ناکام شادیوں کا تناسب بڑھتا چلا جا رہا ہے۔

شادی کی ناکامی کی بھی دوصورتیں ہیں۔اوّل تو یہی کہ شادی مکمل طور پر ناکام ہوکر نوبت طلاق پر پہنچ جاتی ہے، لیکن دوسری صورت زیادہ عذاب ناک اور سخت ناپسندیدہ ہے۔اس صورت میں سب سے زیادہ نقصان عموماً عورت اور اولاد کو اٹھانا پڑتا ہے۔

اس صورت میں شادی کا نتیجہ طلاق کی صورت میں نہیں نکلتا، بلکہ دونوں ساری زندگی لڑتے جھگڑتے، ایک دوسرے سے ناخوش اور بے زار رہتے ہیں۔اس ناخوشی اور لڑائی جھگڑے کے اثرات بد سے بچے متاثر ہوتے ہیں اور ان کی زندگی میں بہت سے نفسیاتی مسائل پیدا ہوتے ہیں جو اکثر تمام زندگی پریشان کرتے ہیں۔ایسے بچوں میں اگر کچھ بری عادتیں جنم لینے لگیں تو تعجب نہیں ہونا چاہیے۔

دیکھنے میں یہ بات آئی ہے کہ شادی کے بعد جب یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ دونوں کے درمیان ذہنی ہم آہنگی نہیں ہے، دونوں مزاجی اور نظریاتی طور پر اختلافات کا شکار رہتے ہیں تو ان کے درمیان علیحدگی کی بات سوچنا بھی گناہ تصور کرلیا جاتا ہے۔لڑکی کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ ہم نے غلطی سے تمہیں جس جہنم میں دھکا دے دیا ہے، اب جیسے تیسے اسی جہنم میں گزارا کرو، یہی تمہارا نصیب ہے۔حالاں کہ اللہ رب العزت تو کسی کا نصیب خراب نہیں کرتا، یہ کام تو خود انسان ہی کرتا ہے اور پھر معاذ اللہ الزام تو نعوذ باللہ سے پروردگار کے ذمہ ڈال دیتا ہے۔

وہ لڑکیاں یا خواتین جو اپنی مرضی سے پسند کی شادی کرتی ہیں اور نتیجہ ان کے خیال اور توقع کے برعکس نکلتا ہے، وہ بھی قسمت کو کوستی نظر آتی ہیں اور جہاں داماد کا غلط انتخاب والدین یا سرپرست کر لیتے ہیں وہاں بھی یہی خیالات ہوتے ہیں کہ ہم نے تو اپنی دانست میں بہت دیکھ بھال کی تھی، بظاہر تو سب ٹھیک ہی نظر آتا تھا، اب شادی کے بعد اس نے یا اس کے گھر والوں نے نئے نئے رنگ دکھانا شروع کر دیے ہیں لیکن یہ نئے رنگ ڈھنگ دیکھ کر بھی آنکھیں نہیں کھلتیں اور توقع لگا رکھی جاتی ہے کہ شادی آگے چل کر سب ٹھیک ہو جائے گا۔لڑکی صابر وشاکر، ظلم و زیادتی برداشت کرنے والی ہو تو گاڑی آگے بڑھ جاتی ہے اور پھر اولاد کی پیدائش مزید مجبوریوں کو جنم دے کر اس کے پیروں میں بھاری زنجیریں

ڈال دیتی ہے۔

اولاد کی پیدائش کے بعد کچھ صورت حال بدل بھی جاتی ہے، بعض افراد جو اولاد سے محبت کرنے والے ہوتے ہیں وہ اپنی سخت مزاجی اور بے پروائی میں کمی کر لیتے ہیں۔ یہ سوچتے ہوئے کہ بیوی بھی سہی، میرے بچوں کی ماں بھی ہوگئی ہے لیکن ایسے کیس بھی مشاہدے میں آئے ہیں کہ بعض لوگوں کو بچوں کی بھی زیادہ فکر نہیں ہوتی۔

یہ صورت حال یک طرفہ نہیں ہوتی بلکہ بعض جگہ صورت حال اس کے برعکس بھی ہوتی ہے، یعنی زیادتی لڑکی یا لڑکی والوں کی طرف سے ہو رہی ہو اور شوہر یا اس کے گھر والوں کی جان عذاب میں ہو۔ شوہر ایک بدمزاج، غصہ ور، ضدی و سرکش، بدزبان بیوی کے ساتھ زندگی گزارنے پر مجبور ہو، مجبوری کی وجہ کچھ بھی ہو سکتی ہے۔

اس ساری صورت حال کی نقشہ کشی کی ضرورت یوں پیش آئی کہ ہمارے سامنے اکثر ایسے حالات آتے رہتے ہیں اور جیسا کہ ہم نے ابتدا میں لکھا کہ ہمارے معاشرے میں شادی ہی مسئلہ نہیں ہے بلکہ کامیاب و خوش گوار ازدواجی زندگی گزارنا بھی ایک بڑا اور نہایت سنگین مسئلہ بنتا جا رہا ہے۔

یہاں یہ دل چسپ انکشاف ضروری ہے کہ دنیا بھر میں طلاق کا سب سے کم تناسب ہمارے پڑوسی ملک بھارت میں ہے۔ مغرب کی ہم کوئی مثال اس لیے نہیں دیں گے کہ وہاں کا جدید نظریاتی معاشرہ مذہبی اور روایتی اقدار سے آزاد ہے۔ وہاں نہ تو شادی کوئی بڑا مسئلہ ہے، نہ طلاق اور یہ دونوں معاملات والدین اور سرپرستوں کے رحم و کرم پر بھی نہیں کہ وہ اس حوالے سے فکر مند ہوں۔ بلکہ اس معاملے میں انہوں نے اصل فریقین، یعنی لڑکا لڑکی کو مکمل آزادی دے دی ہے۔ وہ ان کی پسند و ناپسند میں زیادہ مداخلت نہیں کرتے۔ اسی طرح جب وہ ناخوشی کا اظہار کر کے علیحدگی کا راستہ اختیار کرتے ہیں تو اس پر بھی انہیں زیادہ فکر و تشویش نہیں ہوتی، کیوں کہ مغرب میں ہر عورت شادی سے پہلے بھی اور بعد میں بھی ملازمت کر کے خود کفالت کا راستہ اختیار کر چکی ہوتی ہے اور وہ طلاق کے بعد ماں باپ یا بہن

بھائیوں پر بوجھ نہیں بنتی۔ جب کہ ہمارے ہاں تو ایک بار لڑکی کو شادی کر کے گھر سے رخصت کرنے کے بعد یہ طے کر لیا جاتا ہے کہ اب اس گھر سے اس کا واسطہ رسمی و روایتی ہی رہے گا کبا اس کی دوبارہ واپسی کے بارے میں سوچنا۔

ہمارے معاشرے میں یہ مسائل اس قدر پیچیدہ اور گمبھیر نوعیت کیوں اختیار کر رہے ہیں؟ اس کے معاشرتی، اقتصادی عوامل خواہ کچھ بھی کیوں نہ ہوں، ہماری نظر میں بنیادی مسئلہ ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ رشتے طے کرتے ہوئے ہم نہایت منافقانہ کردار ادا کر رہے ہوتے ہیں جس میں لڑکا لڑکی کے حقیقی مفادات کو پس پشت ڈال کر صرف اور صرف اپنی روایتی ذمے داریوں کو ہی سامنے رکھتے ہیں یا بعض جگہ ان کو بھی نظر انداز کر دیتے ہیں۔

دو افراد کو زندگی کے ایک نئے سفر کے لیے اکٹھا کرنے کی کوششوں میں ہم اس اہم حقیقت کو نظر انداز کر دیتے ہیں کہ ان دونوں کے مزاجوں اور فطرتوں میں بھی ہم آہنگی ہے یا نہیں؟ ہم صرف یہ دیکھ رہے ہوتے ہیں کہ ظاہری طور پر لڑکا یا لڑکی اور اس کے گھر والے کیسے نظر آ رہے ہیں تو ہمیں معذرت کے ساتھ یہ کہنے دیجیے کہ رشتے کی بات چیت کا آغاز ہوتے ہی دونوں فریقین ایک دوسرے کو مطمئن کرنے کے لیے خود کو بہترین ثابت کرنے کی کوششوں میں مصروف ہوتے ہیں۔ بہت سی خرابیوں پر پردہ ڈالنے کی کوشش اور خرابیوں کو بڑھا چڑھا کر بیان کرنے کی دوڑ شروع ہو جاتی ہے۔ اگر کسی تیسرے ذریعے سے کوئی خرابی سامنے آ بھی جائے تو اس کے لیے جواز و دلیل گھڑ کر دل کو مطمئن کر لیا جاتا ہے۔ حقیقی عمریں چھپائی جاتی ہیں اور اس چکر میں تاریخ پیدائش کو سرے سے گول کر دیا جاتا ہے یا غلط بتا دی جاتی ہے۔ ہاں نام سے ستارہ ملوانے یا استخارہ نکلوانے کی رسم پوری کر لی جاتی ہے۔

ہم شاید پہلے بھی کبھی لکھ چکے ہیں کہ نام سے ستارہ ملوانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ نام انسانوں کا رکھا ہوا ہے، اس سے متعلقہ ستارہ اس قدر اہم نہیں جس قدر تاریخ پیدائش سے حاصل کردہ سیارگان کی پوزیشن ہے۔ یہی پوزیشن کسی جوڑے کی آئندہ ازدواجی زندگی، کامیابی، ناکامی، بیماری اور صحت پر درست روشنی ڈال سکتی ہے۔ بھارت میں چوں کہ

علم نجوم عام ہے اور ہندو مذہب کا ایک حصہ ہے لہٰذا وہاں جب تک دونوں فریقین کے زائچہ پیدائش کا معائنہ نہ کرلیا جائے رشتہ طے نہیں ہوتا، دوسری بڑی حقیقت یہ بھی ہے کہ شادی ونکاح کا وقت بھی علم نجوم کی روشنی میں مقرر کیا جائے۔ وقت کی سعادت ونحوست سے انکار ممکن نہیں۔ سعد اوقات میں انجام دیے گئے کاموں کے نتائج بہتر ہوتے ہیں اور نحس اوقات میں کیے گئے کاموں کے خراب نتائج بھگتنا پڑتے ہیں۔

رہا سوال استخارے کا تو ہمارا تجربہ یہ ہے کہ استخارہ بھی اسی صورت میں بہتر نتائج دیتا ہے جب کوئی غیر متعلق اور مخلص وایمان دار شخص جو صاحب تقویٰ ہو، اللہ سے استخارہ کرے۔ بہ صورت دیگر ہماری ذاتی پسند وناپسند ہمارے لاشعوری نظام پر اثر انداز ہو کر درست جواب کے حصول میں رکاوٹ ڈال سکتی ہے۔ ہمارے نزدیک دونوں فریقین کی تاریخ پیدائش سے حساب لگا کر دونوں کی مزاجی اور فطری ہم آہنگی معلوم کرنا سب سے بہتر ہے۔ اگر دونوں میں فطری ہم آہنگی موجود ہے تو وہ ہر صورت میں خوش اور مطمئن رہیں گے۔ ازدواجی زندگی کی حقیقی خوشیاں انہیں حاصل رہیں گی۔ ایسے جوڑے عموماً بے اولادی کا شکار بھی نہیں ہوتے مگر کیا کیا جائے کہ ہم اس علمی اور سائنٹفک طریقے سے فائدہ اٹھانے کی بجائے کم زور اور نامناسب طریقوں پر عمل کرتے ہیں اور بعد میں الزام قسمت کو دیتے ہیں۔

بھلا تا لاکھ ہوں لیکن ......

"جوانی دیوانی ہوتی ہے۔"

یہ کہاوت بہت پرانی اور زبان زد خاص و عام ہے۔ جوانی میں انسان ذہن کے بجائے دل سے سوچتا ہے جو دل کہتا ہے وہ مانتا ہے۔ اپنے دل کی جائز وناجائز خواہشات کے لیے اس کا دماغ نت نئی دلیلیں اور جواز ڈھونڈتا رہتا ہے۔ ایسے میں اگر کوئی معقول بات اس کے سامنے کرنی جائے تو وہ اسے نہیں مانتا بلکہ سمجھانے والے کو بھی اپنا مخالف اور دشمن سمجھنے لگتا ہے۔ آپ ایک خط کا مطالعہ کرتے ہیں جو ہمیں میر پور خاص سے موصول ہوا ہے۔ لکھنے والی کا نام ہم نہیں لکھ رہے بلکہ ان سے معذرت خواہ ہیں کہ ان کا خط اس کالم میں زیر بحث

ہے۔ اصولاً جواب براہ راست دینا تھا مگر یہ خط شاید اور بھی کسی بھٹکے ہوئے ذہن کو راہ راست پر لانے کا سبب بن جائے۔

وہ لکھتے ہیں: ''میری عمر تقریباً 23 سال ہے۔ ایک غریب گھرانے سے تعلق ہے۔ اسی وجہ سے پڑھائی نہیں کر سکا۔ ہمارے گھر کے حالات شروع سے خراب چلے آ رہے ہیں مگر پچھلے پانچ برس سے تو بہت ہی خراب ہو گئے ہیں۔ میرا کوئی روزگار نہیں لگتا۔ جس کام میں ہاتھ ڈالتا ہوں، نقصان اٹھاتا ہوں۔ کئی کام کیے مگر نقصان ہی ہوتا رہا۔ اسی دوران میں میرا ایک ہم عمر لڑکا دوست بن گیا جس کی خاطر میں نے اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ مجھے اس سے اتنی محبت ہو گئی کہ اس کے بغیر ایک پل بھی نہیں گزرتا اور میں اس کے عشق میں بے قرار رہنے لگا۔ اس کو بھی مجھ سے محبت تھی، مگر اکثر لوگوں کو ہماری محبت ایک آنکھ نہ بھائی اور کچھ لوگوں نے اس کو مجھ سے نفرت کرا دی، بھنگی کے علم کے ذریعے۔ اب میری حالت یہ ہے کہ مجھے وہ یاد آتا ہے، ہر وقت وہی میرے اوسان پر سوار رہتا ہے، اس وجہ سے میں ذہنی طور پر بالکل ناکارہ ہو گیا ہوں اور دوسری طرف ایک سال کی بے روزگاری ہے۔ اس کی بے وفائی کی وجہ سے اکثر سوچتا ہوں کہ خودکشی کر لوں مگر کوئی قوت مجھے ہر دم اس عمل سے روک دیتی ہے۔ الحمدللہ میں نمازیں باجماعت پڑھتا ہوں اور وہ بھی نماز پڑھتا ہے مگر پچھلے چار ماہ سے میں نے اس کا چہرہ دیکھا اور نہ اس سے بات کی۔

فراز صاحب! میری پریشانی کا حل نکالیں۔ میں آپ کا کالم پابندی سے پڑھتا ہوں اور آپ سے مانوس بھی ہوں۔ لہٰذا میری حالت پر نظر کرم فرمائیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔ فراز صاحب! میں کسی حال میں اسے بھول نہیں سکتا کیوں کہ میں تقریباً تین سال سے مسلسل اسے بھلانے کی کوشش کر رہا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں بھی بہت کیں مگر جتنا بھلانا چاہتا ہوں اتنی ہی عشق اور بے قراری بڑھتی ہے۔ میں نے نماز قضائے حاجت بھی پڑھی اور دعا کی کہ اللہ اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں اس کی محبت میرے دل سے نکال دے مگر محبت، عشق میں تبدیل ہو گئی۔ اب حالت یہ ہے کہ میں سب

کچھ اس کی محبت میں قربان کر سکتا ہوں، مگر وہ مجھ سے محبت نہیں کرتا۔ براہ کرم کوئی ایسی ترکیب بتائیں کہ وہ بھی مجھ سے محبت کرے۔ ہماری محبت میں کوئی گندگی نہیں ہے۔ ہماری محبت صرف اللہ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تھی۔ میں نے آپ کے سامنے ساری حقیقت رکھ دی ہے، اب حل آپ نکالیں۔''

عزیزم! اس کا حل بھی آپ کے پاس ہی ہے۔ خود کو گمراہ کن سوچوں اور اس فضول عشق کے چکر سے نکالو اور اس حقیقت کو سمجھو کہ تم ایک بہت بڑے گناہ کے مرتکب ہوئے ہو اور ہو رہے ہو۔ تمہارا گناہ ظلم ہے۔ تم نے ظلم کیا ہے، اپنے اوپر اور اپنے گھر والوں پر۔ جو محبت تمہیں اپنے والدین اور بہن بھائیوں سے کرنا چاہیے تھی وہ تم ایک غیر شخص سے کر رہے ہو، جو قربانیاں تمہیں اپنے لیے اور اپنے خاندان کے لیے دینا چاہیے تھیں وہ ایک ایسے شخص کے لیے دے رہے ہو جس کی ذمے داری تم پر دینی یا ملکی قوانین کے تحت عائد ہی نہیں ہوتی۔ یاد رکھو کہ یہ بھی جرم ہے۔ ایک قسم کا ظلم ہے کہ ہم اپنی دینی اور معاشرتی ذمے داریوں کو فراموش کر کے ایک ایسی ذمے داری قبول کر بیٹھیں جو کسی قانون کے تحت بھی ہماری ذمے داری نہیں۔ اگر نہایت مادہ پرست سوچ کے زیرِ اثر بھی اس معاملے کو دیکھا جائے تو یہ عشق غیر فطری ہے، کیوں کہ اس کا مثبت انجام شادی نہیں ہو سکتا۔ نسل انسانی کا ارتقا اس کا مقصد نہیں بن سکتا۔ کجا یہ کہ آپ فرما رہے ہیں ''ہماری محبت صرف اللہ کے لیے ہے۔''

میاں توبہ کرو توبہ اور کثرت سے استغفار پڑھو۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا اور خوشنودگی انہی کاموں سے حاصل ہو سکتی ہے جو اللہ کے احکام اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہوں۔ اس موقع پر ذہن میں یہ خیال نہ لانا کہ شاید ہمیں اپنے صوفیائے کرام کے عشقیہ معاملات کا علم نہیں ہے۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ کا حضرت امیر خسرو رحمتہ اللہ علیہ سے عشق اور حضرت بو علی شاہ قلندر رحمتہ اللہ علیہ کا ایک لڑکے کے عشق میں بے قرار ہونا وغیرہ کی مثالیں ہمیں نہ دینا۔ آپ اس منزل کے مسافر ہرگز نہیں ہیں جہاں جلوۂ حق کائناتی مظاہر میں نظر آنے لگے، نہ ہی آپ راہ سلوک کے کسی خاص

درجے سے گزر رہے ہیں۔صوفیاء اور اولیاء اللہ اپنے فرائض منصبی اور حقوق العباد کی ادائی سے کبھی غافل نہیں رہے۔آپ ظالم اسی لیے ہیں کہ آپ نے حقوق العباد سے غفلت برتی ہے۔ایک بے مقصد عشق میں اللہ کی عطا کردہ قیمتی زندگی کے کئی سال برباد کر دیے اور مزید کر رہے ہیں۔ یہ زندگی آپ کو اس لیے دی گئی تھی کہ آپ اسے بہترین انسان بن کر گزاریں۔اگر گھریلو حالات کی وجہ سے آپ زیادہ تعلیم حاصل نہ کر سکے تو روزگار کے دوسرے معقول ذرائع اختیار کر کے معاشرے میں معقول حیثیت اختیار کی جاسکتی ہے۔ جس گھر میں آپ نے آنکھ کھولی اور خراب حالات دیکھے، اس گھر کی حالت بدلنے کی کوشش کی جاسکتی ہے۔اگر گھر والے تعاون نہ کریں، غلط طور طریقوں کی طرف مائل رہیں تو آپ الگ گھر بنا کر اپنے بہترین انسان ہونے کا ثبوت پیش کر سکتے ہیں۔

آپ نے جو کام کیے ان میں ناکامی کی وجہ آپ کا یہی غیر فطری جنونی عشق تھا۔یاد رکھیں کہ وہ لوگ کبھی بھی ترقی نہیں کرتے اور حالات کی گردش سے نہیں نکلتے جو اپنی حقیقی ذمے داریوں سے غافل ہو کر مصنوعی ذمے داریاں کو خود پر مسلط کر لیتے ہیں۔اپنے اصل کام اور فرائض سے توجہ ہٹا کر فضول مصروفیات کی طرف متوجہ رہتے ہیں۔اس طرح ان کی قوتِ کارکردگی کمزور پڑ جاتی ہے۔

اس قدر سخت نصیحت کا یہ مطلب بھی نہیں کہ ہم آپ کی نفسیاتی کیفیت کو نظر انداز کر کے آپ کو مکمل طور پر مورد الزام ٹھہرائیں۔ یقیناً آپ کے والدین کی غفلت آپ کو ان نفسیاتی پیچیدگیوں کی طرف دھکیلنے کا سبب بنی ہوگی۔ نامناسب گھریلو ماحول اکثر بچوں کو گھر سے باہر محبت اور توجہ کا متلاشی بنا تا ہے اور پھر وہ کسی غلط راہ کا انتخاب بھی کر بیٹھتے ہیں۔اگر گھر میں ماں باپ اور بہن بھائیوں سے معقول توجہ اور محبت میسر آجائے تو ہرگز اس قدر شدید جذبے، اس قدر نا معقولیت کے ساتھ سامنے نہیں آتے۔

خدا کا شکر ہے کہ آپ نماز باقاعدگی سے پڑھتے ہیں۔اسی نے آپ کو خودکشی سے روک رکھا ہے ورنہ حرام عشق کا انجام حرام موت بھی ہو سکتا تھا۔اسے بھلانے کے لیے آپ نے

جو نماز قضائے حاجت کی پڑھی وہ بھی غلط ہے۔ آپ کے لیے ایک وظیفہ ہم لکھ رہے ہیں اس پر عمل کریں۔ انشاء اللہ عشق کی آگ ٹھنڈی ہو جائے گی۔ سورۂ انبیاء کی آیت نمبر 99 کا ورد کثرت سے کریں، چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے۔ آیت یہ ہے:

قُلنَا یَا نَارُ کُونِی بَرداً وَّسَلاماً علےٰ ابراھیم

نمرود کی بھڑکائی ہوئی شیطانی آگ اللہ کے اس کلام سے ٹھنڈی ہوگئی تھی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے سلامتی کا راستہ نکل آیا تھا۔ عشق کی آگ بھی انشاء اللہ اس آیت کے مستقل ورد سے ٹھنڈی پڑ جاتی ہے۔ ساتھ ہی کثرت سے استغفار کا ورد جاری رکھیں۔

رات کو جب بستر پر لیٹ کر ذہن نیم غنودہ ہو تو اپنے لاشعور کو اس طرح سجیشنز دیا کریں کہ میرا عشق غیر فطری ہے، میرا اسے یاد کرنا نامناسب ہے، میں اسے بھول جاؤں گا، میں اسے یاد نہیں کروں گا۔ پھر ہفتہ پندرہ دن بعد ان جملوں میں تھوڑی سی تبدیلی کریں کہ میں اسے بھول رہا ہوں، اب اس کی یاد مجھے زیادہ نہیں آتی، ایک فضول خیال سے میرا ذہن صاف ہو رہا ہے، وغیرہ۔

اسی طرح اپنے آئندہ مقصد کے تحت جملے تبدیل کرتے رہیں اور اپنے لاشعور کو ہوشیار کرتے رہیں تو رفتہ رفتہ زندگی میں نمایاں تبدیلی کا احساس پیدا ہونے لگے گا۔

آپ کی کیفیت کے پیش نظر ہم ہومیو پیتھک کی ایک دوا بھی لکھ رہے ہیں۔ اس کے استعمال سے بھی آپ بہتری محسوس کریں گے۔ یہ دوا عشق کے مریضوں کے لیے بہت مفید ہے۔ ایک لاکھ طاقت میں اس کی ایک خوراک ہر پندرہ دن بعد لیں۔ دوا کا نام نیٹرم میوریٹکم (Natrum Mure) ہے۔ انگریزی میں ہم نے پورا نام نہیں لکھا ہے، اس لیے دھوکا نہ کھائیں، عام دوا ہے، ہر بڑے ہومیو اسٹور سے مل جائے گی۔ البتہ سیل بند شیشی جرمنی یا فرانس کی لیں۔ ہمیں امید ہے کہ ایک یا دو خوراک کے بعد ہی عشق کا جنون رخصت ہو جائے گا اور آپ اپنی نارمل لائف کی طرف پلٹ آئیں گے۔ ایک خوراک کا مطلب یہ ہے کہ زبان پر دو تین قطرے ٹپکا لیں۔

اس کیفیت سے نکلنے کے ساتھ ساتھ کچھ روزگار کے بارے میں سوچیے اور جو کام بھی ملتا ہے، اس کی طرف خود کو پوری طرح متوجہ کیجیے۔ پھر مزید کسی مشورے کی ضرورت ہو تو ہم حاضر ہیں۔

شدید احساس کم تری

ماہ و سال کی آمد و رفت نہایت سُست بھی ہے اور اس کی تیز رفتاری سے بھی انکار نہیں۔ سُست ان لوگوں کے لیے ہے جن کی زندگی میں کوئی مصروفیت نہیں۔ وہ آپ کو یہی کہتے ہوئے ملیں گے کہ وقت کاٹنا مشکل ہوگیا۔ دن پہاڑ جیسے اور راتیں شیطان کی آنت کی طرح لمبی ہوتی ہیں۔ جب کہ اس کے برعکس وہ لوگ جو بے انتہا مصروف رہتے ہیں وہ وقت کی تنگی کی شکایت کرتے نظر آئیں گے۔ انہیں محسوس بھی نہیں ہوتا کہ دن کیسے گزر گیا، مہینہ کب ختم ہوا۔ وہ پلک جھپکتے ہیں تو سال رخصت ہو رہا ہوتا ہے اور نیا سال ان کے استقبال کے لیے تیار کھڑا نظر آتا ہے۔

وقت کی تیز رفتاری اور آہستہ روی کا انحصار انسان کی اپنی مصروفیات اور دل چسپیوں سے ہے۔ ان میں جس قدر اضافہ ہوگا وقت پر لگا کر اڑنے لگے گا اور انسان اپنے عقب میں کام کا ایک پہاڑ کھڑا کرتا چلا جائے گا اور یہی پہاڑ بالآخر اس کی شناخت بن کر صدیوں اسے زندہ رکھے گا۔

ہر سال کے آغاز سے پہلے ہم آپ کو یہی پیغام دینا چاہتے ہیں کہ کام کیجیے، اپنے لیے اور دوسروں کے لیے۔ یقین جانیے اگر آپ نے ہمارے اس مشورے پر عمل کیا تو سمجھ لیجیے کہ آپ نے زندہ رہنے کا فن سیکھ لیا ہے۔ اس بحث میں نہ پڑیے کہ کیا کیا جائے اور کیوں کیا جائے؟ جو لوگ ایسی سوچوں کا شکار ہو کر رہ جاتے ہیں وہ پھر کوئی کام نہیں کر پاتے۔ خود کو ضائع کرتے ہیں اور دوسروں کے لیے دردِ سر کا سبب بنتے ہیں۔

آئیے ایک خط کی جانب۔ اسے ہم اس لیے شامل اشاعت کر رہے ہیں کہ یہ بہت سے دیگر افراد کا بھی مسئلہ ہے، خصوصاً کم عمر لڑکے اور لڑکیوں کا۔ ہم یہاں خط لکھنے والے کا نام و

مقام ظاہر نہیں کر رہے۔ صرف ان کے خط سے کچھ اقتباس دے رہے ہیں تا کہ مسئلہ سب پر واضح ہو جائے۔ وہ لکھتے ہیں۔

"میری عمر 18 سال ہے۔ دوران تعلیم میرا ریکارڈ بہت اچھا رہا ہے، کم از کم میٹرک تک۔ اس کے بعد سے میں عجیب طرح کے مسئلے کا شکار ہوں۔ مجھے شدید احساس کم تری رہتا ہے۔ دوسروں کے سامنے بات کرتے ہوئے ایک انجانے خوف کا شکار رہتا ہوں کہ کہیں کوئی بات منہ سے غلط نہ نکل جائے اور مجھے سب کے سامنے شرمندگی اٹھانا پڑے۔ اگر کلاس میں استاد میری طرف متوجہ ہوں یا مجھ سے کوئی سوال کریں تو فوراً دل دھڑکنے لگتا ہے۔ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ جسم میں سے جان نکل رہی ہے۔ آسان سے سوال کا جواب بھی درست نہیں دیا جاتا، ذہن ماؤف سا ہو کر رہ جاتا ہے۔ زبان میں ہکلاہٹ آ جاتی ہے۔ یہی صورت کبھی کبھی گھر میں ہوتی ہے۔ والد صاحب چوں کہ ہمیشہ سے غصے کے تیز ہیں لہٰذا اگر کوئی بات اچانک پوچھ لیں تو بھی گھبراہٹ طاری ہو جاتی ہے اور ان کو درست جواب دینا مشکل ہو جاتا ہے۔ ہر وقت اپنی اس کیفیت کے متعلق سوچتا رہتا ہوں کہ یہ اچانک مجھے کیا ہو جاتا ہے، ویسے بالکل ٹھیک رہتا ہوں، دوستوں میں خوب بولتا ہوں، کوئی جھجک محسوس نہیں ہوتی۔ آپ برائے مہربانی میرے مسئلے کا کوئی حل بتائیں۔ عمر بھر احسان مند رہوں گا۔"

عزیزم! آپ کے مکمل خط کے مطالعے سے ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ آپ کے ہاں مثبت سوچ کا فقدان ہے۔ اگر آپ ہمارے کالم پابندی سے پڑھتے ہیں تو آپ کو یاد ہوگا کہ ہم نے اس حوالے سے بہت کچھ لکھا ہے۔ مثبت سوچ انسان میں حوصلہ اور ہمت پیدا کرتی ہے جب کہ منفی سوچ انسان کو بزدل اور کم ہمت بناتی ہے۔ اگر ایک بار انسان منفی سوچ کے راستے پر چل پڑے تو مایوسی اسے بہت جلد گھیر لیتی ہے، وہ عادتاً شکست خوردہ ہو جاتا ہے۔ کاروباری امور ہوں یا تعلیم یا صحت و جسم کے معاملات، وہ ہر معاملے میں مایوسی کا شکار نظر آتا ہے یعنی اسے اپنی کامیابی پہلے سے ہی مشکوک نظر آ رہی ہوتی ہے۔ بالآخر وہ چیز اسے

مل جاتی ہے جس کا وہ خواہش مند ہوتا ہے، یعنی ناکامی۔ اصل بات یہ ہے کہ انسان جو کچھ محسوس کرتا ہے وہ اسی قابل ہوتا ہے، لہٰذا اپنی قابلیت کو بہتر بنانے کی ضرورت ہوتی ہے۔

ماہرین نفسیات کہتے ہیں کہ انسان اپنے بارے میں جو کچھ سوچتا ہے، ویسا ہی بن جاتا ہے۔ اگر آپ خود کو ناکام یا بیمار محسوس کریں گے تو ناکام اور بیمار ہی رہیں گے۔ اگر آپ یہ سوچتے ہیں کہ دوسرے آپ سے برتر ہیں اور آپ اپنے سے کم تر ہیں تو اس منفی سوچ کی وجہ اپنے اندر تلاش کریں اور پھر اپنے ذہن کی صفائی کی طرف متوجہ ہوں، منفی سوچوں کو ذہن سے نکال باہر کریں۔ آئندہ جب کوئی ایسا مرحلہ درپیش ہو تو آپ کو اس کے لیے پہلے سے تیار ہونا چاہیے، جس کا طریقہ یہ ہے کہ آپ پیش آنے والی ہر صورت حال کے بارے میں مثبت انداز میں سوچنا شروع کردیں۔ یہ محسوس کریں کہ آپ ہر کام درست کررہے ہیں اور زندگی درست طریقے سے گزار رہے ہیں۔

صبح اٹھتے ہی اپنے گزشتہ دن کے کیے ہوئے کاموں پر مثبت انداز میں نگاہ ڈالیں اور آنے والے دن کو سخت اور مشکل خیال نہ کریں بلکہ خوش گوار اور کامیاب دن تصور کریں۔ یہ مثبت سوچ رفتہ رفتہ آپ کے لاشعور پر حاوی آنے لگے گی اور پھر آپ کو اپنے حالات میں تبدیلی کا احساس ہونے لگے گا۔ سانس کی مشق نمبر ایک شروع کریں۔ یہ آپ کے لیے بے حد فائدہ مند ہوگی۔ آپ نے اپنی جسمانی صحت وغیرہ کے بارے میں کچھ نہیں لکھا، نہ ہی گھریلو زندگی کے بارے میں لکھا۔ صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ آپ کے والد غصے کے تیز ہیں۔ بہر حال جیسا کہ ہم نے کہا ہے کہ پہلے اس بات کا جائزہ لیں کہ منفی سوچ آپ کے ذہن میں کیوں پیدا ہوتی ہے۔ اسباب پر غور کر کے ان کا تدارک کیجیے۔

آسیب زدگی کا قابلِ توجہ پہلو

جنات یا سحر و جادو کے حقیقی مریضوں کے علاج پر پہلے بات ہو چکی۔ دوسرے نمبر پر وہ مریض ہیں جو بنیادی طور پر نفسیاتی یا مابعد النفسیاتی مسائل کا شکار ہوتے ہیں۔ اس حوالے سے ہم اب تک ایسے تقریباً تمام امراض کی رہنمائی کر چکے ہیں جو ہمارے معاشرے میں جناتی روپ اختیار کر لیتے ہیں۔ ان تمام امراض کا سرچشمہ تقریباً ایک ہی ہے یعنی انسان کی انا (Ego) کا مجروح ہونا۔ عام بول چال کے الفاظ میں ہم اس صورت حالات کو خواہشات کے ہجوم سے پیدا ہونے والی گھٹن اور جذبات کا کچلے جانا بھی کہہ سکتے ہیں۔ ہسٹریا اور شیزوفرینیا یا مالیخولیا وغیرہ ایسی ہی صورت حالات سے جنم لیتے ہیں لیکن کم علمی اور توہم پرستی کے سبب ایسے مریضوں کو جن زدہ یا سحر زدہ قرار دے دیا جاتا ہے اور یہ طے کر لیا جاتا ہے کہ اب ان کا علاج جھاڑ پھونک کے علاوہ ممکن ہی نہیں اور ہم نے دیکھا ہے (بلکہ ہمارے اکثر قارئین نے دیکھا ہوگا) کہ پھر یہ جھاڑ پھونک برسوں چلتی رہتی ہے۔

ایک مریضہ نے ہمیں بتایا کہ اس پر کوئی بہت شیطان قسم کا جن ہے۔ جس نے اس کا جینا حرام کر رکھا ہے۔ وہ اسے تکلیف پہنچاتا ہے، گالیاں دیتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

ہم نے پوچھا کہ تکلیف کس قسم کی دیتا ہے؟ تو بتایا کہ پیٹ میں شدید درد اٹھتا ہے، متلی

اور قے ہوتی ہے، کچھ کھا پی نہیں سکتی، ٹانگوں میں درد رہتا ہے، چلنے پھرنے سے معذور ہو جاتی ہوں، مجھ سے نہایت گندی گندی باتیں کرتا ہے، خصوصاً اس وقت جب میں نماز یا قرآن شریف پڑھنے کا ارادہ کروں۔ میرا وضو قائم نہیں رہنے دیتا، بار بار پیشاب کی شدید حاجت ہوتی ہے اور اکثر پیشاب خطا ہو جاتا ہے جس سے کپڑے ناپاک رہتے ہیں۔ جب فلاں مزار پر جاتی ہوں تو اس سے جان چھوٹ جاتی ہے۔ وہاں جا کر یہ توبہ کرتا ہے، آئندہ نہ آنے کا وعدہ کرتا ہے مگر پھر دوبارہ آجاتا ہے۔

مریضہ کی عمر تقریباً پچاس، پچپن سال تھی اور وہ السر کی مریضہ رہ چکی تھی۔ بقول اس کے السر کا علاج ہو گیا تھا اور اب اس کے تمام ٹیسٹ کلیئر تھے مگر اس کی تمام علامات اب بھی السر کی تھیں لہٰذا ہمیں ٹیسٹ کی رپورٹس پر اعتبار نہ تھا، جہاں تک پیشاب خطا ہونے اور ناپاکی کا مسئلہ تھا تو یہ بھی اس عمر میں کوئی تعجب کی بات نہ تھی۔ اب رہ گیا جن کے گالیاں بکنے کا اور گندی باتیں کرنے کا مسئلہ تو وہ محض فریب حواس تھا یا خود ساختہ تھا۔

یہ مریضہ زیادہ عرصہ ہمارے زیر علاج نہیں رہی، کیوں کہ اسے مزارات پر جانے اور جھاڑ پھونک، نقش و تعویذ کے علاوہ کسی بات سے اطمینان نہ ہوتا تھا۔ اس نے اپنے سارے خاندان کی زندگی عذاب بنا رکھی تھی۔ درحقیقت اس کا مسئلہ صرف اتنا تھا کہ دوسروں کی زیادہ سے زیادہ توجہ حاصل کر سکے۔ شوہر کی موت کے بعد اور اولاد کے شادی شدہ ہونے کی وجہ سے وہ شدید تنہائی اور اپنی بہوؤں سے رقابت محسوس کر کے نفسیاتی مریضہ بن چکی تھی۔ اب بیٹوں کی توجہ اپنی طرف کھینچنے کا اس کے علاوہ اور کوئی طریقہ نہیں تھا کہ مستقل طور پر خود کو کسی پیچیدہ اور لاعلاج بیماری میں مبتلا کرے۔

ایسی ہی ایک مریضہ جس کی عمر تقریباً 24 یا 25 سال تھی، شدید دوروں میں کئی سال سے مبتلا تھی۔ دورے کی حالت میں اس کا تمام جسم اکڑ جاتا، آنکھیں سرخ ہو جاتیں، آواز بھاری ہو جاتی جس پر مردانہ آواز کا شبہ کیا جا سکتا تھا۔ اس حالت میں وہ ہذیان بکنے لگتی اور خاص طور پر اپنے باپ کو اور بھائیوں کو برا بھلا کہتی۔ کسی مولوی صاحب کو بلایا، دم کر کے پانی وغیرہ پلایا

جاتا تو کچھ دیر میں نارمل ہو جاتی۔

ہم نے علاج شروع کیا اور بڑی توجہ سے اس کی دل جوئی شروع کی تو آہستہ آہستہ تمام حالات سے آگاہی ہوئی۔ لڑکی اپنی پسند کی جگہ شادی کرنا چاہتی تھی، مگر باپ اور بھائی اس کے لیے راضی نہ تھے بلکہ اس معاملے میں اس قدر سخت واقع ہوئے تھے کہ مارنے مرنے پر تلے ہوئے تھے۔ اس ڈر سے کہ وہ لڑکے کے ساتھ بھاگ نہ جائے اس پر کڑی نظر رکھی جاتی، کسی قریبی عزیز یا رشتے دار کے گھر بھی نہ جانے دیتے۔ اگر یہ معلوم ہو جائے کہ وہ لڑکا محلے میں آیا ہے تو لڑکی کو کسی کمرے میں بند کر دیا جاتا، احتجاج کرنے پر مار پیٹ سے بھی دریغ نہیں کرتے۔

ابتدا میں جب ہم نے علاج شروع کیا تو ہمارے بھی سر پر مسلط رہتے کہ لڑکی اکیلے میں ہم سے اظہار حال نہ کر بیٹھے۔ آخر ہم نے صاف کہہ دیا کہ آپ کمرے سے باہر چلے جائیں۔ وہ بادل ناخواستہ باہر چلے گئے مگر چند منٹ نہ گزرے تھے کہ لڑکی کی بہن آدھمکی۔ اس دوران میں لڑکی نے ہم سے صرف اتنا کہا کہ وہ اس گھر میں رہ کر ٹھیک نہیں ہو سکتی کیوں کہ اس کا جن درحقیقت اس کے باپ کا دشمن ہے اور وہ لڑکی پر مسلط ہو کر گھر والوں کو سزا دے رہا ہے۔

ہم نے پوچھا کہ تم کہاں جانا چاہتی ہو تو جواب ملا کہ اپنی پھوپھی کے گھر کیوں کہ وہ بہت نیک اور اللہ والی خاتون ہیں لہٰذا یہ جن وہاں نہیں آ سکتا لیکن ان کے ہمارے گھر والوں سے تعلقات خراب ہیں لہٰذا والد صاحب مجھے ان کے گھر نہیں بھیجتے۔

بعد میں ہم نے لڑکی کی ماں سے علیحدگی میں اس مسئلے پر بات کی تو وہ گھبرا گئیں اور ہم سے رازداری کا وعدہ لے کر تمام صورت حال سے آگاہ کیا۔ وہ بھی شوہر اور بیٹوں کے ڈر سے بیٹی کی کھل کر حمایت نہیں کر سکتی تھیں۔ انہوں نے بتایا کہ جس لڑکے سے یہ شادی کرنا چاہتی ہے اس کا رشتہ اس کی پھوپھی لے کر آئی تھیں لیکن چوں کہ لڑکے کے گھر والوں سے میرے شوہر کی لڑائی ہے لہٰذا اس بات پر انہوں نے اپنی بہن کو بھی برا بھلا کہہ کر گھر سے

نکال دیا اور آئندہ کے لیے لڑکی کو پھوپھی کے گھر جانے سے بھی روک دیا حالاں کہ یہ ان کے گھر جا کر رہتی تھی تو اس کو کبھی دورے نہیں پڑتے تھے۔

پہلے ہمارا ارادہ تھا کہ ایسے مریضوں کے علاج معالجے پر تفصیلاً لکھا جائے مگر غور کرنے پر اندازہ ہوا کہ ایسے مریض کا علاج کسی ایک طریقے پر ممکن نہیں۔ یہ ایسا معاملہ نہیں ہے کہ مرض کی دوا لکھ دی اور مریض نے بازار سے لے کر کھالی۔ ایسے مریضوں کے علاج میں معالج کی خصوصی توجہ کے ساتھ اس کے گھر والوں کا تعاون بھی درکار ہوتا ہے اور اگر مریض بھی تعاون پر آمادہ ہو تو بہترین بات ہوتی ہے۔ جب کہ اکثر کیسوں میں ایسا نہیں ہوتا۔

اس تمام بحث کو سمیٹتے ہوئے ہم آخر میں ایک بات پھر دہرا دیں جو شاید پہلے بھی کہہ چکے ہیں۔ اگر مریض تعاون پر آمادہ ہو جائے، یعنی اس کی حالت اتنی زیادہ خراب نہ ہو کہ وہ اپنا برا بھلا ہی نہ سمجھ سکے تو سانس کی مشقیں اور مراقبہ وغیرہ ایسے مریضوں کے لیے نہایت مفید ثابت ہوتے ہیں۔ ایسے مریضوں کے لیے ہلکا نیلا، سبز اور آسمانی رنگ بھی صحت بخش ہے۔ ان کے کمرے میں بستر کی چادر، تکیے وغیرہ میں اس کا زیادہ استعمال کرنا چاہیے اور انہیں سیاہ اور تیز سرخ رنگ سے بچانا چاہیے، پتھروں میں ان کے لیے اوپل، لہسنیا، موتی، سنگ سلیمانی، عقیق سفید یا سبز، لاجورد، پکھراج، مون اسٹون وغیرہ میں سے کوئی ایک پہننا چاہیے لیکن پتھر کے انتخاب میں بہترین بات یہی ہوتی ہے کہ زائچے کو مدنظر رکھ کر پہنایا جائے۔ ہمارے ہاں کاروباری مقاصد کی وجہ سے اس شعبے میں بھی بڑی گمراہی پھیلی ہوئی ہے۔ کوئی نام کے پہلے حرف سے پتھر تجویز کر رہا ہے تو کوئی تاریخ پیدائش کے مطابق۔ حالاں کہ ہماری نظر میں یہ کام بھی ایسا ہی ہے جیسے کوئی قابل ڈاکٹر مریض کے مرض کی درست تشخیص کے بعد دوا کا انتخاب کرے اور مرض کی تشخیص آسان کام نہیں ہے۔

کلر تھراپی کے اصول کے مطابق ایسے مریضوں کے لیے آسمانی روشنیوں کا پانی بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ ان کے دماغ پر صبح و شام تھوڑی دیر کے لیے آسمانی یا ہلکے نیلے رنگ کی روشنی ڈالنا بھی بہتر نتائج لاتا ہے۔ اگر ان کے کمرے میں نیلا نائٹ بلب لگا دیا جائے تو بھی

بہتر ہوگا۔

ہماری تجویز کردہ سانس کی مشق نمبر ایک جس کا نام ہم نے ''مشق تنفس وتصور'' رکھا ہے اور ہماری کتاب ''مظاہر نفس'' میں موجود ہے، ایسے تمام مریضوں کے لیے نہایت مفید اور صحت بخش ہے۔ اسی طرح نیلی روشنیوں کا مراقبہ یا سبز روشنیوں کا مراقبہ بھی مفید ثابت ہوتا ہے۔

ہومیو پیتھک دوداؤں کا ذکر ہم اس لیے نہیں کررہے کہ یہ ہومیو پیتھی کے بنیادی اصول کے خلاف ہے۔ ہومیو پیتھی میں دوا مرض کی نہیں مریض کی ہوتی ہے اور جب تک مریض سامنے نہ آئے، اس کی درست علامات سے آگاہی نہ ہو، دوا تجویز نہیں کرنا چاہیے۔

ایک انا گزیدہ کی کایا پلٹ

روہڑی سے ایک خط قابل توجہ ہے، ملاحظہ کیجیے۔ نامعلوم بہن یا بیٹی رقم طراز ہیں: ''ہمارا مسئلہ یہ ہے کہ پچھلے سالوں سے ہمارے گھر میں کچھ زیادہ ہی پریشانی ہے۔ ہمارے گھر میں بے برکتی بہت ہے۔ پیسے کا تو پتا ہی نہیں چلتا کہ آیا بھی ہے یا نہیں۔ قرضہ دن بدن چڑھتا جا رہا ہے۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ پچھلے کچھ مہینوں سے میرے بھائی نے جس کی عمر 25 سال ہوگی، نشہ شروع کر دیا ہے حالاں کہ ہمارے گھر کسی چیز کی کمی نہیں ہے پھر بھی اس نے غلط لوگوں میں اٹھنا بیٹھنا شروع کر دیا، غلط کام شروع کر دیے اور اب ایک ماہ سے الٹی سیدھی باتیں شروع کر دی ہیں۔ کبھی کہتا ہے کہ میں دیو ہوں، کبھی کہتا ہے میں عیسائی جن ہوں، کبھی کہتا ہے میں بی بی مریم کا بیٹا ہوں (استغفر اللہ) کہتا ہے میں تمہارا بیٹا نہیں، میں پہاڑ سے نکل کر آیا ہوں، تم سب کا ماردوں گا۔ بہت سے مولویوں کو دکھایا، انہوں نے پڑھنے کے لیے بھی دیا اور یہ بھی بتایا کہ اس پر سایہ ہے۔ ایک بات جو آپ کو بتاتی چلوں کہ پہلے وہ پانچ وقت کا نمازی تھا اور وظیفے اور چلّے بھی کرتا تھا مولوی بھی کہتے ہیں کہ کوئی وظیفہ الٹ ہوگیا ہے، کوئی روح تنگ کررہی ہے، کوئی کہتا ہے کالا جادو ہے، غرض جتنے منہ اتنی باتیں۔ اس کی پریشانی میں اور وظیفے کرکے ہماری امی کی طبیعت بھی خراب ہوگئی ہے اور وہ بہت کمزور ہوگئی ہیں۔ اب تو نہیں کرتیں اور ذکر پڑھ کر ''ھل'' بھی آتے ہیں۔ طبیعت بگڑ جاتی ہے۔ آپ سے

پوچھنا یہ بھی ہے کہ یہ ''حال'' کیا ہے؟ اس میں کہاں تک سچائی ہے؟ پلیز اس کے بارے میں بھی ایک کالم لکھیے، مہربانی ہوگی اور پلیز میرے بھائی کا کوئی علاج بتائیں کہ وہ ٹھیک ہو جائے۔ میرا بھائی سمجھتا ہے کہ وہ بہت اونچی چیز بن گیا ہے۔ وہ اللہ کا بہت پیارا ہے۔ وہ کہتا ہے، میں بددعا دوں گا تو تم مرجاؤ گے، بہت بڑا فقیر ہوں۔ پتانہیں کیا کیا بولتا ہے۔ لکھنے بیٹھوں تو کاپی بھر جائے مگر اس کی باتیں ختم نہ ہوں۔''

عزیزم! آپ کا پہلا مسئلہ مالی و معاشی ہے مگر آگے چل کر آپ نے لکھا ہے کہ ''گھر میں کسی چیز کی کمی نہیں ہے۔'' اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ کے گھر والے وقت کی سختی اور بدلتی ہوئی صورت حال کو سمجھ کر اپنے معمولات کو درست نہیں کر رہے اور اخراجات اسی طرح جاری ہیں جیسے بہتر وقت میں تھے۔ چناں چہ قرضہ بڑھنا لازمی ہے۔ ہونا یہ چاہیے کہ آمدن میں کمی کے اسباب کا حقیقت پسندی سے جائزہ لیا جائے۔ یہ کام آپ کے بڑوں کا ہے۔ آپ نے ان کی تاریخ پیدائش وغیرہ بھی نہیں لکھی کہ ہم علم نجوم کی مدد سے ان کے حالات کا جائزہ لیتے۔

بہرحال اب دوسرا مسئلہ آپ کے بھائی کا زیادہ دل چسپ ہے۔ شکر ہے آپ نے اس کی تاریخ پیدائش بھی لکھ دی ہے۔ اس کا مسئلہ صرف اتنا ہے کہ اس کی انا شدید مجروح ہوئی ہے، لہٰذا وہ اب مستقل طور پر کوئی ایسی چیز بننے کی لاشعوری کوشش میں مصروف ہے، جس کی وجہ سے لوگ اس کا احترام کریں، اس سے ڈریں، اس کا حکم مانیں، اسے کم تر اور حقیر نہ سمجھیں، اس سے محبت کریں اور اسے وہ مقام دیں جس کا وہ خیالی طور پر تصور رکھتا ہے۔

آپ کے بھائی کا شمسی برج اسد ہے اور قمری برج جدی جب کہ پیدائشی برج سرطان ہے۔ یہ برج اسد کے زیر اثر وہ شدید انا پرست، خودار، اپنے معیار اپنی زندگی میں بہتر سے بہتر کا طلب گار، اپنی زندگی میں نہایت اعلیٰ مقام کا خواہش مند، آرام طلب اور عیش پسند، کم محنت کے بعد زیادہ سے زیادہ کا حصول چاہنے والا۔ اپنی عزت نفس کا بہت خیال رکھنے والا اپنے سامنے کسی کو کچھ نہ سمجھنے والا۔ قمری برج اس کی فطرت کو ظاہر کرتا ہے، کیوں کہ

اس برج میں قمر کی پوزیشن کم زور ہوتی ہے لہٰذا انسان کی فطرت میں منفی رجحانات جلد جڑ پکڑ تے ہیں ۔ حالات ان کی مرضی کے مطابق نہ ہوں تو وہ جائز و ناجائز میں تمیز کھو بیٹھتے ہیں ۔ اس پر ستم یہ کہ پیدائشی برج سرطان ہے اور زحل یہاں موجود ہے جو قمر کے بھی مقابل ہے ۔ سرطان کی وجہ سے بہت بہت زیادہ حساس ہے، ہر بات کا بہت زیادہ اثر قبول کرتا ہے ۔ غلط صحبت اور نظریات نے اسے اس حال تک پہنچا دیا ہے کہ جب مرضی کے مطابق نتائج نہ ملے اور اپنے منصوبوں میں کامیابی نہ ہوئی تو سائیکی بگڑ گئی ہے ۔ یقیناً مذہب کے حوالے سے بھی اس کے سامنے متضاد قسم کے نظریات آئے ہیں اور روحانیات کے نام پر بھی وہ گمراہ ہوا ہے ۔

باقی رہا مولوی حضرات کا یہ کہنا کہ سایہ ہے، وظیفہ الٹا ہو گیا ہے، روح تنگ کر رہی ہے، کالا جادو ہے وغیرہ تو یہ ان بے چاروں کی اپنی کم علمی کا ثبوت ہے ۔ انہیں خود نہیں معلوم کہ سایہ کیا ہوتا ہے، وظیفہ الٹنے کے اثرات کیا ہوتے ہیں، روح کس کی ہے اور کیوں تنگ کر رہی ہے، مذہب روح کے بارے میں ہمیں کیا بتاتا ہے ۔ اگر کسی مولوی کو یہ بھی معلوم نہیں تو وہ یقیناً جعلی مولوی ہوگا ۔ جادو کے اثرات کی نوعیت کیا ہوتی ہے؟ یہ بھی اکثر لوگوں کو معلوم نہیں ہوتا ۔ بس جب کچھ سمجھ میں نہ آئے تو اپنی پیری فقیری کی لاج رکھنے کے لیے اور اپنی کم علمی کو چھپانے کے لیے اسی قسم کی باتیں کر کے مریض کے لواحقین کو مطمئن کرنے کی کوشش کی جاتی ہے ۔ آپ کے بھائی کا علاج یہ ہے کہ اس کے کھانے میں نمک کی مقدار کم کر دیں یا بالکل بند کر دیں ۔ خوراک میں میٹھا زیادہ استعمال کرائیں، خاص طور پر شہد ۔ لباس کے اور اس کے سونے کے کمرے وغیرہ میں نیلا رنگ زیادہ استعمال کریں، نائٹ بلب کے طور پر نیلا بلب لگائیں ۔ ہومیو پیتھک علاج سے یہ درست ہو جائے گا ۔ اگر قریب میں کوئی تجربہ کار ہومیو ڈاکٹر ہو تو اس سے مشورہ کریں ۔ ابتدائی طور پر جو دوائیں ہم لکھ رہے ہیں وہ استعمال کرائیں ۔ پلاٹینم میٹلیکم (Platinum Metallicum) ایک ہزار طاقت میں ہر ہفتہ ایک خوراک دیں ۔ اس کے علاوہ سٹیفی سیگر یا 30 کی دن میں تین یا چار خوراکیں پندرہ

دن تک دیں۔ بائیوکیمک دوا نیٹرم میو 6X کی بھی ساتھ میں اسی طرح چار خوراکیں روز دیں۔ ایک ماہ میں نمایاں فرق پیدا ہوگا، انشاءاللہ۔ لیکن آخر میں ہم یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ایسے مریض کے علاج میں ڈاکٹر کی نگرانی ضروری ہے۔

آخر میں آپ نے ''حال'' سے متعلق سوال کیا ہے۔ فی زمانہ قوالی وغیرہ میں جب یہ کیفیت ہوتی ہے تو اس کو جو کچھ بھی معنی پہنائے جاتے ہیں، اس سے ہم ہرگز متفق نہیں ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ حاضری ہوگئی ہے، کوئی کہتا ہے سواری آگئی ہے وغیرہ وغیرہ۔ ہمارے نزدیک یہ سب غلط باتیں ہیں۔ حال یا وجد کی کیفیت کا طاری ہونا ایک روحانی اور جذباتی سرشاری ہے۔ یہ سرشاری من پسند اشعار، موسیقی کے ذہن و دل کو متاثر کرنے والے ردھم اور طرز سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ سرشاری جب حد سے بڑھتی ہے تو سرمستی لاتی ہے اور مست ہوکر انسان اپنے حال سے بے حال ہو جاتا ہے۔ عموماً مضبوط اعصاب اور قوت ارادی کے حامل افراد خود پر قابو پانے میں کامیاب رہتے ہیں اور زیادہ حساس و کم زور اعصاب کے افراد جذبات کی رو میں بہہ جاتے ہیں۔

اب ایک سوال یہ بھی پیدا ہوگا کہ اس کیفیت میں جانے کے بعد بعض افراد کچھ عجیب باتیں بھی کرنے لگتے ہیں جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود نہیں بول رہے بلکہ کوئی اور ہی نادیدہ وجود وہاں موجود ہے اور بول رہا ہے۔ یہ صورت تقریباً مشہور نفسیاتی مرض شیزوفرینیا کی ہوتی ہے جس میں انسان کی شخصیت دو حصوں میں بٹ جاتی ہے، یعنی شعوری کیفیت ختم ہو جاتی ہے اور لاشعور اس پر حاوی آجاتا ہے۔ ایسی کیفیات اولیاء کرام اور بزرگانِ دین کے حالاتِ زندگی میں بھی ملتی ہیں، مگر اس کے لیے اہل تصوف کے ہاں ''شطحیات'' کی اصطلاح مروج ہے۔ اس کیفیت کو اچھا نہیں سمجھا جاتا۔ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کا قول ہے کہ اس کیفیت میں صاحبِ حال جو کچھ کہتا ہے، اس پر دھیان نہ دیا جائے، نہ اس کی بات پر عمل کیا جائے، کیوں کہ ڈر ہے کہ اس حالت میں وہ کوئی بات خلافِ شرع و منطق بھی کہہ سکتا۔

اس قدر وضاحت سے ''حال'' کا مسئلہ آپ کی اور دیگر قارئین کی یقیناً سمجھ میں آ گیا ہوگا۔ جس شخص کو بہت زیادہ حال آنے لگیں اگر اس کو مقوی اعصاب دوائیں اور خوراک استعمال کرائی جائے تو یہ شکایت ختم ہوسکتی ہے۔

ہمارے معاشرے میں یہ حال، وجد اور سرشاری و مستی کی کیفیت ان مریضوں کے لیے بھی لازمی خیال کی جاتی ہے جن پر جنات و بھوت وغیرہ کے اثرات تشخیص کیے جاتے ہیں۔ ایسے مریض تھوڑی دیر کے لیے جب اس کیفیت میں آ جائیں تو پھر نارمل ہو جاتے ہیں اور پھر ایک طویل عرصے تک ان کی طبیعت خراب نہیں ہوتی۔ اکثر لوگ ایسے مریضوں کو اسی مقصد کے تحت مزارات پر لے جاتے ہیں تاکہ وہاں پر ایسی کیفیت طاری ہو یا گھر پر محفل سماع کا اہتمام کرتے ہیں۔ پھر جب یہ مریض حال و وجد کی کیفیت میں مبتلا ہو کر خوب جی بھر کر حال کھیل لیتے ہیں تو عارضی طور پر ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ ہمارے نزدیک یہ سب ڈپریشن کے مریض ہوتے ہیں۔ حال وغیرہ کھیلنے سے ان کے دبے ہوئے جذبات ابھر کر باہر آ جاتے ہیں اور یہ گھٹن کی کیفیت سے نجات پا کر نارمل ہو جاتے ہیں۔ ماہرین نفسیات ایسے مریضوں کو فری رائٹنگ کی مشقیں تجویز کرتے ہیں۔ یہ مشقیں بھی یہی کام کرتی ہیں یعنی دبے ہوئے جذبات کا اظہار۔

''طے شدہ تصور'' کا نظریہ

ہمارا دماغ بیماریوں کے خلاف ردعمل ظاہر کرتا ہے لیکن ایسے افراد جو مستقل طور پر ذہنی دباؤ کا شکار رہتے ہیں، ان کا دماغ بیماریوں کے خلاف ہمارے جسمانی مدافعتی نظام کو بروقت متحرک کرنے کی اہلیت سے محروم ہو جاتا ہے۔ اسے کچھ تاخیر کے بعد یہ اطلاع ملتی ہے کہ ہمارے جسم میں کوئی خرابی رونما ہو رہی ہے۔ اس تاخیر کے سبب وقت گزرنے کے بعد جب وہ کارروائی کرتا ہے تو وہ نا صرف ضائع ہو جاتی ہے بلکہ دماغ کی ہدایت پر جسم کے غدود جو کیمیائی مادہ بیماری کے خلاف خارج کرتے ہیں، وہ خون میں شامل ہو کر مزید نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ اس طرح ہمارے جسم کا مدافعتی نظام اپنی قدرتی کارکردگی کا مظاہرہ نہیں

کر پاتا اور بیماری جسم پر اپنا مکمل اثر ڈالنے میں کامیاب ہو جاتی ہے۔

عزیزان من! آپ کو یاد ہوگا کہ ہم ابتدا ہی سے سانس کی مشقوں اور ارتکاز توجہ کی مشقوں پر زور دیتے آئے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ یہ مشقیں ہمارے دماغ اور اعصاب کو توانا کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ ان سے ذہنی انتشار ختم ہوتا ہے اور یکسوئی پیدا ہوتی ہے۔ یہ ذہنی سکون ہی ایک طرح کی ایسی روحانی قوت ہے جو نا صرف بیماریوں کے خلاف ہمارا سب سے بڑا ہتھیار ہے بلکہ ہمیں شعوری دنیا کے دھوکا و فریب سے بچا کر لاشعوری دنیا سے بھی متعارف کراتی ہے اور لاشعوری دنیا ہی ایک ایسی سچی حقیقت ہے جہاں کوئی دھوکا و فریب نہیں۔ ہمارے شعوری حواس ہمیں اکثر دھوکا دیتے ہیں لیکن لاشعوری حواس کبھی دھوکا نہیں دیتے۔ یہ الگ بات ہے کہ ہم تربیت یافتہ نہ ہونے کے سبب اپنے لاشعوری حواس کے اشاروں کو سمجھنے کی اہلیت ہی نہ رکھتے ہوں۔

شعوری دنیا میں ہمیں مثبت اور منفی دونوں طرح کی سوچوں سے واسطہ پڑتا ہے اور عموماً منفی سوچیں ہمارے ذہن پر غلبہ حاصل کر لیتی ہیں لیکن لاشعوری دنیا میں منفی سوچوں کے لیے کوئی گنجائش نہیں وہاں صرف مثبت سوچ ہی کارفرما ہے ہاں یہ ضرور ہوتا ہے کہ ہم اکثر اپنے لاشعور کے مثبت اشاروں کو بھی شعوری غور و فکر کی روشنی میں کوئی منفی رنگ دے بیٹھیں جیسا کہ اکثر لوگ کرتے ہیں۔ اس نکتے کی مزید وضاحت کا یہ موقع نہیں ورنہ ہم اپنے اصل موضوع سے ہٹ جائیں گے۔

فی الحال زیر بحث مسئلہ انسانی صحت ہے جس کے دو رخ ہیں، یعنی جسمانی صحت اور ذہنی صحت۔ اب تک کی تمام گفتگو کا مقصد صرف اس حقیقت پر روشنی ڈالنا ہے کہ جسمانی صحت، ذہنی صحت سے مشروط ہے اور ذہنی صحت مثبت سوچوں اور ذہنی یکسوئی سے مشروط ہے مگر ذہنی دباؤ میں رہنے والے افراد اس نعمت سے محروم رہتے ہیں۔ آیئے ایک اور زاویے سے اس مسئلے کا جائزہ لیں اور یہ زاویہ ہے مثبت سوچوں کی قوت۔

اگر منفی سوچوں سے انسان بیمار ہو جاتا ہے تو کیا مثبت اور تعمیری خیالات اس کی صحت

بہتر کر سکتے ہیں؟ یہ سوال ایسا ہی ہے جیسے کوئی پوچھے کہ جناب میں اگر سگریٹ نوشی چھوڑ دوں تو کیا چند ماہ بعد کسی بڑے پہلوان کو پچھاڑ سکتا ہوں؟

انسانی صحت کا تعلق صرف خیالات ہی سے نہیں ہوتا بلکہ مناسب و معقول غذا، ماحول اور دیگر پہلو بھی اس کا تعین کرتے ہیں۔ تاہم دیکھا گیا ہے کہ منفی خیالات جہاں صحت کو متاثر کرتے ہیں وہاں مثبت خیالات بیماریوں میں کمی کر سکتے ہیں۔

ماہرین نفسیات و مابعد النفسیات اس سلسلے میں ''طے شدہ تصور'' (Guided Imaginary) کے طریقے کو استعمال کرتے ہیں۔ تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ یہ طریقہ ایسے مریضوں کی حالت بہتر بنانے میں زبردست کامیابی سے ہم کنار ہوا ہے جو اپنی صحت یابی سے تقریباً مایوس ہو چکے تھے۔ اس طریقے میں مریض کو پُرسکون ماحول میں چت لٹا کر گہری گہری سانسیں لینے کا حکم دیا جاتا ہے۔ جب وہ مکمل طور پر اپنے آپ کو پُرسکون محسوس کرنے لگتا ہے تو اسے اپنے جسم کے اندر ایک ایسا منظر دیکھنے کی ہدایت کی جاتی ہے جس میں اس کے جسم میں موجود دفاعی خلیوں کی تعداد خود بخود دگنی ہوتی جا رہی ہو، ایک سے دو، دو سے چار، چار سے آٹھ، سولہ سے بتیس، یہاں تک کہ ان کی تعداد دیکھڑوں تک پہنچ جائے۔ اس کا سارا جسم بیماری کے خلاف لڑنے والے خلیوں سے بھر جائے۔ ماہرین کہتے ہیں کہ اس تصور نے لاعلاج مریضوں کو تقریباً مکمل شفا بخشی ہے اور متواتر تصور کے ذریعے بہت سی بیماریوں کو جڑ سے اکھاڑا بھی جا سکتا ہے۔

''طے شدہ تصور'' کا نظریہ مغرب میں اب عام ہو چکا ہے اور وہاں نا صرف اس نظریے پر عملی کام ہو رہا ہے بلکہ ماہرین اس سے فائدہ اٹھانے کے لیے نت نئے تجربات بھی کر رہے ہیں۔ اخبار و رسائل میں طے شدہ تصور کے موضوع پر مضامین بھی شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اس کے اعجاز اور کرشموں کو قوت ارادی سے تعبیر کیا جاتا ہے اور ایک بیمار شخص کی صحت یابی پر اس کی اہمیت کو پہاڑوں سے بھی بلند قرار دیا جاتا ہے۔ چند سال پیشتر امریکا کے ایک ٹی وی شو میں ایک عجیب واقعہ پیش آیا جو ''طے شدہ تصور'' کی اہمیت و افادیت کی بہترین

مثال ہے۔

ایک اٹھائیس سالہ نوجوان ٹی بی کے آخری مراحل میں تھا۔ ڈاکٹر اس کی موت کے بارے میں پُریقین تھے اور اس کی روز بروز گرتی ہوئی صحت کا گراف تمام شکوک وشبہات کو قوی تر کرتا جا رہا تھا، مگر وہ نوجوان مرنا نہیں چاہتا تھا۔ اسے زندگی سے محبت تھی اور وہ زندگی کا بھرپور لطف حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے؟ موت کے آہستہ آہستہ بڑھتے ہوئے قدم کو کس طرح روکے۔ اسی کشمکش اور خوف و ہراس کے عالم میں ایک رات اس نے ''طے شدہ تصور'' کا طریقہ آزمایا۔

اس رات سکون سے اپنے بستر پر لیٹ کر اس نے پہلے اپنے ذہن کو یکسو کیا، تمام فضول خیالات کو ذہن سے جھٹک دیا۔ کچھ دیر گہری سانسیں لے کر اپنے جسم کا تناؤ ختم کیا اور پھر ریلیکس ہو کر صرف ایک ہی بات کو ذہن میں دہرانا شروع کر دیا۔

''مجھے زندہ رہنا ہے، میری بیماری کم ہو رہی ہے.....''

''میں زندہ رہوں گا، میں زندہ رہوں گا.....''

''مجھے کوئی بیماری نہیں ہے.....''

''ڈاکٹر بکواس کرتے ہیں، میں نہیں مرسکتا.....''

ساری رات وہ یہی باتیں دہراتا رہا، مگر کچھ نہیں ہوا، یعنی اس نے کوئی فائدہ محسوس نہیں کیا۔ دوسری صبح ڈاکٹروں نے اس کے معائنے کے بعد جو رپورٹ لکھی، اس میں نوجوان کی حالت نہ بہتر ہوئی تھی اور نہ مزید خراب۔ نوجوان نے دوسری رات پھر یہ عمل دہرایا اور امید افزا خیالات کو ذہن میں گردش دیتا رہا۔ وہ زندگی کے متعلق سوچتا رہا۔ موت سے جنگ اس نے دماغ کی اسکرین پر چلتی رہی۔ حتیٰ کہ صبح اس نے موت کو میدانِ خیال میں شکست دے دی۔ اس روز صبح ڈاکٹر نے رپورٹ میں حیرت سے لکھا ''حالت تسلی بخش۔''

تیسری رات بھی یہی کچھ ہوا پھر چوتھی، پانچویں یہاں تک کہ دس راتیں گزر گئیں۔ گیارہویں صبح ڈاکٹروں کا ایک پینل نوجوان کے بستر کو گھیرے میں لیے کھڑا تھا۔ ان سب

کی آنکھوں میں حیرت اور بے یقینی کی کیفیت تھی۔ وہ سب خوشی اور تعجب سے بستر پر لیٹے نوجوان کو دیکھ رہے تھے جس کی رپورٹ روز بروز بہتر ہوتی چلی جا رہی تھی۔ ان کے لیے یہ ناقابل یقین تھا۔ میڈیکل سائنس کی تعلیم نے انہیں کرشموں اور معجزوں پر یقین نہیں سکھایا تھا مگر یہ صورت حال ایک معجزہ ہی تھی اور یہ معجزہ ان کی آنکھوں کے سامنے رونما ہو رہا تھا۔ ان کی میڈیکل سائنس کا عمل ان کو دھوکا دے رہا تھا۔

دھیرے دھیرے وہ نوجوان حیرت انگیز طور پر صحت یاب ہو رہا تھا۔ اس نے اپنی صحت یابی کے راز سے کسی کو آگاہ نہیں کیا، بس مسکراتے ہوئے سب کو دیکھتا رہا۔ تاہم اس کا یہ عمل خاموشی سے جاری تھا یہاں تک کہ اس نے ایک صبح اپنی خاموشی کی مہر توڑ دی۔

ایک صبح بستر سے اٹھ کر اس نے قلابازیاں لگائیں۔ دو مریضوں سے کچھ چھیڑ چھاڑ کی اور مالی پر پانی کی بالٹی الٹ دی۔ ایک خوب صورت نرس کو گلاب کا تازہ پھول بھی مسکرا کر پیش کیا۔ اس روز وہ بہت خوش تھا۔ اسے اسپتال سے رخصت کیا جا رہا تھا۔ ڈاکٹر نے اپنی رپورٹ میں لکھا۔ ''ناقابل یقین صحت یابی''

یہ کرشمہ صرف خیال کی قوت سے ظہور میں آیا۔ نوجوان نے اپنے اندر کی قوتوں کو صدا دی اور انہوں نے اسے موت کے بھنور سے باہر نکال لیا۔ اگر اس واقعے کا تجزیہ کریں تو معلوم ہوگا کہ جب نوجوان اپنی صحت کے بارے میں مایوس اور بے بس تھا، اس کی صحت گرتی چلی جا رہی تھی لیکن جوں ہی اس نے امید کا دامن تھاما اور ہمت باندھی تو اس کی بیماری کا مکمل خاتمہ ہوگیا۔ اخبارات و جرائد میں اس واقعے کا خوب چرچا ہوا۔ کچھ نے اسے ڈاکٹری علاج کا کارنامہ قرار دیا، کچھ نے قوت ارادی کا کمال اور کچھ نے اسے تائید ایزدی جانا جب کہ ماہرین نفسیات اسے ''طے شدہ تصور'' کا جان فزا کیپسول کہتے ہیں۔

مغربی ممالک میں ذہنی تناؤ سے متعلق بڑھتی ہوئی تحقیقات اور تشویش نے عوام کے ساتھ ساتھ ڈاکٹروں کو بھی پریشان کر دیا ہے اور اب وہ اس سے نمٹنے کے لیے نئے اور موثر طریقے کی تلاش میں ہیں۔ لیکن افسوس ایلوپیتھک طریقۂ علاج اس حوالے سے نا صرف یہ

کہ کوئی پائیدار حل دریافت نہ کر سکا بلکہ ایلوپیتھک مسکن ادویات اپنے دیگر مضر اثرات کی وجہ سے مزید پیچیدگیوں کا سبب بن رہی ہیں۔ ان دواؤں کے زیر اثر ذہنی دباؤ میں مبتلا مریض عارضی طور پر ضرور پُرسکون ہو جاتا ہے، مگر دوا کا اثر ختم ہونے کے بعد وہ پھر ذہنی اذیت محسوس کرنے لگتا ہے اور یہ سلسلہ جوں کا توں دراز ہوتا ہے۔ مریض کا دماغ ناکارہ ہوتا چلا جاتا ہے، جس کے سبب جسم کا دفاعی نظام بھی کمزور پڑتا ہے اور نتیجے کے طور پر ہر قسم کی بیماریوں کو انسان جسم میں من مانی کرنے کی کھلی چھٹی مل جاتی ہے۔

اطمینان بخش زندگی کے لیے پانچ اصول

زندگی کتنی پیاری اور خوب صورت شے ہے، اس کا اندازہ اسی وقت ہوتا ہے جب موت قریب آرہی ہو، لیکن آپ نے ایسے لوگ بھی دیکھے ہوں گے کہ وہ زندگی سے ہر وقت بے زاری کا اظہار کرتے نظر آتے ہیں۔ انہیں اپنی زندگی میں کبھی کوئی اچھی بات نظر نہیں آتی۔ وہ اکثر ایسے جملے بولتے رہتے ہیں۔

''ہم نے تو جب سے ہوش سنبھالا، پریشانیاں ہی پریشانیاں دیکھیں۔ ہمارے لیے تو یہ زندگی ایک عذاب ہے۔'' یا یہ کہتے ہوئے ملیں گے کہ گزشتہ دس پندرہ یا بیس سال سے زندگی میں مصیبت ہی مصیبت ہے۔ جس کام میں ہاتھ ڈالتا ہوں ناکامی مقدر ہوتی ہے۔

الغرض کسی نہ کسی حوالے سے یہ لوگ اپنی زندگی کی محرومیوں اور ناکامیوں کا رونا روتے نظر آتے ہیں اور پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ سمجھ میں نہیں آتا ہمارے ساتھ ہی ایسا کیوں ہوتا ہے، ہماری قسمت میں کیا خرابی ہے؟ ان کا یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ وہ تو سب کے ساتھ اچھا کرتے ہیں مگر سب ان کے اچھے سلوک کا برا جواب دیتے ہیں۔ یہ خیال عموماً غلط ہوتا ہے۔ یہ اپنے عیوب اور خامیوں پر پردہ ڈالنے کی بھونڈی کوشش ہے۔ ایسے لوگ خود احتسابی کے بجائے دوسروں پر الزام تراشی کر رہے ہوتے ہیں۔ عام زبان میں یہ اپنے منہ میاں مٹھو بننے کی کوشش ہوتی ہے۔

آئیے ہم آپ کو ایک مغربی دانش ور کے مقرر کردہ کچھ اصولوں سے روشناس کرائیں۔

اس کے مضمون کا مطالعہ کرتے ہوئے ہمیں شدت سے ایسے افراد یاد آئے جو اپنی ناکام زندگی اور دوسروں کی کامیاب زندگی کا موازنہ کرتے رہتے ہیں یا اپنے مسائل کے سلسلے میں ہمیں خطوط لکھتے ہیں۔ ایسے تمام افراد کو اس تحریر کا بغور مطالعہ کرنا چاہیے اور پھر اپنی اصلاح پر توجہ دینی چاہیے۔ ہمیں یقین ہے کہ اگر انہوں نے ایسا کرلیا تو ان کی زندگی میں بھی خوشیاں رقص کرنے لگیں گی۔

''زندگی سب ہی گزارتے ہیں لیکن بھرپور زندگی گزارنا کسی کسی کو آتا ہے۔ بھرپور زندگی سے مراد یہ نہیں ہے کہ دولت کی فراوانی ہو، کبھی کوئی بیماری لاحق نہ ہو۔ آفاتِ ارضی و سماوی قریب نہ آئیں یا کبھی کوئی فکر و پریشانی پاس نہ آئے۔ یہ تمام چیزیں تو زندگی کے ساتھ ہیں بلکہ یوں کہیں کہ زندگی ہے تو یہ چیزیں بھی ہیں اور ان سے لاتعلقی کی خواہش لاحاصل ہے، محض ایک خوش فہمی ہے، تو پھر ایک بھرپور زندگی کیا ہے؟

بھرپور زندگی عام فہم معنوں میں اپنے وجود کو آسودگی فراہم کرنے، دلی اطمینان حاصل کرنے، تفکرات کو ذہن پر مسلط نہ ہونے دینے اور پریشانیوں کا مقابلہ کرتے رہنے کا نام ہے۔ ایسی زندگی کے لیے اہل دانش، یعنی علمائے فلاسفہ نے چند بنیادی اصول مرتب کیے ہیں۔

پہلا اصول یہ بتایا جاتا ہے کہ اپنے خیالات اور حرکات و سکنات کے لیے اپنے اندر ذمے داری کا گہرا احساس پیدا کیجیے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے الفاظ کا پاس کیجیے، اپنے آپ سے، اپنے خاندان سے اور اپنے کام سے پرخلوص اور وفادار رہیے جو کچھ آپ کرتے ہیں اس پر یقین رکھیے اور اس کے لیے محنت اور کاوش کیجیے۔ خود اپنی ترجیحات کو سامنے رکھیے اور دوسروں سے اپنا مقابلہ یا موازنہ مت کیجیے۔ سوال یہ نہیں ہونا چاہیے کہ آپ دوسروں سے کتنے بدتر حالات میں ہیں یا آپ کے حالات فلاں شخص سے بہتر کیوں نہیں ہیں، بلکہ آپ کی سوچ یہ ہونا چاہیے کہ آپ کی عزت و وقار کا تقاضا یہ ہے کہ آپ اپنی توقع سے زیادہ بہتر حالات میں ہوں۔ بہتری کے لیے عزت و وقار کا تحفظ آپ کی اولین خواہش اور کوشش ہونی

چاہیے۔ اسے قائم رکھ کر انسان بہتر طور پر زندگی گزارتا ہے اور یہی طمانیت کا ایک دوسرا پہلو ہے۔

دوسرا اصول یہ ہے کہ اپنے اہل خانہ، دوستوں اور ہم پیشہ ساتھیوں سے اختلاف کے باوجود ان پر پابندی نہ لگائیں اور نہ ان پر اپنے خیالات کو مسلط کرنے کی کوشش کیجیے۔ ان کے خیالات اور تصورات کو پروان چڑھنے دیجیے۔ اگر وہ مثبت ہیں تو ان کی حوصلہ افزائی کیجیے۔ اپنا وقت دے کر اور اپنی توانائی سے انہیں پروان چڑھنے میں مدد دیجیے۔ اولاد کی پرورش کے بارے میں بھی اسی اصول پر عمل پیرا رہیں۔ اس طرح ان کی ترقی اور خوش حالی آپ کی روحانی خوشی کا باعث ہوگی اور آپ کو وہ طمانیت حاصل ہوگی جو ایک بھرپور زندگی کے لیے ضروری ہے۔ یہاں خوشی اور طمانیت کے درمیان نازک سے فرق کو سمجھ لیں۔ خوشی ایک سطحی رویہ ہے اور طمانیت ایک کیفیت کا نام ہے جس میں انسان خود کو سمو دیتا ہے۔

ایک پرانی کہاوت ہے کہ اگر آپ صرف ایک سال کے لیے فوائد حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اناج کی فصل اگایے اور اگر ہمیشہ کے لیے لامحدود فوائد حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اپنے اردگرد رہنے والوں کی بہتر انداز میں رہنمائی کریں۔

تیسرا رہنما اصول یہ ہے کہ مایوسی کو طاقت میں بدل دیجیے۔ بھرپور زندگی گزارنے والوں نے اپنا یہ تجربہ بیان کیا ہے کہ آزمائشوں نے انہیں زیادہ سمجھ دار اور باشعور بنا کر ان میں برداشت کا مادہ بھی پیدا کیا اور ان کی کردار سازی میں بھی مدد دی۔ انہیں معلوم ہوا کہ ناقابل فراموش کامیابیاں وہ ہوتی ہیں جن پر جاں فشانی کے خون سے مہر کامیابی ثبت کی جائے اور مایوسیوں کے زخم قدم قدم پر کھانے پڑیں۔ مطلب یہ ہوا کہ مایوسیوں کے اندھیرے ہی سے کامیابی کی روشنی پھوٹتی ہے۔ کٹھن حالات میں صبر وضبط سے کام لے کر بہتری کی امید میں جدوجہد کرتے رہنا چاہیے۔ تاریخ کے صفحات حوصلہ نہ ہارنے والے مردوں اور خواتین کے ایسے کارناموں سے بھرے ہوئے ہیں جنہوں نے فتح مندی کے جذبے کا مظاہرہ کرنے کے لیے راستے میں حائل دیواروں کو گرا دیا۔

چوتھا اصول فکری وسعت اور خیال کی آفاقیت ہے۔ محض زندگی کے دیے ہوئے انعامات اور مراعات کو ہی نہیں بلکہ اس کے وضع کردہ طریقۂ کار کو بہ رضا و رغبت قبول کریں۔ وضاحت اس اصول کی یوں ہے کہ اکثر لوگ میسر آنے والی ترجیحات کا ذکر تک نہیں کرتے اور ان چیزوں کی محرومی کا شکوہ کرتے رہتے ہیں جو حاصل نہ ہو سکیں۔ اس کے علاوہ ہر شخص چاہتا ہے کہ اس کے لیے کبھی کوئی مسئلہ پیدا نہ ہو۔ ہر بات اس کے مفاد میں رہے۔ یہ دونوں باتیں ایسی ہیں جن کے سبب لوگ غیر مطمئن زندگی گزارتے ہیں، کیوں کہ ایسا ہونا ممکن ہی نہیں ہے۔ ہر فرد کو ساری مراعات اور ترجیحات جنہیں ہم سادہ الفاظ میں ''نعمتیں'' کہہ سکتے ہیں، کبھی نہیں ملتیں۔ اسی طرح یہ بھی ناممکن ہے کہ کسی کو کوئی مسئلہ ہی درپیش نہ ہو۔ حکمرانوں سے لے کر گداگروں تک سب کے لیے یہی بات ہے لہٰذا ضروری ہو جاتا ہے کہ سکون اور طمانیت سے زندگی کا سفر طے کرنے کے لیے میسر آنے والی سہولتوں اور خوشیوں پر اکتفا کیا جائے کہ اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔ محرومیوں پر کڑھتے رہنے سے یا دوسرے لفظوں میں کفرانِ نعمت کرتے رہنے سے دل بوجھل اور ذہن منتشر رہتا ہے۔ اس طرح بھرپور زندگی کے تانے بانے سے بھی محروم ہو جاتی ہے۔ اگر ہم دیکھیں کہ ہمارے پاس کیا کیا چیزیں ہیں جو دوسروں کے پاس نہیں ہیں تو دل کا بوجھ اتر جائے گا اور ذہنی انتشار بھی ختم ہوگا۔

حضرت شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ کا مشہور واقعہ ہے کہ ایک بار وہ نماز کے لیے مسجد گئے تو ننگے پاؤں تھے۔ نماز پڑھنے کے بعد انہوں نے دعا میں خدا سے جوتا میسر نہ ہونے کی شکایت کی۔ باہر نکل کر ایک فقیر کو دیکھا کہ دونوں ٹانگیں نہیں تھیں۔ فوراً مسجد میں واپس جا کر اللہ کے حضور سجدے میں گر گئے اور گلہ کرنے کی معافی مانگی کہ انہیں جوتے نہ ہونے کی شکایت تھی جب کہ ایک انسان ٹانگوں سے محروم ہے۔

ہم اپنے اردگرد ہزاروں انسان دیکھتے ہیں جنہیں بجلی، گیس، پانی کی سہولت میسر نہیں ہے۔ بہت سوں میں جن کے پاس تن ڈھانپنے کو کپڑے نہیں ہوتے، وہ کم خوراک کا شکار رہتے

ہیں۔ ان کے بچے کم عمری میں اسکول جانے کے بجائے محنت مزدوری کر رہے ہوتے ہیں۔
ایسے افراد کو دیکھ کر خود کو میسر آنے والی آسائشوں کو پیش نظر رکھیے اور اپنے دل میں شکر گزاری کا احساس پیدا کیجیے۔ اس احساس کے تحت آپ مطمئن اور بھرپور زندگی گزار سکتے ہیں۔

پانچواں اصول یہ بتایا گیا ہے کہ خود کو کسی بڑے کام میں مصروف رکھیے۔ اس کی وضاحت اس طرح ہوتی ہے کہ پوری لگن اور بھرپور جذبے سے کوئی ایسا کام کریں جس سے دوسروں کو فائدہ پہنچے اور اگر آپ کو اس کام سے کسی قسم کا فائدہ پہنچے بھی تو دوسروں سے کم۔ اس طرح آپ کو اپنی افادیت کا احساس رہے گا کہ آپ واقعی ایک بھرپور اور مفید زندگی گزار رہے ہیں۔ ایسی سوچ رکھنے سے آپ کی طبیعت میں سرشاری پیدا ہوگی، آپ خود بخود جولانیوں کی طرف مائل ہوں گے اور وقت سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔ رفتہ رفتہ آپ کو اپنی زندگی مکمل اور کامیاب ہوتی نظر آنے لگی۔

ان پانچ رہنما اصولوں پر یا ان میں سے ایک یا دو اصولوں پر بھی عمل کر کے آپ میں شعوری توانائی پیدا ہوگی اور یہی توانائی ظاہر کرے گی کہ آپ بھرپور زندگی گزار رہے ہیں۔ زندگی کی گاڑی کو محض گھسیٹ نہیں رہے۔ آپ واقعی زندہ ہیں۔ صرف زندہ رہنے کی تہمت نہیں اٹھا رہے۔

جنات سے نجات

خاتون نے اپنا نام بھی صیغہ راز میں رکھا ہے اور خط کے آخر میں صرف ر۔ح کے حروف تحریر کیے ہیں۔ وہ لکھتی ہیں کہ ہماری پریشانی کا آغاز 1993ء سے ہوا۔ اس سے پہلے ہم بہت خوش حال تھے، کوئی پریشانی نہیں تھی۔ جب یہ سال شروع ہوا تو میں ایک مقامی اسپتال میں نرسنگ کی ٹریننگ لے رہی تھی۔ ایک روز میری طبیعت بہت خراب ہوگئی۔ میں نے ڈاکٹر سے چھٹی لی اور گھر آگئی۔ وہاں سے میں اپنے والد کے دواخانے چلی گئی۔

میری عجیب حالت تھی، سر بھاری ہو رہا تھا۔ والد کے پاس ایک بزرگ بھی بیٹھے تھے۔ انہوں نے مجھے پر دم کیا، جب تھوڑی حالت سنبھلی۔ ان بزرگ کے پاس کچھ جنات بھی تھے

جوان کو تنگ کرتے تھے۔ میرے والد نے ان کو گھر آنے کی دعوت دی جس پر وہ ہمارے گھر تشریف لائے اور چھوٹے کمرے کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ آپ کے گھر میں جنات کا قیام ہے اور وہ گھر کے اس کونے میں رہتے ہیں۔ تم لوگ ان کا مقام بنا دو۔

میرے والد نے بات آئی گئی کر دی۔ اس کے بعد دوپہر کے وقت میری طبیعت پھر خراب ہو گئی اور وہی کیفیت دوبارہ ہو گئی۔ میری والدہ گھر پر اکیلی تھیں۔ میں نے زور زور سے قرآن پڑھنا شروع کر دیا۔ میری والدہ میری حالت دیکھ کر پریشان ہو گئیں اور میرے والد کو بلوایا۔ جب میرے ابو آئے تو انہوں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ تو جواب ملا کہ ہم عبداللہ شاہ غازی رحمتہ اللہ علیہ کی بہن ہیں اور طرح طرح سے وہ ہمارے گھر والوں کو ستانے لگی۔ بڑی مشکل سے اس کو میرے اوپر سے اتروایا گیا۔

اس کے بعد میرے بھائی کے ساتھ عجیب سلسلہ شروع ہوا۔ وہ کہتا تھا کہ ایک لڑکا مجھ کو ملتا ہے اور اپنا نام م۔ ج بتاتا ہے اور کہتا ہے کہ ہم تمہارے گھر کے کونے میں رہتے ہیں۔ وہ میرے بھائی کو اپنے گھر بھی لے گیا اور اس نے بھائی کو اپنے گھر کا پانی بھی پلایا جو کہ سرخ رنگ کا تھا۔ میرے بھائی نے والد صاحب سے اس بارے میں بات کی تو والد نے کہا کہ کوئی ''اچھی چیز'' ہے تو مجھ سے رابطہ کرے لیکن اس نے میرے والد سے رابطہ نہیں کیا بلکہ میرے بھائی کو بہکایا کہ تمہارے گھر میں بہت مایا ہے۔ میرا بھائی اس کی باتوں میں نہیں آیا اور اس نے ان لوگوں سے کوئی رابطہ نہیں رکھا۔

اس کے بعد انہوں نے میری چھوٹی بہن کو تنگ کرنا شروع کر دیا۔ وہ کہتے تھے کہ اپنے باپ سے کہو کہ وہ تمہارے ذریعے ہم سے بات کرے۔ ایک بات میں آپ کو بتا دوں کہ ان لوگوں کا میرے والد اور والدہ سے کوئی رابطہ نہیں ہے، البتہ باقی گھر کے سب بہن بھائیوں سے رابطہ کرتے ہیں۔

میرے ابو نے ان سے کہا جب سے آپ آئے ہیں، ہم پریشان ہو گئے۔ پیسے پیسے کو محتاج ہو گئے۔ گھر کا ہر سامان بک گیا۔ آپ نے ہماری کوئی مدد نہیں کی۔ اس پر انہوں نے کہا

قوت و توانائی اور غلبہ و فتوحات کا حصول

لوحِ مریخ

۷۸۶

قولہ	٩٦۴٣١١			الحق
	٢٧	١٥٣	٨١	
کھیعص	١٣٥	فتح و نصرت و قوت بحق یَامَالِکُ یَاقُدُّوسُ	١٢٦	حمعسق
	٩٩	١٠٨	۵۴	
الملک	[illegible]	٨٧	[illegible]	ولہ

سیارہ مریخ قوت و توانائی کا نمائندہ ہے، یہ انسان میں عملی توانائیوں کو بڑھاوا دیتا ہے' اگر زائچہ پیدائش میں مریخ کمزور یا متاثرہ ہو تو ایسے افراد سست، کاہل اور نکمے ہوتے ہیں' ان میں ہمت اور حوصلے کی کمی ہوتی ہے، مریخ کی کمزوری خون سے متعلق خرابیاں بھی لاتی ہیں اور مردانہ کمزوری کا سبب بنتی ہے' سیارہ مریخ برج جدی میں شرف یاب ہوتا ہے' اس وقت مریخ سے منسوب اسمائے الٰہی "یا مالک یا قدوس" کا نقش خالی البطن تانبے یا فولاد کی تختی پر کندہ کیا جاتا ہے' یہی لوحِ مریخ ہے اور برج حمل و عقرب والوں کے لیے لوح عروج و ترقی ہے۔

اس نقش کا حامل توانا' صحت منداور ہر قسم کے مقابلے میں فتح مند رہتا ہے' دشمنوں پر اسے غلبہ حاصل ہوتا ہے

کہ ہم اب تمہاری پریشانی دور کردیں گے، تم ایسا کرو کہ ایک مٹی کی ہانڈی میں وہ پھول جو تم نے ہمارے اوپر ڈالے ہیں، ڈال کر زمین میں دبا دو۔ میرے والد ان کی باتوں میں آگئے اور انہوں نے ایسا ہی کیا لیکن جیسے ہی زمین کھودی ویسے ہی والد کے الٹے ہاتھ میں بہت بڑے بڑے پھوڑے نکل آئے۔ ابو نے جیسے تیسے وہ ہانڈی دبا دی۔ پھر انہوں نے کہا کہ تم روز نواں پارہ اس جگہ رکھ دیا کرو۔ میری بہن ویسا ہی کرتی۔ وہ کہتی تھی کہ وہ ایک سانپ کو دودھ پلاتے ہیں اور نواں پارہ اس کو سناتے ہیں۔

جب ہانڈی کی مدت پوری ہوگئی تو ابو نے اس کو نکالا مگر وہ ویسی کی ویسی ہی تھی جیسی دباتے وقت تھی۔ میرے والد بہت دل برداشتہ ہوگئے۔ آخر ہماری آخری پونجی گاڑی بھی بک گئی۔ جب گاڑی کا پیسہ آیا تو انہوں نے اس میں سے ہزار روپے چرالیے پھر تو یہ ان کا روز کا معمول بن گیا جب بھی ہم پیسے رکھتے، وہ چوری کر لیتے۔

قارئین بہنو!۔ ر۔ح کا بیان جو ہماری نظر میں خاصا الجھا ہوا اور نامکمل سا ہے۔ ان کی پریشانی کا سبب بہ قول ان کے کچھ جنات ہیں جو ان کے گھر میں قیام پذیر ہیں۔ ان کے والد اور والدہ کے علاوہ باقی گھر کے ہر فرد سے رابطہ کرتے ہیں۔ انہیں مختلف طریقوں سے پریشان کرتے ہیں اور یہ بقول ر۔ح انہی کی وجہ سے وہ خوش حال سے مفلس وقلاش بلکہ مقروض تک ہو چکے ہیں۔ ر۔ح نے اس ساری مصیبت کے آغاز میں جن بزرگ کا تذکرہ کیا ہے جوان کے والد کے واقف بھی تھے اور جن کے دم کرنے سے ان کی طبیعت سنبھل گئی تھی، انہی کے بارے میں لکھا ہے کہ ان کے پاس جنات بھی تھے جو انہیں بھی تنگ کیا کرتے تھے۔ پھر انہی بزرگ نے گھر آکر مزید جنات کی نشان دہی فرمادی۔ بعد میں ر۔ح نے ان کا کوئی ذکر نہیں کیا کہ وہ کہاں غائب ہوگئے۔

اپنی طبیعت کی خرابی کے بارے میں انہوں نے بتایا کہ ان پر جو سایہ ہوگیا تھا اس نے اپنا تعارف حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمتہ اللہ علیہ کی بہن کے طور پر کرایا۔ (استغفر اللہ) بعد از اں اسے اتروا دیا گیا لیکن کس نے اتارا اور کس طرح اتارا؟ اس کی کوئی تفصیل نہیں

لکھی۔ بھائی کے ساتھ پیش آنے والے واقعات میں بھی کچھ باتیں وضاحت طلب ہیں۔
م۔ج نامی لڑکا جوان کے خیال میں جنات میں سے تھا اور انہی کے گھر کے ایک کونے میں رہتا تھا، بھائی کو اپنے کون سے گھر میں لے گیا اور گھر کہاں واقع تھا جہاں سرخ پانی بھی بھائی نے پیا۔ آخر بھائی نے اس سے کیسے چھٹکارا پایا اور اس کی مایا والی بات کا یقین کیوں نہیں کیا؟

چھوٹی بہن کے ساتھ پیش آنے والے واقعات اور بھی پیچیدہ ہیں۔ اس بات کی کوئی تفصیل نہیں کہ وہ جنات اسے کس طرح تنگ کرتے تھے اور ایسے موقع پر اس کی حالت کیا ہوتی تھی۔ جب والدہ اور والد سے ان کا کوئی رابطہ ہی نہ تھا تو پھر ان کی یہ فرمائش کہ ہانڈی میں پھول ڈال کر زمین میں دفن کر دیا جائے یقیناً چھوٹی بہن کے ذریعے والد تک پہنچی ہوگی؟ تمام بہن بھائیوں سے رابطے میں رہنے کے لیے وہ کیا طریقہ اختیار کرتے ہیں؟
ر۔ح نے اپنے خط میں یہ بھی لکھا ہے کہ وہ ہم بہن بھائیوں کو نظر بھی آتے ہیں۔ تو کیا روبرو گفتگو ہوتی ہے؟

قصہ مختصر بی بی ر۔ح اگر آپ ان تمام سوالوں کے جوابات ہمیں لکھ بھیجیں تو شاید ہم آپ کی کوئی مدد کر سکیں۔ ویسے اتنا ضرور عرض کریں گے کہ اس چکر میں جنات سے زیادہ ہمیں حضرت انسان ہی کی کوئی پینترابازی نظر آرہی ہے، مزید یہ بھی کہ آپ کا معاملہ جنات یا آسیب سے زیادہ آپ کے کسی نفسیاتی خلل کی نشان دہی کرتا ہے، ممکن ہے یہ صورت حال آپ نے تمام بہن بھائیوں کے ساتھ بھی ہو۔
آپ کے اطمینان قلب کے لیے ایک مجرب طریقہ بہرحال لکھ رہے ہیں جس پر عمل کر کے اگر واقعی جنات موجود ہیں تو ان سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے۔ یہ طریقہ ہر وہ شخص اختیار کر سکتا ہے جسے ایسی کسی الجھن سے واسطہ ہو۔
حدیث شریف میں حضور اکرم ﷺ کا فرمان جنات کے نام موجود ہے جو آپ نے ایک صحابی کو تحریر کر کے دیا تھا اور فرمایا تھا کہ اسے سرہانے رکھ کر سو جانا۔ ان صحابی کے گھر میں

جنات موجود تھے اور شرارت کیا کرتے تھے۔ جس رات انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سرہانے رکھا، جنات کے رونے اور گڑگڑانے کی آوازیں سنیں اور بالآخر ان سے نجات پائی۔ آپ اس فرمان اعظم کو نوچندے منگل کے روز دو پہر ایک اور دو بجے کے درمیان سرخ روشنائی سے لکھ کر فریم کرالیں اور گھر میں اس مقام پر آویزاں کر دیں جہاں جنات کی رہائش یا آمد ورفت کا شبہ ہو۔ انشاء اللہ میدان صاف ہو جائے گا۔

اگر کوئی عورت یا مرد جنات کے قبضے میں ہے یا جنات اسے تنگ کرتے ہیں تو اس فرمان کو مذکورہ طریقے سے لکھ کر موم جامہ کر کے اس کو گلے میں ڈال دیں۔ اس کے علاوہ اُبلے ہوئے صاف پانی کو ایک بوتل میں بھرلیں پھر ایک فرمان لکھ کر اس بوتل میں ڈال دیں اور یہ پانی اسے پلاتے رہیں۔ پانی کی بوتل آدھی کم رہ جائے تو مزید پانی اس میں ڈال لیا کریں۔

خیال رہے کہ اگر مریض واقعی جن یا آسیب زدہ ہے تو یقیناً فائدہ ہوگا اور ہمیشہ کے لیے جان چھوٹ جائے گی لیکن اگر مریض نفسیاتی ہے تو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ فرمان اعظم درج ذیل ہے۔

جنات کے لیے فرمان اعظم

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

هذا كتاب من محمد رسول رب العالمين الى من طوق الدار من العمار والـزوار والسائحين الا طارق يطرق بخير يا رحمن. اما بعد فان لنا ولكم فى الجن سعة فان يلن عاشقاً مولعا او فاجرا مقتحماً او اعياً حقا مثلاً فهذا كتاب الله ينطق الى عبدة الاصنام والى من يزعم ان مع الله الهاً آخر لا اله الّا هُو كـل شىءٍ هالك الّا وجهه له الحكم واليه ترجعون تقلبون حمٓ لا تُـنـصـرون حمٓعسٓق تفرق اعداء الله وبلغت حجة الله ولاحول ولاقوة الّا بالله العلى العظيم. فسيكفيكهم الله وهو السّميع العليم.

پیش گوئی کا فن

﴿تحقیق و تحریر: ڈاکٹر سید انور فراز﴾



صفحات:288 | چند خاص موضوعات | قیمت:1000

1۔ بنیادی قانون و قاعدے۔ 2۔ روایتی اور جدید نظریات۔ 3۔ باہمی سیاروی تعلقات۔ 4۔ زائچے کے اہم اور مؤثر نقاط۔ 5۔ نظرات سیارگان اور حدِ نظر۔ 6۔ گھروں کی عمومی اور خصوصی منسوبات۔ 7۔ منسوبات سیارگان عمومی وخصوصی۔ 8۔ قوت وضعف سیارگان کے جدید اصول۔ 9۔ زائچہ پڑھنے کی جدید تجزیاتی تیکنیک۔ 10۔ ادوار سیارگان کا سعد ونحس اثر۔ 11۔ ماضی اور حال کے سیاروی اثرات کا جائزہ۔ 12۔ بارہ طالعات کا تجزیاتی جائزہ مثالی زائچوں کی روشنی میں۔ 13۔ ویدک علم نجوم پر اُردو زبان میں پہلی بار ایک مکمل اور جامع ترین کتاب۔

ملنے کا پتا

الفراز پبلشرز

C-73، الفتح کمرشل اسٹریٹ، فیز ٹو ایکسٹینشن، ڈی ایچ اے، کراچی

فون نمبر 7-0213-5897126 موبائل 0300-2107035

ای میل alfarazaaspk@yahoo.com

ویب سائٹ www.maseeha.com



تعارف مصنف

پیدائش: 13 اکتوبر 1949ء

تعلیم: بی کام

زندگی کی ابتدائی سیڑھیوں پر قدم رکھتے ہی گردشِ وقت نے ایسے چکر دیے اور اتنا دربدر پھرایا کہ گھاٹ گھاٹ کا پانی پینا پڑا، دنیا کے نت نئے رنگ ڈھنگ اتنے پہلوؤں سے سامنے آئے کہ جینے کا سلیقہ سکھا گئے۔
علم و ادب کا چسکا شاید گھٹی میں پڑا تھا جس کا ذائقہ کبھی زبان سے نہیں جاتا۔ عمرِ عزیز کے 21 قیمتی سال ایک پبلشنگ ادارے میں بحیثیت مدیر گزارنا پڑے اس تمام عرصے میں علمِ نجوم و جفر، علم الاعداد الغرض جملہ اکلٹ سائنسز سے شغف جاری رہا، ہومیوپیتھی ایک اضافی دل چسپی کے طور پر مسلط ہوگئی کہ مروجہ علاج معالجے نے بہت مایوس کیا تھا۔ اب یہی ذریعہ معاش بھی ہے۔ عمر کے آخری حصے میں یہ خواہش نہایت شدید ہوگئی کہ زندگی بھر جو سیکھا، سمجھا، دیکھا بھالا اسے تحریری شکل دے دی جائے، زیرِ نظر کتاب بھی اسی خواہش کا نتیجہ ہے۔

شائع شدہ اور زیرِ طبع کتب

کتاب	کیفیت	کتاب	کیفیت
مسیحا (حصہ اول)	شائع شدہ	اک جہانِ حیرت	شائع شدہ
مسیحا (حصہ دوم)	شائع شدہ	شادی اور ازدواجی علمِ نجوم	زیرِ طبع
مسیحا (حصہ سوم)	شائع شدہ	امراض وعلاج بالنجوم	زیرِ طبع
مسیحا (حصہ چہارم)	زیرِ طبع	تعلیمی وکاروباری علمِ نجوم	زیرِ طبع
مظاہرِ نفس	شائع شدہ	اہم شخصیات کے زائچے	زیرِ طبع
پیش گوئی کا فن	شائع شدہ	ہمزاد کی حقیقت	زیرِ طبع
پیش گوئی کا فن (حصہ دوم)	شائع شدہ	جنات اور ہم	زیرِ طبع
پیش گوئی کا فن (حصہ سوم)	زیرِ طبع	آپ شناسی	شائع شدہ